والذین آمنوا

صفحہ ہندسہ	مطالب
۴۷۴ / ۴۷۷	نامۂ نہم بنام [illegible] خانصاحب
۴۷۸ / ۴۸۶	نامۂ دہم بنام [illegible] خانصاحب
۴۸۷ / ۴۹۱	نامۂ یازدہم بنام [illegible] خانصاحب
۴۹۲ / ۵۰۰	نامۂ دوازدہم بنام سید احمد خانصاحب
۵۰۱ / ۵۰۵	نامۂ سیزدہم بنام سید احمد خانصاحب
۵۰۶ / ۵۱۴	نامۂ چہاردہم بنام سید احمد خانصاحب
۵۱۵ / ۵۲۴	نامۂ شانزدہم بنام سید احمد خانصاحب
۵۲۵ / ۵۳۰	نامۂ شانزدہم بنام سید احمد خانصاحب
۵۳۱ / ۵۳۸	نامۂ ہفدہم بنام سید احمد خانصاحب
۵۳۹ / ۵۴۵	نامۂ اول بنام مولوی سید مہدی علی صاحب
۵۴۶ / ۵۶۲	نامۂ دوم نامۂ علی الاطلاق بجواب تہذیب الاخلاق بنام سید مہدی علی صاحب
۵۶۳ / ۵۷۷	نامۂ رد مظالم بجواب اخبار عالم بنام سید مہدی علی صاحب
۵۷۸ / ۵۸۱	نامۂ جوابی بنام مولوی سید مہدی علی صاحب
۵۸۲ / ۵۹۸	نامۂ چہارم بنام سید مہدی علی صاحب
۵۹۹ / ۶۰۵	نامۂ پنجم بنام سید مہدی علی صاحب
۶۰۶ / ۶۰۷	نامہ بنام مولوی سید مہدی علی صاحب
۶۰۸ / ۶۰۹	خاتمۃ الطبع و تاریخ طبع

والذین آمنوا بالباطل وکفروا باللہ اولئک هم الخاسرون
الحمد للہ کہ یہ نسخہ لاجواب دلیل متین بجواب بیہودہ اقوال پیران بدسگال موسوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وعظ کی کتاب

در فیض محمد وا ہی آئے جسکا جی چاہے
طریق احمدیت احمدی پائے جسکا جی چاہے

لوائے حمد کے سائے مین آئے جسکا جی چاہے
نہ آئے آتش دوزخ مین جائے جسکا جی چاہے

صحیفے انبیا کے ہین سب وصف محمد سے
اب اس احقاق حق سے منہ چھپائے جسکا جی چاہے

ثنائے وصف احمد مین ہے اب تک زبان عیسیٰ کی
فلک تک اپنے کانون سے سن آئے جسکا جی چاہے

محمد مصطفے کی ہین مبشر حضرت عیسیٰ
جسے شک ہو وہ انسے پوچھ آئے جسکا جی چاہے

مسیحا کی ہوئی ہمت چلادین ایک ٹھوکر سے
غلامان محمد پاس آئے جسکا جی چاہے

ایک ادنی معجزہ شق القمر ہے فخر مرسل کا
کوئی ایسا ہی عیسیٰ سے دکھائے جسکا جی چاہے

ہون لاکھون امتی زندہ صدائے قم باذنی سے
اگر باور نہو تو آزمائے جسکا جی چاہے

معاذ اللہ فرزند خدا کہتے ہو عیسیٰ کو
تو دادا کون ہے اوسکا بتائے جسکا جی چاہے

یہہ ہم للکار کر کہتے ہین منہ سے یاد رکھیو سب
یہی میدان ہے گو ہے وہ آئے جسکا جی چاہے

جسے ہو حوصلہ تم مین سے وہ آئے مقابل مین
کوئی برہان قاطع ساتھ لائے جسکا جی چاہے

دیکھ جسکی چھوٹی ہوں ان اوسی آئی نظر سے نکر | نہین اندھے نے دیکھا ہے دکھائی جسکا جی چاہے

بنائین ہم وفہرست دعوی تثلیث ہی ہے | ثبوت اس بات کا کیا ہے بنائے جسکا جی چاہے

ہمارا دین حق ساری ادیانونکا ناسخ ہے | دلائل اسکی ہم سے پوچھہ جائے جسکا جی چاہے

جسے فردوس لینا ہو وہ آئے دین احمد مین | نہین دوزخ مین اپنا گھر بنائے جسکا جی چاہے

عجب کیا یہ نہین ہے سلوم تمکو پادریصاحب
یہ مثل مہر روشن ہے چھپائے جسکا جی چاہے

فتبارک اللہ احسن الخالقین

اب جاننا چاہیے کہ ابتدای خلقت سے جتنے انبیا علیہم السلام کہ مبعوث ہوئے سب نے توحید کی نصیحت کی ہے کہ ذات باری تبارک وتعالے دوئی سے منزہ ہے اوسمین تثلیث کی گنجایش نہین وہ وحدہ لاشریک لہ ہے مگر یہ پادری لوگ تثلیث کے مدعی ہوئے ہین حالانکہ ثبوت اسکا آجتک نہین ہوا اوالا وہ لوگ یہ کہتے ہین کہ تثلیث فی التوحید اور توحید فی التثلیث ممکن ہے تین کیونکر صیغہ مفرد صیغہ جمع کا نہین ہوسکتا او صیغہ جمع صیغہ مفرد نہین بن سکتا بالکل خیال خام ہے اسکا بدانجام سنئے پھر کہتے ہین کہ عیسی مسیح خدا کا بیٹا ہے بن کہ بیٹا متحد ماہیت باپ کی ہوتا ہے یعنی بیٹا آدمی کا آدمی اور گھوڑیکا بیٹا گھوڑا کہلاتا ہے مثلا اگر مسیح علیہ السلام خدا کے بیٹے تھے

تو اونہون نے کونسی زمین اور کونسا آسمان بنایا کوئی جزیرہ سندن یا
بسایا حتی کہ بموجب عقیدہ عیسائیان نا عاقبت اندیش یہود کے ہاتھ سے
خودہی صلیب پا گئے ابطال ابنیت فرما گئے دیکھو کتاب صولۃ الضیغم علی اعداء
ابن مریم مین مصنف مرحوم تحریر فرماتے ہین۔ **قولہ** کہ مین نے ولیم پادری سے
تثلیث کا حال پوچھا بولے جسطرح انسان تین چیزون سے مرکب ہی ایک جسم ایک
روح ایک خون اور باوجود تثلیث کے ایک ہی اسیطرح خدا تین ملکر ایک ہی
یعنی باپ بیٹا روح القدس تین ہین پہر تینون ملکے ایک خدا ہین مین نے
کہا کہ مرکب جزو کا محتاج ہوتا ہے اور جو محتاج ہو خدائی کے لائق نہین اور
جو مرکب ہوا وہ حادث ٹھہرا قدیم نہوا اسپر حکماے فلسفہ کا بھی اتفاق ہے
الی قولہ ہر انسان مثلاً تین چیزون سے مرکب ہی اگر اون مین سے ایک
الگ ہوجاوے تو باقی بیکار ہوجاوینگے کیونکہ اگر حیات نہو تو بدن خاک
ہے اور اگر بدن نہو تو روح سے وہ کام جو مختص بالبدن ہین نہو سکین اور
اگر روح نہو تو بدن و حیات دونون بیکار ہوجاوینگے پس اگر خدا تین
فردون سے مرکب ہوا اور بیٹی کی فرد بموجب مقولہ آپکے اوس مرکب سے
الگ ہوکر دنیا مین آوے اور آدمی بنکر بود و باش اختیار کرے اور کبوتر کے
گوشت پوست مین حلول کرکے اوڑتے پہرے تو باپ اور بیٹے کی فرد یا جفر
بیکار ٹھہرین پس معاذ اللہ معزول او معطل ہونا خدا کا لازم آیا اور اگر وہ جزو ادہا

کی ہی سا کنان دنیا مین شمار کریجاوے تو وہان خدائی مین ایک جزو
بیسر باقی رہا اور ظاہر ہے کہ جس شے کی ترکیب بگڑگئی وہ بیکار ہو جاتی ہے
جب اوسمین بند ہوئی تو یہ شکل ▽ مثلث بنائی کہنے لگے کہ ایک کے
تین کونے ہین اور تین کا ایک مثلث سے اسپر مینے کہا کہ یہی تکلنا دائرہ مہین
چھوٹا بنا اٹہ ہے کیونکہ مجموع تینون کونون کا مشتمل ہے مثلث واحد کا لیکن
ہر ایک اون تینون کونون سے مساوی اوسکا نہین پس دلیل تمہاری ناتمام
ہے اور جب گیاروس پادری سے یہ بات کہی گئی تو بولے عام لوگون کے
سمجہانے کو اسقدر کافی ہے اور خواص پر یہ بھید نہین کھلتا اسیر مین نے
کہا کہ اگر اثبات دین ان دو پر منحصر ہے تو کوئی شخص بی بی مریم کو بھی انکے
شامل کرکے مربع دائرہ اسطرح کا ▭ کھینچ کر کہنے لگے کہ توحید تربیع مین ہے
اور تربیع توحید مین پس دلیل تمہاری عوام فارسی خوانون کے لیے بھی کافی
نہوگی ہان مجوسی جرتیار اس جال مین آجاوین تو آجاوین الغرض لہذا ہم یہ کہتے ہین
کہ ان پادریون کا وعظ کسی ہندو مسلمان کو سننا نچاہیے اب آگے چلو ہن
پادریونکا یہ بھی مقولہ ہے کہ پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بشارت
کسی کتاب آسمانی مین نہین ہے مین کہتا ہون کہ جیسے صاف وصریح بشارت
ہمارے حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کتب سابقہ مین ہے باوصف
اسکے بسبب عناد یہود و نصاری نے بہت کام کرڈالین تاہم ویسی کسی

انبیاء بنی اسرائیل مین پائی نہین جاتین لہذا پہلے توراۃ سے یہ ثبوت ہے کتاب استثنا باب ۱۰ اسکے آیہ ۱۸ یعنے موسیٰ علیہ السلام سے خدا فرماتا ہے **قولہ** کہ مین مبعوث کرونگا اونکے بہائیون مین سے تجھہ سا ایک نبی اور اپنا کلام اوسکے منہ مین ڈالونگا اور جو کچہ مین اوس سے کہونگا وہ سب ولسے کہیگا اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی میری باتونکو جنہین وہ نام لیکی کہیگا نہ سنیگا تو مین اوس سے اوسکا حساب لونگا الخ اب مقام غور ہے کہ یہ خبر کیسی ٹہیک ٹہیک ہماری جناب ختمی پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صادق ومصدوق ہے یعنے جب یہ الفاظ کہ اونمین سے اونکے بہائیون مین سے موجود ہین تو صاف ثابت ہوا کہ سوای بنی اسرائیل کے دوسرے بہائی یعنی بنی اسمعیل سے ہی کوئی نبی نظیر حضرت موسیٰ علیہ السلام صاحب جہاد وصاحب شریعت جدید وناسخ شریعت قدیم مبعوث ہوگا مراد یہی ہے کہ بنی اسمعیل سے خصوصًا اونکے لیے عامًا کل دنیا کے واسطے تجھہ سا ایک نبی اللہ تعالے فرماتا ہے کہ مین مبعوث کرونگا سو ظاہر ہے کہ اہل عرب سب حضرت اسمعیل ہی کی اولاد ہین جو کہ اولاد اکبر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے تھے اور پہر دیکہو اللہ تعالے نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے وعدہ بہی فرمایا تہا **قولہ** کہ تیری اولاد سے زمین کے سارے گہرانے برکت پاوینگے الخ فرمائیے اب اگر پیغمبر آخر الزمان صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت اسمعیل کی اولاد امجاد سے نہ مبعوث ہوتے تو

تو یہ قول متذکرہ بالا لغو نہ ٹھہرتا جو دخل انجیل ہے ایسا یہی جاننا چاہیے
نے پادری صاحب از راہ قساوت و غباوت عقل کے نسبت جناب بی بی
ہاجرہ والدۂ ماجدۂ حضرت اسمعیل علیہ السلام کے جو کہ اجداد ہمارے حضور اقدس
کے ہین یہ اعتراض بہی کیا کرتے ہین کہ بی بی صاحبہ لونڈی تہین اور انبیاء
علیہم السلام مین کوئی مجہول النسب نہین ہوا سو واضح رہے کہ جناب مرزا محمد صاحب نے
اپنے رسالہ موسومہ بہ فیصلۂ عدالت ہای کورٹ آسمانی کے آخر مین نہایت
عمدہ جواب حضرت ہاجرہ کی بابت دیا ہے لیکن شاید بسبب عجز از
جواب کوئی شور مچاوے اور اعتراض زبان پر لاوے تو مولوی احمد علی صاحب
واعظ محمدی ساکن دہلی نے جواب مفصل دیدیا ہے میرے سامنے خدا شناسی
کے میلہ مین جو کہ مقام چاندپور قریب شاہجہان پور مین پادری نولس صاحب
نے کرایا تہا مولوی صاحب موصوف الصدر نے اوسکا وعظ بر سر منبر فرمایا تو لہ
جاننا چاہیے کہ حضرت ہاجرہ کی نسبت حضرات یہود و عیسائیہ کے یہ لفظ یعنی
کنیزک کا عائد کرنا اس سے مطلب یہ ہے کہ نبوت پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم مین نقص واقع ہو تو اب یہ بات بموجب شریعت تورات کے
نہے ثابت نہین اسلیے کہ تورات مین کنیزک ہونے کی کئی شرطین ہین ایک تو
کہ زر خریدہ ہو جیسا کہ کتاب خروج کے باب ۲۱ سے ظاہر ہے دوسرے یہ کہ
وہ خود اپنے تئین غلامی مین دیدے چنانچہ حضرت یوسف علیہ السلام کو سامنے

اونکے بہائیون نے اپنی غلامی کا اقرار کیا جیسا کہ ۴۲ باب کتاب پیدایش
سے ثابت ہے یا یہ کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے بہائیون نے شاہ مصر
کے سامنے اپنے غلامی کا اقرار کیا ہے جیسا کہ کتاب پیدایش کے ۴۷
باب سے ظاہر ہے تیسرے یہ کہ جو کفار حربی عورت ہو اور جہاد مین اہل
اسلام کے پکڑے آوے جیسا کہ کتاب یرمیاہ کے ۴۳ باب سے
ہویدا ہے اور کتاب استثنا کے ۱۲ باب مین بہی اسکی تشریح ہے پس ان تینون
وجہون مین سے کوئی وجہ بی بی صاحبہ مین پائی نہین جاتی اب رہے صحیفہ
اسلامیہ سو اسکو مطابق ہونا اگلے انبیا کے شریعت سے کچہ ضرورت نہین اور
اگر بالفرض شریعت اسلامیہ پر بہی رجوع کیجاوے تو کتب ہای قدمای اسلام مین
فقط لفظ امہ کا نسبت بی بی صاحبہ کی ازجانب بی بی سارہ زوجۂ اولی حضرت
ابراہیم علیہ السلام ثابت ہوتا ہے جسکا ترجمہ دیڈالنا ہوا تو یہ بہی کنیزک ہونے پر
عائد نہین ہوتا ہے اسواسطے کہ یہ دستور عام ہے کہ جب کہین بیٹی کسی کی
کسی کے بیٹے کو منسوب ہوتی ہے تو اہل محلہ اور کل برادری مین یہ بات
مشہور ہوجاتی ہے کہ فلان شخص نے اپنی بیٹی فلان شخص کے بیٹے کو دی
تو اب اگر یہ لفظ مسلم رکہا جاوے تو تمام دنیا کا نسب مجہول ہوگیا اور سب شرفازادے
بجای رذیل و کنیزک زادے ٹہہرے تو اب حسب تشریح متذکرہ کے دیکہنا چاہئے کہ
حضرت ابراہیم علیہ السلام بی بی ہاجرہ کو نہ کسی جنگ جہاد کفار سے پکڑ لائے تہے

نہ اوسنکے بی بی صاحبہ کے ہاتہ کبہی سے نے بیچ ڈالا تہا اور نہ اونہون نے
بی بی سارہ سے نہ ابراہیم علیہ السلام سے اپنی کنیزک ہونے کا اقرار کیا تہا
اور ثابت ہے کہ یہی تین صورتین کنیزک ہونے کی ثابت ہین لہذا پہر اونکا
کنیزک ہونا کیا معنے اب اگر کوئی یہودی یا عیسائی کہے کہ شاہ مصر نے ہاجرہ کو
سارہ کی خدمت مین دیا تہا یہ سبب لونڈی ہونے کا ہوا کہتا ہون مین کہ یہ
سبب بہی لونڈی ہونے کا نہین ہوسکتا اسلیئے کہ بادشاہ جو کسیکو کچہ بخشے اور
بواسطے تعظیم و تکریم کے کچہ آدمی اپنی طرف سے اوسکے ساتہ کردی تو وہ لوگ
جو اوسکے ساتہ آوین کیا اوس شخص کی لونڈی غلام ہوجاتے ہین یہ تو کہین کا دستور نہین اور
کتاب پیدائش باب ۱۲ کی ۱۶ آیہ مین جو ذکر ہے کہ شاہ مصر نے حضرت ابراہیم
علیہ السلام پر احسان کیا اور اونکو بہیڑ بکری اور گائے بیل اور گدہے اور
غلام لونڈی عنایت کیے وہان بہی حضرت ہاجرہ کا نام اون لونڈیون مین نہین
پایا جاتا اب شاید کوئی کہے کہ دیکہو پیدائش کی کتاب باب ۱۶ مین مذکور ہے
کہ سارہ نے اپنی لونڈی مصری کو جسکا نام ہاجرہ تہا ابراہیم کی خدمت مین دیا
کہ اوسکی بجہ رو ہو وے اس سے بی بی ہاجرہ کا لونڈی ہونا ثابت ہوتا ہے
مین کہتا ہون کہ یہودیون نے ایسا لفظ نسبت بی بی صاحبہ کے بسبب عداوت
کے لکہدیا ہے قولہ غلط ست انچہ مدعی گوید ورنہ کوئی وجہ موجہ مذکورۂ بالا
پائی نہین جاتی اور اگر کسی صاحب کو یہ وہم گذرے کہ وہ غلام اور لونڈیان

جو شاہ مصر نے دی تھین انھین مین سے بی بی ہاجرہ بھی تھین مین کہتا ہون
کہ یہ خیال بھی باطل ہے کیونکہ تشریح استفتای مولوی عنایت رسول صاحب
جو کہ ایک بڑے عالم عبرانی کے ہین اوس سے صاف ثابت ہے کہ بی بی ہاجرہ
سنان بن علون شاہ مصر کی بیٹی تھین اوسنے انھین تعظیماً اور اپنا کفو
سمجھ کے بی بی سارہ کو دیا تھا اب اگر کوئی کہے کہ پیدایش کی کتاب کے
۱۶۔ باب مین ہے کہ خدا کے فرشتے نے ہاجرہ کو لونڈی کہا اور پھر باب ۲۱
کے آیہ ۱۲ مین خدا نے ابراہیم سے کہا **قولہ** کہ وہ بات جو کہ سارہ نے کہی
کہ اس لونڈی کو اور اسکی بیٹی کو نکال دے تیری نظر مین بری نہ معلوم ہو الخ
پس ان روایات سے ثابت ہوا کہ ہاجرہ لونڈی تھین مین کہتا ہون کہ ان مقامات
مین یہود کی طرف سے الحاق ہے کیونکہ لونڈی ہونے کی جو تین شرطین اوپر
بیان ہوئین اونمین سے کوئی شرط حضرت ہاجرہ مین نہین ہے قطع نظر اسکے
اگر صرف لکھا ہوا ہونے پر عمل ہے تو دیکھو پیدایش کے باب ۱۵ کے ۱۳۔ ۱۴
مین خداوند تعالے نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خبر دی ہے **قولہ** کہ تیری
اولاد مصر کے لوگون کی چار سو برس تک غلام رہینگے الخ اب ملاحظہ کیجیے کہ
مصر کے لوگون کے غلام یہ بنی اسرائیل ہے بنے نہ بنی اسمعیل پھر دیکھو کتاب
استثنا کے باب ۱۵ اور ۲۴ کے آیہ ۵۔ اونمین خدای تعالی نے حضرت موسے
کی معرفت ہر فرد بشر کو امر و نہی کے طور پر فرمایا ہے **قولہ** تو اپنا بھیڑ بکری

پہر کہتے اور کو لوگون سے اوس برکت مین سے جو خداوند تیرے خدا نے تجہے بخشی ہے دل کہول کے دی اور یاد رکہہ کہ تو زمین مصر مین غلام تہا اور خداوند تیرے خدا نے تجہے چہڑایا الخ اور پہر اوسی کتاب کے باب آیہ مین ہے **قولہ** کہ خداوند تمکو اپنے زور اور ہاتہہ سے نکال لایا غلام خانہ سے اور مصر کے بادشاہ فرعون کے ہاتہہ سے تمہین چہڑایا الخ اور باب آیہ ۱۲ مین ہے **قولہ** تو خبر دار رہ نہ ہو کہ تو خداوند کو جو تجہے مصر کے سرزمین سے جو غلام خانہ تہا نکال لایا بہول جاوے الخ اب جاے غور ہے کہ خداوند تعالی بار بار بنی اسرائیل کو مکرر سکرر اپنا احسان جتاتا ہے اور فرماتا ہے کہ تم زمین مصر مین غلام تہے فرعونیون کے ہم تمہین چہڑالاے تو اب دیکہو کہ بی بی سارہ کی اولاد جو بنی اسرائیل کہلاتے ہین اونکو کیا فخر رہا بی بی ہاجرہ کی اولاد مجاور علاوہ اسکے دیکہو حضرت یعقوب کی چار عورتین تہین دو بیبیان اور دو لونڈیان جو کہ اون بیبیون کے ساتہہ آئی تہین بارہ بیٹے حضرت یعقوب کے انہین بیبیون اور لونڈیون سے تہے پہر دیکہو حضرت یوسف کو اونکے بہائیون نے اسمعیلیون کے ہاتہہ بیس روپیہ کی قیمت پر بیچ ڈالا تہا جیسا کہ کتاب پیدایش کے ۳۷ باب آیہ ۲۸ مین ہے **قولہ** اور اون لوگون نے عزیز مصر کے ہاتہہ جاکر بیچا جیسا کہ اسی کتاب کے ۳۹ باب آیہ اول مین ہے اور یہی بہائی حضرت یوسف کے غلام بنے اوسوقت مین کہ جب کال پڑا تہا اور حضرت یوسف

عزیز مصر کے قائم مقام تھے پس اس صورت مین بنی اسرائیل بنی اسمٰعیل کے غلامون غلام ٹھہرے تو اب ظاہر ہوا کہ یہہ لوگ بڑے بے شرم ہین جو ایسے بیہودہ اعتراضات جناب اسمٰعیل علیہ السلام کی نسبت زبان پر لاتے ہین منہ کے کہاتے ہین مگر ہان یہ قول کسیکا انکی نسبت صحیح ہے ع چون خدا خواہد کہ پردہ کس درد + میلش اندر طعنۂ پاکان برد + یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح انجیل متی ے کے باب مین فرما گئے ہین **قولہ** عیب مت لگا اور تمپر بہی عیب لگایا جاویگا الخ اب دیکہو بڑے بول کا سر نیچا یعنی یہود و عیسائی جو حسد کی راہ سے حضرت ہاجرہ کی اولاد امجاد کو کنیزک زادہ سمجہ رہے تہے اسکی سزا یہ ہوئی کہ یہ لوگ بار بار بت پرستون وغیرہ کی غلامی مین رہے چنانچہ پہلی بار ارکوشن رشتھم کی غلامی مین ۸ برس تک جیسا کہ کتاب القضات کے باب ۳ آیہ ۸ سے ظاہر ہے دوسری بار عجلون شاہ مواب کی غلامی مین جیسا کہ اسی کتاب کے اسی باب آیہ ۱۴ مین موجود ہے تیسری بار فلسطیونکی غلامی مین آئے جیسا کہ کتاب مذکورہ کے باب ۱ آیہ ۳ مین ہے چوتہی بار کنعان کے ایک زبردست بادشاہ کے غلام تہے جیسا کہ کتاب مذکور کے باب ۴ آیہ ۲ مین درج ہے پانچوین بار مدیانیونکے غلام ہوئے جیسا کہ کتاب مذکورہ کے باب ۶ آیہ اول مین ظاہر ہے چھٹی بار پہر فلسطیون اور امونیون کے غلام بنے ساتوین بار اور آٹھوین بار بابل والونکے نوین بار مصریونکے دسوین بار رومیون کے بس جو قوم بار بار پشت بہ پشت

اعتبار سے آدم علیہ السلام سے بڑھکے ہوے اور غلام بنتے ہوے دنیا مین
نشو و نما کرے ایک جزیرہ ہندوستان مین یا اور چند جزائر سمندر مین تو کیا
اس سبب غلامی کا دہبہ چھوٹ کر دوسرون پر جھوٹہہ موٹہہ کا الزام عائد ہو سکتا
ہے کسی نے سچ کہا ہے یہ مثل قوم بجای بیتے ذات دکہلائے ہم ہاتھ
اب پہر مطلب بشارت اول کے فقرات پر ہم آتے ہین دیکہو یہ کلمہ تجہہ سا
کیسی صاف بات ہے بہات سے بہات ہے مین کہتا ہون
یہ فقرہ تجہہ سا کا بسطرح حضرت مسیح پر صادق نہین آتا کیا معنے کہ مثلیت
جناب موسی علیہ السلام حضرت مسیح علیہ السلام مین مفقود ہے بچند وجوہ
موجہ اول یہ کہ موسی علیہ السلام مان باپ دونون سے پیدا ہوے اور
حضرت مسیح فقط مان سے دوسرے یہ کہ موسی صاحب جہاد تھے اور حضرت
مسیح صاحب جہاد نہ تھے حتے کہ بقول عیسائیان ناعاقبت اندیش
خود ہے صلیب پا گئے تیسرے یہ کہ انجیل سے ثابت ہے کہ حضرت مسیح
تین دن رات یا چالیس دن رات شیطان کے قبضہ مین رہے اور حضرت
موسی پر شیطان کا قبضہ ثابت نہین چوتھے یہ کہ حضرت مسیح خود فرماتے
ہین کہ مین تورات منسوخ کرنے نہین آیا بلکہ پوری کرنے آیا ہون تو اب
حضرت مسیح اتباع موسی ٹھہرے اور جو متبع ہوا وہ مثلیت مین داخل نہین ہو سکتا
ورنہ کل انسان مثلیت مین داخل ٹھہرین گے پانچوین یہ کہ موسی صاحب

ازواج تہے اور حضرت مسیح نے بیاہ نہین کیا اور نہ کوئی اولاد صلبی
چہوڑی فقط چند مرید چہوڑے مثل پادریون کے چہوڑی توکیا چہٹے
یہ کہ حضرت مسیح آسمان پر باین جسم خاکی زندہ تشریف لے گئے اور ابتک
زندہ ہین اور حضرت موسی نے مثل کل بنی آدم کے دنیا سے انتقال کیا
اور دفن کفن سب پایا لہذا مثلیت مسیح نہوئے ساتوین یہ کہ حضرت مسیح
حسب مقولۂ عیسائیان باین جسم خاکی قریب حشر کے آوینگے دنیا مین
اور عدالت فرماوینگے اور حضرت موسیٰ کا تشریف لانا ثابت نہین تو
اب فرمائیے کہ اس توجیہات متذکرہ بالا سے جو کہ بالکل ٹہیک ٹہیک
جناب ختمی مآب کی شان مین ثابت و متحقق ہے ثبوت رسالت من جمیع
الوجوہ ظاہر و باہر ہے پہر آگے چلو اپنا کلام اوسکے منہ مین ڈالونگا اس
فقرہ مین پادری فنڈر صاحب جو کہ سب پوادر کے معتقد تہے اپنی کتاب
میزان الحق باطلہ مطلق مین دیکہیے کوئی تاویل ماروں گہٹنا پہوٹے آنکہ
بہی نہین کی ہے بجز اسکے کہ مسیح کے بخبر ہے مین کہتا ہون کہ اسکا مطلب
یہ ہے کہ کل انبیا علیہم السلام کو کلام خدا کا لکہا ہوا ملا ہے اور ہمارے
حضور اقدس کو چونکہ آپ امی تہے تمام قرآن شریف زبانی معرفت جبرئیل
علیہ السلام کے نازل فرمایا گیا اسواسطے کہ بے پڑہے کو لکہے کے بہیجنا مناسب
نہین ہوتا پہر یہ فقرہ کہ جو اوسکے بسنیگا اوس سے حساب لونگا الخ کیسا

جناب پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر ثابت ہے کہ جس نے اونکا کہنا نہ سُنا اونسے کیا اللہ صاحب نے حساب لیا اور حکم جہاد عام کا دوام کو دیا کہ ظاہر ہے دستور ہے کہ جب آدمی زبانی کہنے سے نہین مانتا تو اوسکو ہاتھ سے سمجھاتے ہین باقی اور سب تثلیث کتاب استفسار و ازالۃ الاوہام مین مذکور ہین جسکا جی چاہے دیکھ لے زیادہ خامہ فرسائی کی کچھ ضرورت نہین اب انجیل سے لیجئے انجیل یوحنا باب اول آیہ ۱۹ سے ۲۳ تک **قولہ** یوحنا کی گواہی یہ ہے جبکہ یہودیون نے یروشلم سے کاہنون اور لیویون کو بھیجا کہ اوس سے پوچھین تو کون ہے اور اوسنے اقرار کیا اور انکار نہ کیا بلکہ اقرار کیا کہ مسیح مین نہین ہون اور انھون نے اوس سے پوچھا پس تو الیاس ہے اور اوسنے کہا کہ مین نہین ہون کہا تو وہ نبی ہے کہا کہ نہین بس اوس سے کہا کہ تو کون ہے تاکہ ہم اونہین جنھون نے ہمکو بھیجا ہے جواب دین تو اپنے حق مین کیا کہتا ہے الخ **اقول** اس پیشین گوئی کو پادری لوگ حضرت مسیح پر گھاتے ہین جسکا مہمل اور بے ربط ہونا ظاہر ہے بھلا مین پوچھتا ہون کہ جب حضرت یوحنا سے پوچھا گیا کہ تو مسیح ہے اونہون نے فرمایا کہ نہین پھر پوچھا کہ تو کیا الیاس ہے اونہون نے کہا کہ نہین تیسری بار پوچھا کہ کیا تو وہ نبی ہے اوسنے جواب دیا کہ نہین تو اب غور فرمایئے کہ یہ فقرہ کہ کیا تو وہ نبی ہے

ایسا صاف وصریح ہمارے حضور اقدس پر صادق آیا ہے یعنی ابتدا سے
پھر پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کل کتب آسمانی سے بوبتلی آتی تہی
اسیواسطے وہ لوگ جو واقف کار کتب آسمانی کے تہے انہون نے
پوچہا کہ کیا تو وہ نبی ہے ورنہ اس پوچہنے کی کیا ضرورت تہی دوسرے یہ
کہ حضرت مسیح اور حضرت یوحنا ہمعصر تہے وہ نبی کاکون موقع تہا دیکہو جو
عیسائی کہ منصف مزاج ہین اونہون نے اپنی تصنیفات مین بیان کیا
ہے کہ آنحضرت نے دعوی نبوت کیا یعنی ولیم میور صاحب اور سیل صاحب
و مسٹر جانپورٹ صاحب وغیرہ اکثر عیسائی نے اپنی تصنیفات مین لکھا ہے
قولہ کہ ظاہری چال چلن اونکا قبل نبوت کے نہایت عمدہ تہا اور انہون
نے دعوی نبوت پر معجزات دکہائے گو اونکو کوئی سحر یا شعبدہ بتاے
اور سیل صاحب لکھتے ہین کہ قبل چار ۴ سال کے اندر پیش از ہجرت
سیکڑون عمدہ لوگون نے اسکی تصدیق کی اور کل عالم کا اقرار نبوت کسی نبی
کا ممکن نہین پہر دیکہو حضرت متی ۳ باب ۱۱ و ۱۲ آیہ یعنی حضرت یوحنا فرماتے
ہین **قولہ** کہ مین تو تمہین توبہ کے لیے پانی سے بپتسما دیتا ہون لیکن جو
میرے بعد آتا ہے مجہہ سے زور آور ہے مین اوسکے جوتیان
اوٹھانے کے لائق نہین ہون وہ تمہین روح القدس اور آگ سے
بپتسما دیگا اوسکا سوپ اوسکے ہاتہ مین ہے اور وہ اپنے کہلیان

کو خوب صاف کریگا اور اپنے گیہوون کو کھیتی مین جمع کریگا پہر بہوسی کو
اوس آگ مین جو کبہہ نہین بجہتی جلاویگا الخ **اقول** اب اسے بیان پر ہم
عیسائیون سے فیصلہ چاہتے ہین پہلے تو یہ فرماوین کہ یہ فقرہ کہ مین تو پانی
سے بپتسما دیتا ہون لیکن جو میرے بعد آتا ہے مجہہ سے زور آور ہے
مین اوسکی جوتیان اوٹھانیکے لائق نہین ہون الخ اسکے کیا معنی ظاہر
ہے کہ حضرت یحیی اور حضرت مسیح ہمعصر تہے پہر بعد کا ضمیر کسپر راجع
ہوا دوسرے یہ کہ جو میرے بعد آتا ہے مجہہ سے زور آور ہے
مین اوسکی جوتیان اوٹہانیکے لائق نہین الخ یہ کیا ٹہرا بہلا جبکہ حضرت
مسیح نے حضرت یحیے سے بپتسما پایا ہے تو وہ گرو یہ چیلے ہوے
تو پہر گرو چیلے کی نسبت یہ کہہ سکتا ہے کہ مین اوسکے جوتیان اوٹہانے
کے لائق نہین تمام دنیا جانتی ہے کہ پیر کو مرید پر اور گرو کو چیلے پر فوق
ہوتا ہے نہ یہ پیر مرید کے نسبت یا گرو چیلے کی نسبت یہ کہے کہ مین
اوسکی جوتیان اوٹہانے کے لائق نہین ہمنے کبہو نہین سنا کہ کسی پادری
صاحب نے اقرار کیا ہو کہ فلان ہندی جو کرشٹان ہوا ہے وہ ہم پر فوق
رکہتا ہے بلکہ ہندوستانی عیسائی کو صاحبان ولایت ذرا کبہو اپنے
ساتہہ کہانا نہین کہلاتے ہین الگ بٹہاتے ہین ہان یہ سنا ہے

لایق تہم ہے پھر یہ کہتے ہین کہ مسیح مین شان الوہیت تھی اس لیے
حضرت یحییٰ نے فرمایا کہ اوسکی جوتیان اوٹھانے کے لائق نہین ہون
مین کہتا ہون یہی ہندو بھی کہتے ہین کہ رام چندر و کنہیا مین شان
الوہیت تھی پھر پادری لوگ کیون آپکو حق پر اور اونکو باطل پر بتلاتے ہین
سبحان اللہ یہ وہی مثل ہوئی ہیل نہ کودا کودے گون یہ تماشا دیکھے
کون بھائیو جاے غور ہے کہ ہمارے حضرت شافع امم یعنی رسول اکرم صلعم
نے کوئی جعل فقیری یا ریاست کا چالیس برس تک عرصہ مین پھیلایا
تھا اور بعد دعوی نبوت باقرار سیل صاحب ۱۳ برس کے عرصہ مین اسلام
کی تلوار میان سے نہ نکلی تھی حالانکہ قبل از ہجرت کوئی گھر مدینہ مین مسلمان سے
خالی نہ تھا اور بعد ازان مین کہتا ہون انتقام بھی شروع ہوا تو عجیب بے سروسامانی
تھی جنگ بدر مین تین سو آدمی اور دو گھوڑے اور تیرہ تلوارین تھین اور
ہمیشہ حضرت کے لشکر کا یہی حال رہا ہے نہ فوج کے رسالے و پلٹنین تھین
نہ توپخانہ مع باتری اور نہ سیل نہ گولہ بکثرت روپیہ پیسا نایاب بلکہ سراسر کم نہ قواعد
و پریٹ کا ڈھنگ بروقت غلبہ اشتہار بشکم بستہ سنگ نہ لشکر کی چھاونی نہ
فرودگاہ نہ پڑاؤ نہ ڈاکٹر ہمراہ جو مشتی گھاؤ نہ قاعدہ تھا جس سے اساس لبیت
کا ہو بچاؤ نہ کچہری کا کوئی مکان نہ ناظر نہ منشی نہ کوئی روبکار نویس نہ کمیٹی تجویز
ٹکٹ رعایا کے نہ کاغذ اسٹامپ نہ کوئی ولیعہد نہ قائم مقام نہ محصول چونگی نہ مسکرات

کا ٹہیکہ نہ کسی طرح کی تجارت نہ دین لین کا لیکہا نہ خیمہ نہ جہولداری نہ کوئی خیرخواہ
ہندی جو کرے یاری نہ حرب ضرب کی گہات نہ قاعدہ چانداری فقط شائک
حال فضل ایزدباری مسجد جاے وعظ و ابلاغ رسالت تہی ایک حجرہ اپنا
مکان تہا پہر یہ انتظام اور فتوحات متواترہ جسکی نظیر دنیامین نہین بموجب
تحریر پادری صاحب کے بہلا بے تائید خدا کہان ممکن ہے یہ سادگی اور یہ
آزادی اور یہ آبادی دیکہو بیشک سلطنت موسوی سے بہی کہین زیادہ
فروغ تہا جو دروغ محض کو ہرگز نہین ہوسکتا مگر افسوس بعضی آنکہین ایسی بہی
ہین جو نور آفتاب کو ہرگز نہین دیکہتین جیسے جانورون مین چمگادر
کی آنکہ اور آدمیون مین پادری لوگ اگر ایسے لوگ خدا کی خدائی کا بہی نہ اقرار
کرین تو ثبوت مشکل ہے اب ایک بات یہ بہی سننیکے قابل ہے کہ بعضے
پادری صاحب یہ بہی فرماتے ہین کہ ہماری نجات کفارہ مسیح پر منحصر ہے
اور مسلمانون کے لیے کوئی کفارہ معقول نہین ہے مین کہتا ہون کہ پہلے
ثبوت کفارہ تو کرلیا ہوتا تب ایسا فرماتے تو بجا تہا لہذا سننیکے بات ہے
کہ آپکی مقتدا پادری فنڈر صاحب کا کتاب میزان الحق باطلہ مطلق و
مفتاح الاسرار مین یہ بیان ہے **قولہ** خلاصہ تقریر پادری صاحب کا یہ ہے
کہ اگر کوئی نجات دہندہ نہو تو ہمیشہ آدمی پر عذاب الٰہی رہے اور ہمیشہ
انسان ہلاکت ابدی مین رہے پس ضرور ہوا کہ کوئی انسان کی گناہون کا

کفارہ ہو۔ اور وہ کفارہ اس قسم کا ہو کہ خدای عادل اوسے قبول کر لے
اور ایسا کفارہ واجب ہی کہ قسم آدم زاد سے نہ ہو اسلیے کہ انسان
گنہگار ہے اور گنہگار گنہگار کو بخشوا نہین سکتا پس اللہ تعالے
نے اپنے بیٹے کو واسطے کفارۂ گنہگاروں کے بہیجا اور وہ مخلوق کی پاس
آیا اور مجسم ہوا اور اوسنے سبکے گناہ اپنی جان پر اوٹھاے اور رماہیون
مین شمار ہو کر سبکے گناہونکی سزا آپ پائی اور سولی پر چڑہا اور مار اگیا
اور جہنم مین اوتارا گیا اور تمام مخلوق کو گناہون سے پاک وصاف کیا
اور تین دن کی بعد زندہ ہو کر آسمان پر چلا گیا اور خدا کے داہنے ہاتہہ بیٹہا
الخ **اقول** مین کہتا ہون کہ یہ تقریر سراسر خبط ہے نے ربط ہے اسلیے
کہ اگر یہ تجویز صحیح ہو تو لازم آتا ہے مسیح ابن اللہ نٹہرین بلکہ مجرمین ابن اللہ
قرار دیے جاوین اسواسطے کہ اللہ تعالی کو مجرمون کی خاطر زیادہ ہوئی کہ اونکے
بدلے معصوم کو ملعون کر کے جہنم مین بہیجا اور مجرمون کو نجات دیا پس
ظاہر ہے کہ جسکی خاطر زیادہ ہو چاہیے کہ وہ ابن اللہ ٹہرے دوسرے
یہ کہ حضرت مسیح من حیث الجسم کفارہ ہوئی یا من حیث الروح سو من حیث
الروح تو کفارہ ہونا ممکن نہین ہے اور من حیث الروح وہ حسب تشخیص عیسائیان
اللہ ہین اور الوہیت مقدور عید کے نیچے ہین جو کوئی اوسے پکڑ سکے
اور صلیب دے سکے کیونکہ روح غیر محسوس چیز ہے تو اب ثابت ہوا

کہ من حیث الجسم کفارہ ہوے اور من حیث الجسم حسب تشخیص پادرصاحب
دو قسم آدمزادے سمجھتے ہین لیس دونون شقون مین کفارہ ثابت
نہوا تیسرے یہ کہ اگر کفارہ صحیح ہو تو لازم آتا ہے کہ جمیع احکام مثل
قصاص و تعزیرات قانونی باطل ہون اسلیے کہ جو جرم سنگین سے سنگین
تر صادر ہوگا اوسکی بہی سزا مسیح اوٹھا چکے اب مجرم کو سزا دینی بڑی بے انصافی
ہے حالانکہ مسیحی سزا پاتے اور دیتے ہین اور اگر یہ عذر مسیحی پیش کرین
کہ کفارہ سے عذاب اُخروی ساقط ہوا نہ دنیاوی تو اوسکا جواب یہ ہے
کہ یہ تشخیص آپ لوگون کی محض بیجا ہے اسلیے کہ جب خدا سے عادل پاک
جرم کو جرم نہ جانے اور سزا نہ دے اور حکام سزا دین سبحان اللہ یہہ
وہی مثل ہوئی کہ متخاصمین راضی شوند قاضی راضی نمیشود چوتہے یہ کہ کفارہ
باطل ہے اسلیے کہ فعل نبی کا امت کو واجب ہے نہ مباح پس جو کچہ کہ نبی
کرے وہ امت کو بہی کرنا چاہیے بعد اس تمہید کے کہتا ہون مین کہ کفارہ
باطل ہے اور اگر علماے مسیحی کفارہ صحیح جانتے ہین تو ضرور ہوا کہ ایک
ایک بار سب مسیحی اقتداءً للمسیح جہنم کی سیر کر آوین اور جہنمی کے لفظ بد سے نجاتین
بلکہ جو کوئی انکو اس لفظ سے یاد کرے یا پکارے اوسکی نہایت مشکور
ہون کہ مسیح کے منصب مین شریک کیا واہ واہ صاحب کیا اچہا کفارہ
ہے کہ جس جلتے جہنم سے کفارہ بچانا ضرور تہا وہان کے راہ دکہادین

اور اپنی جان مفت مین گنواوین اب سننا چاہیے کہ لکھنؤ مقام امین آباد
مین ایک پادری صاحب ہندی نژاد جنکا لقب فلپ صاحب قرار پایا ہے
مین نے دیکھا کہ وعظ فرما رہے ہین اور خلقت بھیڑیا دھسان گرد پیش
جمع ہے اور بہت ایک قابلیت کے ساتھ یہی مضمون بطالت مشحون
کفارہ کا سمجھا رہے ہین قضا کار بقول شخصے شیطان کے کان بہرے
کمین بندہ بھی وہان وارد ہوا پہلے مین نے اونکی خوش بیانی اور لسانی
کی نہایت تعریف کی جب سلسلہ کلام قیام مین خوب مستحکم ہوگیا تب مینے
کہا کہ کفارہ مسیح کمین کتاب سے پایا نہین جاتا فقط پادری فنڈر صاحب کا
مثل میان عماد الدین بیدین ایک عندیہ یا ذہنی تشخیص ہے اسپر ایک قہقہہ
مارا اور فرمانے لگے کہ آپ وکیل ہین ایسا نہ فرمائیے ہمارے علماء دیندار
سعادت شعار ایسے نہ تھے کہ اپنے ذہن سے کوئی تشخیص گرہ لیتے
برابر کل کتب آسمانی اور صحائف انبیاء ما قبل مین کفارہ مسیح کی خبر ہے
مین نے جواب دیا کہ قبلہ کل کتب جنکو آپ آسمانی کہتے ہین اونکے
ترجمے اور اصل عبرانی میرے کتب خانہ مین موجود ہین اور مینے اسقدر
مزاولت کی ہے بقول شخصے کہ ہر آیہ کے تلے سر اجھوڑا لگا ہوا ہے
والا کفارہ مسیح کا مضمون میری نگاہ سے نہین گذرا فرمایا کہ نہین اشعیا
نبی کی کتاب مین وہ الہام سے فرماتے ہین **قوله** ایک برہ کی قربانی سے

نجات حاصل ہے الخ سو وہ بہ ہ سیح نہ ہے کہ پاک باز تھا ہین نے کہا
کہ یہہ تشخیص آپکی حسب بیان آپکے مسیح پر صادق نہین آتی اسلیے کہ عام
ثابت ہے یعنی قربانی کی یہ معنی ہین کہ مسلمان مینڈھا یا دنبہ یا گاو شتر وغیرہ
لاوے اور اوسکو بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کے ساتھہ نام خدا سے بزرگ و برتر
کے ذبح کرے اور گوشت اوسکا للہ تقسیم کردے تب قربانی ٹھہریگی
اور آپ لوگونکا یہ عقیدہ ہے کہ معاذاللہ حضرت مسیح علیہ السلام کو یہود مردود
نے ایک ٹیکٹی لکڑی پہ لٹکا کے دونو ہاتھ پہیلا کر دو پر یک ٹھونک کے چھوڑ دیا
کہ بہت عرصہ مین بہزار تکلیف وہ جان بحق ہوے تو فرمائیے یہ کفارہ و قربانی
نہ ٹھہری بلکہ ایک قسم کا جھٹکا ٹھہرا جیسا کہ اہل اسلام مین مشہور ہے کہ جو جانور
ہنود وغیرہ اپنے طور پر گردن مارتے ہین تو وہ جھٹکا کہلاتا ہے اسپر فرمانے لگے
کہ پہر یہ اشعیا نبی کا اشارہ کدہر ہے مین نے کہا کہ عقلا ایسا معلوم ہوتا ہے
کہ جناب امام حسین علیہ السلام کی شہادت کی طرف البتہ یہ اشارہ پایا جاتا ہی
کہ اونکو اشقیا امت نے اسی حیثیت سے جیسا کہ مین نے بیان کیا عائد
ہوسکتا ہے اور بعض مقام اگلے صحائف انبیاء بنی اسرائیل مین ذکر شہادت
اور معرکہ کربلا کا اشارہ بہی ہے اگر آپ فرماوینگے تو مین دکھلا دونگا غرضکہ
خاموش ہوئے روپوش ہوئے اب ایک بات اور اس کفارہ کی بحث مین
مین بیان کرتا ہون جو کہ پادری وبر صاحب واقع لودیانہ کو لکھا ہے

دہو ہذا - دیکھو کتاب امثال کے باب ۲۱ - آیہ ۱۸ مین ہے **قولہ** کہ شریر لوگ صادقون کے بدلے اور خطاکار راستبازونکے عوض فدیہ ہونگے الخ اور نامہ اول یوحنا کے باب ۲ - آیہ ۲ مین ہے **قولہ** اور وہ ہمارے گناہون کا کفارہ ہے فقط ہمارے گناہون کا نہین بلکہ تمام دنیا کے گناہون کا الخ **اقول** یہان پر مین سخت حیران ہون کہ امثال والی آیہ سے تو معلوم ہوتا ہے کہ بدلوگ نیک لوگون کا کفارہ ہوا کرتے ہین جس سے کفارہ مسیح باطل ہوتا ہے کیونکہ مسیح نبی معصوم اور کمال نکوکار تھے بھلا مسیح بدکار بندونکے لیے کیون کفارہ ہونے لگے لیکن جب دوسرے آیہ نامہ یوحنا والی سے مسیح کا تمام دنیا کے واسطے بالعوض گناہ کے کفارہ ہونا ثابت ہوتا ہے یہان امثال والی آیہ پر اگر نظر کرین تو معاذ اللہ نقل کفر کفر نباشد حضرت مسیح کا سب دنیا کے بدکارون سے بدکار ہونا ثابت ہوتا ہے وجہ اس تناقض کی بیان فرمادیجیے پھر مین پوچھتا ہون کہ یہہ جو بعضے پادریصاحب دعوی کرتے ہین کہ مسلمانون کے واسطے کوئی کفارہ معقول نہین ہے یہ سراسر لغو معلوم ہوتا ہے کیونکہ جب ہم کتاب امثال کی آیہ کو دیکھتے ہین اور پھر تمام دنیا کے رجسٹر مردم شماری کو غور کرتے ہین تو ہر سال بت پرستون اور عیسائی اور یہودی وغیرہ کے گنتی جو کہ منکر رسالت جناب ختمی مآب کے ہین مسلمانون سے زیادہ پاتے ہین جس سے

ہر فرد مسلمان کے واسطے متعدد کفاری پائے جاتے ہین علاوہ برین
آیہ نامہ اول یوحنا والی کے مطابق جب مسیح تمام جہان کے واسطے
کفارہ ہوگئے ہین تو بہلا سمجہو تو سہی کہ ہم مسلمانون کے واسطے جو کہ
اللہ تعالے کی توحید پر ایمان رکہتے ہین اور حضرت عیسی علیہ السلام کی
نبوت اور اونکی والدہ ماجدہ بی بی مریم کی صادقہ اور صدیقہ ہونے اور
نیز ایمان یہود کی تہمت زنا سے بری و پاک دامن ہونیکا اعتقاد مضبوط
رکہتے ہین کیونکر کفارہ نہ ہوے ہونگے بلکہ اگر کوئی منصفی کرے تو حیات
ابدی کی مستحق فقط مسلمان ہی ہو سکتے ہین تو اب یہ دعوی یادریون جہان
حال و استقبال کا کیسا رد ہوگیا اور پہر مسلمانون کے عوض مین کفارہ
ہونا کفار کا از روی تحقیق حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسلم ہے صحیح مسلم
مین ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم جسکا ترجمہ یہ ہے **قولہ** کہ لاوینگے کچہ لوگ مسلمان
اپنے گناہ پہاڑون کے برابر خدا اون گناہون کو اونسے معاف کریگا
اور اون گناہونکو یہود و نصاری پر رکہدیگا الخ دیکہو یہی بات آیہ امثال والی
سے پائی جاتی ہے اور اس حدیث کے شارح نے لکہدیا ہے کہ اس حدیث
مین وہ لوگ مسلمان مراد ہین جنکو یہود و نصاری سے سخت تکلیفات
پہونچی اور اونہون نے صبر کیا تو اب اس صورت مین یہود و نصاری سی

تکلیف پانیوالے بظاہر واعظین و نصاری ہین کیونکہ اسوقت کے یہود
و نصاری اور مشرکین لوگ جب دین اسلام کی نسبت زبان درازی زار و نحیف
کرتے ہین اور یہ واعظین لوگ اونکو دندان شکن جواب دیتے ہین اور اپنا
وطن چھوڑ کے غیر ملکون مین جاتے ہین اور صعوبات سفر اوٹھاتے ہین
لہذا مستحق اس کفارہ کے یہی لوگ ہوسئے یا جو لوگ کہ ان واعظین کی
تائید کرتے ہین زبان سے اور زر سے وہ بھی مستحق اس کفارہ کے
ٹھہرینگے پھر دوسری حدیث مشکات شریف مین بروایت مسلم مروی ہے
جسکا ترجمہ یہ ہے **قولہ** کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو خدا ہر ایک مسلمان کو ایک
یہودی یا ایک نصرانی دیگا پھر فرماویگا کہ تیری دوزخ سے مخلصی کا یہ بدلہ ہے
الخ یعنی تیری عوض مین یہ یہودی و نصرانی دوزخ مین جاویگا اس حدیث
کا بھی وہی مطلب ہے جو پہلی حدیث کا تھا کہ جن لوگون نے اہل کتاب
کے خطرون اور رسوائیون کے برداشت کی پس اونکو یہ جزا ہوگی سو یہ
وہی لوگ ہین جو نصاری بین بدل مشغول ہین اور وہ لوگ بھی جو ان
لوگون کی امداد کرتے ہین زبان سے یا زر سے لہذا مسلمانون کو
ثابت قدم رہنا چاہیے امر و نہی کے بیان کرنے مین کچھ کسر نکرین اسلیے
کہ خداوند تعالے قرآن شریف مین فرماتا ہے کنتم خیر امۃ تا آخر ترجمہ
یعنی ہو تم بہترین امت سے چن لیے گئے ہو لوگون مین سے توکہ حکم کرو

ع ... [illegible]

بھلائی کا اور منع کرو برائی سے اور تم ایمان لائے ہو ساتہ اللہ کے اور اگر ایمان لاتے اہل کتاب البتہ بہتر ہوتا واسطے اونکے بعضے اون مین مومن ہین اور اکثر اونکے فاسق ہر گز نہ ضرر پہونچاوینگے تمکو مگر تہوڑے ایذا اور اگر لڑائی کرین تمسے پیٹ پہیر جاوینگے الخ اس آیہ مین خاستون بمعنی کافرون کے مفسرین نے بتایا ہے اور بعض ایماندار سو وہ ہین جو کہ مسلمان ہو گئے یا آیندہ ہونے والے ہین پس مسلمانون کو چاہیے کہ یہ منصب جو کہ خداوند تعالے کی طرف سے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا عطا ہوا ہے ہاتہ سے نہ جانے دین اور طریق امر بالمعروف کا جیسا کہ اللہ صاحب نے اپنے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد کیا ہے اوسی طور کیا کرین جیسا کہ سورۂ نمل مین ہے ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ ترجمہ یعنی بلاؤ طرف راہ پروردگار اپنے کے ساتہ حکمت کے اور نصیحت نیک کے الخ اور اگر مخالفین لوگ کچہ قیل وقال کرین یعنے دین اسلام پر اعتراض کرین تو پہر خدای تعالے ساتہ ہے یہی فرماتا ہی وجادلہم بالتی ہی احسن الخ ترجمہ اور جہگڑا کرو اونسے ساتہ اوس چیز کے کہ بہتر ہے یعنی مباحثہ کرو ساتہ یہود و نصاری کے تو ساتہ دلائل عقلی و نقلی کے مباحثہ اور مناظرہ کرو نہ یہ کہ صرف دنگا و فساد ہو یا فحش زبانی کی باتین ہون اسلیئے کہ اس سے کچہ دین اسلام کی حقیقت نہین ثابت ہوتی

بلکہ موجب بدنامی کا ہے اور باعث مخالفت خدا اور رسول کا پہر دوسری جگہ
فرماتا ہے لاتجادلوا اہل الکتاب الا بالتی ہی احسن ترجمہ اور مت جہگڑا کرو اہل
کتاب سے مگر وہ کہ بہتر ہو یعنی سہولیت سے گفتگو کرو اور اونکی ایذارسانی
سے خوف کرکے بامعرف براہ خیرخواہی دین اسلام سے منہ موڑنا یا اوسکی
اعلان سے سستی کرنا بڑی قباحت کی بات ہے دیکہو سورۂ عنکبوت
کے شروع مین صاف صاف ارشاد ہوتا ہے الم احسب الناس تا آخر
ترجمہ کیا گمان کیا ہے لوگون نے یہ کہ چہوڑ دیے جاوینگے اتنی ہی
پر کہ منہ سے کہہ لیوین کہ ایمان لائے ہم اور وہ نہ آزماے جاوین الخ اور
آزمایش خدا کی طرف سے طرح بطرح کی ہے جیسا کہ فرماتے ہین ولنبلونکم
بشئی من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات تا آخر ترجمہ
یعنی البتہ ہم آزماوینگے تمکو کچہ بہوک اور خوف سے او نقصان مال و
جان سے اور پہل سے یعنی نفع دینے سے اور خوشخبری دی اے محمد اون لوگون
کو کہ جب پہونچے مصیبت یا سختی کہتے ہین کہ ہم اللہ کے ہین اور اوسیکی طرف
پہر جانے ہے الخ پس دین کی بابت مصیبت پر صبر کرنا اور ثابت قدم رہنا
موجب خوشنودی الٰہی کا ہے اور اگر خوف یا اذیت کے باعث
سکوت اختیار کرے تو یہ بہی نہین بنتا دیکہو اللہ تعالے خود جناب رسالت پناہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت صاف صاف اپنے کلام پاک مین فرماتا ہے

یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک تا آخر ترجمہ یعنی اے رسول ہمارے پہونچاوے جو کچہ کہ نازل ہوا طرف تیرے پروردگار تیرے کی طرف سے پس اگر نہ کہا تو نے لوگونکو یا نہ پہونچایا تو نے احکام اوسکا یعنی اپنے رب کا اور اللہ بچاویگا تجکو لوگون سے آلخ تو اب جب آنحضرت کو سکوت کرنا درست نہ تہا تو امت کے لوگون کو کب درست ہوگا اور پہر دیکہو اسکے مطابق حدیث بہی موجود ہے الساکت عن الحق شیطانا اخرس الخ ترجمہ یعنی حق بات سے چپ رہنے والا شیطان گونگا ہے اسیطرح دوسری حدیث بہی موجود ہے جسکا ترجمہ ہم کیے دیتے ہین الحدیث یعنی جب ظاہر ہووے فتنہ او ساکت رہے عالم لیس لعنت ہے اوپر اللہ کی الخ لہذا اب مسلمان بہائیونکی خدمت مین عرض ہے کہ اسوقت آخر مین یہ فتنہ ظاہر ہوا کہ بازارون مین وعظ ابطال رسالت و قرآن قوی البرہان کا پادری صاحبون اور کالے کرسٹانون کی ذات سے جبکہ ظاہر و شروع ہوگیا اور معاذ اللہ تفسیر قرآن نیچری صاحبونکی ذات قریب الممات کی بدولت ذہنی خلاف مذہب جمہور و قواعد صرف و نحو کے طبع ہوکر مشتہر ہونے لگین تو اب آپ لوگونکو بہی سکوت مناسب نہین قدمے درمے سخنے کوشش کرنا چاہیے اور ان لوگون کی لغویات ہرگز نہ سننا چاہیے یہ بات بخوبی ظاہر ہے کہ دین کی دو چیزین ہین اعتقاد صحیحہ اور عملیات صالحہ سوا ان پوادر کل بیدینون ہین بعقوذ بالعلم

اور پھر دعوی یہ ہے کہ ہم دین عیسوی پھیلاتے ہین اور نیچری نرے
نیچری فرماتے ہین کہ ہم ہیئت اسلام دین نیچریہ بتاتے ہین تو اب ان
لوگون سے کوئی پوچھے کہ صاحب اعتقاد آپکا تو ایک خدا کا تین خدا ٹھہرا
اور نیچریہ کے اعتقاد کے بموجب تو اس عالم کا کوئی صانع ہی نہین قرار پاتا
اور پادری صاحبون کے نزدیک اعمال صالحات کے کچھ ضرورت ہے
نہ رہی جبکہ جتنے گناہ سرزد ہونگے وہ عیاذا باللہ حضرت مسیح کے
ماتھے تھوپے جائین گے پھر وہ ترقی دین کیا چیز ہے کہ جسکے پھیلانے
کے لیے یہ دھوم دھام ہو رہی ہے کسی نے کیا خوب کہا ہے **بیت**
منتر تو سنا تھا پہ منتر نہ سنا تھا اس زلف کے کاٹے کا منتر نہ سنا تھا
دیکھو کیسے صاحب مورخ لکھتا ہے **قولہ** کہ حضرت محمد صاحب حسن مین
ممتاز تھے اس نعمت ظاہری کی کوئی شخص تحقیر نہین کر سکتا الا وہ لوگ جنہین
خدا نے اس سے محروم رکھا ہے حضرت کا حسن ایسا تھا کہ جب آپ گھر مین یا
باہر وعظ فرماتے تھے تو قبل اسکے کہ زبان مبارک سے کچھ فرماوین سامعین
انکی صورت ہی دیکھ کے عاشق ہو جاتے تھے اور تمام محفل مین غلغلہ
تعریف کا بلند ہوتا تھا اور لوگ کہتے تھے کہ سبحان اللہ کیا رعب و سطوت
ہے رسوم روزمرہ مین حضرت اپنے ہم وطنون سے خلق اور تہذیب
سے پیش آتے تھے اور امرا اور اہل مقدرت سے بڑی تعظیم و تکریم

ہمکلام ہوتے اور ساتہ ہی اسکے یہ بہی تہا کہ غریب ترین باشندگان مکہ سے نہایت خلق اور مروت فرماتے پہر تذکرہ حضرت عیسے مصنفہ ربین صاحب باب ہ مین لکہا ہے **قولہ** کہ حضرت موسی اور حضرت محمد صاحب فقط صاحب علم نہ تہے بلکہ صاحب عمل بہی تہے اور ان دونون پیغمبرون نے اپنے ہموطن اور معاشرین کو عمل کی تاکید کی ہے الخ پہر جانڈ یونپورٹ صاحب لکہتے ہین **قولہ** کہ اسکا انفصال مشکل ہے کہ حضرت پر کس قسم کی بیخودی طاری ہوتی تہی لیکن یہ امر یقینی ہے کہ بوقت نزول وحی حضرت پر فکر کا غلبہ ہوتا تہا اور یہ قول بعضے عیسائیان تعصب مزاج کا کہ حضرت کو صرع کی بیماری تہی یعنی مرگی کے دورے آتے تہے یونانیون نے نفسانیت سے ایجاد کیا ہے ان لوگون نے آپکو ایک نئے مذہب کا بانی سمجہ کے ازراہ عداوت اور اوس حالت بیخودی کو آپکے اخلاق مین ایک نقص اور عیب قرار دیا تہا جو کہ عیسائیان راست باز کے نزدیک قابل زجر اور توبیخ کے تہا الخ غرضکہ ایسے ہی چیمبرس اور راڈویل اور اسپرنگر اور انریبل ولیم میور صاحب وغیرہ مورخین عیسائیون کی شہادت ہے پہر دیکہو دیباچہ قرآن شریف مصنفہ پادری جی ایم راڈویل صاحب صفحہ ۲۲ مطبوعہ ۱۸۶۱ء مین تحریر فرماتے ہین **قولہ** کہ دلیلون سے ثابت ہے کہ محمد کے سب کام اس نیک نیتی کی تحریک سے ہوتی تہی کہ اپنے ملک کے لوگون کو جہالت اور بت پرستی کی ذلت سے چہوڑادین

اور یہ کہ نہایت مرتبہ کی خواہش اونکے یہ تھی کہ سب سے بڑا امر حق یعنی توحید الٰہی
کا جو اونکے روح پر غالب درجہ مستولی ہو رہا تھا اشتہار کرین اور محمد کی
سیرت ایک عجیب نمونہ تھی ایسی قوت وحیات جو ایسی شخص ہین ہوتی ہی جسکو
خدا اور قیامت پر اعتقاد کامل ہوتا ہے اسمین جو کچھ نتیجے نکالے جاوین پہر اونکی
ذات کریم اور سیرت صداقت مشحون سے ہمیشہ اونکو اون لوگون مین تصور
کرنا چاہیے جنکو اخلاق اور ایمان اپنے ابنا رجنس کے تمام حیات دنیوی
پر ایسا اختیار حاصل ہے الخ پہر مسٹر جانڈ منورٹ صاحب نے کہلا کہلی اقرار کیا ہے
قولہ کہ مجہے اسمین شک نہین ہے کہ اوس شے سے جسکی آنے کی خبر اپنے
بہائیون مین سے موسے نے بنی اسرائیل کو دی ہے اور فارقلیط جسکی
خبر عیسے مسیح نے انجیل یوحنا مین دی ہے محمد صاحب مراد ہین الخ اور مسٹر گاڈ
فری ہنکس نے اپنی کتاب ابالوجی قرآن اور محمد مین جسکا ترجمہ اور دو جناب
مولوی مجتہد مذہب نیچریہ سید احمد خان صاحب بہادر سی ایس آئی نے کروایا ہے
اور بنام نہاد حمایت الاسلام چہپوایا ہے اس تحقیق شرح و بسط سے بیان
کیا ہے کہ ایسا بیان مین نے کسی مسلمان کے کتاب مین نہین دیکہا
فقط **اقول** اب ایک بات یہ بہی قابل یاد رکہنے کے ہے کہ بعضی پادری صاحب
یہ بہی کہہ ڈالتے ہین کہ پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کوئی پیشین
گوئی نہین ہوئے مین کہتا ہون کہ جیسی پیشین گوئیان ٹہیک ٹہیک اور

ور بیت و سلم ہمارے جناب خاتم رسالت علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی موئین
اور ظہور مین آئین ویسی کسی انبیا بنی اسرائیل سے نہین ہوا بن نغفین غمدر
قربا وین حدیث کے اوستادون نے روایتین کی ہین ازانجملہ ایک یہ بہی حدیث
ہے **قولہ** کہ آنحضرت نے فتح مکہ و بیت المقدس و یمن و عراق کے صحابہ
کو خبر دی تہی کہ میرے صحابی خزا بن شاہ فارس اور شاہ فرنگ کے آپسمین
تقسیم کرین گے اور ایرانیون کی لڑکیان اونکی خادمہ ہوجائینگی سو یہ
سب صحابہ کی زندگی مین واقع ہوگیا کہ خلافت مین خلیفہ صاحب دوم رضی اللہ
عنہ کے بی بی شہر بانو دختر یزدجرد جناب امام حسین علیہ السلام کے نکاح
مین آئین اور سماۃ مہر بانو حضرت عبد اللہ ابن عمر کے تصرف مین الخ پہر
دوسری حدیث **قولہ** یعنے آپ نے خبر دی تہی کہ فارس اسلام کے ہاتھہ
پر ایک ٹکر یا دو ٹکر لیکر نیست و نابود ہوجائیگا پہر قیامت تک پارسی تخت
پارس پر نہ بیٹھے گا اور فرنگیونکا راج مدتون تک رہنا ہے فرنگی خشکی تری والے
ہین یعنی دریائے حکومت بہی خوب کرینگے اور جب دنیا آخر ہونے لگی تو بڑا
عروج کرین گے الخ **اقول** سو ظاہر ہے کہ فرنگیونکا راج قائم ہے برخلاف
پارسیون کے کہ اونکا راج پردہ زمین پر کہین ایک موضع بہی نہین ہے اور آنکہ
دنیا آخر قریب ہی دیکہو فرنگیونکا راج چڑہتا جاتا ہے پہر مسلم بن مستورد
رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے **قولہ** کہ مین نے پیغمبر خدا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے متصل سنا ہے کہ قیامت نہین آویگی بلکہ یہ
کہ فرنگی سب آدمیون سے زیادہ ہولین گے پہر مسلم نے بسند ابوہریرہ
رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے **قولہ** کہ حضرت عیسی علیہ السلام کے زمانہ
یعنے اونکے پہر آنیکے وقت مین قسطنطینیہ فرنگیون کے قبضہ مین ہوگا پہر
ایک پشین گوئی یہ ہے **قولہ** کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
ہے کہ زمین کے گوشے خدا نے مجہے دکہلائے اور مینے زمین کے
پورب پچہان کی طرف دیکہا اور میری امت کا راج رفتہ رفتہ پہونچ رہیگا جو گوشے
مجکو خدا نے دکہائے **اقول** اب دیکہو یہ پشین گوئی کیسی پوری ہوئی
اور اس فرق بابیک پر غور کرکے ایمان لاؤ کہ حضرت نے جو فرمایا تہا کہ مینے
پورب اور پچہان کی گوشے دیکہے پس اوسکے موافق مذہب اسلام پورب سے
پچہان تک جیسا پہیل گیا ویسا جنوباً اور شمالاً نہین پہیلا یعنے ہندوستان
سے دریاے طنجا تک پہر یہہ بہی ایک پشین گوئی ہے **قولہ** یعنے حضرت
نے فرمایا تہا کہ پچہم والے مسلمان ہمیشہ غالب رہین گے جب تک خدا کا
حکم اونکے پاس پہونچے مطلب یہ کہ قیامت آجاوے اور مراد پچہم والون
سے شام اور بیت المقدس کے مسلمان ہین کیونکہ شام حجاز سے پچہم
کو واقع ہے اور ابی امامہ کی روایت مین لفظ اہل شام صاف موجود
ہے آب جاے غور ہے کہ یہ پشین گوئی کیسی ٹہیک پوری ہوئی سلطان

صلاح الدین کے وقت مین جب تمام یورپ نے متفق ہوکر مسلمانون کو شام سے نکالنا چاہا تو انجام یہ ہوا کہ بلسینا ین مین چالیس لاکھ فرنگیونکی قبرین بنانا پڑین اور ہمارے حضور صادق و مصدوق کے فرمانے کے بموجب اہل شام ہی غالب رہے جیساکہ ڈاکٹر ٹیلر صاحب نے اپنی تصنیف لب التواریخ مین لکھا ہی اور اپنے ان لڑائیون کا نام کروسیڈ یا جہاد مقدس نام رکھا ہے الخ پھر ایک پیشین گوئی یہ ہے **قولہ الحدیث** ان ہلک امتی علی یدی اغلمہ من القریش میری امت یعنی اصحابون کی تباہی قریش کے چند لونڈون کے ہاتہ سے ہوگے مراد حضور کی یزید اور مروان کے بیٹون سے ہی چنانچہ ایسا ہی ہوا پھر ایک پیشین گوئی یہ ہے **قولہ الحدیث** کیف بک اذا لبست سواری کسرا ترجمہ یعنی اے سراقہ تیرا کیا حال ہوگا جب شاہ ایران کے کڑوے تجھے پہنا دئے جائین گے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ بعد وفات خلیفہ صاحب اول کے خلیفہ صاحب دوم کی خلافت مین ملک ایران فتح ہوا اور کسرا پرویز شاہ ایران کے کڑوے غنیمت مین آئے اور حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے سراقہ کو پہنا دئے اور فرمایا کہ شکر خدا کا جسنے یہ کڑوے شاہ ایران کے ہاتہ سے اوترواے اور سراقہ کو پہنوائے غرضکہ اسی طرح سی اور بہت سی پیشین گوئیان ہین کوئی کہان تک لکھے نہ کہ حضرت مسیح کی پیشین گوئی دیکھو حضرت متی کی انجیل باب ۱۶ مین

مسیح کا قول **قول** کہ امین سے جو یہان کہڑے ہین بعضے ہین جو موت کا مزہ جب تک کہ ابن آدم کو اپنے بادشاہت مین آتا نہ دیکہہ لین نہ چکہینگے انتہی پادری صاحبون سے پوچہنا چاہیے کہ اونمین سے کون باقی ہے اور حضرت مسیح ابہی تک تشریف نہین لائے ہمارے امام آخرالزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انتظار مین بیٹہے ہین ہان اگر کوئی پادری صاحب یا ہندی کرسچن مثل میان عمادالدین نے دین یا مولوی صفدر علی صاحب پادریان حال کے نائب یا جیسی کہ سید احمد خان صاحب جج بنارس کے کہ انہون نے کچہ حواری بہی جمع کیے ہین یہ فرماوین کہ یہ ان لوگون کی طرف اشارہ ہے تو پہر مردہ جلانا پڑیگا ایک روٹی سے ہزارون آدمیونکو کہلانا پڑیگا درخت انجیر کو بددعا دیکر سکہانا پڑیگا تب مسیح ہونا مانا جائیگا تمکو کون ستوسانا جائیگا **اقول** بہائیو یہ بات خوب شرح وبسط سے ثابت ہے کہ یہود و نصاری کے علما نے جب بشارات واضحہ ہمارے عالیجناب کی کتب عہد عتیق وجدید مین پائی ہین تب وہ اسلام لائے ہین ورنہ قبل اجراے حکم جہاد بالجبر واکراہ کیون وہ لوگ ایمان لاتے اپنا خانمان چہوڑتے عزیز واقارب سے منہ موڑتے سیکڑون طرحکی قیدین شریعت اسلامیہ کی سہتے کہلے بندون مثل عیسائیان زمانہ الوقت کے کیون نہ رہتے دیکہو پہلی صدی مین یہود کے علما جیسے عبداللہ ابن سلام اور داؤد ابن شعبہ و بنیامین اور مخیریق و کعب احبار وغیرہ اور

نصارٰی کے علما جیسے بحیرا راہب اور روزہ جو سلمان ہی کہلاتا ہے اور نسطور حبشی اور ضغاطرہ یعنے وہ روم کا بشب جو دحیہ کلبی پیغمبر صاحب کے ایلچی کے ہاتہ پر سلمان ہوا تہا اوسکو رومیون نے مار ڈالا اور جارود اور نجاشی ابی سینا یعنے حبش کا بادشاہ اور وہ سبکے سب قسیس اور رہبان یعنی پادری صاحبان اور بہت لوگ جو حضرت جعفر ابن ابیطالب رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتہ مدینہ منورہ مین آکر سلمان ہوگیا پہر دیکہو آپکی صحبت نبوت اور عموماً رسالت کا ہرکلیس یعنی قیصر روم اور مقوقس بادشاہ مصر قبطی عیسائی اور ابن صوریا اور حی بن اخطب علماء یہود وغیرہ نے اقرار کیا ہے اگرچہ حسد اور شقاوت ازلی اونکو مانع رہے اور سلمان نہین ہوے پہر جنے پادری خصوصا کالے کرسٹان یہ ہانک بہی بازارون مین ہانکتے ہین **قولہ** کہ دین اسلام بزور شمشیر دنیا مین پہیلا ہے الخ **اقول** اس تقریر کا مطلب مین آج تک نہین سمجہا اگر یہ مطلب ہی کہ جو دین بلا شمشیر زنی پہیلے وہ حق ہے تو بالکل مغالطہ ہے اسواسطے کہ اگر یہ بات حق ہو تو چاہیے کہ اگلون کے بت پرستیان اور اسی طرح انگلستان کی بت پرستی اور اہل ہنود کا مذہب اور لا مذہبی گروہ کے تقلید اور بودہ کا مذہب اور اہل چین کا طریقہ اور لوتر الیمانی کی پیرو اور درینوالا ہندوستان کے کرسٹان اور سید احمد خان صاحب جج بنارس کی حواری جو کہ سررشتہ

نیچرل اشٹ کو ہمیشہ اسلام بتاتے ہین اور گردن مروڑی مرغی کہاتے ہین
یہ سب مذہب برحق ٹھہرین حالانکہ یہ بات بالاتفاق باطل ہے کیونکہ ان
دمنوں کے واسطے کبہو شمشیر زنی نہین ہوئی بس اب ہمکو یہ بات ثابت
کرنا چاہیے کہ قرآن اور صاحب قرآن نے بابت تبدیل مذہب کے کبہو
جبر نہین کیا دیکہو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا خط جو کہ اسلام کے
بڑے سخت مجاہد مشہور ہین ہکذا —

قولہ بسم اللہ الرحمن الرحیم خالد بن ولید کی طرف سے رستم اور مہران
سپہ سالاران فارس کو لکہا جاتا ہے سلام علے من اتبع الہدیٰ امابعد
تمکو مسلمان ہونیکی دعوت کرتے ہین پہر اگر تم اسلام سے انکار کروگے
تو صرف جزیہ دیا کرو اور اسلام کے سامنے حقیر بنو پہر اگر اس سے بہی انکار
کروگے تو میرے پاس ایک ایسا لشکر ہے جو خدا کی راہ مین جان دینے کو
ایسا پسند کرتا ہے جیسا پارسی شراب کو پسند کرتے ہین والسلام علے
من اتبع الہدے فقط پہر دوسرا عہد نامہ جناب خلیفہ صاحب دوم رضی اللہ
عنہ کا بعینہ درج کتاب ہوتا ہے **قولہ** بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ امان ہی
جو خدا کے بندے امیر المومنین عمر رضہ نے اہل بیت المقدس کو دیدی اونکی جانونکو امان اونکے
گرجاؤنکو امان اونکی صلیبونکو اور سقیم و صحیح کو امان تمام عیسائی مذہب کو
امان عہد یہ ہے کہ اونکے گرجون مین مسلمان نہ بسین گے نہ اونکے گرجے

ڈہائے جائینگے اور نہ گرجونکے عمارت کچہ کم کی جاے گی نہ اون کی
صلیبین کم کیجائینگی نہ کچہ اونکا مال لیا جائیگا دین عیسوی چہوڑنے کے
واسطے اونپر کچہ جبر نہ مقرر کیا جائیگا اونمین سے کسی عیسائی کا کچہ ضرر نہ ہوگا
بیت المقدس مین کوئی یہودی نہ بسیگا بیت المقدس والونپر اتنا ہی لازم
ہوگا کہ وہ جزیہ دیا کرین جیسا کہ مدائن والے جزیہ دیتے ہین اور بیت المقدس
والونپر واجب ہوگا کہ وہ اہل فرنگ اور چورونکو بیت المقدس سے نکالدین
پہر جو فرنگی بیت المقدس مین سے نکلے تو اوسکی جان اور مال امن مین ہے
جبتک کہ اپنے امن مین پہونچ جاوے اور جو فرنگی کہ بیت المقدس مین قیام
کرے وہ بہی امن مین ہے لیکن اوسکو جزیہ دینا ہوگا جیسا کہ بیت المقدس
کے عیسائی دینگے اور بیت المقدس کے جس عیسائی کی خوشی ہو کہ وہ
اپنے مال سمیت اہل فرنگ کے ساتہ چلا جاوے تو اجازت ہے اونکی
خانقاہون اور گرجون سے کچہ اسلام تعرض نکریگا اونکی جان اور اونکے
گرجے اور اونکی صلیبین سب امن مین ہین جبتک کہ وہ چاہین امن
مین پہونچ جائین اور جو کوئی کہ بیت المقدس مین سواے اہل فرنگ
اور اہل بیت المقدس کے بستا ہے وہ بہی اگر بسا رہنا چاہے تو اوسکو
بہی بیت المقدس کے عیسائیون کی طرح جزیہ دینا ہوگا اور جو چاہے
اپنی زمین اور گہر چہوڑکے آوے تو سب ملکیت اوسکی اوسکو بدستور

لے گی اور یہ شرط ہے کہ جب تک عیسائیون کے کہیت نہ کٹ لین اور
غلہ کی مالش نہ کرلیوین اونسے جزیہ نہ لیا جاوے گا جو اس عہدنامہ مین
لکہا گیا خدا کا عہد ہے اور خدا کے رسول کا ذمہ اور خدا کا ذمہ او خلفا
کا ذمہ اور حمایہ مسلمانون کا ذمہ جبکہ اہل بیت المقدس جزیہ دیا کرین فقط
گواہ شد گواہ شد گواہ شد گواہ شد
خالد بن ولید عمرو ابن العاص عبداللہ ابن عوف معاویہ ابن سفیان
اقول اب پادری صاحبون سے پوچھنا چاہیے کہ یہ عہدنامہ اسلام کو جابر
بتلاتا ہے یا عدالت رحیمی کے اوصاف سناتا ہے صاحبو جائے غور
ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ اہل اسلام مین بہت سخت تہی کفار پر اور
اونکے جہادون مین شام کا جہاد سب سے بڑا جہاد تہا اور جب بیت المقدس
کو لشکر اسلام نے محاصرہ کیا تو خلیفہ صاحب کو بنفس نفیس جانا پڑا پہر جب
آپ بیت المقدس پر قابض ہوگئے اور عیسائیون نے جزیہ دینا قبول کرلیا
تو نہ کسی فرد بشر کو مارا نہ زبردستی مسلمان کیا اور ایسے بہتر اور نرم شرطین
لکہدین جسکا خود مورخین عیسائی احسان مانتے ہین چنانچہ ٹامس نیوٹن صاحب
نے اپنی تاریخ مین اوسکا ذکر لکہا ہے جسکا جی چاہے دیکہہ لے کتاب
اظہار الحق مصنفہ مولوی رحمت اللہ سلمہ اللہ صاحب جو کہ زبان عربی مین
تالیف ہوکر مطبع مصر سے جناب نجف علی خانصاحب ڈپٹی واقع راے بریلی کے

کتبخانہ مین موجود ہے اور ڈپٹی صاحب نے اردو مین ترجمہ اوسکا
کرایا ہے اوسکے پانچوین باب مین جوکہ سراسر حقیت قرآن اور رسالت پیغمبر
آخرالزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے مین ہے اوسکے صفحہ ۱۰۱
تک اگر کوئی ملاحظہ کرے اور ہٹ دہرمی پر نہ اڑے تو بالکل اوسے یقین
کامل ہوجاوے گا آپ ایک بات اور یاد رکہنے کے قابل ہے کہ ڈپٹی
سعیدالدین صاحب مرحوم ساکن بسوان ملک اودھ جبکہ حج بیت اللہ سے واپس
آئے اور مجہ سے لکہنؤ مین ملاقات ہوئی تو فرمانے لگے **قولہ** کہ کل انبیا
علیہم السلام کے معجزات اونکی حیات تک باقی رہے ہین اور پیغمبر آخرالزمان
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات اسوقت تک موجود ہین ازانجملہ ایک یہ ہے
الی قولہ کہ مین بعد فراغ حج بیت اللہ کے متوجہ طرف زیارات مقامات
متبرکہ کے ہوا تو پہلے جبل ثور پر بمشقت شاقہ کہ تین کوس کی چڑہائی ہے
چڑہا اور غار ثور پر پہونچا تو استعجاب سے کہڑا تہا کہ اسکے اندر جانا کیونکر ہوگا
اسلیے کہ چوڑائی اوسکے تخمینا ۱۲۔ انگشت کی ہوگی اور طول ڈیڑہ بالشت
کہ ناگاہ ایک مرد مسلمان مسلم ایمان حاجی جوکہ مجہ سے بہی دوچند سہ چند
لحیم وشحیم تہا آیا اور کپڑے اوتار کے زمین پر لیٹا اور بسم اللہ الرحمن الرحیم
کہکے اوسکے اندر اوتر گیا یہ دیکہ کے مین بہی اوسکے اندر در آیا اور دو
رکعت نماز نفل اداکی باقی پہر چند شخص مسلمان جوکہ آئے تہے ایک دوسری

بعد اسکے اندر در آئے فتبارک اللہ احسن الخالقین الخ اب جاے غور ہے کہ جنکے معجزات اس وقت تک بہیئت مجموعی موجود ہون اونکی نبوت کا انکار یہ کیا خدا کی مار ہے مین پوچہتا ہون کہ وہ تہہ ہے کچہ سعادت ادرپٹر کا دریچہ نہین ہے جو گمان ہو سکے کہ ٹہتا یا گہٹتا ہو گا نہ انسان کا بدن آہن ہے اور نہ وہ تہہ مقناطیس ہے جو کہ اپنے مین کہینچ لیتا ہو نہ ہر ایک انسان مین مادہ کراماتی ہے کہ کرامات کے زور سے اندر اوتر جاتا ہے نہ کوئی ساحر فرعونی ہے کہ رسیون کو سانپ بناتا ہو نہ بقول سید احمد خانصاحب جج بنارس پیغمبران پورب مین سے کوئی اون لوگون مین تہا جو گمان کیا جاوے فقط اب ایک بات یہ بہی سننے کے قابل ہے کہ پادری فنڈر صاحب جو کہ سب پادریون کے پوادے تہے اونہون نے اپنی تصنیف کتاب میزان الحق باطلہ مطلق مین کچہ روح کے تقاضون کا حال لکہا ہے اور اکثر پادری لوگ بازارون مین بڑبڑایا کرتے ہین کہ خدا کی کتاب وہ ہے جو تقاضاے روح کو مفید ہو سو پادریصاحب کے بیان مین ایک تو صریح یہ نقص ہے کہ اسکی کوئی دلیل نہین لکہی صرف پادریصاحب کا عندیہ ہی اور ایسا عندیہ ہر مذہب والا اپنی مرضی کی موافق ٹہرا سکتا ہے مثلاً سید احمد خانصاحب اور اونکے حواری محرمات شریعت اسلام مین کیا کچہ ایجادین نکالتے ہین پیٹ پالتے ہین وقت کو ٹالتے ہین آگے نہین دیکہتے ہین پیچہا

نہین سمجھا سکتے ہین پہر دیکھو ہنود کہتے ہین کہ جانور کو اپنی حظ نفس اور
کہانے کیواسطے ذبح کرنا خلاف تقاضاے روح کے سمجھتے ہین اور
عقل کے نزدیک نہایت نامستحسن اور بے رحمی تصور کرتے ہین اور
کہتے ہین کہ خدا کی طرف سے ہرگز اسکی اجازت نہین اور چونکہ توراة و
انجیل ہین اور قرآن مین اسکی اجازت ہے لہذا یہ تینون کتابین روح
کے تقاضا کو رفع نہین کر سکتین پس باین وجہ انمین سے معاذ اللہ
کوئی خدا کا کلام نہین ہے الخ آپ فرمائیے کہ بلا دلیل کامل کسی بات
کو اپنے عندیہ کے موافق تقاضاے روح کا ٹھہرالینا مذہب کے مقدمے
مین کچہ بکار آمد نہین معلوم ہوتا اسی طرح عیسائیون مین علما پروٹسٹنٹ
اور رومن کیتہلک جن باتون کو بزعم خود تقاضای روح کا ٹھہراتے ہین
اور قرآن قوی البرہان مین اوسکی نفی تبلاتے ہین اوس سے قرآن کو کچہ
نقصان نہین عائد ہو سکتا دوسرا نقص پادری صاحب کے بیان میزان الحق
والے مین یہ ہے کہ بعض بعض جگہہ اونہون نے ایسی بات لکہی ہے کہ جس سے
کل مطلب خبط ہوتا ہے لہذا اب ہم بطور امر کلی یہان بیان کرتے ہین کہ
تقاضای روح کے رفع کرنے والی باتین دو قسم کی معلوم ہوتی ہین ایک تو
اعتقاد کاملہ دوسرے اعمال صالحہ اور قرآن ان دونون قسمون پر بوجہ احسن اور
اکمل مشتمل ہے کہ اب مین دعوی کرتا ہون کہ قرآن شریف تقاضای روح کو

بخوبی رفع کر سکتا ہے لہذا اسی راہ سے خدا کا کلام ٹھہر الیس اب مین واسطے
تصدیق اپنے دعوے کی قرآن شریف کی ایک فہرست لکھے دیتا ہون
منصفین خود غور کر لین گے کہ آیا روح کے تقاضے کو ایسی ہی باتین
رفع کرتی ہین یا کوئی اور جاننا چاہیے کہ قرآن اول سے آخر تک ان
۲۷ باتون سے بھرا پڑا ہے اوسمین یعنی جوڑی کوئی آیت نہین ہے
کہ جسمین ان ۲۷ باتون مین سے کوئی بات موجود نہو پہلی بات قرآن مین خدا
کی صفات کاملہ کا بیان ہے اور اوسکا واحد اور قدیم اور ازلی اور
ابدی اور قادر اور عالم اور سمیع اور بصیر اور متکلم اور حکیم اور خبیر اور
آسمان و زمین کا خالق ہونا اور رحیم اور رحمن اور صبور اور عادل اور
قدوس اور محی یعنی جلانیوالا اور ممیت یعنی مارنیوالا وغیرہ ذلک دوسرے قرآن مین
پاک اور منزہ ہونا ذات باری کا بیان ہے مثلاً حادث ہونیسے عاجز ہونیسے
جاہل ہونیسے ظالم ہونیسے وغیرہ ذلک تیسری قرآن مین توحید خالص کی دعوت
ہے شرک سے مطلق منع کرتا ہے اور تثلیث سے بھی جو یقیناً شرک
کی ایک شاخ ہے چوتھے قرآن مین پیغمبرون کا تذکرہ ہے اور اونکو
ساتھ نیکی کے یاد کیا ہے نہ معاذ اللہ تہمت زنا سے پانچوین پیغمبرونکو
پرستش بتون اور کفر وغیرہ سے پاک دامن بنایا ہے چھٹے قرآن
مین پیغمبرون پر ایمان لانیوالون کی مدح ہے ساتوین قرآن مین پیغمبرونکے

منکرون کی مذمت ہے آٹھوین قرآن مین عموماً سب پیغمبرون پر ایمان لانیکی اور خصوصاً حضرت مسیح پر ایمان لانیکی تاکید ہے نوین قرآن مین وعدہ ہے کہ ایمان لانے والے منکرون پر غلبہ پاوینگے دسوین قرآن مین قیامت کی حقیقت اور قیامت کی جزاے اعمال کا بیان ہے گیارہوین قرآن مین بہشت اور دوزخ کا مذکور ہے بارہوین قرآن مین دنیا کی مذمت اور اوسکی ناپایداری کا ذکر ہے تیرہوین قرآن مین عقبی کی مدح اور اوسکے پایداری کا مذکور ہے چودہوین قرآن مین چیزون کی حرام حلال ہونے کا بیان ہے پندرہوین قرآن مین تدبیر احکام منزل کا بیان ہے سولہوین قرآن مین سیاست مدنی کی احکام کا بیان ہے سترہوین قرآن اللہ کے اور اللہ والون کے محبت پر اوبھارتا ہے اٹھارہوین قرآن مین ایسی چیزون کا بیان ہے جو خدا تک پہونچانیکا ذریعہ ہے انیسوین قرآن عبادت بدنی اور مالی مین نیت خالص خدا کے واسطے رکھنے کی ہدایت کرتا ہے بیسوین قرآن فاجر اور فاسق لوگونکے صحبت اور ہم نشینی سے منع کرتا ہے اکیسوین ریا و سمع یعنے دکھلانے اور سنانے کے واسطے کوئی عبادت اور کام کرنے سے قرآن منع کرتا ہے بائیسوین تہذیب اخلاق کی قرآن مجملاً و مفصلاً تاکید کرتا ہے تیئیسوین قرآن اخلاق ذمیمہ پر بالاجمال تہدید کرتا ہے چوبیسوین اخلاق حسنہ مثلاً حلم و تواضع و کرم و سخاوت و شجاعت و عفت وغیرہ

کی قرآن منع کرتا ہے پچیسوین اخلاق قبیحہ مثلاً غصہ غضب و کبر و بخل و نامردی و ظلم وغیرہ کی قرآن مذمت کرتا ہے چھبیسوین قرآن تقوای دلی اور پرہیزگاری کے واسطے وعظ اور نصیحت سناتا ہے ستائیسوین قرآن یاد خدا اور عبادت خدا کی رغبت دلاتا ہے فقط اور کچھ شک نہین کہ یہی باتین عقلاً اور نقلاً بہتر اور محمود ہوتی ہیں یہ البتہ سچ ہے کہ وہ عجیب مضمون بیبل والے قرآن مین نہین ہین کہ معاذ اللہ فلانے پیغمبر نے اپنے بیٹیون کے ساتھ زنا کیا یا فلانے پیغمبر نے اوریا کی جورو کے ساتھ زنا کیا یا جیسے ہوسیع پیغمبر کو خدا نے حکم کیا **قولہ** کہ جا اور ایک عورت زنا کے لڑکے اپنے لیئے لے اور اوسنے جا کر ایک عورت مسماۃ جمر کو لیا اور وہ حاملہ ہوئی اور بیٹا جنی پہر دیکھو ایسا ہی کلوئیدیا جلد ۶ ع۱ و میں لکھا ہے **قولہ** کہ اسلام کا وہ حصہ بہی جس سے اوسکے بانے کی ذات کا انکشاف ہوتا ہے نہایت کامل اور غایت درجہ مین ہوتا ہے یعنے قرآن کی نصائح کسی دو ایک سورتون مین مجتمع نہین ہین بلکہ اسلام کی عالی شان عمارت مین سلسلۃ الذہب کے مانند مخلوط ہے اور محرز جی سے جھوٹھ اور غرور اور کینہ کشی تہمت مسخر یہ عداوت فضول خرچی طمع حرامکاری خیانت اور نفاق وغیرہ کی سخت ملامت کی گئی ہے الخ آب بعضی پادری صاحب یہ اعتراض ہی کر بیٹھتے ہین **قولہ** کہ جناب پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی متبنی بیٹی کی جورو سے نکاح کر لیا **اقول** مین کہتا ہون کہ ان نا عاقبت

[illegible]

اندیشون سے کوئی پوچھے کہ تم لوگ کچہ سوچنے سمجھنے ہی ہو یا فقط اعتراض ہی کرنا جانتے ہو الصاحب یہ اعتراض تو جیسا تم لوگونپر منقلب ہوتا ہے ویسا کسی مذہب پر نہین عائد ہوتا دیکھو انجیل مین اکثر جا مسیح فرماتے ہین کہ مین اپنے باپ اور تمہارے باپ پاس جاتا ہون اور یہ بہی ظاہر ہے کہ نبیون کے محاورہ مین خدا کو مجازاً باپ بولا ہے تو اب اس صورت مین تمام بنی آدم خدا کے بیٹے ہوے تو بی بی مریم علیہا السلام بہی خدا کی منہ بولی بیٹی ہوئین تو اب خیال فرمائیے کہ از روی انجیل کے یہ بہی ثابت ہے کہ بی بی مریم علیہا السلام پہلے یوسف نجار کے نکاح مین تہین اور پہر یہ بہی اوسی انجیل سے عیان ہے کہ وہ روح القدس سے حاملہ ہوئین جو کہ منجملہ اقنوم ثلاثہ ذات باری سے بحسب اصول عیسائیون کے ہے تو اب معاذ اللہ خدا سے حسب عقیدۂ عیسائیان متبنی بیٹی باوصف اسکے کہ پسر متبنی یوسف نجار نے طلاق بہی نہ دیا تہا حاملہ ہوئین تو پہر پیغمبر آخر الزمان صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبکہ حضرت زید پسر متبنی نے بی بی زینب کو طلاق دیدیا تہا کچہ کسی قسم اونپر جبر تو نکیا تہا نکاح کر لیا کیا بیجا تہا سبحان اللہ یہ عاقبت اندیش ناحق کی بیشیخی مارتے ہین بقول اہل ہند اپنا ٹینٹ نہین دیکھتے ہین بگانی پہلی نہارتے ہین کسی نے سچ کہا ہے رباعی عیسی کہ مرتبت بر نصاری کو فخر نے بیچ ہے مسیح زیب دہ آسمان ہوے پر راہ ہاشمی سے ترقی کرینگے کیا ہر و نی فضا کے

عرش معلی کہاں ہوئے آب مین اصل حال سناتا ہون وہ یہ ہے
اقول بی بی زینب زوجہ زید متبنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھوپھی
کی بیٹی تہین اور صورت یہ ہوئی کہ جب وہ سن تمیز کو پہونچین تو حضرت شادی کردی
کی تہی اور اوسوقت تک مسلمانون کی قلت تھی اور بسبب پرخاش ظاہر ہوئے
دین اسلام کی اہل برادری مین از حد نفاق تہا اسوجہ سے نکاح بی بی صاحبہ
کا حضرت زید جو کہ لے پالک اور متبنی تہے اونکے ساتھ پڑھا دیا گیا پس جبکہ
اسلام پہیلا اور آبروئی ہاشم کی بڑہی تو بیبیان آنحضرت کی بسبب اسکے
کہ عورتین ناقص العقل ہوتی ہین نسبت بی بی زینب کے کلمات نا مناسب
کہنے لگین کہ تم ہمارے لے پالک کی جورو ہو اور بی بی صاحبہ نے یہ شکایت
حضور اقدس سے بیان کی تو حضور کو گونہ ملال ہوا مگر چونکہ بحکم خدا یہ امر کر چکے
تہے کچہ نہ فرماتے تہے اور بی بی صاحبہ موصوفہ بہی ہر وقت حضرت زید
سے ہنگامہ و پرخاش کرتی تہین لہذا انہون نے مجبور ہو کر انکو طلاق
دیدیا تب اللہ جلشانہ نے بگواہی فرشتگان مقربین جناب رسالت پناہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نکاح بندہوا دیا کہ کدورت خاطر طرفین رفع ہو جاوے
پس اسکی طرف قرآن مجید مین اشارہ ہے کہ جو کچہ تو پوشیدہ رکہتا تہا ہمنے
تجہپر ظاہر کردیا جسپر ہنود نے یہ اعتراض کیا ہے کہ حضرت بی بی زینب
پر عاشق ہوگئے اور معاذاللہ حضرت زید سے طلاق دلوا کر آپ نکاح کر لیا

اقول صاحبو مقام انصاف ہے کہ اتنی بہی ناگواری خاطر اپنے حبیب کے
اللہ تعالے کو گوارا نہ ہوئے اوس مقلب القلوب نے زید کے دل کو
پہیر کے طلاق دلوادیا اور جناب اقدس سے نکاح پڑہوادیا کہ ظاہر ہے
بہلا کوئی ان عقل کے پیادون سے پوچہے کہ جبکہ بی بی صاحبہ حضرت
کی پہوپہی کی بیٹی تہین اور پہر تربیت حضور مین ہجرت کرآئی تہین تو پہلے
ہی آپنے اونسے نکاح کیون نہ کرلیا جس چیز پر کہ آدمی عاشق ہوتا ہے اوسکو
پہلے اپنے تصرف مین لاتا ہے یا دوسرون کو دیدیتا ہے الصاحب
اگر تعشق حضور کو اون سے تہا تو کون مانع تہا کہ آپ اونسے اول ہی
نکاح نہ کرلیتے کسی نے سچ کہا ہے **بیت** چشم بد اندیش کہ برکندہ باد
عیب نماید ہنرش درنظر * مگر اللہ تعالے کے کام اور حکمتین پوشیدہ
ہوتے ہین دیکہو اس نکاح کے کردینے مین یہ حکمت تہی کہ ہنگام جہالت
مین اون جہلا نے یہہ دستور مقرر کر رکہا تہا کہ پسر متبنے کو منصب موافق پسر
صلبی کے حاصل تہا لہذا مشیت آلہی مقتضی ہوئی اسبات کے کہ یہ بات
ظاہر ہوجاوے کہ پسر متبنے پسر صلبی کی لیاقت نہین رکہتا ہے اسواسطے
پہلے اس امر کو اپنے پیغمبر کے ساتہہ ظاہر کرادیا کہ آگے کو شریعت
اسلامیہ مین کوئی ہرج واقع نہو ورنہ مسلمان بہی مثل یہود و نصارا کے
شتر بے مہار ہوجاتے دیکہو کتاب اخبار باب ۲۱ - آیہ ۷ **قولہ** اوس سندہی کو

جو فاحشہ یا لی حرمت ہے جو رو نہ کرین اور نہ اوس رنڈی کو جسے اوسکے خصم نے طلاق دیدیا ہو الخ اور آیہ ۲ باب پہلی کتاب ہوسیع کا یہ ہے **قولہ** خداوند نے ہوسیع کو فرمایا جا اور ایک زناکار عورت اور زنا کے لڑکے اپنے لیے لے کیونکہ یہ زمین خداوند سے پہر کے بڑی زنا کرتی ہے الخ پہر آیہ اول باب ۳-اوسی کتاب کا یہ ہے **قولہ** خداوند نے مجھے فرمایا کہ پہر جا اور ایک عورت سے جو زوج کی پیاری زوجہ ہے زنا کرتی ہے محبت کر الخ دیکھو یہان خود ہی ہوسیع علیہ السلام کو کہا کہ ایک فاحشہ عورت کو معہ حرامی بچون کے اپنے لیے لے اور کسی دوسرے کے پیاری اور چہنال جورو سے دل لگا اب غور کی جاہے کہ پادری لوگ اس شریعت ہبیل کو کچہ بہی منافی قدوسیت خدا نہین سمجھتے اور اسلام کی صحیح اور درست روایتون کو منافی قدوسیت گردانتے ہین پہر او سی کے باب ۲۰-آیہ ۱۳ کتاب خروج مین ہے **قولہ** تو خون مت کر تو زنا مت کر الخ یہان زنا حرام فرماتے ہین اور باب ۱۴ کتاب ذکریا مین فرماتے ہین **قولہ** اور مین ساری قومون کو یروشالم پر لڑائی کے لیے بٹورونگا اور شہر چہینا جائیگا اور گہر لوٹے جائین گے الخ اور جملہ اخیرہ ترجمہ فارسیہ ۱۸۴۵ء یون ہے **قولہ** و بازنان بزور خواہند خسپید الخ یہان خود ایسے لوگون کو جو بنی اسرائیل کی جوروون کے ساتھ

زیر پر دستی زنا کرن جبر دئیے ہین غرضکہ اسی طرح تمام بیبل مز خرفات سی
بھری پڑی ہے اوسپر یہ لوگ غور نہین کرتے فقط اپنی بات پر فخر ہے
کہ ہم انجیل کے منادی کرنے کو امریکہ یالنڈن سے آئے ہین کوئی
پوچھے کہ یہ منادی کیسی ہے صاحب یہ تو بڑی فضیحتی ہو رہی ہے اگر آپ
لوگ گھر ہے بیٹھے رہتے تو بہتر تھا اس آپ کی منادی نے تو خانہ
بربادی کر دی ای سبحان اللہ کیا مبارک منادی ہے اگلون نے
سچ کہا ہی بیت دشمن انا کو بھائی جانیے *یار نادان کا نہ کہنا مانیے
میرے سامنے ایک شخص نے ہمارے اوستاد سے پوچھا کہ قبلہ کیا
وجہ ہے کہ حضرات عیسائیہ نے ختنہ کو ترک کیا ہے باوصف اسکے کہ
بیبل رائج الوقت مین ختنہ کی تاکید ہے اور اہل اسلام مین بھی اس امر
کی پابندی ہے کہ ختنہ بلاشک سنت موکدۂ انبیاء بنی اسرائیل ہے اسکا
نسخ کسی وقت مین نہین ہوا حتی کہ حضرت مسیح کا بھی ختنہ ہوا تھا بلکہ انکے
یعنی عیسائیون کے مقتدا پولوس بھی مختون تھے مگر اب پادری لوگ
موافق رسم ہنود کے ختنہ سے منکر ہین اسکے کیا وجہ ہے انہون نے
ہر چند کہ وہ بھی ہندو ہین مگر انصاف پسند ہین اور خاندان عالی سے ہین
فرمایا **قولہ** کہ فقط حفاظت عقیدۂ تثلیث کیواسطے عیسائیون نے اسکا ترک
اختیار کیا ہے کہ وہان ختنہ ہونے سے پورے تین رہے جاتے ہین

اسپر سائل صاحب بہت معقول ہوئے اور فرمایا کہ مین کسی پادری یا میان
عماد الدین صاحب بانی پہی لاامتی سے اسکا استفسار کرونگا اب ایک
بات اور قابل سننے کے سے عرض کرتا ہون کہ آج تک جتنی کتابین میان
عماد الدین صاحب نے تصنیف کی ہین اور میرے پاس معرفت انہین پادری
صاحبون کے آئے ہین سبکا جواب باصواب تحریر ہوکے رجسٹری
کرا کے اونکی خدمت سراپا ندمت مین جا چکا جسکی ایک کتاب حجیم ہوگئی
ہے جوکہ بنام تردید الابطال بجواب عیسائیان حال ہ استقبال ہوچکی
ہے انشاء اللہ تعالے عنقریب طبع ہوکر تقسیم ہونیوالی ہے چنانچہ
کتاب مسمی بہ ہدایت المسلمین جوکہ بجواب کتاب اعجاز عیسوی مصنفہ
مولوی رحمت اللہ سلمہ اللہ میان عماد الدین نے لکہہ کے طبع کرایا ہی
اوسکے جواب مین بندے نے نامہ تنبیہ الملحدین لکھکر روانہ کیا ہی
اوسکی نقل بہی بعینہ درج کتاب ہذا باقی اور چند نامہ بجواب مرتدین و مشرکین
وقت کے آخر کتاب مین ضرورتا درج کردیے ہین کہ واعظین محمدی کو عندالوعظ
کام آوین ہان ایک کتاب اور دریہوالاسمی بنام خطوط بنام جوانان ہندوستان
مصنفہ پادری مری مچل صاحب ال ال ڈی وپادری و صاحب میرے پاس
بطلب جواب آئے اوسکے دیکہنے سے نہایت استعجاب ہوا اور صاف
ثابت ہوگیا کہ پادری صاحبون کو عقل کا ہیضہ ہوگیا ہے نقد ایمان

لنیسہ باطنی سے کہو گیا ہے ۔ بس انکے نزلے سے رو گیا ہی
مادۂ علمی و عقلی بالکل انکے دماغ سے دہو گیا ہے بہت کچہ انہون نے
اس کتاب مین خامہ فرسائی کی ہے ازانجملہ ایک آدہ بات کا جواب اس
کتاب وعظ مین بہی درج کرنا مناسب معلوم ہوا وہو ہذا **قولہ** پادری صاحب
فرماتے ہین محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معراج ایک اور بہت
مشہور واقعہ ہے قرآن مین اسکا یون بیان ہے **الی قولہ** سبحان الذی
اسری بعبدہ ترجمہ یعنی پاک ہے وہ اللہ جو لیگیا اپنے بندے کو رات
ہی رات مین ادب الی مسجد سے پرلی مسجد تک الخ مفسرین بیان کرتے
ہین کہ محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سات آسمانون سے گذر کے
عین حضور مین خدا کے پہونچائے گئے اور اوسی رات کو پہر مکہ مین
تشریف لائے مگر اس کل بیان کے لفظ قرآن مین پائی نہین جاتی
اور محمد صاحب کے پیرؤون کو وہی خیالات سے منسوب کرنا چاہیے جس طرح سے
محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود بیان کیا ہی معراج مین کوئی
بات یا معجزہ پایا نہین جاتا ہم اکثر کہتے ہین کہ ہمنے نیند مین یہ یا وہ
دیکہا اپنے خوابون مین فلانے جگہہ پہونچائے گئے قواعد ترجمہ کی رو سے
محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی باتین ایسی ہی معنی رکہتی ہین یہ اکثر
علما کی رائے ہے کہ حضرت حفصہ محمد صاحب کی بی بی نے صاف صاف

کہا کہ شب معراج مین اپنے بستر سے آنحضرت کسی وقت باہر نہین
گئے ایسے مضمون پر حفصہ کی گواہی لائق اعتبار ہے ممکن ہے کہ اب
ایک طرح کے اندیشہ دل مین پڑے ہون اور یون ہی جانتے تھے کہ
معراج رویا کے طور یا حقیقی ہوئی یا شاید بارادہ غیر فریبی انہون نے
بیان کیا ہو کہ یہ معراج حقیقی ہوئی اور ایسے امرون مین اس طرح کی
غلطیان اکثر واقع ہوتی ہین پھر مخفی نر ہے کہ معراج کی حقیقت پر سوای
بیان حضرت کے اور کوئی گواہ پایا نہین جاتا ایسے مضمون کے باب
مین ہم ایک ہی گواہ پر کیونکر اعتبار کر سکتے ہین خاص کر کے جب وہ
گواہی دیتا ہے الخ جواب مین کہتا ہون اپنے مخاطب صاحب سے
کہ نشہ کی ترنگ مین آپ لوگون کو کچھ بکنا نہ چاہیے چہ جا کہ اعتراض لکھنا
بھلا پہلے تو آپ ہی فرمایا ہے کہ حضرت حفصہ کی گواہی کہ تمام رات
حضرت بستر سے جدا نہین ہوئے یہ لائق اعتبار ٹھہرے اور پھر
اسکے بعد آپ ہی فرماتے ہو کہ فقط جناب رسالت کی گواہی بابت معراج
کے کہ ایک ہی گواہ ٹھہرتے ہین قابل اعتبار نہین فرمائیے کہ یہ کیا
انصاف ہے کہ ایک مقام پر تو ایک عورت کی گواہی حسب تفہیم آپکے
قابل اعتبار ہو اور دوسرے مقام پر اوسی مقدمہ مین مرد پیغمبر کی گواہی
لائق اعتبار کے نہ ہو کسی نے سچ کہا ہے بیت بی ہنر مسند نشین اہل ہنر

ہو در خراب عقل انسان سے خدا کا خانہ دور ہے + دوسرے یہ کہ
حضرت بی بی حفصہ کا بیان صحیح ہے اس لیے کہ تفسیرون مین لکھا ہے
کہ جسوقت حضور اقدس معراج سے تشریف لائے تو بستر گرم تہا اور زنجیر
حجرہ کی جنبش مین تہی لہذا اس سرعت سیر مین اگر حضرت حفصہ کو نہ اطلاع
ہوئی تو کیا بعید ہے مشہور ہے کہ کسی ہندی نے اعتراض کیا تہا **قولہ**
رب کے در ہے نہ دوار ہے نبی سے کئے کہہ ٹہا اون جواب پایا جیسے
پنچھا پیچ سے نکس جات نہ ہے یار چنانچہ ابھی چند عرصہ نہوا ہوگا کہ ایک ملحد
نے مجھسے مقام بنارس مین کہ وہان بازار الحاد کا بہت گرم ہے سوال کیا
کہ آپ وکیل ہین ہادی سبل ہین مجکو کسی دلیل عقلی سے معقول کیجئے تو مین
معقول ہوتا ہون مین نے کہا کہ عین مناسب کہنے لگا **قولہ** کہ آپکے
عقائد مین یہ بات داخل ہے کہ آسمان اول دنیا سے پانچ سو برس کی
راہ ہے اور اسیقدر دبیز بہی ہے غرضکہ اسیطرح ساتون طبقہ آسمان کا باہم
مفاصلہ واقع ہے اور معراج کے باب مین اہل اسلام مین یہ بات
ثابت ہی کہ اس مفاصلہ متذکرہ کو جناب رسالت نے جب طے کیا اور
واپس آئے تو بستر گرم تہا اور زنجیر حجرہ کی جنبش مین تہی یہ بات کسی طرح
ہمارے قیاس مین نہین آتی مین نے کہا کہ قیاس مین نہ آنا تو دوسری
بات ہے اللہ جل شانہ کی کل حکمتین اور کاریگریان تم کیا ہو بڑے بڑے

حکیم یونانی وفیثاغورس گذر گئے اونکے قیاس ہین کب آئین اور آپ تو کل مرحلہ فیثاغورس کا بھی نہ پڑہے ہونگے ابھی تو مدرسہ علیگدہ کی نیو بھی نہین پڑی تو اب اس صورت مین ابھی کوئی آپسے استفسار کرے کہ آپ بڑے ذیعلم وعقیل ہین عقل سلیم کے بیشں خود نہین ہین سرغنہ لشکر اصحاب فیل ہین تو یہ فرمایئے کہ آپ کے اور ہمارے فقط چہرہ مین دس راہین اللہ تعالے نے بنائی ہین اور دسونکا جادسہ جداگانہ ہے مثلا منہ مین آدمی کے زبان ایک مضغہ ہے مگر جب اوسپر کوئی چیز رکہو معا روح جان جاتی ہی کہ شیرین ہے یا تلخ اور ہاتہ مین لیے رہو یا تمام اندام مین ملو کچہ اطلاع ذائقہ نہ ہوگا اب بتلایئے کہ اسمین آپ کی رای یا قیاس کیا شرح کرسکتا ہے یا ناک کا سوراخ اور کان کا ایک ہی موضع مین بہت قریب قریب واقع ہین والا ناک کے سوراخ سے جو کام نکلتا ہے وہ کان کے سوراخ سے نہین نکلتا اسکا کیا سبب ہے وعلی ہذا یہی حال سب منفذ کا ہے تو جب اوس حکیم مطلق نے ایسی ایسی کاریگریان ہر ایک ذی روح مین ایجاد کے ہین تو پہر اوسکی کل حکمتین و کاریگریان کب قیاس مین آسکتی ہین لہذا قیاس کو توطاق پر چہوڑیے اور توہمات شیطانی جہوٹے کہلانے سے منہ موڑیے اور شب معراج کی حقیقت ہمسے گوش تیجیے ہوش کیجیے دیکہو حکماء فلسفہ کا اسپر

اتفاق ہے کہ جتنا کام دنیا مین ہوتا ہے سب آسمان اور سبع سیارہ
سے متعلق ہے چنانچہ وہ کہتے ہین کہ اگر مہتاب نہ برآمد ہووے تو کسی
پہل مین شیرینی نہ آوے اور اگر آفتاب برآمد ہو تو کوئی پہل اشجار مین کبہی پختگی نہ قبول کرے
سب خام رہین باقی سیارگان کے بہی ایسے کچہہ تاثیر رکہی ہے تو اب
اسصورت مین جبکہ شب معراج آئی تو حکم حاکم مطلق صادر ہوا کہ آج ایک
مہمان عزیز ہماری یہان آتا ہے میکائیل پیمانۂ ارزاق رکہہ دے اور
اسرافیل صور پہونکنے سے باز رہے عزرائیل سے کہو کہ قبض ارواح
سے باز رہے آسمان دوری سے معطل ہو جبرئیل امین بہشت مین جاوین
اور ایک براق ہمراہ لاوین اور جانب مکہ کے جاوین اور وہان سے
ہمارے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہمارے پاس
لاوین اور دستور ہے کہ جب شاہنشاہ کے حضور مین کوئی اوسکا تحت
بادشاہ حاضر ہوتا ہے تو کل عملگان اور ملازم اوس آنیوالے کے
آمد آمد اور سامان جلوس مین سب کاروبار چہوڑ کے متوجہ ہو جاتے
ہین کہ دیکہیے فیمابین ان بادشاہان جلیل القدر کے کیا مشورہ سے
پس یہی شکل اوسوقت بہی تہی کہ کل کاروبار کائنات کو سکوت تہا دائرۂ فلکی
قیام پذیر ہو گیا تہا تو پہر فرمائیے کہ ایسے وقت مین تبادل پانا تاثیرات فلکی
کا کہان ممکن تہا کہ کوئی بیدار ہوتا یا زنجیر کے جنبش موقوف ہوتے

اور بستر کی گرمی فرو ہوجاتی مثلاً آپ کی جیب مین گھڑی ہے جو
دس بجے ہین اور سکے پرزے ساکت کیے دیتا ہون یقین ہے کہ
دس ہزار برس تک جس منٹ پر کہ اسوقت سوئی موجود ہے اوس سے
آگے نہ بڑہیگی نہ گھٹیگی یہ کہکے مین نے کہا کہ یہ تو دلیل عقلی بدیہی
اپنے ثبوت دعوے کی ہے کہ اب آپ کسی دلیل عقلی یا نقلی سے
اسکا رد پیش کیجیے یا فقط توہمات شیطانی پر کاربندی ہے فرمایا کہ
خاموش ہوے روپوش ہوے آجتک آتے ہین اب پھر ہم اپنے
مخاطب اول سے رجوع لاتے ہین تیسری دلیل سناتے ہین اقول
تیسرے یہ کہ بموجب آپکے تشخیص کے ثبوت معراج مین دو گواہ قرار پاتے
ہین ایک جانیوالا مخبر صادق اور دوسرا بلانیوالا حاکم حاذق جل شانہ جسنے
بیان کیا اسریٰ بعبدہ اور اگر متوسط جبرئیل علیہ السلام بھی زمرہ گواہان
مین محسوب سمجھے جاوین تو پھر تین گواہ عادل ٹھہرے تو پھر ڈگری تو ڈگری
ہوئی اور آپکو ڈسمس پہونچی پس بروقت اجرای ڈگری بسبب بے بضاعتی تم
جیلخانہ ہو القولہ تعالےٰ شانہ ہذہ جہنم التی کنتم توعدون ایصاحب انجیل
کو تو دیکھیے کہ حضرت مسیح کے بعد صلیب کے پھر زندہ ہونے مین یوحنا
کچھ اور مرقس نے کچھ کا کچھ بیان کیا ہے تو پھر وہ بقول آپکے کب قابل
اعتبار ٹھہرا واہ واہ صاحب آپنے خوب خطوط کی بنیاد ڈالی کہ دین عیسویکی

بنا ہی بگاڑی کیا خوب خیالات آپکو سوجھتے ہین بقول شخصے کیا خوب
پہیلی آپ بوجھتے ہین بھلا اب بھی تو کہو عالم رویا مین مثل سید مہدی علیصاحب
ڈپٹی کلکٹر مرزاپور شاگرد رشید سید احمد خانصاحب بہادر جج بنارس حاجی لندنی
آسمان پر جانیے حضرت مسیح علیہ السلام سے ملاقات کر آئیے شبیہ
اقدس کا پتا بتائیے جیسے ہمارے حضور اقدس نے بعد مراجعت معراج
کے مسجد اقصے کا بالکل نقشہ بنایا ہے تب تو اہل مکہ نے صدقت یا رسول اللہ
فرمایا سنئے الحزاب مین ناظرین کتاب ہذا سے ایک بات یہ بھی عرض کرتا ہون
کہ یہ جو پادری صاحبان بازارون مین وعظ فرماتے ہین کہ ہم دین عیسوی کو
پھیلانے آئے ہین مین کہتا ہون کہ انسے کوئی پوچھے کہ وہ دین
عیسوی کیا چیز ہے دین کی تو دو ہی چیز ہین اعتقادیات اور عملیات
سو اعتقادیات حضرات عیسائیہ کا تو یہ حال ہے کہ ایک خدا کے تین خدا
ٹھہرائے گئے اور اپنے پیغمبرون پر زنا کی تہمت اور جھوٹھ بولنا اور چوری
اور ڈکیت کا گمان صحیح اور درست قرار دیا گیا ہے اور عیسی علیہ السلام کو
معاذ اللہ باطن کی راہ سے ملعون اور جہنمی ہونا بتایا ہے اور یہ تینون
باتین عقل سلیم و قلب مستقیم کی رو سے جسپر مدار عقل اور تکلیف شرعی کا
ہے قطعاً باطل اور یقیناً ضلالت ہین برین تقدیر اگر عملیات کچھ ہوتے
بھی تو کس کام کے وا ای برحالیکہ عملیات بھی کچھ نہون لیجئے سب پر ظاہر ہے

لڑایسے عملیات جو محض ورزش شیوہ عبو
لیے ہوا کرتے ہین مثلاً ذکر الٰہی وغیرہ عبد
مخالفت نفس امارہ بقیودات حلت وحرمت لعبد
ومشارب وملابس سوا انمین سے کوئی امر دین عید
صاحبون نے باقی نہین یہ کہا بلکہ اوسکو محض نے دقوتی
رکہی اخلاق اور اعمال جو حسن تمدن اور انتظام معاش سے
ہون سو اونکے محمدت ورزالت وحسن وقبح جابلیل ونحمل ہین یہان
تک کہ ملاحدہ وزنادقہ کے نزدیک بہی مسلم الثبوت ہین لیس وہ دین
عیسوی کیا چیز ہے کہ جسکے پہیلانے کے لیے یہ دہوم دہام ہورہی
ہین کہ ہزارون پادری اسکی روٹی کہاتے ہین اور اکثر اہل ہند سے
بہی جو کہ زردوست اور دنیا پسند ہین پادری ہوتے جاتے ہین لاکہون روپیہ کا صرف ہے
اور ہو رہا ہے ہر ایک قریہ اور شہر مین ہم دیکہتے ہین کہ ایک گرجا
معہ ایک ولایتی پادری کے کہڑا ہورہا ہے ہان اگر یہ کہیے کہ بیدین
ہونے کا نام دین عیسوی ہے تو اسکو اہل دانش جہل مرکب کہتے
ہین الخراب ایک بات اور واعظین دین اسلام کو یاد رکہنے کی ہے
اکثر ملحدین حال کا یہ قول بہی ہے کہ معاذ اللہ یہ کیونکر ثابت
اس عالم کا کوئی صانع بہی ہے مین کہتا ہون کہ اوا

یہ نہ ہے کہ تمہارا باپ کون ہے لہذا گواہوں سے باپ کا اثبات
آدمی کر سکتا ہے اور اگر والدین یا دوسرے اشخاص واقف کار صحت
نسبت اوسکے مولود کے نہ تسلیم کیجاوے تو بہت بڑی خرابی ہے
تو اب اس صورت مین ہم ایک جمہور کی گواہی پیش کر سکتے ہین دیکھو کل
مذاہب کا اسپر اتفاق نہ ہے کہ خدا برحق ہے کیا معنے کہ جب تک کوئی
فاعل یا کاتب نہ قرار دیا جاوے فعل ظہور مین نہین آسکتا مثلاً قلم دوات
کاغذ ہم سب موجود کر دین مگر جب تک کہ کوئی کاتب نہو ایک حرف کاغذ
پر برآمد نہوگا یہ بات بدیہی ہے چنانچہ بنارس مین اسکا بڑا چرچا ہے
ایک ملحد صاحب پیرو نیچر نے سنیچر سے مجھہ سے ملاقات ہوئی فرمانے لگے
کہ ہم لوگونکا فلاسفہ کے اعتقاد پر عمل ہے مین نے کہا کہ فلسفہ کے
تو یہ قول ہین کہ پہلی عقل اول ہوئی اوس سے عقل ثانی اوس سے عقل
ثالث اسیطرح سے انہون نے عقول عشرہ تک تقسیم فہمی کیا ہے اسی سے
کل کائنات کا پتہ دیا ہے لہذا ہم یہ کہتے ہین کہ جسکو انہون نے عقل
اول قرار دیا ہے اوسیکو ہم خدا کہتے ہین فقط محاورہ کا فرق ہے جیسے
اتا پر چون پسان اسپر فرمانے لگے کہ نہین اونکی رائے نہ ہے کہ اس ہیئت
موجودہ زمین و آسمان مین ایک مادہ شخصی ہے کہ اوس سے ہر شئے کا
نمود و عدم ہوتا رہتا ہے مین نے کہا کہ صاحب مادہ شخصی از خود کسی شئے

نہیں آسکتا آخرا وس مادہ کا کوئی باقی نہ رہیگا اور یہ تو ہمارا بھی اقرار ہے کہ اللہ جل شانہ ایک حکیم مطلق ہے اوس نے اپنی حکمت بالغہ سے اس کائنات کو بنا دیا ہے جب تک کہ اوسکو منظور ہے یہ دورہ یون ہی چلا جائیگا کہنے لگے کہ یہ نہیں ہم یہ کہتے ہین کہ یہ جو ہر ملت و مذہب مین تفریق ہے کہ یہ چیز حرام ہے اور یہ حلال ہے اس سے خدا کو کیا کام تھا ہر شئے جو کہ پیدا ہے جسے جی چاہے کہائے اور جو چاہیے نہ کھائیے ہین سے نے کہا کہ اگر یہی عقیدہ آپکا نا کہا یا ہے تو دعی ضرور پوچھیگا کہ اہن جور و بیٹی بہو سبکے ساتھ آپ ایک ہی طرح سے پیش آتی ہونگی اسپر تو خاموش ہوئے اور ٹھنڈی ٹھنڈی تشریف لیگئے پہر دیکھو ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے کچھ اوسوقت کے ملحدون نے جمع ہو کر سوال کیا تھا کہ ذات باری تعالی کے ثبوت کی کیا دلیل ہے آپنے فرمایا کہ کل صبح کو مین اسکا جواب دونگا اور صبح کو آپ اونکے پاس نہ گئے قریب شام اونکی محفل مین آپ تشریف لائے انہون نے پہلے تو یہ اعتراض کیا کہ آپ امام وقت ہین آپنے خلاف وعدہ کے کیون کیا صبح کا وعدہ تھا آپ اسوقت کہ قریب شام ہے تشریف لائے پہلے اسکا جواب دیجیے تب آپنے فرمایا کہ مین ایک ضرورت کے واسطے صبح دریا پر گیا تھا اور نیت یہ تھی کہ جلد تر تمہارے پاس پہونچونگا وہان ایک عجیب تماشا پیش آیا کہ اوسمین

مین محو ہو گیا لہذا اختلاف وعدہ کے یہ وجہہ ہوئی انہون نے فرمایا کہ وہ تماشا
کیا تہا کہ جسمین آپ محو ہو گئے ہمسے تو فرمایئے آپنے فرمایا کہ مین نے
ایک عرصہ تک دیکہا کہ ایک کشتی پانی پر از خود بلا ملاح اور کہینے والے کے
دریا مین موجود ہے اور مسافرون کو کنارہ پر آکر اس پار سے اوسپار
اور اوسپار سے اسپار لیجاتی ہے اون ملحدون نے بڑا قہقہا مارا اور
کہا کہ یا امام یہ بات کب قیاس مین آتی ہے کہ بغیر از ملاح کے کشتی اسپار سے
اوسپار جاوے اور آوے آپنے فرمایا کہ یہی تو مین بہی حیران ہون کہ
تم لوگون کے قیاس مین یہ بات کیونکر جم گئی ہے کہ اتنا بڑا کارخانہ دنیا
کا کہ جسمین اٹھارہ ہزار خلقت مختلف الماہیت ایک جنس سے دوسری
جنس کو تعلق نہین بغیر کسی صانع یا پرورش کرنیوالے ازلی و ابدی کے
کیونکر آجتک دائم و قائم ہے غرضکہ سب خاموش ہو گئے لہذا ہماری کل کتاب
مین جسقدر کہ ذرائیولا مصنفات و تقریرات ملحدانہ عیسائیان ماضی و حال و
استقبال کے اعتراضات تہے سبکے جوابات ہو گئے ہین انشاء اللہ
تعالے اگر حیات مستعار باقی ہے تو طبع ہو کر مشتہر کیے جاوینگے
اسقدر وعظین محمدی صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کے واسطے سر دست لکہی
گئی کہ عبد الوعظ بر سر موقع سنایا کرین فتبارک اللہ احسن الخالقین آمین یا رب العالمین

العبد

نتیجہ کتاب ہذا مین یہ باتین اور بہی بڑہائی گئین اول مولوی عماد الدین صاحب پانی پتی لا امتی جو کہ عیسائی ہوئے ہین اونہون نے چند کتابین بعبارت توہین ہمارے جناب اقدس صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور قرآن قوی البرہان کی نسبت محض بے قاعدہ تحریر کر کے طبع کرا کے مشتہر کیا ہے اونکے جوابات جو کچہ کہ ہمنے دیے ہین ازانجملہ دو کتاب کا جواب اسمین بہی داخل کرنا مناسب معلوم ہوا لہذا داخل کیا وہو ہذا

نامہ اول

ہو المستعان

نامہ تنبیہ الملحدین

بجواب کتاب ہدایت المسلمین

مولویصاحب مظہر الطاف و کرم ہٹ دہرم میان عماد الدین خرزاد لطفہ بعد ما وجب کے مطلب یہ ہی کہ کتاب بطالت مآب مسمی بہ ہدایت المسلمین در اصل بفضل الضالین جو کہ بجواب اعجاز عیسوی کے آپنے تصنیف کی ہی جگتہ ہنسائی کی ہی نیاز مند کو بطرفت فکصنا دستیاب ہوئی چشم پر آب

ہوئی ہمت تردید میں رکاکت ہوئی تائید از جناب رسالت مآب ہوئی کل
تجویز آپکی خراب ہوئی **دفعہ اول خلاصہ دیباچہ قولہ** یعنے کمترین
عماد الدین کے ناظرین کی خدمت مین عرض یہ ہے کہ بارہ سو برس سے
اہل اسلام نے کتب مقدسہ کی نسبت تحریف لفظی عمدی کا دعوی کرنا شروع
کیا ہے اور سبب اسکا یہ ہوا ہے کہ تعلیم محمدی جو کہ برخلاف ان کتب کے
ہے اور نبوت پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو کسی طرح سے
ثابت نہین ہوتی مگر جو کتب مقدسہ جھوٹھہ ہو جاوے تو رسالت نبی آخر الزمان
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم متحقق ہو اور انکو علما محمدی نے اس مقدمہ مین
وقتاً فوقتاً متاخرین اور اس زمانے کے مولویون نے اس بات
مین ثبوت تحریف کے لیے طرح طرح کی باتین لکھی ہین اور سبب اسکا
یہ ہوا ہے کہ جب پادری فنڈر صاحب نے ۱۸۵۴ عیسوی مین شہر
آگرہ مین ڈاکٹر وزیر خان جو اسوقت ملک عرب مین ہین اور مولوی رحمت اللہ
کیرانوی والی جواب ملک ترکی یا روم مین ہین ایک کتاب اعجاز عیسوی بڑی
کوشش سے لکھی ہے تو بھی پادری فنڈر صاحب اور انکی کتاب میزان الحق
پر غالب نہوسکے اور مولویصاحب نے اس کتاب مین منکرون اور ملحدون
کی کتابون کے حوالے دیے ہین اور بہت جھوٹی باتین شامل کی ہین
اور بعد مین انگریزون کی مدد لیکر یہ کتاب اعجاز عیسوی لکھی ہے خصوصاً

رومن کاتہلک بشپ ہی اور بعض جا محض جہوٹہہ حوالہ دیا ہے کہ فلانی کتاب مین یہ لکہا ہے حالانکہ وہان ہرگز نہین لکہا اور جو راستم ہی کبہی ہر جا کلم اونکی صحبت مین تہا اور یہہ کتاب اکثر لوگون کے یہان ہے کہ چہپا چہپا کر پڑہتے ہین اور لوگونکو گمراہ کرتے ہین لہذا مین نے اسکا جواب لکہنا مناسب جانا ناظرین سے التماس یہ ہے کہ اس کتاب کے پڑہنے کے وقت کتاب اعجاز عیسوی کو دیکہتے جاوین تاکہ انصاف کے واسطے مفید ہو اور اسمین ۹ باب اور ۳۶ فصلین ہین خداوند مسیح کے نام سے امین الخ

جواب مشفق من آپنے کمال کیا جہوٹہہ کا انبار لگا دیا گفتار لغو کا تتق بنا دیا بقول شخصے ہاتہہ پاؤن بہول گئے جو کچہہ کہ کل آگرہ مین پڑہا تہا وہ بہی بہول گئے آگا دیکہتے ہو نہ پیچہا دیکہتے ہو جو کچہہ ذہن ناحق پژوہ مین آتا ہے لکہہ کے بیٹہتے ہو لہذا ہم گفتگو کو طول نہین دیتے ہین انکے ۹ باب اور ۳۶ فصل کو ۱۲ دفعہ مین ختم کیے دیتے ہین۔ بہلا جبکہ آپ خود مقر ہین کہ ہنگام مباحثہ پادری فنڈر صاحب مقام آگرہ مین حضرت مولویصاحب اور وزیر خانصاحب مرحوم و مغفور بہی موجود تہے حل من مزید کے مستحق نہین ہوسکے تہے جو آپ نے جواب نہ دیا خوف مین آگئے دم دبا گئے تہے یاد کیا دین عیسوی کو برباد کیا آپنے سنا نہین اہل فارس کا قول ہے مشتیکہ بعد از جنگ یاد آید بر کلہ خود باید زد دوسرے

نہیں کہ عرصہ ایکسال سے زیادہ کا گذرتا ہے کہ ہمنے آپ کی کتاب تحقیق الایمان
ضعیف البنیان اور مباحثہ اتفاقی کا جواب معہ ثبوت رسالت پیغمبر آخرالزمان
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کس شد ومد سے اپکو لکھا اور آپنے تا حال جواب
نہ دیا بھلا فرمائیے موجود کے ہوتے مفقود سے اعتراض کرنا کتنی
بڑی نادانی ہی سراسر ذلت اوٹھانی ہے ہم کہ انام میں صحت رسالت
پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کا ڈنکا بجا رہے ہیں ہمکو جواب
نہیں دیتے ہو مولوی رحمت اللہ صاحب اور ڈاکٹر محمد وزیر خان صاحب
مرحوم بقول تمہارے ملک عرب یا قبرستان میں ہیں اونکی کتاب سعادت
انتساب پر اعتراض کیوں واسطے ہو منہ کی کہاتے ہو معقولیت دنیا وعقبی
سے نہیں شرماتے ہو اتنا بھی نہیں جانتے ہو کہ العلم حجاب اکبر کی دہوم
نے یہ جو پیشین گوئی ہے کہ سپکا شہرہ ازشام تاروم ہے **فصل**

قولہ دوسری فصل صفحہ ۳۲ میں آپنے ماشاءاللہ کچھ الہام کی شناخت
میں گفتگو طول وطویل کچھ ذہنی کچھ وہمی وخیالی لااوبالی مادہ معقولیت سے
خالی جسکو مقدمہ میں کچھ تعلق نہیں بیان کیا ہے یعنے خلاصہ اوسکا یہ ہے
الی قولہ کہ معجزہ اوس کام کو کہتے ہیں جو خلاف عادت قدرت الہی سے
سرزد ہوا اور وقوع میں آوے پس اگر معجزہ ہر زمانہ میں واقع ہوا کرتا
یا کبھی کبھی سال کے بعد معجزہ ہوتا رہتا جیسے دمدار ستارہ کبھی کبھی

نکلتا ہے تو وہ خلاف عادت نہ ہوتا بس ضرور ہے کہ معجزہ ہر زمانہ مین
نہ ہوا کرے اور یہ بھی ضرور ہے کہ ایک دفعہ ہو کر بند بھی نہ ہو جاوے
لہذا موسے کے وقت مین یہ خرق عادت ظہور مین آئے اوسکے
بعد بھی دوسرے نبیون کے ہاتہ سے کبھی کبھی اوسکا وقوع
ہوا آخر مین یہ قدرت بڑی زور شور سے نمایان ہوئی پھر بند ہو گئی
تا کہ معلوم ہو کہ وہ قادر مطلق پہلے اپنے بندون کے ہاتہ سے
اس قدرت کو بار بار دکھلاتا رہا آخر کو مجسم ہو کر خود بدرجہ کمال ہر قدرت
کو آدمیون مین چند روز رہ کر دکھلایا گیا اور یہ کہہ گیا کہ اب مین اس طاقت
کو بند کرتا ہون چنانچہ یوحنا کی انجیل ۹ باب آیہ ۴ سے ۷ تک یہ ہو ندا
قول ضرور ہے کہ جسنے مجھے بھیجا ہے مین اوسکے کامون کو جبتک
دن ہے کرون رات آتی ہے جب کوئی کام نہین کر سکتا جبتک
کہ مین دنیا مین ہون دنیا کا نور ہون الخ جواب یہان تو آپنے
بالکل رسالت ہمارے سرور انبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ثابت کر دیا گیا
یعنے جب آپ خود ہی فرماتے ہین کہ خدا خود ہی مجسم ہوا اور اس قدرت
کو یعنے معجزات کو بذات خود کرتا رہا پھر اس طاقت کو بند کر لیا اور یہ
اپنی انجیل یوحنا سے نشاندہی کرتے ہو کہ جسنے مجھے بھیجا ہے مین اوسکے
کامون کو جبتک دن ہے کرون الخ سبحان اللہ یہ وہی مثل ہوئی

مددروں کو حافظ نہیں ہوتا بھلا ہم پوچھتے ہیں بقول آپکے کہ حضرت مسیح
خود خدا تھے اور خدا تھے پھر انہوں نے یہ کیون کہا کہ جسنے مجھے
بھیجا مین اوسکے کاموں کو جب تک کہ دن ہی کرون ہان یہ البتہ ہو سکتا
ہے جیسا کہ انکے متقدمین کی تجویز ہے کہ پہلے خدا نے اپنے بندے
یا دوست یا مصاحب واسطے ہدایت اپنے بندون کے بھیجے یعنے
ایک لاکھ اسی ہزار پیغمبر کم و بیش جیسا کہ مشہور ہے آئے جب اوسپر بھی
کسی نے کہنا نہ مانا تب اللہ تعالے نے معاذ اللہ مجبور ہوکر اپنے ایک
اکلوتے بیٹے مسیح علیہ السلام کو بھیجا چنانچہ وہ دنیا مین آیا اور بقول پادری
فنڈر صاحب مجسم ہوا اور اوسنے سب کے گناہ اپنی جان پر اوٹھائے
اور اوسنے اپنے پیروون کے یا اپنے باپ کے بندون کے کفارہ
ہوا اور آسمان پر چلا گیا تو پھر اور پیغمبر یا رسل بھیجنے کے خدا کو کون ضرورت
تھی سو ہمین مجکو یہ عذر ہے کہ اگر بالفرض یہ قول مسلم رکھا جاوے تو
معلوم ہوتا ہے اور قرینہ بھی مقتضی ہے کہ جب اللہ تعالے نے بذریعہ
پیغمبران علیہم السلام اپنے بندون کو ہدایت کیا اور وہ انحراف
کرتے رہے تب اوسپر اللہ نے اپنے اکلوتے بیٹے یعنے مسیح علیہ السلام
کو بھیجا پھر جب اوسنے بھی انحراف کیا بلکہ بقول پادریون کے کہ یہودی
پھانسی دینے سے بھی نہ چوکے تب اوسنے اپنے بیٹے کو بلا لیا

کہ ظاہر ہے یعنے حضرت زندہ آسمان پر تشریف لے گئے اور چھ سو برس تک دنیا حسب قول حضرت مسیح کے بنے نور رہی یعنے پیغمبر دنیا کا چراغ ہے اور اس عرصہ مین کوئی پیغمبر نہ آیا اور حقیقت مین جب ایسا پیغمبر جلیل القدر نور البصر چلا جاوے تو پھر اور پیغمبر کے آنے کی دنیا مین کون ضرورت تھی لہذا ہمارا جواب یہ ہے کہ فی الواقع ایسا معلوم ہوتا ہے کہ محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جو کہ حضرت مسیح کے بعد بعثت ہوئے تو اس نسے صاف ثابت ہوتا ہے کہ خدا خود محمد الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنکے آیا جیسا کہ حدیث شریف مین بھی آیا ہے کہ جب حضور اقدس باہر سے تشریف لاتے تھے تو بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا اپنا کمر مبارک سے کھولتی نہ تھین اون سے کھینچ لیتی تھین اور پنکہ نکل آتا تھا اور پھر دیکھو انجیل متی کے باب ۲۲ آیہ (۴۳) قول مسیح یعنی حضرت فرماتے ہین **قولہ** کہ اسلیے مین تمہین کہتا ہون کہ خدا کی بادشاہت تمسے لیجاویگی اور ایک قوم کو جو اوسکے پھل لاوے دیجاوے گی اور جو اوس پتھر پر گریگا چور چور ہوجاویگا پر جسپر وہ گریگا اوسے پیس ڈالیگا انتہی جواب ظاہر ہے کہ جنھون نے پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مقابلہ کیا وہ چور چور ہوگیا اور جسپر آپ یا آپکے صحابہ رضوان اللہ علیہ گرے اوسی

نہیں ورنہ اگر آپ کو کچھ شک ہو تو تاریخ صولت فاروقی دیکھ لیجیے اب
انتقام پر آپ ضرور فرمادینگے کہ پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے کوئی معجزہ نہیں ہوا اور حدیثین جو معجزات کی قلمبند ہین اونکو
آپ مانتے نہیں ہین اور یہین یہ ڈھکوسلا نکالتے ہو کہ حدیثین دو سو
برس کے بعد آنحضرت کے قلمبند ہوئے ہین اسوجہ سے وہ
معتبر نہیں ہین مگر آپنے سا جسقدر اتفاقی ہین مقابلہ حافظ ولی اللہ صاحب
کے کہدیا ہے قولہ کہ یہ ایسے سچ پر نازل ہوئی ایکا فرض ہے ہما
تو ایمان ہے کہ جتنی نازل ہوئی ہین سب قلمبند کیا ہے الخ مگر ہم اونکو
بھی دلیل نہیں پکڑتے ہین فقط وہ معجزہ جسکا ثبوت آج دوسرے مذہب
سے ہو سکتا ہے پیش کرتے ہین اقول اقتربت الساعۃ وانشق
القمر وان یروا آیۃ یعرضوا ویقولوا سحر مستمر ترجمہ نزدیک آپہنچی
وہ ساعت اور پھٹ گیا چاند اور اگر دیکھیں کوئی نشانی تو ٹال دیں اور
کہیں کہ یہ جادو ہے قدیم الخ قصہ یہ کہ دنون مین آدھی رات کو کافر
جمع تھے حضرت اونکو سمجھارہے تھے اونہون نے مانگی کوئی
نشانی حضرت نے فرمایا دیکھو چاند کو چاند دو ٹکڑے ہوگیا ایک آدھا
مشرق کو ایک مغرب کو جنتک سبنے خوب دیکھ لیا پھر ملگیا یہ نشانی ہے
قیامت کی کہ آگے سب کچھ یونہی پھٹنے والا ہے ازموضح قرآن الخ

اب دیکھو اس معجزہ باہرہ مین جب سب تاویلون سے آپ لوگ ہار ہی ہین تو یہ توجیہ نکالی ہے کہ بعضے آپنے اپنی کتاب تحقیق الایمان ضعیف البرہان ہین اس معجزہ کو بیان کر کے کچھ تفسیر مدارک و بیضاوی کا حوالہ دیکر لکھا ہے یعنے تفسیرون ہین ہے کہ بعضے کہتے ہین کہ قیامت ہین چاند شق ہوگا اور ہٹ دہرمی یہ کی ہے کہ دوسری آیہ نہین لکھی ہے یہ اوڑان گھائی میان عزازیل کی ہے کہ وہ جسکو بہکاتے ہین آدہی بات بتاتے ہین مطلب کر فقرے کو کھا جاتے ہین اب دیکھیے اُنکے اوستاد ہوے ہین بر سر فساد ہوے ہین کیا بگاڑتے ہین جہک مارتے ہین جیتتے ہین نہ ہارتے ہین دیکھو مولوی عبدالقادر صاحب رحمہ اللہ ترجمہ فائدہ پہلے مین لکھتے ہین قولہ کہ حج کے دنون ہین کافر جمع تھے اونہون نے معجزہ طلب کیا تب چاند دو ٹکڑے ہوگیا اہذا یہ نشانی ہے قیامت کی کہ اوسدن بہی چاند دو ٹکڑے ہو جائیگا اور سوا اسکے بعض کے لفظ مفسرون کی دلیل کرتی ہے اسبات پر کہ بعض کفار عرب نے کہا کہ چاند دو ٹکڑے نہین ہوا انہون نے ہماری آنکھون پر سحر کیا ہے پس اس سے یہ بات نہین پیدا ہے کہ قیامت مین چاند شق ہوگا کیونکہ دوسری آیہ کہتی ہے کہ دیکھا اور کہا کہ یہ جادو ہے چنانچہ اسکا ثبوت ہم اپنی کتاب تردید الابطال مین بہت شرح و بسط سے دیکھلا ہین

اور شق ہونا ثابت کر دیا ہے اور سوانح الحرمین میں لکھا ہے **قولہ** کہ
شہر دہار جو کہ متصل دریای چنبل صوبہ مالوہ میں ہے اب اوسکو شاید دہارا
کہتے ہیں وہان کا راجہ اپنے محل کی چھت پر بیٹھا تھا ایک بارگی
اوسنے دیکھا کہ چاند دو ٹکڑے ہوگیا اور پھر ملگیا اوسنے اپنے یہان کی
پنڈتون سے جو دریافت کیا تو سبھون نے اپنے کتابین دیکھ کے
کہا کہ ہماری کتابون میں لکھا ہے کہ ایک پیغمبر عرب مین پیدا ہونگے
اونکے ہاتھ پر چاند دو ٹکڑے ہو جاویگا چنانچہ اوس راجہ نے ایک ایلچی
اپنا حضور اقدس میں بہیجا جسکا نام بابا رتن تھا کہ قبر اوسکی ضلع مراد آباد
موضع شیر پور میں کنارہ دریای گنگ کے موجود ہے اور اوس ایلچی
کے واپس آنے پر وہ راجہ بہی ایمان لایا اور آپنے اوسکا نام عبد اللہ
رکہا اور قبر اوس راجہ کی شہر دہار کے باہر اتبک زیارتگاہ ہے اور
تواریخون مین لکھا ہے کہ جب یہ ایلچی گیا تو اوسکی زبان ہندی تہی اوس سے حضور نے
اوسکی زبان میں فرمایا کہ کہیم کُس یعنے اچھے تو ہو اور راقم دو برس تک
اس بات کی تلاش مین رہا اور بڑے بڑے پنڈتون سے پوچھا کہ
وہ کون سی کتاب ہے کہ جسمین یہ خبر تحریر ہے کہ ایک پیغمبر عرب مین پیدا
ہونگے اور اونکے ہاتھ پر معجزہ شق القمر کا ظاہر ہوگا آخر گونا جب کے
مقام مین ایک پنڈت لُو وارد سے ملاقات ہوئی اوسنے بیان کیا

کہ وہ کتاب بہگوت پران ہے اوسمین بیشک یہ خبر تحریر ہے اور بہہ
بنارس مین بڑے بڑے پنڈتون کے یہان مل سکتی ہے لہذا آپکو
اگر ہمارے قول کا اعتبار نہو تو تکلیف کیجیے دو دن کی نہ لیجیے یہان
سے چلے آئیے ہم آپکے ساتہہ ہون اور جس کردہ کتاب بنارس مین بعونہ
تعالی دکھلا دین طمغا ے فتحیابی اپنی سرکار ابد قرار سے پاوین تعلین
سجاوین دوستون کو خوش کرین دشمنون کو جلاوین اور مولانا رفیع الدین
صاحب نے اپنے رسالہ شق القمر مین اوس راجہ کا نام راجہ بہوج لکہا ہے
اور تاریخ فضلی سے نقل کیا ہے اور آپ تو علم فارسی اور عربی کے عالم کہلائے
ہوا اپنے وقت کے معلم الملکوت ہو بقول اہل اودہ افضاری کے بہوت
ہو گیا آپنے یہ کتابین نہ دیکہی ہونگی مگر کیا کرو ختم اللہ علی قلوبہم سے
مجبور ہو بقول حضرت سعدی موشک کور ہو بغض محمد احمدی سے
مامور ہو کوچۂ راستی سے دور ہو دیکہو توراۃ مین لکہا ہے کہ حضرت
یوشع علیہ السلام کے لیئے آفتاب ٹہر گیا اور اس قصہ کو بہی کسی اہل
تواریخ نے نہین لکہا حالانکہ یہ معاملہ دل کا تہا تو اب کیا حسب تشخیص
آپکے توراۃ بہی جہوٹی ٹہری جو کہ بموجب اقرار علماء مسیحی کے طبقہ
اول مین ہے پس اب انجیل مروجہ کو غور کیا چاہیے دروغ گو را تا بہ
خانہ بلکہ تا بہ پچانہ پہونچایئے راستگو کا ذائقہ اوٹھائیے بدسگالان

محمدی کو شرماتے وہ یہ ہے باب ۲ انجیل متی کی آیہ ۱۶ **قولہ** جب ہیرودس
نے دیکہا کہ مجوسیون نے مجھے دہوکا دیا تو نہایت غصہ ہوا اور لوگون کو
بہیجکر بیت اللحم اور اوسکے ساری سرحدون کے سب لڑکے جو کہ دو برس
کے اور اوس سے چہوٹے بہی اوسوقت کے موافق جو اوسنے مجوسیون
سے سنا تہا قتل کروا ڈالے الخ اب دیکہو یہ قتل اطفال سنے گناہ کسی تاریخ
یہود و مجوس عبرانی و یونانی و ہندی و انگریزی و پرتگیزی سے کہین ثابت
نہین ہوتا یوسیفس نے جو کہ بڑا جوہاکی بدنامی ہیرودس کا ہے اس قتل کا
حال نہین لکہا اور نہ زبان زد خاص و عام ہے بڑے تعجب کا مقام ہے
اور نہ کسی اور علما یہود نے جو کہ بڑے مورخ گذرے ہین اپنی تواریخون
مین لکہا ہے یہ امر تو ایک بڑا ظلم صریح تہا اور بہت بڑا سبب بدنامی ہیرود
کا تہا اور یہہ سطرح سے اسکے اظہار مین کچہ الزام اونکے مذہب پر بہی
عاید ہو سکتا تہا بس اگر واقع ہوتا تو ضرور ہے کہ لکہتے اب فرمایئے کیا
انجیل بہی الحاقی ہے اس تمام سے راست و دروغ کی بیاتی سے
تا اسوقت کے بعضے پادری لوگ جو چند کتاب اُردو پڑہ کے نیم ملا خطرۂ
ایمان ہوئے ہین طمع دنیا پر عیسائی بعضے مسلمان ہوتے ہین ایک
تقریر نئی ابطالت شق القمر مین کرتے ہین اپنی قبر کو نار سقر سے بہرتے ہین
بدنامی کا ٹوکرا اپنے سر پر دہرتے ہین وَاِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ

سے نہین ڈرتے ہین حق کو باطل کرنے پر مرتے ہین یہ تقریر کرتے
ہین **قولہ** اس کے تو نفظی معنے یہ ہوتے ہین کہ پاس آگئی وہ ساعت
اور پھٹ گیا چاند پس اس سے یہ کہان ثابت ہے کہ محمد صاحب
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چاند کو شق کیا **جواب** سبحان اللہ کیا
اچھی سمجھ ہے بقول شاعر **ع** اتبک نہ ہوئی معرِ سخن سے آگاہ ؛
لاحول ولا قوۃ الا باللہ ؛ اے صاحب جب کفار قریش نے یہ معجزہ طلب کیا
جسکی شرح اوپر سے چلی آتی ہے تو جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم نے تامل کیا پس اوسی حال مین یہ آیہ نازل ہوئی یعنے اللہ تعالی
اشارہ فرماتا ہے کہ تو کیون تامل کرتا ہے اے حبیب ہمارے ہمنے
وہ ساعت قریب کر دی اور پھٹ گیا چاند اب غور فرمایے کہ کیسا اعلی مرتبہ
ہمارے پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا درگاہ باری مین پایا گیا
کہ بلا درخواست حضور اقدس یہ حکم نازل فرمایا اور کر دکھایا اب اس مقام پر
ایک نکتہ باریک یہ ہے کہ کل امر مرہون باوقاتہا جو مشہور ہے یعنے کل امر
شدنی ہوتے ہین اپنے وقت پر سو اس نظیر سے وہ بات بالکل ثابت
ہو گئی کہ وہ ساعت کہ مشیت الٰہی مین تھی کہ ایک وقت چاند شق ہوگا
وہ قریب کر دی پس اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ جو فرمایا تو اس سے یہی بات
پیدا ہے ورنہ فرماتا کہ قل ان اللہ شق القمر لہذا آپکو بھی چاہیے کہ

اسنئی طرح ہمکو بہی معقول ہے کیجیے گفتگو کو طول نہ دیجیے مضمون فضول نہ کیجیے
مشفق من دین اسلام سے عالی مقام متولے کی بگڑی نہین ہے جو گرتی
پڑتی چلی جاتی ہی اسکے باطل کرنے مین معقولیت مدعی کی آتی ہے عقول عشرہ
حکماء فلسفہ کے چکر کہاتی ہے **وجہ ۳** اب تیسری فصل جو کہ الہام
کی صورتون اور فائدون کے بیان مین آپنے لکہی ہے اوسے ہم
فضول جانتے ہین کہ محض سبز باغ دکہایا ہے یا دریان حال کو بیوقوف
بنایا ہے جہوٹون کا دستور ہے کہ پہلے حاصل مطلب کے لیے کچہہ
روغن قاز سا سامع پر چہڑک کے مطلب بیان کرتا ہے اور پہر ہمارے
مطلب سے تعلق بہی نہین رکہتا لیس اوسسے قلم انداز مطلق کر کے طرف
فصل چہارم ہم شبدیز قلم سعادت رقم کو مثل برق ساطع کے کوندلاتے ہین
اپکی تشخیص باطلہ کو روندتے ہین اس فصل چہارم مین آپکا خلاصہ بیان یہ ہے
قولہ کہ عیسائی لوگ جو کتابین لے رہے ہین اونکے مصنف بہی الہامی
شخص تہے کیونکہ شرطین الہام کی جو فصل دوم مین ہین اون کتابون کے
مصنفون میں پائے جاتے ہین سوا اسکے یہ بات ہے کہ ان
عیسائیون کی کتابین اور یہودیون کی کتابون کو اچہی طرح پر کامل کرتی
ہین کہ اور بہی ایک معجزہ سمجہدار آدمی کے لیے ظاہر ہوتا ہے اور وہ مضامین
جو کتب یہود مین انتظار کسی آنیوالے کی دکہلاتے ہین ان کتب جدید سے

کمال درجہ مطابقت رکھتے ہین کہ مثل مغز اور پوست دکھلاتے ہین اگرچہ
اس مقام پر بہت سے دلائل ہمارے پاس موجود ہین پر ہم ہر جگہ
طوالت منظور نہین ہے اسلیے صاف صاف اپنا مطلب کہتے ہین
کہ یہ سارا مجموعہ بیبل کا کلام الٰہی ہے اچھی دلیلون سے اسکا ثبوت
ہو چکا پر ایک فرقہ محمدی جو تھوڑے دنون سے دنیا مین ہے
وہ بھی الہام کے قائل ہین مگر اس فرقہ کو ہم جھوٹا فرقہ جانتے ہین کیونکہ
اوسکا بانی یعنے محمد صاحب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مین الہام کی شرطین
جو کہ فصل دوم مین ہین اپنے اندر نہین رکھتے تھے اور اونکی کتاب
بھی خدا کی اگلی کتابون سے کچھ میل نہین کھاتی اگرچہ وہ لوگ بھی کتب
مقدسہ کو کلام الٰہی جانتے ہین پر وہ ان کتابون کو محض جھوٹا اور محرف
بناتے ہین یعنے یون کہتے ہین کہ یہ کتابین ضرور آسمان سے نازل
ہوئین مگر یہودیون اور عیسائیون نے ان کتابون مین کہین کہین لفظ
بدل ڈالے اور جان بوجھہ کے اوس کلام کو صحیح نہ رہنے دیا مگر یہ
اونکا دعوی ہی دعوی ہے اسکا ثبوت اُنہون نے آج تک نہین دیا
سب سے بڑی کتاب اونکے پاس اس باب مین اعجاز عیسوی ہے جو خدا
کی پاک الہامی کتابون پر دہوکے بازی سے عیب لگاتے ہین اسلیے
اب ہم خدا سے مدد مانگ کے اوسکے جواب پر توجہ کرتے ہین

اسکے بعد اپنی لنبیان چہاٹ کے ایک مسودہ ابلہ فریبی کا گانٹہ کے باب نو دوسرا اعجاز عیسوی کے جواب مین شروع کیا ہے قولہ یعنی اعجاز عیسوی کے دیباچہ مین اوسکا مصنف کہتا ہے کہ اگر پادری صاحب صرف کتب مقدسہ کے ترجمہ تقسیم کرنے پر اکتفا کرتے تو مسلمانون کو اونسے کچہ تعرض نہ تہا لیکن وہ تو اصول ملت اسلامیہ پر اپنی تحریر و تقریر مین اعتراضات بیہودہ لاتے ہین اور اونکی زبان و قلم پروا نہ بتا ہے اعتراضات محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت گذرتی ہین اور اونکے چند مسائل مین تحریف کا بڑا مسئلہ ہے اور حق یہ ہے کہ باقی اونکے سب مسائل فریبی ہین اسلیے مناسب معلوم ہوا کہ اس باب مین ایک رسالہ مستقلہ لکہا جاوے سو یہ کتاب اعجاز عیسوی لکہی گئی اسپر آپنے یہ جواب دیا ہے قولہ مین کہتا ہون کہ جو اعتراض ہم لوگ محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت بیان کرتے ہین وہ سب بجا ہین کیونکہ سب بیانات قرآن و حدیث سے لکہے ہین اپنے دل سے تراش کر نہین لکہے جیسے آپنے ہماری نسبت تراش کے لکہی ہین الخ اور اسکے سوا پہر اور بہی آپنے لغویات ایسی بات زمین کی ایک آسمان کی بیان کیا ہے جیسا کہ جہوٹے کا دستور ہے کہ پہلے کچہ سبز باغ سا دکہاتا ہے مگر ہمکو طول فضول سے کچہ سروکار نہین نہ ابلہ فریبی اپنا منشا ہے یہ منصب حاکم ازل نے میاان

عزازیل اور اونکے پیروون کو دیا ہے اب ہر ایک بات کا جواب باصواب
ہم آپکو دیتے ہین **جواب اول** فصل چہارم کے بیان مین **اقول**
آپکی مقتدا اونکا قول یہہ چلا آتا ہے کہ جو روح القدس کہ مسیح پر نازل ہوتا
تھا وہی بعینہ حواریون مین بہی حلول کر کے بولتا تھا عقدہ باطنی کھولتا تھا
بھلا اب ہم پوچھتے ہین کہ روح القدس کی مرتبہ شکل جو مسیحیون نے اپنے
سخیلہ مین درج کی ہے اوسے کوئی عاقل تسلیم نہین کرسکتا یعنی کبوتر کی
صورت اور پہر معاذ اللہ روح القدس کا حافظہ کچہ اور پہر حواریون کے حافظہ
سے بہی ردی معلوم ہوتا ہے کہ مسیح کی زبان سے کچہ اور حضرت متی
کی زبان سے کچہ اور پولوس مقدس مین جب حلول فرماوے تو اور ہی
کچہ سناوے یعنی ختنہ کو ممنوع کرے باوصف اسکے کہ جناب مسیح کا
بہی ختنہ ہوا ہے اور پولوس صاحب بہی مختون تہے اسیطرح ایک حواری
مین حلول کر کے ایک چیز کو حلال کرے اور دوسرے حواری مین یعنی
پطرس مین جا کر کل حشرات الارض کو ہری ترکاری بناوے کبہو مسیح
کی زبان سے نسخ توریت کی ممانعت کرے اور کبہو پہر اونہین کی زبان
سے نسخ توریت کہہ سناوے یہ امر بہی کچہ اختلال جو اس سے کم تر گنا
جاویگا اور پہر پادری فنڈر صاحب یہہ فرماتے ہین قولہ کہ کتاب الہامی مین
ضرور نہین ہے کہ تمامہ بالہام لکہی جاوے بلکہ جو باتین متعلق نجوم اس ہین

اور نہین الہام کی حاجت نہین مثلا جو امر کہ سماعت یا بالبصر پر منحصر ہے اوسمین
الہام ضرور نہین الخ اور پادری فنڈر صاحب کی یہ تشخیص ہے **قولہ** کہ ضرور
ہے کہ کتاب الہامی موافق ہو انصاف و شریعت دلی سے جیسیکہ اللہ نے
آدمی کے دل مین منقش کیا ہے اور جمیع امور کیا مشاہدات اور اولیات
و مبصرات سب الہام سے لکھی جاوین الخ **اقول** اب فرمایئے کہ یہان
پر کونسا قول مسلم رکھا جاوے اگر پادری فرنچ صاحب کا قول مسلم ٹھہین تو
کتب مقدسہ کی تکذیب لازم آتی ہے اور جو پادری فنڈر صاحب کا قول
واجب التسلیم ہو تو شریعت ہر قوم و ملت بلکہ ہر نفس کے مختلف ہے بسبب قوت
و ضعف قلب کے بس موافقت کتاب کی محال ہوئی شریعت دلی سے غور فرمایئے
کہ مشرکین ہنود کا انصاف و شریعت وہی مقتضی ہے کہ گائی نہ کہائین اور
کوئی جی نہ مارین اور مسیحیون کا انصاف و شریعت دلے مقتضی ہے کہ بہیڑ بکری
چوپایہ گہوڑے سور کتا کوا چیل گدہا اور قیل سب نوش جان فرمادین گو
بعض جانور مقتضاے حکمت دکہاوین ورنہ سب جانور اونکی شریعت مین مثل
ہری ترکاری کے ہین **جواب** دوسری بات کا یعنی آپنے یہ جو فرمایا
کہ اگرچہ محمدی بہی الہام سے قایل ہین اور مذہب محمدی جو تہوڑے
دنون سے ہے اسکو ہم جہوٹا مذہب اور جہوٹا فرقہ جانتے ہین کیونکہ
اوس مذہب کا بانی یعنی محمد صاحب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مین شرطین الہام

کی موافق تشخیص باطلہ آپکے یہ ہین اور اونکے کتاب یعنی کلام اللہ بہی
کلام خدا نہین ہے اسکا جواب اول تو یہ ہے کہ آپکو کیسے یہ کام ہوا بادنہو
مین نام ہوا سبحان اللہ منہ کی کوہی لوز کام ہوا بہلا ہم آ ستہ فسار کرتے
ہین اور اگر کچہ معقولیت رکہتی ہو تو شرمسار کرتے ہین کہ عزازیل یعین جو کہ
معلم الملکوت ہے جواب پاتا ہے اور پہر شیطنت سے باز نہین آتا ہے
کسی نے یہ لطیفہ کہا ہے آپکے ملاحظہ کو تحریر کرتا ہون نامہ ہذا کو دم عنی
سے بہرتا ہون وہو ہذا قولہ شیطان یہ کہتا ہے باو نکتے پہرنا وہ ہر کسر
ناکس کے ذائقہ کو چکہتے پہرنا + آدم کو تو سجدہ نہ کیا نخوت سے + بہر
ہوتے کے آگے شرمگاہ رکتے پہرنا + اب کہیے اگر کوئی اعتراض کرے
کہ شیطان تو آجتک خدا کی خدائی کا منکر ہے کبہو وحدانیت کا اقرار
نہین کیا تو کیا معاذ اللہ خدا ہی کا وجود نہ ٹہرا لہذا اس گفتگو بیجا سے
کیا حاصل جو اپنی اوقات ضایع کرین اسے کوئی ذی فہم قبول نہ کریگا
مزلہ بیہودہ گوئی آپکے ذمہ دہریگا مثلا کسی امر کے نسبت یہ کہنا کہ ہم نہین
مانتے یہ دعوی بلا دلیل ہے فرماے اسکی کیا سبیل ہے اور یہ جو نسبت
مولہ صاحب کے آپ فرماتے ہین کہ انہون نے جہوٹی تشنا نہی
کی ہے یا بقول بعضے بددین انگریزون سے مدد لیا ہے تو اب معلوم ہوا
کہ قدیما سے علماء مسیحیہ بددین تہے مہلا فرماے جب حسب اقرار

آپ ایسے قدیم لوگ بدترین ٹھہرے تو آپ کس طرح اور کس دلیل سے عالم
دیندار ہوئے اسواسطیکہ جب اصول ہے غارت غول ہوا تو فروع بھی
ناقص ٹھہریگا اور جو آپ فرماتے ہین کہ ہم قرآن سے تردید مذہب
اسلام کرتے ہین تو اس مقدمہ مین تو ہمکو یقین ہے کہ پہلے خطوط مین بہت
کچھ معقول لکھ چکے ہین مگر خیر اب ہم آپکو بطور امر کلی کے یہ بات جتاتے ہین
کہ جب کفار قریش نے نسبت اسی قرآن کے زمانہ آنحضرت مین دعوے
الابطال کا کیا تو خود اوسی جلشانہ نے اوسنے اسی قرآن مین یہ حکم نازل فرمایا
فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّن مِّثْلِهِ یعنے لاؤ تم مانند اسکے کوئی سورت پس اب
اگر آپکو دعویٰ ابطال قرآن کا ہے تو ایک قصہ سورہ ہی بناکے پیش
کرو ایکو باد زبان حال کا جیز اندیش کر آپنے تو پہلی ہی اپنی تصنیف مین
لکھا ہے **قولہ** کہ مین بیس برس تک کالج آگرہ مین عربی و فارسی پڑھا کیا
تو اب وہ عربی کون سے دن کام آویگی انتہی یہ کہ صادق آ جحفۃ و کہاوت
حضرت من یہ وہی مثل ہوئی بلکہ آپکی نسبت اصل ہوئی کہ تمام عمر دلی مین
رہے مگر بہاڑ جھوکتے رہے ادہر اودہر ہو گئے اور جو مسیلمہ کذاب کے
چند آیہ گڑہی ہوئی آپنے لکھی ہین اون سبکا جواب ہم نامہ اول مسمی بہ چراغ ہدایت
مین لکھ چکے ہین کہ یہ بحر دلوح عبارت کسی طرح ایسی فصیح و بلیغ و ابلغ کلام
کے مقابل نہین ہو سکتی اسواسطیکہ ایسا ہذیان لیاقت قرآن مین معاذ اللہ

خدا نے کہین نہین فرمایا ہے اور مولوی رحمت اللہ سلمہ احمد صاحب کو یقین ہے کہ کہین جہوٹا حوالہ دیا ہوگا کیونکہ اوسوقت مین تو وزیر خانصاحب مرحوم نے بہت کچہ خرچ کر کے کتب مسیحیہ کو حاصل کیا تہا اور بالفرض اگر انہون نے جہوٹے حوالے دیئے تہے تو تمنے تو جو کتب کہ ہمارے پاس موجود ہین اونکے حوالے آپکو لکہے آپنے تو اونکا ہی جواب دیا تو اب فرماتے ہیں کہ بہلا ہم کس طرح سے جانین کہ محمد وزیر خانصاحب نے جہوٹے حوالے دیے ہونگے **دفعہ ۴** فصل سوم صفحہ ۴۲ جو کہ اعجاز عیسوی کے مقدمہ فصل اول کے جواب مین ہے **قولہ** آپ فرماتے ہین کہ اس فصل مین مولوی صاحب نے کتب عہد عتیق کے نام بیان کر اختلاف بتلایا ہے اور اس مطلب پر انہون نے ہمارے علما کی تصانیف سے چند قول درست اور چند نادرست اور کچہ اپنے ذہن سے تراش کے بلا سند پیش کیے ہین لہذا اون سب تقریرونکا جواب یہ ہے کہ بعض کتابین جنکی نسبت وقت تصنیف اور نام مصنف علماء متاخرین کا خلاف ہے ہمارے لیے کچہ نقصان نہین کرتا یعنی یہ ہزار ہا برس کی کتابین پرانی ہین جیسے محمدی مذہب مین صحیح بخاری و ابن ماجہ و مسلم وغیرہ اہل اسلام ان کتابون کو مانتے ہین اور اختلاف رکہتے ہین مثلا جن کتابون کو سنی قبول کرتے ہین شیعہ قبول نہین کرتے اور خارجی یا اور فرقے

اہل اسلام مین ایسی ہی ہین پس ہمارے یہ کتابین حدیث کی ہین ہمنے
مولوی صاحب سے یہ نہین کہا کہ انکو مانو بلکہ تم بہی اونمین اختلاف
جانو اور اونکو کلام الٰہی نہ مانو کیونکہ اگلون نے بہی بالاتفاق تسلیم نہین
کیا ہے الخ **جواب** مشفق من ابتو آپ دیدہ ودانستہ جہوٹہہ بولنے لگے
اپنا عیب آپ کہولنے لگے ہرچند کہ ہمارے پاس کتاب اعجاز عیسوی
نہین ہے تو بہی ہم نشاندہی کرتے ہین کہ مولوی صاحب نے حدیث
کی کتاب کی طرف اختلاف کبہو نہ تبلایا ہوگا کہ اہل اسلام مین جہوٹہہ بولنا
بڑا گناہ ہے الصاحب یہ کہا ہوگا کہ کتاب القصات اور اخبار الایام اور
کتاب الغوث کو جو کسی طرف منسوب نہین کرتے اور کتب سماویہ مین داخل
رکہتے ہین اور حواریون کے نام سے جو بہت کتابین مشہور ہین انہین یہ
کسواسطے منسوب الیہ کی تالیف اعتقاد نہین کرتے جیسے انجیل دوم یوحنا
اور انجیل مرقس معنون بانجیل مصریان اور انجیل دوم متی معنون بانجیل طفولیت
وغیرہ ہین اسکا جواب آپکو دینا چاہیے اور اگر پرانا ہونا کتاب کا دلیل صحت
ہو تو پہر اگر یہی کتب کسی نے اوسوقت مین لکہہ کر کسی کتب خانہ مین ڈال
رکہی ہون تو کیا فی زماننا مسیحیون کے نزدیک صحیح ہوجاوینگے دیکہو دستور
ہے کہ کم علم لوگ کتاب تالیف کرکے اعتبار بڑہانیکے واسطے جلیل القدر
عالم کا نام لکہہ دیتے ہین اور پہر ہوا اسکے اگر کسی نے کوئی کتاب ملحدانہ

للہ کے حضرت مسیح کے نام سے ڈال رکھے ہو تو وہ بھی در نیو لا النسب
امتداد ایام صحیح ہو جاوین دوسرے یہ کہ ہمنے قطع نظر کی جملہ امور سے
تو بھی صرف زبان کے کہنے سے خصم کو اعتبار نہین ہوتا اگر آپ
نسخ مروجہ حال ہین جو جو کتاب جس جسکی طرف منسوب ہین اونکی صحت
اپنے ہی علماء متقدمین کے اقوال سے جتا دیتے تو اتنا بد نما نہ ہوتا ذرا
مقابات تو کیجے علماء مسیحیہ کے کتب عہد عتیق کتب عہد جدید سے کسقدر
فرق رکھتے ہین پہر ہم کس طرح سے کہہ سکتے ہین کہ کتب عہد جدید با یا تہ
صحیح ہین اور یہود کے مقابلہ بلکہ مقدمہ تو بالعکس ملازم ہوتا ہے اور فرق
اسلامیہ شیعہ اور سنی بلکہ کل فرق محمدیہ مین قرآن کے باب مین کچھ
فرق نہین ہے کہ کوئی کہتا ہو کہ قرآن کا فلان پارہ یا فلان آیہ غلط ہے
او فلان صحیح اس وجوہات مذکورہ بالا سے آپکے کل کتب کی صحت متصور
نہین دیکھو تاریخ ٹیلر صاحب کی تینتالیسوین باب کو ۳- اور ۴ فصل
اور تاریخ کلیسا ولیم میور صاحب کی دفعہ ۳۰- اور ہارن صاحب کی تفسیر
اس جعل کی مفسر ہے **قولہ** کہ مورخین او مفسرین بہل امر کے قائل
ہین کہ اسلاف مسیحیون نے واسطے ترقی دین عیسوی کے بہت مبارزیان
کی ہین اور بہت کتابین جعلی بنائی ہین الخ اور دیکھو کتاب نیاز نامہ
بہ حقوق کا جانے مصنفہ مولوی صفدر علی صاحب انسپکٹر مدارس جبلپوری

معقل سے دوری جو کہ تھی مالک بانکے اِن ابطال اسلام ہین خاک
پھانکتے ہین مگر بمصداق حدیث شریف کہ کل شئے یرجع الے
اصلہ یرجب آ گئے ہین تو ایک دلیل ہمکو بتا گئے ہین قولہ صفحہ ۱۰۵ لکذا-
لیعنے ہارنصاحب ترجمہ لاطینی کے حق ہین جوکہ ہمارا ایمان مقاد ان پوپ کا ہی
یہ لکھتے ہین الی قولہ کہ کوئی ترجمہ مثل ترجمہ لاطینی کے خراب نہین ہے
اسمین الحاق بہی ہوا ہے الخ اور پہر آپ ہی ماشاء اللہ اور شیم بد دور شیطان کے
کان بہرے اپنی کتاب تحقیق الایمان وسوسہ شیطان علیہ اللعن مین تحریر فرماتے ہین ہمکو
جتاتے ہین قولہ ۔ مقامین تحریف لفظ سہو کاتب ہی الخ آپ دیکہ یہہ ہی ہماری لیے نقصان نہین ہے
تو پہر بقول لشخصے کی کمبخت سے بی بی تمیز خالدار کو وضو ہی زیادہ مستحکم ہوئین بقولہ این و تا ست
نشکنند ایچ چیز چون وضوی محکم بی بی تمیز اور یہ جو آپ فرماتے ہین قولہ کہہ ہی
یہ نہین کہا مولوی صاحب سے کہ انکو مانو بلکہ تم ہی اختلاف جانو الخ اقول
یہ البتہ ہماری طرف سے آپکو شاباش بلکہ خوش باش کا کلام نکلتا ہے اور ایسی
ہی چاہیے کیون نہو مصرعہ این کار از تو آید و مردان چنین کنند + مگر اتنا
ہم البتہ پوچھتے ہین کہ جب پادری صاحب کے ملاحظہ مین آپ یہ کتاب
لے گئے ہونگے تو اونکو کیا روغن تاز مل کر سمجھایا ہو گا انعام پایا ہو گا مناسب
ہے کہ انکو ہمکو بھی بتائیے دودہ مالیدہ کھلائیے ہتیلی پر سرسون جمائیے
عاقبت تو گئی دنیا تو بنائیے بقول مشہور میان عزازیل کے چونا لگائیے

مشفق من ان کتابون کو ہمارے سمجھ جائیے کچھ تو جواب تحریر فرمایئے
خدا سے ڈریئے اہل ہند کو پیش سرکار انگلشیہ بدنام نہ کریئے دفعہ
اعجاز عیسوی کے مقدمۂ دوم کے جواب ہین اور فصل ۲ اعجاز عیسوی
کے مقدمہ فصل سوم کے جواب ہین اور باب سوم فصل اعجاز عیسوی کے
مقصد اول کے جواب ہین غرض کہ اسیطرح آپنی چند فصلون ہین گفتگو
عجیب قطع کی ہے جواب ان فصلون ہین غور کرنے سے
ہمکو ثابت ہوا کہ خدا نخواستہ آپکے دشمنون کو مالیخولیا ہوگیا ہے
اسواسطیکہ فہرست کتب اور اثبات تحریف جو آپنے بہر صورت کتب مقدسہ
مین پایا ہے تو گھبرا کے یہی عذر مجہول فضول پیش کیا ہے کہ یہ
سب کتابین گو کہ اب حواریون کے نام سے مشہور ہین مگر الہامی
نہین ہین فقط روزمرہ کی بات چیت ہے جیسیکہ محمدیون ہین حدیث
کی کتابین ہین **اقول** بہلا مین پوچھتا ہون کہ ممفرد اپنے کتاب سوالات
السوال مطبوعہ ۱۸۴۳ء عیسوی مین جو کہ اب واقع لندن ہے بذیل سوال
دوم لکھتے ہین **قولہ** کہ کتابین محولہ ورس ۲۳ باب دوم متی نیست و نابود
ہوگئین اسلیئے کہ جو کتابین انبیا کے اب موجود ہین کسی مین عیسی علیہ السلام
ناصری نہین کہلاتا ہے الخ اب فرمایئے انجیل متی موجود ہے اور اسمین
یہ خبر ہے کہ ناصرہ ایک گانون تہا اوسمین مسیح پیدا ہوا اور رہتا تہا اور

جسٹن ہی کے قول سے تصدیق اس باب مین مولوی صفدر علی صاحب نو مسیحی اپنی کتاب نیاز نامہ مین کرتے ہین اور یہہ بات ہے پولوس مقدس کا خط جو کلسیون کو لکھا گیا ہے وہ درج کتاب ہے اور بقول آپکے کہ کتابین یا خط الہام سے نہ تہی خانگی معاملہ مین تہی بلا الہام لکہی گئی تہی وہ ہمارے علما نے داخل کتب مقدسہ نہین کین تو پہر یہہ خط تو داخل ہے آیہ ۱۶ قولہ اور جب یہہ خط تم مین پڑہا گیا تو ایسا کرو کہ لاودقیہ کے کلیسا مین بہی پڑہا جاوے اور لاودقیہ کا خط تم بہی پڑہیو الجواب فرمایئے یہ خط کیون نکالا گیا یہ نکمہ محرفین کیون بنایا گیا مجہو ستے اتنا ہی نہ سنبہالا گیا پس معلوم ہوا کہ یہ خط بشارت پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مملو تہا شاید اسی لحاظ سے آپنی اپنی کتاب تحقیق الایمان مین پچاس مقام کے تحریف ہونے کا بطور سہو کاتب کے اقرار کیا ہے الزام کم فہمی کا پادریان حال و استقبال کو دیا ہے اور سواے تحریف کے اسپر الحاق واقعی ثابت کرتے ہین قابلیت کا دم نہین بہرتے ہین مگر بالفعل وہ لوگ ہین کہ جبان دو چار دن اندر سرکاری مین پڑہے آگے کو بڑہے دو چار مسئلہ ذہن باطلہ سے گڑہی بس جونپور کے قاضی ہونے پر مرتے ہین اب دیکہو بات مثنی ہکذا ۔ اور اوسنے اپنے ۱۲ شاگردون کو پاس بلا کے انہین ناپاک روحون پر اختیار بخشا تا کہ انکو نکالین اور ہر طرحکی بیماری اور دکہہ درد دور کرین اور اون

۱۲ رسولون کے یہ نام ہین - پہلا شمعون جو پطرس کہلاتا ہے اور
اوسکا بہائی اندریاس زبدیکا بیٹا یعقوب اور اوسکا بہائی یوحنا فیلبوس
اور برطولما اور توما اور متی خراج گیر اور حلفا کا بیٹا یعقوب جو تدی کہلاتا
ہے شمعون کنعانی اور یہودا اسخریوطی جسنے مسیح کو پکڑوا دیا الخ اب غور
کیا چاہیے بڑے تعجب کا ماجرا ہے کہ جب بارہ حواریون کے نام معترض
نام ثابت و متحقق ہوگئے تو پہر لوقا و مرقس کی انجیل الحاقی ٹہری یا نہین
اب اگر آپ یہ عذر پیش کرین کہ حضرت متی کی تحقیقات غلط ہے کیا
وجہ کہ انہون نے مثلا تدی کو لوقا اور پطرس کو یا توما کو مرقس نہین بتایا
تو اور خرابی واقع ہوتی ہے کہ لوگ یہ کہین گے کہ معاذ اللہ جب
حواریکی تحقیقات غلط ہوئی تو اونکی یعنی پادریون اور صاحبون کی تحقیقات
جنکو فی زماننا انکا فخر مشہور ہے ہم زیادہ مستند کب صحیح ٹہرین گے بلا غلط
ہوجائینگے اور جو سہو کاتب قرار دین گے تو مطبع لندن ولیم
واٹس صاحب جو ۱۸۶۰ء میں کہ یہ انجیل چہپی ہے جسکی کہ ہم نشاندہی
کرتے ہین بالکل غلط ٹہریگا اور کل پادریان لندن و امریکہ پہ الزام
دروغگوئی عائد ہوگا اب آپ جو اپنی کتاب تحقیق الایمان منہدم الادیان
مین لکہتے ہین قولہ اگر یہود تحریف کرتے تو عیسائی شور مچاتے اور
اگر عیسائی کرتے تو یہودی چلاتے لہذا آپ سے پوچہا جاتا ہے

کہ تحریف لفظی کے سوا الحاق واقعی اور معنوی بھی ثابت ہو گیا بلکہ دو حوار یون
و جود ہی کالعدم ہو گیا فریقین مین سے کسی نے چون نہ کیا عقل ظاہر
بین باز زبان حال کے سو گئے تقدیر آلہی تخم اسلام کا مزرعہ ہستی مین
بو گئے مثل سنگ زر برادر شغال کے ہین گنے کو ہیچ ہو گئے دفعہ
تین فصلونکی تشخیص مین انکا خلاصہ مطلب آپنے یہ رکھا ہے **قولہ** یعنے
چھوٹے مولویون نے اسلام کی ایسی کتابین تصنیف کر کے لوگون کو
الہامی کتابون سے باز رکھا ہے خدا کا شکر ہے کہ ہم اس پھندے
سے چھوٹے الخ **جواب** سبحان اللہ یہ وہی مثل ہوئی کہ دہ بدیوانہ بخندد
و دیوانہ بدہ ای صاحب مسلمان شکر گذار اپنے پروردگار کے ہین کہ اللہ تعالی
نے ایسے بیدین ضعیف الیقین کو ہم مین سے نکالا ورنہ کیا معلوم
کتنون کو اپنے ساتھہ جہنم مین لیجاتا کیسی بلا مین ڈالتا کیا افعال نہ نکالتا
بقول شخصے ایک مچھلی تمام تالاب کو گندہ کرتی ہے دیکھو ذرا سی غلاظت کیسا
دماغ پراگندہ کرتی ہے مشفق من آپنے سنا نہین طمع دنیا اور شامت
اعمال آدمی کو شیطان کا بندہ کرتی ہے اللہ تعالی آدمی کو شامت اعمال
سے بچاوے خدا نکرے کہ عادت و شائخ کی تجویز آدمی کے ذہن مین آوے
آپنے سنا نہین منہ کھاتا ہے آنکھہ لجاتی ہے وہ جاری ہے کہ بعد
موت کے جاتی ہے ہماری تحریر کو کیسے کیسے بتے کی سناتی ہے

اور اگر آپ کی راے مین یہ بات ہو کہ ہم اور ہمارے بھائی جو علم
شیطانی جھوٹی کہانی سے بالا مال مجہول النسب والخیال مین عیسائی ہوگئے
اسلیے ازروی حساب کے عیسائی بڑہے اور مسلمان گہٹ گئے
سو یہ بھی خیال خام ہے اسکا بدانجام ہے کیا سنئے کہ ابھی تاریخ ۱۲
فروری سنہ حال عیسوی کو ہمنے اخبار انگریزی واقع مطبع الہ آباد مہتمم
بابو بارہ شئے بوش مین دیکھا وہ لکھتا ہے بحوالہ اخبار ندا ہم قولہ کہ چار
انگریز ولایت نزاجلیل القدر نے فی الحال کسی مولوی اہل اسلام کے بیان
جا کر بعد معقولیت تمام تر دین محمدی اختیار کیا ہے اب بیت اللہ کے
حج کا ارادہ ہے الخ مہربان من اس صورت مین بھی ہم تصور کیجیے کہ بالاترہ
کہ دو ادنے گئے اور چار اعلے آئے اسپر کثیر کو قلیل پر غلبہ ہے اور
اعلے بہر صورت ادنے پر فوق رکھتا ہے اور اگر مولوی صفدر علی صاحب
کو بھی آپ اپنے مین شمار کیجیے تو بھی ایک حصہ ہم بڑھے رہے بقول نعمتخان
عالی کہ آپ نقارہ از پشت نو خنتہ مراجعت بدائرہ گاہ نمودند اور ہم بفضلہ و کرمہ
اڑے رہے کھڑے رہے مصداق بیت وہ دل جلی فقیر ہین ہم دو داہ
کے دہوئی سے اپنے عرش کے اوپر لگی ہوئی دفعہ ۷ باب چہارم فصل
اول اعجاز عیسوی کے مقصد اول فصل دوم کے جواب مین قولہ یعنی آپ
فرماتے ہین کہ اس فصل مین مولوی صاحب اور ڈاکٹر محمد وزیر خان نے

یہ بات بیان کی ہے چنانچہ خلاصہ اوسکا یہ نکالا ہے کہ پانچ کتاب موسی
کے جواب عیسائی اور یہودی لیے ہوئے ہین حضرت موسی کی تصنیف
معلوم نہین ہوتین اور اسپر ۱۳ سندین کہ مجموعہ تواریخ سے مولوی صاحب
نے پیش کی ہین انکو شرح بیان کرکے اب یہ جواب دیتے
ہوالی قولہ کہ مولوی صاحب نے اسقدر دردسری ناحق کی اگر یہ تفسیر
مورخ کے تواریخ یا کسی اور عیسائی کی تواریخ و تفسیر وغیرہ مین اس امر
کی تحقیقات کرلیتے کہ یہ کتابین کسنے لکہین تو یہ دردسری اوٹہانی
نہ پڑے مگر چونکہ مولوی صاحب جاہلون کو دہوکا دینا چاہتے ہین اسلیے
یہ دردسری اوٹہائی اور پہر اسکے بعد جو دل مین آیا خوب سنایا الاجواب
اونکی بات تو نکتا اور سب دلیلو نکا یہ ہے کہ سب کتابین عہد عتیق کی جدی جمع کی
ہین حضرت عزیر نے جو کہ کاہن حضرت ہارون کی اولاد سے تہا اور
کاہن ہی سے چہوٹا عہدہ نہین بلکہ بڑا عہدہ ہے اوسنے اونکی ترمیم
کی تو پہر اب جو فقرات مولوی صاحب پکڑتے ہین منجملہ ۱۳ فقرات متذکرہ
بالا سے وہ سب اوسی ترمیم کنندہ کی ہین الی قولہ پہر اسپر آپنے ہارنصاحب
وغیرہ و دیگر علما یہود کے بہی سندین پیش کی ہین کہ وہ صاحب الہام
تہا اور مسلمان بہی عزیر کی بزرگی کے قائل ہین اور واقف ہین اور قرآن
مین ہے وَقَالَتِ الْيَهُودُ عُزَيْرٌ ابْنُ اللهِ بس یہ وہی عزیر ہی جسکو قرآن

خدا کا بیٹا تبلاتا ہے اور ترمیم کنندہ ہے او سنے انہین یہ فقرے
ملائے ہین الخ الجواب ہمکو اب یہ بات ثابت ہوئی کہ شاید آپکو عقل کا
ہیضہ ہوگیا ہے یا مشیر آپکا آپکے دماغ سے مادہ حافظہ کو دھو گیا ہے
عقل ظاہر بین کو کھو گیا ہے آپکے سرہانے بیٹھکے رو گیا ہے جیسے
میان رشک کی شان مین یہ شعر موزون کیا ہے شعر ہجر مین حاجت
بولاو نہین + رشک بیٹھا ہے بن بلاو نہین + دیکھو ابھی فصل ما قبل مین
چھوٹہر کتب کی بابت مولویصاحب نے بیان کیا تھا او سپر آپ سو سو
تقریر کہہ گئے ہو کہ یہ سب کتابین الہامی نہ تہین حدیث کی کتابین تہین
اب اس مقام پر اولٹی سناتے ہو کہ مولویصاحب نے کسی لغو اسنج
یہودیا عیسائی کی تفسیر سے کیون سند نہ لے جو اسنے درسری کے اور دوسری
یہ کہ یہ کتابین متفرق تہین عزیر کاہن نے انہین ترمیم کیا یہ کیا واہیات
باتین ہین اپنی کتاب مین بہرتی کیا ہے بھلا کہانت سے اور پیغمبری سے
کیا نسبت پیغمبر ونکا مسلمان خدا لقب ہے اور کاہن جادوگرون کو
کہتے ہین لقولہ چہ نسبت خاک را با عالم پاک آپتو دیدہ و دانستہ جھوٹہہ
بولنے لگے اپنے عیب آپکو لنے لگے اور اوسپر طرہ یہ کہ قرآن مین
عزیر کو خدا کا بیٹا تبلاتا ہے ایسا سب سے تو ایک طفل نابالغ بھی جانتا ہی
یعنے قرآن یہ کہتا ہے کہ یہود عزیر کو خدا کا بیٹا کہتے ہین کچھ قرآن مین

یہ نہین آیا ہے کہ عزیر خدا کا بیٹا تہا یہ آپکے عربی دانی ہی کچہ انکان بہی
معلوم ہوتی ہے اور اگر یہی عقیدہ آپکا مار کہا یا ہے تو ہم آپ کو
ایک بات ایسی بتادین یعنی آپ لوگون کو یہی فہمایش کیجیے کہ دیکہو
قرآن مین اور سب آسمانی کتابون مین شیطان کا نام لکر لکہا درج
ہے اوسکی پیروی کرو تو یقین ہے کہ پادری لوگ آپکے تلقین سے اور
بہی خوش ہونگے طمعہای خیر خواہی دینگے اور خیر خواہون مین
نام لکہہ لین گے اور پہر سوا اسکے جب خدا کی کتابین حسب تجویز باطلہ
آپکے کاہنون کی ترمیم کے محتاج ہوئین تو کیا مثلین اور مقدمے
کچہ پہونگے ٹہرے کہ تجویز ثانی اور تجویز ثالث اوسمین لازم آتی ہے خدا ایسی
گمراہی سے بچاوے ایسے کے پاس نجاوے بس ابہی جواب کو
فصل سوم اور چہارم پر لگا لیجیے گا مکرر بیان کرنا اور نامہ بڑہانا کچہ
ضرور نہین البلہ فہیم ابیا دست تو نہین خدانخواستہ ہمارے دماغ مین
کچہ فتور نہین اب فصل دوم جو اعجاز عیسویکے مقصد دوم کے جواب
مین آپنے تحریر کی ہے اوسپر ہم رجوع کرتے ہین اسمین آپکا یہ بیان
ہے قولہ یعنے مولوی صاحب عہد عتیق کی کتابون کو یونانی اور لاطینی
سے مقابلہ کرکے علما کے اوس اختلاف سے جنہے دفعہ بلہ اکرکے
جو انہون نے اکتیس ۳۱ جگہہ پر اختلاف اپنے گمان مین

نکال کر بیٹھ سب لیے ہین جنکا نام انہوں نے ۱۳ شواہد رکھا ہے شاہد
اول لیف ہار نصاحب کہتے ہین قولہ کہ ہمارے یہان کتاب استر کے
باب کے آیہ ۳ پر ختم ہوئی ہے اور یونانی اور لاطینی مین ۱۰ باب کے
آیہ ۱۰ پر اور چہہ باب اور بہی زائد ہین جنکو یونانی اور رومی واجب تسلیم
مانتے ہین اسپر اب جواب دیتے ہو قولہ کہ نشک ایسا حال ہے
پر اس سے کیا لازم آتا ہے کونسی تحریف یہان سے ثابت ہوئی
ہے کہ کلام الہی جو عبرانی مین ہے اوسکا ترجمہ لاطینی مین کیا گیا کتاب
استر کے اندر چہہ باب جو انہون نے لکہہ رکہے ہین وہ سب احادیث
اور تواریخ سے بطور تتمہ مترجمون نے لکہہ دیئے تہے بعض لوگون نے
اونکو کتاب مین شامل کر لیا اور یہ مترجمونکا دستور ہے کہ اونمین بعض
بعض فوائد یا حواشی یا کوئی قصہ متعلق حدیث وغیرہ سے لکہہ دیا کرتے
ہین عبد القادر کے ترجمہ کی طرف دیکہو کیسا لکہا ہے جسکا ذکر قرآن
مین نہین ہے اگر وہ ترجمہ حائل تین نہ ہوتے تو اتبک وہ قواعد عبری
مین ملجاتے اون یونانیون اور رومیون سے پوچہو کہ تمنے یہ چہہ باب
کہان سے ٹہرائے اصل عبرانی مین ہین دیکہو وہ خود ہی کہین گے
کہ روایات جمع کرکے مترجم نے لکہی ہین یہ واہیات اعتراض ہے
اسکو فرق نہین کہتے ہین الخ جواب کہتا ہون مین کہ اول تو اس آیکو

بیان سے یہ بات نکلتی ہے کہ اصل کتب عہد عتیق کی زبان عبرانی ہین نہ
اور یہہ ترجمے جو کہ اب ہندوستان مین آپکے پادریصاحبان پیش
کرتے ہین یہ سب یونانی یا لاطینی سے کیے گئے ہین فقط لفظ عبرانی
کہ کتاب عبرانی سے ترجمہ ہوے اعتبار بڑہانے کے واسطے لکھا گیا
ہے تو یہہ سب جہوٹے ٹھہرے شاباش نمک حلالی اسیکا نام ہے اور
کیون نہو ہمیشہ آپ اور آپکے آبا و اجداد سب اہل اسلام ہی رہے ہین اور
آپ نمک اسلام کا کہاتے رہے چند عرصے سے اب آپ اگر عیسائی
ظاہر ہین ہوگئے تو کہانتک اثر نطفہ و نمک نہ ہووے سہرے یہہ قول آپ کا
کہ بہت باتین حدیث اور تواریخ سے لیکر اسمین بہرتی کی ہین جیسے خوگیرکی
بہرتی چارجامہ مین ہوتی ہے یہ لکہکر آپ عیب چہپانے کے واسطے
اور خیر خواہی کی راہ سے کہ ایسا نہو کہ کہین پادریصاحب سمجہ جائین کچہ
آفت لائین مولوی عبد القادر صاحب رحمۃ اللہ کہ مترجم قرآن قوی البرہان
ہین جہٹ سے آ جہکے ہو کہ دیکہو اُنہون نے تراجم قرآن مین کیا کچہ حاشیہ
کیا ہے یا معنی مین افراط تفریط کی ہے یہہ گویا آپنے فقط ابلہ فریبی
کے واسطے لکہ دی ہے خیر اب ہم زیادہ تلاش نہین کرتے پردہ
انکا فاش نہین کرتے ہان اگر آپ سے اسقدر کا جواب پائین گے
تو باقی شواہدات مین کلام کرینگے آپکو سلام کرین گے ورنہ اہل سلام

اتنا ہی کافی ہے وافی ہے دیکھو دیگ مین ایک ہی چانول ٹٹو لتے ہین
عقدہ پختہ وخام کا کہو لتے ہین اور جو لوگ کہ فہمیدہ ہین جیدہ ہین جہاندیدہ
ہین کنایات ونکات پسندیدہ ہین آپکی کتاب دیکھتے ہی سمجہہ جائینگے
وہ آپنے کفر کے پردہ مین آکر خوب کام کیا جو دشمنان دین احمدی کو بدنام
کیا فروغ اسلام کا سرانجام کیا اور حقیقت مین جو ایسا عالم دانا پہکتا اور
نہ جاتا تو کیونکر ان باتون کا پتا بتاتا معقولیت یہود ونصاری کی گہات سکہاتا
بقول حضرت سعدی علیہ الرحمہ ؎ تا مرد سخن نگفتہ باشد ✝ عیب وہنرش
نہفتہ باشد ✝ اب ہم خدا کا نام لیتے ہین آپکی فصل سوم جو کہ اعجاز عیسوی
کی مقصد سوم کے فصل چہارم کے جواب مین ہے قدم دہرتے ہین قولہ
اب کہتے ہین کہ اس فصل مین مولوی صاحب نے عیسائیون کے تین عقیدہ
پر اعتراض کیا ہے اور کہین کہین کے قول کچہہ درست کچہہ نادرست کچہہ تحریف
آپکے کچہہ معنی نہ سمجہہ کے بیان کیے ہین مگر یہ تحصیل حاصل ہے اور چونکہ
یہہ بحث بحث سے خارج ہے اسلیے ہم ہر قول پر توجہ نہین کرتے
کیونکہ ان تینون عقیدہ ونکو بلا حجت ہم قبول کرتے ہین اور آپ ایسے ہی کہتے
ہین کہ قبول فرمایئے پہلا عقیدہ کہ سب تحریر نبیون کے الہام سے
تہین مولوی صاحب اس بات پر اعتراض کرتے ہین کہ یہہ عقیدہ عیسائیون
نے کیون رکہا ہے اسپر آپ جواب دیتے ہو قولہ ہمارا یہ عقیدہ بہت

سچا اور درست ہے کیونکہ محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت
بہی آپکو یہی گمان ہے جو کچھ انہون نے الہام یا وحی سے پایا وہ قرآن
مین ہے اور جو کچھ انہون نے اپنی تحریر اور رای سے کہا وہ سب حدیث
ہے اگر یہ کہو کہ نبی بدون الہام کچہ بولتا ہے نہین تو چاہیے کہ سب
حدیث بہی قرآن مین داخل کرو یہ محض بیہودہ بات ہے یہہ عقیدہ ہمارا ثبوت
کا محتاج نہین الخ جواب سبحان اللہ مولانا نظامی نے سچ کہا ہے بیت
خران را کسی در عروسی نہ خواند ٭ مگر آن زمان کاب ہیزم نماند ٭ ایضاً صاحب کتاب
میزان الحق باطلہ مطلق قول یاد رہے فنڈر صاحب دیکہو آنکہین سینکو شش
مین آ تیلی کے بیل نہ نچاؤ کہڑے کہڑے گہنٹے نہ ہلاؤ ہتیلی پر سرسون
نہ جماؤ فنڈر صاحب کے قول پر مولوی صاحب فرماتے ہین انہون نے
لکہا ہے قولہ جمیع امور کیا مشاہدات اور مبصرات کیا اولیات سب الہام
سے لکہے جاوین تو اب حسب تشخیص آپکے ایک اٹو ہمارا کہین نہین گیا آپ بنو یا
اونٹ ہماؤ تمہین اختیار ہے بندہ لاچار ہے دوسرا عقیدہ یعنی مولوی صاحب
کہتے ہین کہ عیسائی لوگ نبیون اور رسولون اور حواریون کی معصومیت
کے بہی قائل نہین ہین وہ کہتے ہین کہ نبیون سے بہی گناہ ہوجاتے
ہین الخ اسپر آپ جواب دیتے ہو قولہ یہہ بات بہت درست اور قابل
تسلیم ہے اگر اسکو نہین مانتے تو ثابت کرو کہ انبیا کس دلیل سے معصوم

ہوے کلام الہی یعنے بیبل تمہارے پاس موجود ہے اوس سے
ثابت کرو کہ انبیا معصوم ہوئے ہین معصومیت انبیا پر کوئی دلیل مسلمانونکے
پاس نہین ہے قرآن مین مطلق اسکا ذکر نہین ہان شرح مواقف مین مولویو
نے اپنی عقلی دلیلون سے یہ مسئلہ ثابت کیا ہے مگر ہم اونکی عقلی دلیلونکو
نہین مانتے اور ایمان نہین لاتے غرضکہ اسیطرح اوربہت واہیات بانیجو لیا
آپنے بکا ہے الخ جواب ہم کہتے ہین کہ اسمین آپنے بڑی غلطی کی
ہے جو سُننے کا آپکو معقول کریگا اول تو یہ کہ مفقود سے جواب مانگنا
یہ محض واہیات ہے بیہودہ بات ہے خرافات ہے دوسرے
یہ کہ ہم اُنام مین ہین وکیل ہین آپکی دکتاب کا رد کس شد ومد سے لکھا
اور آپکو رجسٹری کراکے روانہ کیا اگر آپنے اوسکا جواب نہ دیا تہا منہ کو
سیا تہا تو ہمی بات پوچہتے جب ہم جواب نہ دیتے تب ہی اور ہر رجوع
کرتے ایسے لغویات کتاب مین بہرتی نکرتی دیر کیخ اوڑاتے منہ کی کہاتے
لہذا اب ہم سے سنیے تقریر فضول سی مغز سنا معین نہ دہینے بیبل کی
نسبت تو ہمارا یہ جواب ہے کہ وہ سراسر خراب ہی اوسمین تو معاذاللہ
یہود مردود نے انبیا کی نسبت زنا ثابت کی ہے ناحق کی روسیاہی
لی ہے اور پہر عیسائیونکو بہی اپنا پیرو کیا ہے بقول اہل ہند یہ بس
وہ چہائی دونونے ہل خاک اوڑائے مگر قرآن قوی البرہان مسلم البیان

واجب الاذعان مہدی اہل ایمان قاطع برہان شیطان علیہ اللعن منزلہ برحضور
پر نور پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے البتہ ہم معصومیت کل انبیا
علیہم الصلوٰۃ والسلام کی ثابت کر سکتے ہین وہ یہ ہے کہ اللہ جلشانہ ارشاد
فرماتا ہے کہ ذکریا ویحیی وعیسی والیاس کل من الصالحین پس اس سے
صاف ہویدا ہے معصومیت انبیا پیدا کہ جہان کہین قرآن مین ذکر مرسلین
آیا ہے اللہ صاحب نے وہان اونکو بہ تعریف یاد فرمایا ہے تو انبیا بہر
صورت معصوم ٹھہرے کسی نبی کو مثل توراۃ وانجیل برائی سے نہین یاد کیا بلکہ
جب زمانہ ہمارے پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آیا اور یہود نے
تحریف کر کے انبیا پر تہمت زنا وغیرہ توراۃ مین ملایا ہے اسی پر اللہ
جلشانہ نے نسبت اپنے حبیب کے سورۂ انا فتحنا مین حکم قطعی کھلا کھلی
نازل فرمایا ہے لِيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِن ذَنبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ
وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا یعنے خلاصہ اسکا یہ ہے کہ اللہ تعالے
نے تیرے اگلے پچھلے گناہ معاف کیے اور تمام کرے اوپر تیری
نعمت اور دکھلائی راہ سیدھی اب مولانا عبد القادر صاحب رحمہ اللہ فایدہ
مین تحریر فرماتے ہین قولہ کہ یہہ بات اللہ نے کسی بندے کی شان مین نہین
فرمائی کہ اگلے پچھلے گناہ معاف کیے اگرچہ بہت بندے ہین اسمین نڈر کرنا
ہے الخ اور یہہ جو مسلم نے روایت کی ہے الحدیث کہ نبی صلی اللہ

علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے دلمین غاین یعنی کچھ کدورت آجاتی ہے تو اسپر دن بہرمین سو بار اسد تعالی سے مین بخشش مانگتا ہون الخ وہ یہ بات ہے کہ غین لغت مین ابر کو کہتے ہین ایک ابر سا آپکے دلپر کبہو ہوجاتا تہا بعض علما نے اس امر کی تفسیر یون کی ہے کہ آپکا دل مثل آئینہ کے تہا پس امت کے گناہونکا عکس جب اوسمین پڑتا تو آپ استغفار کرتے اور فی الحقیقت یہہ استغفار امت کیلیے تہا اور بعض نے یون کہا ہے کہ ہر ساعت درجات بڑہتے رہتے تے کما قال اللہ تعالی وَلَلْآخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُولَىٰ پس کبہو اب پہلی حالت کو ادنے سمجہ لیتے تہے بعد اسکے جب اوس مرتبہ سے بڑہ جاتے تو اوسکے خلاف معلوم ہوتا اوسوقت اپنی پہلی حالت پر ندامت کرتے اور اوس سے استغفار کرتے اور بعض کہتے ہین کہ چونکہ آپکا دل آئینہ تہا جب کوئی شخص عاصی آپکے مقابلہ پر ہوجاتا تو کچہ اوسکی کدورت آپ کے دل پر منعکس ہوتے تب آپ استغفار فرماتے چنانچہ تائید کرتی ہے اسکی وہ حدیث کہ آپنے فرمایا تہا کہ مقتدیون کی حالات سے مجہے نماز میں اشتباہ ہوجاتا ہے اب فرمائیے کہ یہہ صفت معصومیت پر دلالت کرتی ہے یا مثل تورات و انجیل خدا پر زنا ثابت کرتی ہے دیکہو انجیل مین یوسف نجار کو شوہر بی بی مریم کا قرار دیا ہے الحاق کیا ہے اور پہر حاملہ ہونا اونکا روح القدس سے بیان کیا ہے اور بقول مولوی رحمت اللہ سلمہ اللہ خدا پر بہی زنا ثابت

کیا ہے اور سوا اسکے ہمارے پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے اہل بیت کی شان مین تو آیہ تطہیر موجود ہے خیل انبیا و مرسلین مین
کیسی موجود ہے بھلا فرمایئے اولاد امجاد جسکے یعنی اہل بیت مستحق آیہ تطہیر ہو
اوسکی معصومیت مین کیا شک رہا پھر دیکھو قال اللہ تعالی وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ
مِنَ النَّاسِ تا آخر ترجمہ یعنی فرمایا اللہ جلشانہ نے کہ خدا نگاہ رکھیگا تجکو
لوگون سے حدیث مین آیا ہے کہ جب نازل ہوئی یہہ آیہ تو باہر تشریف
لائے حضور اقدس خیمہ سے اور ارشاد کیا صحابہ سے جو کہ پاسبانی پر تھے
کہ جاؤ ای لوگو حراست میری میرا پروردگار کرتا ہے اور روایت کی گئی
ہے کہ ایک سفر مین آنحضرت نے نیچے ایک درخت کے لوگون سے
جدا ہو کر استراحت فرمایا تھا کہ آیا ایک اعرابی کافر اور کھینچی شمشیر اپنی اور کہا کون
ہے کہ باز رکھے تجھے مجھسے آپنے فرمایا کہ اللہ بس کانپا اعرابی اور گر پڑی
شمشیر اوسکے ہاتھ سے اور مارا سر اپنا اوسنے اوسی شمشیر سے تا روان
ہوا دماغ اوسکا بس نازل ہوئی یہہ آیت فقط تو اب انہین وجوہات باہرہ
ہمارے علما معصومیت ثابت کرتے ہین اور یہہ جو آپنے فرمایا کہ شرح مواقف
مین مولویون نے اپنی دلیل عقلی سے یہہ مسئلہ ثابت کیا ہے اسکو سمجھ
نہین جانتے ہین پوچھتا ہون کہ آپ جو دلائل لاطائل خلاف عقل ونقل پیش
کر رہے مزلہ آخرت سے اپنا نامۂ اعمال بھر رہے ہو تو کیا معاذ اللہ

اسکو الہام غیبی یا القاء الٰہی سمجھی ہو اور یہہ جو آپنے فرمایا کہ ہم نہین مانتے
تو آپ کون ہین جو نہین مانتے دیکہو شیطان اور بہت بیدین اخوان الشیاطین
خدا ہی کے منکر ہین لہذا ایک آپ بہی سہی یہ محض واہیات خیال ہے
اسکا بدمآل ہے ہان یہہ ایسی بات ہے کہ کسی بیہودہ نے کہا کہ مین نے
رات کو خواب مین دیکہا کہ تمام دنیا میرے فالے نے پرہے سامعین نے
پوچہا کہ تم کہان تہے کہا یارون کا جہوڑا جدا تہا تیسرا عقیدہ قولہ یعنی
آپ فرماتے ہین کہ مولوی صاحب کہتے ہین کہ عیسائی لوگ اون لوگون کی
نسبت جو کہ روح القدس سے مستفیض ہین اور کرامات و معجزات بہی ظاہر
کرتے ہین یون کہتے ہین کہ وہ بے ایمان بہی ہو سکتے ہین اسکے
جواب مین آپ یون رد کرتے ہین یا گزرتے ہین قولہ کہ بعضے فریبی آدمی
آپ کو فریب سے بزرگ بنانے کے واسطے کراماتین اور جہوٹے معجزہ
دکہلاتے ہین وہ حقیقت مین روح القدس کی طرف سے نہین ہوتے
ہین اونکے شرارت کسی نہ کسی وقت ظاہر ہو جاتی ہے اسبات کا امکان
عقلاً اور نقلاً ثابت ہے الجواب خیال کیجیے راہ پر آئیے بات مین ایہ
پہنچ نہ لائیے خدا سے شرمائیے دیکہو مولوی صاحب یہہ کہتے ہین کہ
کہ جسکو روح القدس سے مستفیض جانتے ہو تو اب مجیر مستفیض نا ذکر
کہان یہہ وہی مثل ہوئی بیت چہ خوش گفت است سعدی در زلیخا

الا یا ایہا الساقی ادر کاسا و ناولہا + الخ اب فصل چہارم جو تینون فصلون کی
تلخیص مین سے وہ قابل رجوع ہم نہین پاتے کہ اوسکے جواب نا قبل
ہوسکے لہذا باب ششم فصل اول جو کہ اعجاز عیسوی کے مقصد اول فصل
چہارم کے جواب مین ہے رجوع لاتے ہین مع بولتے ہین آپکی ابلہ فریبی کو
میزان خرد مین تولتے ہین عقدہ سربستہ کو کھولتے ہین **دفعہ** اس فصل
مین آپنے یہ بیان کیا ہے **قولہ** کہ مولوی صاحب نے توراۃ شریف سے
۱۴ آیات نکال کے پیش کیے ہین اور دعوی کیا ہے کہ ان آیات کا
مضمون ظاہراً غلط معلوم ہوتا ہے اور یہی تحریف کی دلیل ہے اسپر آپ
یون بول چلے ہین **الی قولہ** یعنی مین کہتا ہون کہ مولوی صاحب نے
ان آیات کے سمجھنے مین بڑا دہوکا کھایا ہے یا دوسرون کو غلطی مین
ڈالنا منظور ہے ناظرین ان آیات کو اور انکے مطالب کو غور کرین وہ ۱۴
آیات یہ ہین پیدایش کے ۴۶ باب آیہ ۴ مین ہے **قولہ** کہ خدا نے
وعدہ کیا یعقوب سے کہ مین تجھے مصر سے پھیر لاؤنگا پھر پیدایش ۴۹ باب
آیہ ۳۳ مین ہے **قولہ** کہ یعقوب مصر مین مرگیا پس بگمان مولوی صاحب
یہ روایت توراۃ کے غلط ٹھہرے مین کہتا ہون کہ پہلے آیہ کا مطلب
مولوی صاحب نہین سمجھے کیونکہ وہان یعقوب سے نبی یعقوب مراد نہے اور
بالفرض اگر مولوی صاحب کا مطلب مان بھی لین تو بھی خدا کا وعدہ جو یعقو

سے تہا وہ پورا ہوا ہرگز یہ روایت غلط نہیں ہے بلکہ برحق اور سچی توریت
سے پیدائش ۵۰ باب آیہ ۱۳ مین ہے **قولہ** کہ اوسکے بیٹے اوسکو
لاے اور کنعان کے کہیت مکفلہ کے مغارہ مین دفن کیا اور پہر اولاد
یعقوب کے معہ ہمراہی مصر کو پہرے دیکہو جیسا خدا نے فرمایا تہا ویسا ہی
ہوا اور اگر مولوی صاحب کی یہ مراد ہے کہ زندہ گیا تہا مردہ آیا تو جواب
یہ ہے کہ خدا نے یہ کب کہا تہا کہ مین تجہے زندہ لاؤنگا کیونکہ جب یعقوب
مصر کو گیا تہا بڈہا مرتا تہا پس خدا نے اوسکے اطمینان کے واسطے
یہ فرمایا تہا یعنے تو اپنے باپ دادے مین دفن ہوگا اور بیبل کا یہ عام
محاورہ ہے کہ یعقوب سے اولاد یعقوب مراد ہے اور اسرائیل سے
بنی اسرائیل الخ **جواب** ہمارے نزدیک اس مقام پر مولوی صاحب کا
بیان نہایت درست اور صحیح ہے اور تمہاری تشخیص محض لچر و پوچ ہو اسطیکہ
معاذ اللہ خدای تعالے نے اپنے صریح البیان بات کو مبہم کیون فرمایا
اگر اسکو یون فرمادیتا کہ حالت پیری مین جو تو جاتا ہے وطن سے تو تو غم
نہ کہا ہم تجہکو تیرے آبا و اجداد سے پہر ملائینگے یہین دفن کرائینگے
پہر لائینگے تیری اولاد کو یہین بسائینگے تو فرمائیے اسمین کیا نقصان
تہا دوسرے یہ کہ خدا فرماتا ہے کہ تجہے مین پہر لاؤنگا تو تجہے سے مراد
لاشہ نہیں ہوسکتا یہ تو کہین کا محاورہ نہین نہ روزمرہ کا بول چال ہے

اب اگر آپ شاید یہ فرماوین تو ثابت جتاوین کہ قرآن شریف مین بہی ایسے
مبہمے ہین مثلا حروف مقطعات ہین کہ اونکے معنی علماء اسلام چند طرح
بولتے ہین سو یہ محض غلط ہے علماء اسلام یہہ کہتے ہین کہ انکے معنے
خدا ہی جانتا ہے یا اوسکا رسول آپکی طرح تاویل لاطائل جسکو مطلب سے
کچہہ علاقہ نہین کبہو نہین فرماتے یہ تجویز آپکی سراسر غلط ہے پہر کہتے ہو
کہ مولوی صاحب نے لکہا ہے کہ گنتی کی کتاب ۳۱ باب آیہ ۷ مین ہے
قولہ سب مدیانی قتل ہوگئے تہے پہر قاضیون کے باب ۶ آیہ ا و ۲ سے
معلوم ہوتا ہے کہ سات برس مدیانیون نے بنی اسرائیل کو مغلوب رکہا
پس یہ طاقت مدیانیون نے کہان سے پائی وہ تو قتل ہوچکی تہی پس
یہہ آیہ غلط ہے اسپر آپ جواب دیتے ہو قولہ کہ پہلی آیہ مین لفظ مدیانی
سے وہ سب مراد ہین جو برسر مقابلہ تہے یا وہ سب جو اوس سنگین حکم کے
جاری رہنے تک نظر آئے جیسے کہ قیاس چاہتا ہے نہ یہ کہ ہر ہر مدیانی مرد قتل ہوا
ایسا کبہو وقوع مین نہین آیا چنانچہ قرآن کا بہی یہی محاورہ ہے اور سب جہانکی
عادت ہے کہ بعض مقام پر کل جماعت پر حکم دیتے ہین اور مراد اکثر
سے ہوتی ہے جیسے سورہ حج مین رکوع تین مین ہے
ہلذا — وَلْيُوفُوا نُذُورَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ یعنے پوری کرین
اپنے منتین اور طواف کرین اس قدیم گہر کا دیکہو یہہ مقام عام خص منہ البعض ہے

یعنے کل نذرون کے ادا کرنیکا اور سب لوگون کو طوف کرنیکا حکم ہوا ہے
حالانکہ بری نذرین پورا کرنی منع ہین اور بدون طاقت کے حج کرنا فرض
نہین پس اسیطرح یہہ آیہ شریف کہ سب مدیانی قتل ہوئے عام مخصوص البعض
ہے جیسے کوئی کہے کہ ۱۸۵۷ء مین دہلی مین سب انگریز او عیسائی
قتل ہوے اور باغیون کے ہاتہہ سے مارے گئے تو اوس سے
یہہ مراد نہین ہے کہ تمام روی زمین پر کوئی نہ رہا بلکہ مراد یہہ ہے کہ اونکے
ہاتہہ جو آیا مار گیا اسکے سوا جب مدیانیون نے بنی اسرائیل کو مغلوب کیا
تہا تو یہہ ماجرا اوس قتل سے ۱۹۶ برس کے بعد وقوع مین آیا تہا اور
چونکہ اونکے چہوٹے بچے اور بچیان اور کچہ بقیہ اوس قتل کی باقی تہی اور
مدت بہت گذری تہی اسلیے کہ وہ مدیانی بہر طاقت ور ہوگئے تہے اسکے
سوا یہہ ہے کہ خدا نے بنی اسرائیل کو مدیانیونکا قہر آ مغلوب کیا تہا
پس قادر مطلق تہورونکو بہتونپر غالب کرسکتا ہے پس یہ آیہ صحیح اور اعتراض
غلط الخ **جواب** مشفق من سوال از آسمان اور جواب از ریسمان اسکو کہتے
ہین بہلا ہم پوچہتے ہین کہ مولوی صاحب نے توقتل ہوچکے پر اعتراض کیا ہے
اور آپ اپنے جواب ناصواب مین لفظ سب سے مراد وہ سب لیتے ہین جو بر مقابلہ
تہنے یا وہ سب جو اوس سنگین حکم کے جاری رہنے تک نظر آسکے
جیسی کہ قیاس چاہتا ہے نہ یہہ کہ ہر ہر مدیانی قتل ہوا فرماتے ہوئیں پوچہتا ہون

اذا سلنا کیسا آیہ توکہتی ہے ہو چکے اور آپ قیاس پیش کرتے ہین بہلا
اسکا قیاس کیا خدا کے حکم پر ہی مقدم ہوا اور پہر اوسپر طرہ یہ کہ جب ہارتے ہو
تو قرآن کو پیش کرتے ہو اور تمام جہان کو سمیٹتے ہو جو کچہ کہ باقی رہا ہے اب
تم اوسے ہٹتے ہو کہ بعض مقام پر کل جماعت پر حکم دیتے ہین اور مراد اکثر
سے ہوتی ہے یعنی سورۂ حج کی یہہ رکوع ہین پوری کرین اپنے منتین اور
طواف کرین اس قدیم گہر کا۔ الم پہر بلوغی قتل کی نظیر لائے ہو سبحان اللہ
قرآن مترجم مولوی عبد القادر صاحب رحمہ اللہ کا دیکہو اور پڑہو دو آیہ پڑہکر
ملاحظہ کرو وساوس شیطانی پر لات مارو ہر جگہ نہ مارو کل مقام پر قیا لیت لغو
نہ نکہارو یعنی اللہ تعالے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم کرتا ہے اور
پکار دے لوگون مین حج کے واسطے کہ آوین تیری طرف پانون چلتے
اور سوار ہو کر دبلے دبلے اونٹون پر چلے آتے راہون دور سے **ف**
ایک پہاڑ پر کہڑے ہو کر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پکارا کہ لوگو تمپر خدا نے
حج فرض کیا ہے حج کو آو باپ کی پشت مین لبیک کہا جنکی قسمت مین حج
تہا ایک بار یا دو بار یا زیادہ اپنے شوق سے ہزارون خلق پیادہ آتے
ہین لیکن فرض جب ہے کہ سواری میسر ہو اور اگر مکہ نزدیک ہو اور شخص
کو چلنے کی عادت ہو تو امام مالک کے نزدیک فرض ہے الخ اب فرمائیے
کہ حکم خدا مین اور پکار دینے لوگون مین حج کے واسطے ضمیر جمع کی ہے صیغہ

واحد یعنی پانون چلتے اور پیادہ و سوار سب مراد و ہی صیغہ جمع کا
ظاہر ہے جیسا کہ فائدہ پانچ مین بیان ہوا اور عربی نذر مین یہ لفظ بالبیت
العتیق کے فائدہ (۲۵) مین ملاحظہ فرمائیے مولانا فرماتے ہین **قولہ**
کہ نفقتین اپنے مرادون کے واسطے جو بانی ہونو وہ ادا کرین اصل منت اللہ کی
ہے اور کسی کی نہین الخ اب کہئے کون جیتا کون ہارا کسنے برہنہ برہنہ
پکارا نوشکہ اسیطرح اور سب اعتراض آپکی نسبت مولوی صاحب واہی تباہی
نظر آتے ہین اب اب ہم بعونہ تعالے آگے بڑہتے ہین اس فصل کی بابل
کو قلم انداز کرتے ہین **دفعہ** فصل دوم اعجاز عیسوی کی مقصد دوم فصل
چہارم کے جواب مین اسمین ایکا بیان بطور بہتان ہے **قولہ** یہ
فصل مقصد دوم کے آخری فصل ہے اور اب مصنف اعجاز عیسوی عہد
عتیق کی نسبت جو کچہ لکہنا تہا لکہ چکا اسلیے اس آخری فصل مین بڑے
ہاتہ پانون بتیا بانہ مارے پر فضل آلہی سے کچہ ہی ثابت نہ کرسکے آخری
ہاتہ پانون مارکے تہنڈے ہوئے دو بانون کا بیان مولوی صاحب
نے اس فصل مین کیا ہے اول یہ کہ عہد عتیق سے ہم وفا ہتلائے
ہین دوسرے باقرار خود ملحدون اور بی ایمانون کی کتابون سے
نکال کر اور کچہ ذہن سے تراش کے (۸۰) اعتراض جناب باری تعالیٰ
کی ذات پاک پر کیے ہین یہ لا فساد کتب دوم انبیار الایام کے آٹھ

آیہ ۱ مین ہے **قولہ** کہ اخزیاہ ۴۲ برس کی عمر مین بادشاہ ہوا پہر اوسی کتاب کے باب ۲۱ آیہ ۲۰ سے معلوم ہوتا ہے کہ اخزیاہ کا باپ یہورام ۳۲ برس کی عمر مین بادشاہ ہوا اور آٹھہ برس اوسنے سلطنت کی تو کل عمر اوسکی ۴۰ برس کی ہوئی اسلیے بیٹا باپ سے دو برس بڑا ٹھہرا اسیر آپ کا جواب دیتے ہو **قولہ** کہ اس مقام پر ضرور سہو کاتب ہے ہار لفاحب قول درست ہے کہ عبری لوگ ابجد کے حرفون مین اعداد کو لکہا کرتے ہین بیس میم تہا سے کاف کے سہو کاتب ہے معلوم نہین کہ ایسے مقامون سے مولوی صاحب کا مطلب کیا ہے تحریف عمدی بموجب دعوی قرآن کی ہرگز نہین ہوسکتی کیونکہ ضرور سہو ہے نہ تحریف اور اس قسم کی سہو ہر کتاب مین عقلاً و نقلاً جائز ہین چنانچہ فصل ۴ باب ۸ مین ایسے مقام قرآن مین بہی مین دکھلادونگا اور اگر اسکو تحریف کہین تو تحریف عمدی کسی فائدے کے لیے اگر کہین ہو تو ہوتی ہے اس سے مسیح کا کیا فائدہ ہے صاحب نما کی کوئی بشارت اس سے فوت نہین ہوتی ہے مسیح کی کوئی فضیلت بڑہتی ہے نہ سہو سے کچہ نقصان آتا ہے ہر کیف یہ سہو ہے بحث سے خارج **الجواب** مہربان من یہ جواب آپکا شتر گربہ ہے بقول شخصے نہ زمین کا نہ آسمان کا فقط وسوسہ شیطان کا اسواسطے کہ جب آپنے خود تسلیم کرلیا کہ یہ سہو کاتب ہے تو پہر اسمین تاویل لاطائل فضول ہے کیا سبب کہ باوصف موجود ہونے

قدیس وائیکانوس اور قدیس افریمی اور قدیس الکسندر نیوس کی یہہ کتابین ہشتار
سیہ دکی قدیم ہین فقط سہو کاتب نہ رفع ہوا تو پھر اور اختلافات کیونکر رفع
ہو سکتے ہین آپ کہان تک کوشش کرینگے پادری صاحب کا حیلہ اعداد
جو آپ پیش کرتے ہین یہ گمانی بات ہے مزخرفات سے بقول مشہور دال
تین کی کہنی سے بری ہے یا بہلی ہے دستور ہے جب آدمی سب طرف سے
ہارتا ہے تو کچہہ نہ کچہہ ہاتہہ پانون مارتا ہے ہان یہ جو آپنے فرمایا کہ اس سے
کچہہ بشارت محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نہین فوت ہوتی ہے نہ
حضرت مسیح کی فضیلت کہوتی ہے نہ کچہہ نقد یہود کے ہاتہہ آتا ہے
اسکا جواب یہ ہے کہ اسیطرح یہود نے بشارت پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم حذف کرکے نقد ایمان کو کہویا ہے کتاب اللہ کو سحر بطالت ہین ہوا
ہے اور فضیلت حضرت مسیح بہی اسیطرح چہپاتے ہین جہوٹی کہانی بناتے
ہین کہتے ہین کہ مسیح موعود ابہی پیدا نہین ہوا وہ مسیح کا ذکر جہان کہین
کتب عہد عتیق ہین پاتے ہین الدجال مسیح فرماتے ہین مگر نہین معلوم
کہ مسیحی کیونکر یہود کو اپنا حامی جانتے ہین کسی کی نہین مانتے ہین اہل اسلام
جو کہ مومن بہ مسیح علیہ السلام ہین انہین کی نہین مانتے ہین پادری صاحب ذرا
ہوشمین آیئے اعلی کی دہوکے امضی نکالیے کچہہ تو خدا سے شرمایئے
قرآن جو کہ مصداق رسالت مسیح علیہ السلام سے معلوم ہے اسکو تو نہین

بانتے ہوا پنے گواہ کو آپ جھوٹا جانتے ہو دیکہو مولویصاحب تو ہم فساد
بتلاتی ہین مگر ہم ایک ایسا فساد بتلاتے ہین کہ آپکا اصول ہے غارت غول
ہوا جاتا ہے جو سنتا ہے وہ شرماتا ہے ہکذا کتاب شعیاہ ۴۳
باب کے آیہ ۴ **قولہ** ازبسکہ تو میرا پیارا ہے اور میری نگاہ مین عزیز اور
گران مایہ ہے اسلیے مین تیری بدلے لوگ اور تیری جان کے عوض مین
گروہین دونگا الخ اور پہر اوسی کتاب کے اوسی باب کے آیہ ۱۱ **قولہ** مین ہی
خدا ہون میرے سوا کوئی بچانیوالا نہین مین نے بیان کیا اور مین نے بچا لیا
الخ اور پہر اوسی کتاب ۴۹ باب کے آیہ ۲۶ **قولہ** اور مین تیرے ظالمون کو
انہین کے گوشت کہلاؤنگا وہ میٹھی می کے مانند اپنا لہو پی پی کے
بیخود ہو جاوینگے اور سارے بشر دیکہینگے کہ مین تیرا خدا بچانیوالا
مین یعقوب کا قدیر تیرا چہڑانیوالا ہون الخ اب فرمایئے کہ اسمین کونسی آیہ
کو سچ اور کونسے کو جہوٹہ جانین یا جہوٹہ اور سچ کو ایکہی مین سانین یا آپکی
تجویز کو لچر و پوچ جانین لہذا اب ہم شبدیز قلم صداقت رقم کی باگ اوٹھاتے
ہین آپکے آٹھہ باب فصل چار پر جاتے ہین دیکہیے کاکیسی دہجیان اوڑاتی
ہین خدا نے ہمکو اپنے حبیب پر شیدا کیا ہے معلوم ہوتا ہی کہ ہمین اسی
وقت کے واسطے پیدا کیا ہے اب ایک بات اور سن لیجئے جو کہ آپنے
اسی فصل کے صفحہ ۷۰ مین بجواب ۴ فساد مجوزہ مولویصاحب کے لکہا ہے

اور اوسپر قرآن شریف کی نظیر لائے ہو اسطرحپر کہ واسطے دہوکا دینے جاہلون
کے کہین کا فقرہ اوڑاکے کہین جمایا ہے پادری صاحب کو خوب سمجہایا ہے
تاکہ وہ جانین کہ معاذ اللہ ایسی غلطی قرآن مین بہی ہے **قولہ** یعنے آپ
فرماتے ہین مہا لیش عزازیلی بتلاتے ہین الی **قولہ** کہ مولویصاحب نے
جو دوآیہ لکہے کے صمویل کی کتاب اور تاریخ کی کتاب کے لکہا ہے
قولہ کہ اس کتاب کے ناظر کو خدا اور شیطان مین فرق کرنا مشکل ہوا الخ اسکے
جواب مین آپ ہاتہہ پانون مارکے بقول خود جب ڈہونڈہتے ہوے
تو قرآن پر آجہکے ہوکہ ایسا خیال قرآن پر درست آتا ہے الخ **اقول** واہ
سبحان اللہ کیا خوب آپکا خیال ہے ایصاحب ابہی دنیا علم تفسیر
قرانی سے مالامال ہے آپکا کدہر خیال ہے جب فقط مدرسہ سرکار کے
پڑہے ہوے رہجائینگے تب البتہ آپکے ایسے جہوٹے وسوسے
اور حوالے کام آوینگے میان ابلیس پر تلبیس کے من بہاونگی
مُرلیا بجا دینگے اب سنیے آپ فرماتے ہین **قولہ** کہ قرآن کے
ساتوین پارہ کے آخر مین لکہا ہے کذلک زینا لکل امۃ عملہم ترجمہ
یعنی ہرگروہ کی نظر مین ہمنے اونکے کام اچہے بنا رکہے ہین اہندا ہر ایک
شخص اپنے اچہے برے کامونکو بہتر جانتا ہے پہر اوسی پارہ کے ۱۱
رکوع مین ہے وزین لہم الشیطان ما کانوا یعملون ترجمہ اور شیطان نے

ابتک نکے کام اونکو اچھی دکھلائے ہین اسپر آپ طعن کرتے ہین **قولہ** پس
اسکا فاعل آیہ اول مین خدا اور معاذ اللہ آیہ دوم مین شیطان معلوم ہوتا ہے
جواب دیکھو شروع رکوع آیہ اول کا ولا تسبوا الذین یدعون من دون اللہ
یعنے تم لوگ برا نہ کہو جنکو وہ پکارتے ہین اللہ کے سوا کہ وہ برا کہینگے
اللہ کو نے ادبی سے بن سمجھے اسیطرح ہمنے بہلے دکھا ہین ہر فرقہ کو اسکے
کام الخ مراد یہہ کہ ہر فرقہ باطلہ بہی اپنے افعال بد مآل کو شل آپکے بہتر
جانتا ہے اب غور ایسے کہ اس سے یہ بات کہان نکلی کہ اللہ تعالے
فرماتا ہے کہ ہمنے اچھے بنا رکہے ہین اور ہر ایک جو اچھے برے کام کرتا ہے
وہ بہتر جانتا ہے کہ خدا نے ایسا ہی کر رکہا ہے اور دوسری آیہ رکوع الین
بہی آپکی رای ناقصہ بلکہ النقص نے غلطی فاش کہائی ہے شامت اعمال
آپکی آگے آئی ہے دیکھو شروع رکوع سے جسکا ترجمہ ہم لکہے دیتے ہین یعنے
اللہ جل شانہ فرماتا ہے اپنے مخاطب سے کہ ہمنے بہیجے تہے رسول
بہت اگلی امتون پر تجہسے پہلے پہر اونکو پکڑا سختی مین یعنی اون امتونکو
کو بسبب عدم بجا آوری حکم رسولون کے تا کہ متنبہ ہوکر اطاعت کرین حکم
خدا کے اور پہونچا اونپر عذاب ہمارا تو گڑ گڑاے لیکن سخت ہو گئے دل اونکے
الخ اب فرماتاہے اور بہلے دکہاے شیطان نے اونکو جو کام کرتے تہے
اور آپ ترجمہ بنا مین فرماتے ہین **قولہ** اور شیطان نے اونکو اونکے کام

اچھے دلہاسے ہین یہ دروغ آپ کا فاش پکڑا گیا ہمارے قلم کی انی میان
عزازیل کے داغ میداغ مین پار ہوگئی جھوٹے پیارے کے سر پر جوتیونکی
مار ہوگئی ہماری صداقت کی پکار ہوگئی بس اگر دون کی نہ لیجیے تو ہمارے
آپکے جیت ہار ہوگئی کتاب اپکی صفحہ صداقت سے دُہو گئی والدہ عزازیل
آپکی سرہانے رو گئے اب اسکے بعد آپنے فساد ۶۰ مین عجب گانٹہ
دی ہے یعنی آپ فرماتے ہین **قولہ** کہ مولویصاحب نے فساد ساٹہہ کو
یون بیان کیا ہے کہ کتاب دانیال کی باب آیہ ۱۴ مین ہے **قولہ** کہ اوسنے
کہا کہ دو ہزار تین سو شبانہ روز تک ہے کہ مقدس پاک کیا جاوے اور
آیہ ۱۹ اکے آخر مین ہے **قولہ** کہ آخر کے وقت معین مین یہ ہوگا الخ بس
خواب کے دن سے ۶ برس ۴ مہینے ۲۰ دن کے بعد دورۂ آخر آنا چاہیے
تہا مگر ابتک نہین آیا اسلیے یہہ پیشین گوئی غلط ہوئی پہر کہتے ہو **الی قولہ**
کہ اسکے بعد مولوی صاحب نے بہت سی بیفایدہ تقریرین کین ہین اور لکھنؤ
کے کسی مجتہد اور پادری یوسف ڈیف صاحب کی کچہ گفتگو نے محل
اولٹی سلٹی بیان کرکے کہا کہ مین کہتا ہون کہ مجتہد صاحب کا بیان حق
بجانب تہا بس ان واہیات باتون سے ہمین کیا علاقہ ہم تو اعجاز عیسوی
کو اس نظر سے دیکھتے ہین کہ کہین چلکر مولویصاحب کتب مقدسہ مین
تحریف عمدی بموجب دعوی قرآن کے ثابت کرین پر وہ تو اس امر کو

دبانے گئے اور ملحدانہ تقریرین کر رہے ہین اسپر یہ جواب بہی آپنے دیا ہے **قولہ** کہ پاترک کی تفسیر مین لکہا ہے کہ انٹوکس کے مارے جانے کے بعد یہ پیشین گوئی پوری ہوئی اور ہر ایک پیشین گوئی دو طرح پر ہوتی ہے پس ایکدفعہ پوری ہو دوسری دفعہ پوری ہونیوالی ہے اور یہ مضمون نہایت دقیق ہے جسکو کلام الہی سے مناسبت ہے وہی اسبات کو خوب سمجہو گا الخ جواب مین کہتا ہون کہ دونون کا جواب اور تشخیص ہم مقام پر کیا گیا ہے اور یہ جو آپنے فرمایا کہ پاترک صاحب کی تفسیر مین لکہا ہے اوسے ہم حسب قول آپکے جیسا کہ آپنے اپنی کتاب تحقیق الایمان مین لکہا ہے کہ حدیث کا کچہ اعتبار نہین پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دوسو برس کے بعد لوگون نے بنائے ہین لہذا ہمارا بہی یہی قول ہے آپکی نسبت اگر انجیل یا تورات سے کوئی دلیل دکہائیے تو البتہ سماعت ہوگی دیکہو پہلا خط ڈاکٹر محمد وزیرخان صاحب مرحوم ومغفور کا جو کہ انہون نے آپکے علما وقدما کی نظیر پادری فنڈر صاحبکو لکہا تہا اور پادری صاحب نے اپنے دوسرے خط مین اپنے قدما کی نسبت کیا لکہا ہے اور اونکی بے اعتباری ثابت کی ہے **قولہ** اولا تعجب کرتا ہون کہ ٹامس پائن اور ڈاکٹر اسٹراس صاحب لوگون کی کتاب آپکو پسند ہین یہ تو مسیحی نہین بلکہ صاف منکرین مسیحی سے ہین نہ نبی کو مانتے ہین نہ وحی کے قائل ہین اور نہ موسی وعیسی کو برحق جانتے ہین اور معجزہ سے بہی انکار ہے وہ تو وحدت الوجود اور دہریہ کی قسم سے ہین الخ

اب فرمایئے جب کہ قدما کا یہہ حال ہے تو اب آپکو نظیر لانا متقدمین
اپنے سے کب مجال ہے بس مناسب ہے کہ تم مسلم کو فاش نہ کیجیے
اپنا پردہ آپ فاش نہ کیجیے مگر مضمون مین جو ری کرنا آپکو زیبا ہے تہا مولوی
نے جو تقریر مجتہد صاحب لکہنو کے بیان کی تہی وہ آپکو ہو بہو بیان کرنا چاہئے تہا
اوسکو واہیات کہنا عین واہیات ہے ہم کیا کرین اعجاز عیسوی ہمنے
بہت تلاش کی کہین دستیاب نہوئی ورنہ آپکی اوڑان کہائی کا پردہ کہول
دیتے جو کچہہ باقی رہتا ہے وہ بہی بول دیتے آپکی ابلہ فریبی اس سے
بہی بڑہ کر کہولدیتی انشاء اللہ اگر زندگی بخیر ہے تو پادری ڈلف صاحب
کی گفتگو جو کہ مجتہد صاحب لکہنو سے ہوئی تہی کسی سے دریافت کر کے
مابعد لکہی جائیگی مگر سردست اتنا ہماری تحقیقات مین آیا ہے ایک آدہ صاحب
جو اس جلسہ مین شریک تہے بہت نزدیک تہے وہ فرماتے ہین آپ کو
شرماتے ہین **قولہ** کہتے ہین کہ اوائل سلطنت نصیر الدین حیدر بادشاہ لکہنو کے
پادری یوسف ڈولف صاحب کہ بہت بڑے عربی دان تہے لکہنو مین آئے
اور صاحب کلان بہادر کی کوٹہی مین فروکش ہوئے اور بذریعۂ پرچہ پیام بڑے
صاحب کے بادشاہ کو اسبات کی درخواست کرائی کہ آپکے علماء فریقین سے
ہمارے پادری صاحب گفتگو کرنا چاہتے ہین لہذا اگر آپکے سامنے ہو تو مین
مناسب ہے اسپر بادشاہ نے منظور فرماکر آٹہہ علماء حنفی مذہب فرنگی محل

ئے اور دو بھائی مجتہد العصر لکھنؤ مذہب امامیہ کے مقام تخت گاہ مین مجتمع
کرکے صاحب بہادر کو اطلاع دیا اور طلب کیا تب صاحب کلان معہ پادریصاحب
مسبوق الذکر و قریب ہفتاد تن صاحبان دیگر ولایت نے اسکے ہم جلسہ ہوے
مقام معہود مین پہلے پادریصاحب نے کچہ مسئلہ ریاضی مین علماء موصوفین
سے گفتگو کی مابعد درگفتگو بازہوا قیل و قال مذہبی آغاز ہوا پادریصاحب
نے کہا کہ یہہ خبر قرآن شریف کے کہا عیسے بیٹے مریم نے کہ اے
بنی اسرائیل مین بشارت دیتا ہون ایک نبی کی یاتی من بعد اسمہ احمد سو لفظ
یاتی کو قاعدہ عربی سے انہون نے صیغہ مستقبل قرار دیکر یہ کہا کہ تم لوگ
جو کہتے ہو کہ پیغمبر آخرالزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آسے وہ نہین ہین آب
جو آویگا اوسکی یہہ خبر ہے یعنی کنایہ ہمین یہہ کیا اپنی ظرافت سے جیسے کہ
یہود کہتے ہین کہ مسیح دجال ہوگا جو کہ آنیوالا ہے اس قرینہ کو انہون نے
یہان جمایا اسپر مولوی ظہور احمد صاحب مرحوم عالم حنفی مذہب نے اونہین جواب
دیا از روی قاعدہ نحو کے مگر وہ قیل و قال کرتے رہے تب مجتہد صاحب لکھنؤ
نے فرمایا کہ دیکہو لفظ من بعدی دلالت کرتی ہے اسبات پر کہ خدا فرماتا ہے
کہ ہمنے خبر دی تہی عیسے کو اونے کہا اے بنی اسرائیل میرے بعد ایک نبی آویگا
اوسکا نام ہوویگا احمد تو اس صورت مین اوسکی نسبت صیغہ مستقبل قرار پایا
ہے بس اسپر پادریصاحب بند ہوگئے سکتے سے کیے ڈہنگ ہوگئے دوسرے

دن کا وعدہ کرکے گئے تہے آجتک آتے ہین اوراوسی شب کو لکہنؤ سے
روانہ ہوگئے پھر مقابلہ پر نہ آئے آپ لحاظ فرمایئے کہ مولویصاحب نے
شاید اسیر فرمایا ہوگا کہ مجتہد لکہنؤ حق بجانب تہے اسکو آپ اولٹی سلٹی تقریر
قرار دیتے ہین مشفق من مضمون مین چوری کرنا مغالطہ دینا مناظرہ سے
بعید ہے اگرچہ ہم انام مین ہین مگر خبر ہندوستان کی رکہتے ہین ابہی ہمنی
مولوی صفدر علی صاحب ہیڈ ماسٹر مدارس ضلع جبلپور کو اونکی کتاب نیاز نامہ
بیوقوفی کا جامہ کا جواب لکہا تہا اونہون نے ہمکو لکہا کہ تم گستاخی کرتے ہو
سزا پاؤگے پچہتاؤگے تب ہمنے اونکی گستاخی اونہین کی کتاب سے ثابت
کرکے اونکو نامہ ثالث لکہا کہ آپ اپنے گستاخی کی خبر نہین رکہتے ہو اور ہمکو گستاخ
کہتے ہو سنا جاتا ہے کہ آپ جبلپور مین انجیل لیکر ہنومان تالاب پر منادی
کرنے گئے تہے ہندوؤن نے للکار لیا نکال دیا وہان آپنے گستاخی بلکہ بیبا کی
کی سزا کچہ نہ دیا خیر خواہی کو پیش نہ کیا خوف مین آگئے دم دبا گئے اور ہم کہ
وکیل ہین ہادی سبیل ہین ہمین دہمکاتے ہو خدا سے نہین شرماتے
ہو اسیر ابہی تک جواب نہین آیا ہے اور یہہ جو آپنے فرمایا کہ یہہ مضمون نہایت
دقیق ہے خلق کلام الٰہی سے مناسبت ہے وہی اس بات کو خوب سمجہینگے
اقول کیا خوب اپنے منہ آپ معقول ہوتے ہو اگلے جو کچہ کر گئے ہین اوسی
بہی دبوتے ہو نزول توراۃ کو آجتک کئی ہزار برس کا عرصہ ہوا اور ابہی تک

بقول آپکے کوئی متقدمین متاخرین مین سے مطلب واقعی نہ سمجھا تو
پھر فرمایئے کہ آپپر تو روح القدس بھی نہین آئی آپ کیونکر سمجھے اور یہہ
بس بھروسہ پر ابطال اسلام پر خم ٹھونکتے ہو گستاخی معاف پشت پہر پہم
کے پونکتے ہو اب ہم خدا کا نام لیکر آگے بڑہتے ہین آپکے اس بیان پر
کہ مولوی رحمت اللہ اور ڈاکٹر محمد وزیر خانصاحب مرحوم نے ۷۰ اعتراض
خدائے تعالے کی ذات پاک پر کیے ہین اوسپر جا اُڑتے ہین **دفعہ ۱۰**
آپ کہتے ہین کہ مولوی رحمت اللہ صاحب و ڈاکٹر محمد وزیر خانصاحب مرحوم
لکھتے ہین پہلی مخالفت زبور ۱۰۳ - آیہ ۸ مین ہے **قولہ** خداوند مہربان اور سراسر
لطف ہے غصہ کرنے مین دہیما اور شفقت سے رحیم الخ اور اول کتاب
صموئیل کے باب ۶ آیہ ۱۹ مین ہے **قولہ** اوسنے ۵۰ ہزار ۷۰ - آدمی اون مین سے
مار ڈالے الخ اسپر آپ جواب دیتے ہو **قولہ** کہ رحیم اور مہربان کے یہ معنی
نہین ہین کہ مطلق مجرمون کو کبھی سزا نہ دے کیونکہ منصف اور عادل بھی ہے،
اور یہہ جو کہا کہ ذراسی خطا پر مار ڈالا سو یہہ چھوٹی خطا نہ تھی بلکہ بڑا جرم تھا
کہ اُنہون نے خدای تعالی کی نسبت بے ادبی کی تھی اوسکا صندوق
کھولکر دیکھنا چاہا جسکے دیکھنے کی اور کھولنے کی اونکو اجازت یا حکم نہ تھا
وہ یہانتک شریر ہو گئے تھے کہ خاص خدا کے صندوق مین ہاتھ ڈالنا شروع
کیا آپ اسکو بڑی خطا نہین جانتے یہ اعتراض قرآن پر نہین پڑتا بلکہ قرآن

ایسی طرح واقع ہوتا ہے الرحمن الرحیم یعنے خدا نہایت
مہربان پہر اوسکی طرف آپکے زعم مین بردہ فروشی اور کافر نکے
نیچے اور عورتین ظلماً پکڑنا اونکا مال لوٹنا خون بہاتا اور نہایت بیرحمی
کے حکم لکہے ہین الخ جواب معلوم ہوتا ہے کہ آپنے بالکل
جہوٹہہ بولنے پر کمر باندہی ہے دیکہو ہمارے پاس ترجمہ فارسی نسخۂ
تورات فاضل خان ہمدانی اور چہاپہ لندن ولیم واٹس صاحب کا موجود
اوسمین آیہ ۱۹ قولہ و مردمان بیت الشمس رازد زیرا کہ بہ صندوق خداوند
نگریستند و از قوم پنجاہ ہزار و ہفتاد نفر زد و قوم ماتم گرفتند زان رو کہ خدا
خلق را بصدمہ عظیمہ زدہ بود آنجناب فرمائیے کہ صندوق کہول کر دیکہنا اور
ہاتہہ ڈالنا کہان ثابت ہے اوسوقت مین تو آپ رحم مادر مین بہی نہ آئے
تہے صحبت عزازیل سے کے لطف نہ اوٹہائے تہے پہر مولوی صاحب
کی نسبت کہتے ہو کہ آپ اسکو بڑی خطا نہین جانتے مین پوچہتا ہون
کہ سر اسر لطف اور رحمی غضب نسبت اون لوگون کے اتنی خطا پر اتنے
آدمی سخت عذاب سے مارے اسپر مولوی صاحب نے کیا بیجا کہا کہ جبکہ اون پر
اتنا مہربان تہا تو ایسی خطائے خفیف پر درگذر کرنا لازم تہا آپ یہ کیا پکارتے
ہین مثل مشہور ہے کہ گنگا کے چور کو لاٹہی سے نہین مارتے ہین اور
قرآن شریف مین جو رحمن و رحیم فرمایا تو دیکہو تمہاری توریت سے ثابت ہے

کہ اگلی امتون مین ذراسی گناہ پر کیسا کیسا سخت عذاب ہوا کرتا تہا اور یہان
اس امت مرحومہ پر کتنا بڑا رحم ہے کہ کیساہی گناہگار ہو اور توبہ کرے
اور پہر مرتکب اوس گناہ کا نہ ہو تو توبہ قبول ہو جاتی ہے اور پہر اوسپر
یہ احسان فرمایا کہ قوم کفار کے جہاد مین قتل کرنا اور مال لے لینا روا کر دیا
اور لڑکے بالے کہ بچہ شیاطین ہین فروخت کر لینا بعوض اپنی جانبازیکے
جائز کیا کیا بیجا ٹہرا ایہی حاکم دنیا کے سامنے جو کوئی خیر خواہی کرو تو انعام
ملتا ہے خدا کہ حاکم قوی ہے اوسنے اپنا انعام بہی سب سے بڑہ کے
قرار دیا تو اب اسپر اعتراض لانا کیسا ملحدانہ ہے یا نہین خیال کیجیے توراۃ
مین لکہا ہے کہ موسی علیہ السلام نے جہاد مین بنی اسرائیل کی عورتین اور
لڑکے جو کہ بارہ برس تک کے تہے قتل کروائے اور بعد اونکے یوشع
علیہ السلام نے ہزارونکو قتل عام کا حکم دیا ہے تو اب یہ اعتراض آپکے
توراۃ اور اون مرسلین مقبولین کے شان مین نہ منقلب ہوا پس آپ بہ
کافر و ملحد ونے ایمان ٹہرے یا نہین مولویصاحب کہ نظیرا تمہارے
عقیدے بناتے ہین اونکو کافر و ملحد بتاتے ہو خدا سے بہی نہین ڈرتے
ہو یہ وہی مثل ہوئی کہ کسی معلم نے اپنے شاگردون سے کہا کہ بہلکے
ساتہ فعل شنیع بڑا سخت گناہ ہے قضا کار کہین ایکدن معلم صاحب
خود رفع حاجت کو باہر تشریف لے گئے تہے وہان شیطان نے

جو ورغلانا تو ایک گدہی کہین کسی چشمہ مین پانی پی رہی تہی اوس سے
خود بدولت افعال بد کے مرتکب ہو رہے تہے وہی طالب علم وہان پہونچا
اور ذات شریف کو اس حالت نالائق مین دیکھ کے پوچہا کہ یا حضرت یہ کیا
نامے حرمتی ہے آپنے تو منع کیا تہا اور اب خود بعینہ اوسی امر مین مبتلا ہو
اسپر مشارالیہ نہایت غضبناک ہوکر فرمانے لگے مثل آپکے قابلیت
جتانے لگے قولہ کہ دیکہو اسکے دونون پاؤن پانی مین ہین لہذا کچھ
غسل کی بہی ضرورت نہین ہے بایں وجہ کدورت نہین ہے تو اب
یہ مثل آپکے نسبت اصل ہوگئی قابلیت آپکی کہوگئی اور توارت مروجہ حال
بہی مسخ صداقت سے دہوگئی مناسب ہے کہ اب اور کسی کتاب پر
ایمان لائیے بودہا یا نوترالیانی کے پیرو ہو جائیے ٹٹن چاپ خم سرے لیسے
ہاتہہ اوٹہائیے ہان اگر آپ یہ فرماوین کہ وہ قتل جو انبیاء ماقبل نے کیا ہے
وہ بطور غضب الہی اوس خلقت پر ہوا ہے تو ہمارا جواب یہہ ہے اقول
کہ خیر آپکا گمان درست اور صحیح تو اب یاد رکہو کہ جب انبیا علیہم السلام آئے
اور شریرون نے اونکا حکم نہ مانا اور تکذیب ونے اد بیان کین اور مسیح
علیہ السلام کو صلیب کا ارادہ کیا تو حسب تجویز آپکے اسیوجہ سے اونپر
قتل کا حکم ہوا اور خدا کا غصہ جلال مین آیا اور پیغمبر آخرالزمان صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو حکم فرمایا کہ اب تم قتل کفار نابکار بلادریغ عام جائز رکہو اور ہمیشہ

نکے لیے اپنے ہمتوں کو حکم دیجاؤ کہ اس کام نیک انجام لو اپنے بیچ مین جاری کہیئے اور سزا دیجئے کفار بدکردار کو جلاوطن کیا کرین اور بشرط مقابلہ قتل کیا کرین ورنہ جزیہ لیلیا کرین اب اسکے بعد آپنے بہت سی باتین نالائق مولویصاحب کی نسبت بیان کرکے صفحہ ۴۹ مین یون جہک مارنے لگے ہو **قولہ** کہ لفظ کنوارے جس عبری لفظ کا ترجمہ ہے وہ لفظ علمہ ہے اوسکے کنوارے کے معنی نہین ہین عام عورت کے ہین مگر یہہ مولویصاحب نے جہوٹہہ بولا ہے بندہ اقسم نے اس لفظ کی تحقیقات کی ہے عبرانی لغت سے وہان ضرور علمہ کے معنی کنوارے کے ہین علاوہ اسکے عیسے علیہ السلام کی پیدایش سے دوسو برس پہلے توراۃ کا ترجمہ ۷۲ عالمون نے یونانی زبان مین کیا تہا جسکا نام سٹوجنٹ ہے اسوقت بہی اون عالمون نے اس لفظ علمہ کے معنی کنوارے کے لکہے ہین عیسائیون نے یہہ معنی نہین گڑہہ لیے ہین ان مقامون سے ظاہر ہے کہ مولویصاحب کا ارادہ خلقت کو گمراہ کرنیکا ہے تحقیقات سے غرض نہین ہے اور یہی سبب ہے کہ اونکی کتاب تمام جہان مین مردود ہے اور بی بی مریم علیہا السلام پر معاذ اللہ عیب لگایا ہے ناحق کی روسیاہی لیا ہے اگر ہم اونکی سب تقریرونکا قرار واقعی جواب دین اور محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہپے ہوے عیب کہولین جو مولوی عبدالباری نے کتاب معلومات مین جو کہ عالمگیر بادشاہ کے وقت

ہین تہا اور بڑی ننی ادبی سے بیان کیا ہے الخ **جواب** پہلا ہم
پوچہتے ہین کہ آپ جو فرماتے ہین کہ علمہ کے معنی ہین مولویصاحب نے
جہوٹہہ بولا ہے کیونکہ ہمنے تحقیقات کی ہے لغت عبرانی سے اسکے
معنی کنوارے کیلے نہین تو آپ فرمائیے کہ ابھی دفعہ ماقبل مین بجواب
مولویصاحب کہہ چکے ہو کہ یونانی و لاطینی ترجمونکا کیا اعتبار اور یہان
پہر ستوجنٹ پیش کرتی ہو جو کہ زبان یونانی مین حسب بیان آپکے ترجمہ
ہوئے ہیہ دہو کا دنیا ٹہرا کہ جسے آدمی خود ہی نہ مانے اوسکو پہر اپنے
مفید مطلب کے لیے گواہ گردانے ایصاحب ہوش مین آؤ اسلیے
اعلے کے دہوکے اسفل نہایئے دوسرے یہ کہ آپ فرماتے ہین
قولہ کہ ہمنے لغت عبرانی مین دیکہا ہے اسکے معنی کنوارے کیلئے نہین
اسکا اعتبار کون کریگا جبکہ آپ ہر دفعہ تذکرہ ہمارے مین موافق اپنی
رای خام بدانجام کے جہوٹے ہوسے تو اب اہل انش آپ کو کیونکر سچا
جانین گے آپکی تجویز خرافات کو مانین گے آپنے سنا نہین کہ کسی
جہوٹے سے کسی نے پوچہا تہا کہ تمکو جہوٹہہ بولنے مین کیا ملا اوسنے
کہا کہ اب جو مین سچ بہی کہتا ہون لوگ نہین مانتے ہین مجکو جہوٹا ہی جا
جانتے ہین اب دیکہو آنکہین سینکو عبری دانی سیکہو الٹی سچو غلیلہ
نہ ہینکو **قولہ** تلموز موسی ربی عینو ہلیہ اماشا یوم یعنے حدیث جناب موسی

علیہ السلام کی کتاب مین الیعقوب علمہ بمعنی حصیر یعنے پردہ نشین و جوان و بالغ آپ فرمائیے اگر کسی اور کتاب لغت مین عام عورت کے معنے بہی ہون کیا عجب بس مولوی صاحب نے کسی اور لغت عبرانی سے یہ معنی دریافت کیے ہونگے اور یہہ جو آپ فرماتے ہین **قولہ** کہ مولوی عبدالباری نے جو کہ عالمگیر کے زمانہ مین تہا اوسنے معاذ اللہ جناب رسالت کی نسبت بے ادبی کی ہے سو صاحب ہین ہم آپکو پہلے ہی لکہ چکے ہین کہ ایسے پہلے ہی بہت لوگ مرتد ہو گئے ہین یہ بات کچہ آپ ہی نے نئی نہین کی لہذا ایسے لوگون کی نظیر لانا کچہ عقلمندی نہین ہے نیک اندر بدہم کمین ہے اور اگر یہ کہتے کہ تمہارے علماء دین حق الیقین جو ہماری نسبت الزام لگاتے آسمانی جہوٹی کہانی سے نظیر لاتے ہین تو اسکا جواب یہ ہے کہ آپ لوگ اونکو اور اونکے راویون کو سچا جانتے ہو کسیکی نہین مانتے ہو اسواسطے ہمارے علماء باوقار اونکو دلیل پکڑتے ہین اور ہر مقام پر حضرت بی بی زینب کا ذکر جو الزاماً آپنی اپنی کتاب بطالت مآب مین اکثر تحریر کیا ہے مطلبہ دنیا و آخرت لیا ہے اس لغویات سے کیا حاصل الصاحب اسکو تو ہر خاص عام جانتے ہین کہ یہ بات کسیطرح قبیح نہین اسواسطےکہ بی بی زینب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پہوپہی کی بیٹی تہین اگر حضور اقدس کی رای مین معاذ اللہ اونکی جانب تعشق ہوتا تو

پہلے ہی نکاح نہ کرلیتے متبنی سے کا ہیکو بیاہ دیتے جو کوئی شخص ایک
چیز پسند کرتا ہے وہ تہاں اپنے تصرف میں لاتا ہے یا دوسرون
کو دیدیتا ہے لہذا وجہ اس نکاح کی یہ ہوئی ہے کہ جب اسلام پہیلا
اور آبروئی بنی ہاشم کی بڑہی اور بیبیان حضرت کی بنسبت بی بی زینب کے
بوجہ تقاضاے عقل کہ عورتین ناقص العقل ہوتی ہین شاید کچہہ طعن حقارت
آمیز کہ تم ہمارے لے پالک کی جورو ہو کرنے لگین اور بی بی صاحبہ
بہی زید سے ناتفاقی فرمانے لگین تب حضور اقدس کو یہ بات گونہ ناگوار
ہوئی مگر چونکہ حسب الحکم الٰہی یہہ امر کر چکے تہے کچہہ نہ فرماتے تہے پس
اللہ جلشانہ کو اتنی ناگواری طبعیت اپنے حبیب کے گوارا نہوئی اوس
مقلب القلوب نے زید کے قلب کو پہیر دیا طلاق دلوادیا اور بگواہی
ملائکہ مقربین عرش معلی پر نکاح بی بی صاحبہ کا اپنے حبیب سے بندہا
دیا چنانچہ اسکے جانب قرآن شریف مین اشارہ فرمایا ہے کہ جو تو
پوشیدہ رکہتا تہا ہمنے تجہپر ظاہر کردیا جسپر شاید بیدینون نے یہ اعتراض کیا
ہے کہ حضرت معاذاللہ عاشق ہوگئے اور نکاح کرلیا اب اگر عقل ہوگی
تو جان لوگے ہماری بات کو مان لوگے کہ ہم آپ کو مقدمات گذشتہ
کا لب لباب بتاتے ہین گو آپ ہنین شرماتے ہین ہر مقام پر منہ کی
کہاتے ہین غرضکہ اسکے سوا اور جو کچہہ کہ آپنے بکا ہے محض واہیات ہے

جبکہ نوبت ہی ہمسں ہوئی تو انجیل مروجہ تو اوسکا طبقہ ادنی ہے وہ کہان
سلامت رہے اب اسکے بعد آپنی فصل چہارم قرار دیکے اوسمین
ان تینون فصلون گذشتہ کے مانند کچہ واہیات غت ربود سا بکا ہے
جیساکہ ابلہ فریبونکا دستور ہے لہذا سب باتونکا جواب منصف دیندار
کو ہمارے اتنے ہی بیان مین کافی ہے اب باب ہفتم فصل اول جو کہ آپنے
معاذاللہ محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رد کے باب مین قائم کی
ہے اوسپر ہم رجوع کرتے ہین آپ کی قابلیت کو ٹٹولتے ہین ہرچند کہ
آپ بڑہ بڑہ کے بولتے ہین اپنی قلعی آپ کہولتے ہین یعنی خلاصہ
مطلب اس باب فصل اول کا یہ ہے **قولہ** کہ محمد صاحب صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم کا حال تواریخون اور قرآن شریف کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے
کہ ملک عرب مین شہر مکہ کے اندر ایک مندر یعنے بت خانہ تہا جسکا نام کعبہ ہے
اکثر محدثین محمدی نے صدہا قسم کی شرافتین جہوٹی حدیثین پیدا کرکے
اوسکی بنائی ہین مگر ظاہر ہے کہ وہ ضرور بتخانہ تہا محمد صاحب صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی باپ دادے وہان کے پوجاری تہے ہرسال وہان
میلہ لگا کرتا تہا جسکو اب حج کہتے ہین اور اگلے زمانہ مین اس میلہ کو
موسم کہا کرتے تہے بکرے مینڈہے اونٹ گائے بیل وہان چڑہا
کرتے تہے اور اہل عرب شراب پی کر شعر و اشعار پڑہتے تہے تمام

بت پرست عورت مرد وہان سمیں لوٹا اسکے درشن کرتے اور گرد پہرتے
تہے جسکو پرکرما یا طواف کہتے ہین قدیم سے یہ رسم تہی جب محمد صاحب
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوے اور جوان ہوے کمائی کی فکر
مین دور سفر کیا آخر کو بی بی خدیجہ کہ ایک بڑی مالدار عورت اور خوبصورت
تہین اون سے تقدیر کی یاوری سے نکاح ہو گیا ہو کہ محمد صاحب صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے کہی جگہ عیسائیون کی گفتگو سنی تہی اور بت پرستی کی عیوب
اونپر ظاہر ہوگئے تہے کیونکہ یہ بت پرستی ایسا امر نہین اگر انسان تہوڑا
غور کرے تو معلوم ہوجاتا ہے اور جہاندیدہ آدمی اس سے جلد متنفر
ہوسکتا ہے جیسے ہندوستان ہین دیکہو اہل اسلام کی آنے
سے کسقدر بت پرستی کم ہوگئی پس محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے ایک قسم کی فقیری ہونیکی طور سے اختیار کی جیسے عابد لوگ
خلوت نشین ہو کر بیٹہا کرتے ہین چنانچہ غار حرا ہین جو مکہ کے پاس ہے
جاکر بیٹہنے لگے غرضکہ اسطرح کا الخ لیا ایک کے اپنے تحریر فرمایا ہے
الی قولہ کہ پہلے بیت المقدس یعنی یہود کے کعبہ کے طرف سجدہ کیا
لیکہ گرویدگی یہود ہو جب دیکہا کہ یہودی اسطرح راہ پر نہین آتے تب پہر
مکہ کی طرف سجدہ کا حکم دیا اور مدینے کے لوگون کو متفق کر کے مکہ پر
چڑہ گئے اور بارے جیت کی وہان کے لوگونکو مسلمان بنالیا اور لوٹ مار

کے لالچ اور حور وقصور کی طمع دیکر اہل عرب جو شہوت پرست ہین اور خوف جان
دکھلا کر مسلمان کر لیا بلکہ ہم ہی اونہین مین سے تھے خدا نے بڑا فضل کیا
کہ اپنے پاک طریقہ اور نجات کی راہ مین لایا یہانتک محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کا حال سنایا انشاء اللہ تعالے اگر خدا نے فرصت دی تو محمدی تواریخ
جدا لکھکے مفصل کیفیت سناوینگا جو پردہ مین ہے الخ جواب یہان
تو آپ بالکل ہار گئے جبکہ ہار گئے اسواسطے کہ یہ بات کل یہ جتی سے
کہان سے کہان جا تھمتی ہے دیکھو کتاب اول سلاطین کے
فصل ۷ آیہ ۹ قولہ ترجمہ فارسیہ و برروی صفحہ ہا کہ میان ستونہا بودند شیران
وگاوان وکروبیان مصور بودند وہمچنین برروی ستونہا تصویرہا از بالا بودہ در
زیر گاوان وشیران صنعتہای زیادہ آویزان بودند الخ پھر پہلا باب اخبار
کی کتاب کا آیہ ۵ قولہ پس گوسالہ را در حضور خداوند ذبح نمایند وکاہنان از
پسران ہارون خون را آورند و در مذبحے کہ در برابر جای جماعت ست از گرداگرد
بپاشند الخ اقول بھلا آپ ایسے استفسار کرتے ہین دیدہ ودانستہ شرمسار
کرتے ہین کہ وہان کعبہ کو تو کفار عرب نے بتون سے مملو کیا تھا اور یہان
جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسی بتون کی نجاست
سے پاک کرکے رشتۂ باطلکو توڑا رشتۂ آبائی کا کچھ پاس نکیا بقول آپکے
عدم گرویدگی یہود ونصاری کا ہراس نکیا اور وہان معاذ اللہ حضرت سلیمان

کے نسبت بیت المقدس مین خود اداس تم ونکا ایجاد ہے تو کیا
آپکے نزدیک یہ کعبہ بہی بنے بنیاد ہے اور مذہب یہود و نصاری بہی
از قسم ایجاد ہے واہ واہ صاحب کیا اچہے عیسائی ہوئی ہو جو اونکو بہی
بورتے ہو کیا خوب فقرے جوڑتے ہو نمک حرامی کو نمک حلالی جانتے
ہو ہمارے کعبے کو نہین مانتے ہو لاحول ولا جنکا کہاتے ہو اونہین ہی
بکہانتے ہو اور پہر یہ بہی اعتراض ہے **قولہ** کہ کعبہ کی شرافت مین محدثین
نے جہوٹی حدیثین بنائی ہین الخ **اقول** اب وجہ شرافت کعبہ ہمسے سن
لیجے گفتگو بیہودہ نہ کیجیے پہلے تو دیکہو اللہ تعالی قرآن شریف میں
فرماتا ہے شرافت کعبہ بتاتا ہے مبارکہ مبارکاً ومن دخلہ کان آمنا
ترجمہ یعنے جو اسمین داخل ہوا وسنے امن پائی دیکہو ایسا حکم توریت
مین یا انجیل مین بنسبت بیت المقدس کے کہین آیا ہے نہ اللہ جلشانہ
نے کسی گہر کی بنسبت ایسا حکم عام فرمایا ہے اور سبب اوسکے سجدہ ہونیکا
یہہ ہوا ہے کہ جب اللہ تعالے نے اس دین محمدی کو کامل فرمایا اور
ہمیشہ کے لیے قرار دیا تو لازم بلکہ الزم ہوا کہ کعبہ بہی اسکو ایسا دیا جاوے
کہ کامل و اکمل ہوتا آیندہ کو کوئی فریق اعتراض نکرے کہ یہہ دین تو کامل
تہا اوسکو کعبہ کامل کیون نہ ملا تو کعبہ کامل مکہ معظمہ ہے اسواسطے کہ جب
حضرت ابو البشر آدم علیہ السلام دنیا مین تشریف لائے اور اولاد کثیر

ہوئی تو انہون نے بارگاہ باری مین سوال کیا کہ ہمکو اور ہماری تمامی اولاد
روی زمین کو ایک عبادتگاہ ملے کہ اوسکی طرف ہم سجدہ خداوندی بجالاوین اور
عبادت کرین تب حسب الحکم باری ایک کعبہ عقیق سرخ و سپید کا جسکا نام
بیت المعمور تھا باغ جنت سے جبرئیل امین لائے اور بیچونبیچ ناف
زمین پر جہان کہ اب مکہ معظمہ موجود ہے نصب کیا اور حکم آدم علیہ السلام
ہوا کہ اب تم اور تمہارے تمامی اولاد روی زمین کی اسکی طرف سجدہ
خداوندی بجالاوین چنانچہ تا زمانہ حضرت نوح علیہ السلام تھے دستور
جاری رہا جبکہ قوم نوح علیہ السلام پر اللہ تعالے کو طوفان بھیجنا منظور
ہوا کہ اوس طوفان مین کوئی مقام زمین مین جائے امن نہ رہ سکتا تھا
تب ملائکہ کو حکم ہوا کہ اوس خانۂ مکرم کو اوٹھا لاوین چنانچہ فرشتے حسب الحکم
باری اوس خانۂ مقدس کو آسمان پر اوٹھا لے گئے اور اب آسمان ہفتم
پر موجود ہے کہ فرشتے اوسکا طواف کرتے ہین مگر ایک پتھر اوسمین کا
جسکو کہ سنگ اسود کہتے ہین اور اب خانۂ کعبہ مین موجود ہے کہ حاجی لوگ
اوسکو بوسہ بروقت طواف دیتے ہین اور صورت یہ ہوئی کہ کوہ صفا مروہ نے
اس پتھر کو ایک پتھر کی پیٹ مین چھوڑ دیا تھا لہذا جبکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام
کو حکم بنانے کعبہ کا ہوا اور آپ حسب تجویز جبرئیل امین دیوار خانۂ کعبہ بناتے
تھے اور حضرت اسمعیل علیہ السلام کوہ صفا سے پتھر لاتے تھے بس جبکہ

حضرت اسمعیل نے اوس پتھر کو کہ جسمین وہ پتھر تہا اوٹھانیکا ارادہ کیا.
تب وہ پتھر بحکم خدا گویا ہوا اور کہا کہ یا حضرت مجکو ہاتھہ نہ لگائیے کہ مجھہ
مین امانت خدا ہے کہ مین بے حکم خدا اوسے دے نہین سکتا
پس یہہ حال سنکر حضرت اسمعیل نے یہ کمال حضرت ابراہیم علیہ السلام
سے عرض کیا اسپر حضرت نے بارگاہ باری مین درخواست کی کہ یہہ
امانت ہمکو مرحمت ہو تو ہم اس پتھر کو اس خانۂ مکرم مین لگاوین تب
حسب الحکم حاکم مطلق اوس پتھر کو حکم پہونچا کہ وہ امانت حوالے کردی
تب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اوس سنگ خوشرنگ کو گوشۂ خانہ
مکرم مین لگادیا اور دستور یہہ مقرر کیا کہ بروقت طواف کے لوگ اوسکو
بوسہ دیا کرین چنانچہ وہی دستور ابراہیمی آجتک جاری ہے اور ہنگام
جہالت مین بہی یہی دستور جاری رہا ہے تو اب یہہ طعن آپ کا حضرت
ابراہیم علیہ السلام کہ بانی کعبہ ہین اونپر بہی پڑتا ہے باوصف اسکے
کہ یہود و نصاریٰ اپنے تئین اولاد حضرت ابراہیم علیہ السلام فخریہ بتاتے
ہین مگر آپ اللہ کے فضل سے اُنہین بہی اپنی تجویز مین بانی بت خانہ
ٹھہراتے ہین اور پھر سیکڑون روپیہ بچارے عیسائیون کے کہاتے
ہین مگر خیر ہمین اس سے کیا کام جو جیسا کرتا ہے ویسا پاتا ہے
پانی کا ہنگا آخر کو منہ پر آتا ہی اور یہ جو آپنے فرمایا قولہ کہ اگر زمانہ فرصت دیگا

توخاص تواریخ جدی محمدی لکھ کے مفصل کیفیت سناونگا جو پردہ مین
ہے الخ اقول یہہ بات بہی دونون طرف چہتی ہے کہان سے کہان
جا نکلتی ہے مثلاً اگر خدا نے ہمین فرصت دی تو ہم بہی جو کچہہ باقی
ہے کہہ سنائینگے بلکہ کر دکھائینگے اطمینان رکہیے مصرعہ
ہر کسے را بہر کارے ساختند کیا معلوم شاید اللہ جلشانہ نے ہمین اسی
کام کے لیے بنایا ہو دیکہو مسیلمہ کذاب نے جو دعوی نبوت کیا تہا
آخر کو مارا گیا سر اوس خود سر کا مثل خیار تر اوتارا گیا باقی شبہات آپکے
سمجہونا نہ پڑے ایسے شبہات مدعی ہر انبیا کی نسبت بیان کر سکتا ہے
مثلاً یہود جو کہ منکر رسالت حضرت مسیح علیہ السلام ہین کیا کچہ بیہودہ بکتے
ہین آپکا منہ تکتے ہین قولہ یعنے معاذ اللہ بی بی مریم علیہا السلام
بتول نہ تہین جوان بالغہ تہین یوسف نجار سے نکاح ہوا تہا نان اگر
پانچ سات برس کے لڑکے یعنی باکرہ دوشیزہ سے حضرت مسیح پیدا ہوے
ہوتے تو البتہ قریب قیاس تہا کہ روح اللہ ہین پہر آگے جلو مریدنیونپیر
تہمت بد لگاتے ہین اور اوس نبے معصوم کی عصمت مین شبہ لگاتے
ہین الی قولہ کہتے ہین کہ مریدنیان ساتہ ساتہ پہرتی تہین نکاح کی کیا
حاجت تہی بقول اہل ہند کام چلے یون تو بیاہ کرے کیون رہی معجزات
اونکے نسبت یون کہتے ہین قولہ سوا ے چند مجہوے اور جڑ ہیا ر د

سکے اور کسی نے گواہی نہین دی ہماری کتاب مین اونکے معجزات
کا ذکر ہے نہین مثل موسی علیہ السلام حضرت مسیح علیہ السلام سے جلسہ
عام مین پیش مخالفین وحکام کبہو معجزہ ظاہر نہین ہوا اگر مردہ جلایا
بہی ہوگا تو پہلے سے کسی مرید یا شاگرد کو قبر کہنہ مین ٹہایا ہوگا پہر
قم باذن اللہ کہکے اوٹہایا ہوگا مثل بازیگران ہند کچہ شعبدہ ساد کہایا
ہوگا اب لو موسے علیہ السلام کے منکر یون کہتے ہین **قولہ** کہ وہ بڑے
جادوگر تہے پہاڑ مین چشمہ آب بند کیا ہوا تہا اوسے لاٹہی مار کے
پانی بہادیا یارون کو ہتیلی پر مثل آپکے سرسون جماکر دکہادیا دریاے
نیل مین بزور سحر سیکڑون کو ڈوبادیا یا دریا مین پایاب گہاٹ پہلے
سے دیکہہ رکہا تہا اوسی طرف فرعون سے بہاگ کر پار اوتر گئے
مثل حضرت ابراہیم آگ کو ٹہنڈا کیون نہ کیا الخ اور حضرت
ابراہیم کے منکر یون بہونکتے ہین کہ آگ خود بخود بجہہ گئی تہی اوسوقت
ہوا نہی یا ہیز م تر تہین وہی لکڑیان آگ کی سپر تہین علی ہذا آپکی نسبت
بہی لوگونکو گمان ہے **قولہ** کہ مولوی عماد الدین صاحب نہ تیل دیکہتے
نہ تیل کی دہار دیکہتے ہین خوب غفلت مین سو گئے ہین نرے سیکنے
کہڑے ہوگئے ہین العاقل تکفیہ الاشارہ سمجہہ جائیگا ہمکو معاف فرمائیگا
ایسی بیہودہ تحریر نہ فرمائیگا مستغنی ہین این عجیب رنگ ست کلوخ اندازرا

یاد آتی سنگ ست آپکی کوشش محض بیکار ہے دیکھو اگلونکا اس شعر پر
پر مدار ہے شعر پھر عزازیل اگر چرخ برین پر چڑھجاے ٭ دین اسلام ہو کم
دین نصاری بڑھجاے ٭ حضرت من جس مقام کے بزرگیان اسوقت
آشکار ہین اونکو آپ کہانتک مٹائینگے دیکھو ابھی چند عرصہ کا ذکر ہے
کہ منشی سعید الدین صاحب ساکن قصبہ بسوان ملک اودہ جو کہ ڈپٹی کلکٹری کے
عہدے پر مامور تھے جبکہ بیت اللہ کے حج سے واپس آئے تو مجھے
لکھنؤ مین ملے مین نے کچہ حال کعبۃ اللہ کا پوچھا فرمانے لگے **قولہ** کہ مین
بعد فراغ حج کعبہ مین بعض مقامات متبرکہ کی زیارت کو متوجہ ہوا تو پہلے جبل ثور
پر کہ تین کوس کی چڑھائی ہے چڑہا اور غار ثور پر پہونچا تو اصحاب سے کہا
تہا کہ اسکے اندر جانا کیونکر ہوگا کہ چوڑائی اسکی ۱۲-۱ انگشت کی اور لنبائی ڈیڑہ
بالشت کی ہوگی کہ ناگاہ ایک مرد مسلمان حاجی مسلم ایمان کہ مجہ سے بہے
دوچند سہ چند لحیم شحیم تہا آیا اور بسم اللہ الرحمن الرحیم کہکے اوسکی اندر اوتر گیا
پس یہ دیکہہ کے مین بھی اوسیطرح سے اوسکے اندر در آیا اور دو رکعت
نماز ادا کی مابعد پھر چند شخص اور آتے گئے اور اوترتے گئے فتبارک اللہ
احسن الخالقین الخ **اقول** اب ناظرین دیکھین اور غور فرماوین کہ اس لیے
مقام کی نسبت یہ مزخرفات بیانات مدعی سراسر دہوکا ہے کہ نہین مین
پوچھتا ہون کہ وہ پتھر ہے کچہ ربڑ کا دریچہ نہین ہے جو گمان ہو سکے

کہ گہٹتا یا بڑہتا ہوگا اور نہ جسم انسانی آہن ہے نہ وہ پتھر مقناطیس ہے
جو انکو ہوا مین کہینچ لیتا ہے اور نہ اب کہین جہان مین کوئی ساحر فرعونی ہے
جو رسیون کو سانپ بنا دے نہ بقول سید احمد خانصاحب مجتہد نیچیر
سراسر سنیچر اون حاضرین مین سے کوئی پیغمبران یورپ مین سے
تہا جو معجزہ سنکے زور سے در آیا او سکے اندر جا کے ہٹن جاب یا حاضری
کہا آیا لہذا ایسے معجزات باہرہ سے انکار میان عماد الدین ہے کا کام
ہے کسی ہندی نے سچ کہا ہے **دوہرا** اصل نہ چہوڑے نسل کو کم اصل
اصل نہوئے لاکہہ برس تپ کرے سو کاگا ہنس نہوئے اور یہ فقرات
آپکے **قولہ** کہ ہم ہی اونہین مین تہے خدا نے بڑا فضل کیا جو اسنے
پاک طریقہ مین لایا الخ اسکا جواب یہ ہے کہ خدا نے آپ پر فضل نہین
کیا بلکہ مسلمانون پر فضل کیا جو ایسے گمراہ کو اسلام سے نکالا اور یوم
جزا کو مسلمانون کے لیے کفارہ بنایا دیکہو صحیح مسلم مین ابو موسی اشعری
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
الحدیث کہ لاوینگے کچہ لوگ مسلمان اپنے گناہ پہاڑونکے برابر خدا
اون گناہون کو اون سے معاف کریگا اور اونکے گناہ یہود و نصاریٰ پر
رکہہ دیگا الخ آپنے اسکے بعد اپنی دوسری دفعہ قائم کر کے یہ بیان کیا ہے
کہ محمدی مذہب اسقدر ہے بس اس بحث کو ہم فضول جانتے ہین نہین آپ ایسے

اور قدیم سے ہمارے علماء دین سے عیسائیون سے رد و قدح اصول
مین ہو رہی ہے فروع سے کیا کام اب جب آپ اپنے اصول کی
صحت اور ہمارے اصول کی غلطی ثابت کر دین سے گے تب فروع
کی گفتگو ہو سکتی ہے مین ہنگام طفولیت مین مولوی صاحب
سے سبق پڑھ رہا تھا کہ کسی گھر سے ایک لونڈی آئی اور اوسنے مولوی صاحب
سے پوچھا کہ ہماری بی بی نے بی بی کا کونڈا کیا ہے سو دہی نہین ملتا
کہیے تو دودھ اور شکر سے کھاوین مولوی صاحب نے فرمایا کہ میرے
کتاب مین کونڈا ہی نہین درست ہی جا ہو دہی سے کھاو یا دودھ سے
کھاو یا یون ہی پہانک جاو فقط **دفعہ ۱۱** فصل سوم جو کہ آپنے قرآن کے
نزول مین بیان کی ہے جسکا خلاصہ یہ ہے **قولہ** یعنے آپ چھلکتے ہین
یا بھلکتے ہین کہ سب آیتین اور حکم خلیفہ صاحب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ
کی کمیٹی کی راے کے موافق اوسمین درج ہین جسکو ہم مسلمان لوگ
اجماع امت کہتے ہین اوسکو آپنی کمیٹی جو ہمارے نزدیک کان امیٹھی ہی
فرمایا ہے اسکے بعد کچہ سورتین نزول وحی از اصل کچہ اپنی طرف سے
بطور طعن یعنے معاذ اللہ آنحضرت بوقت نزول وحی مثل اونٹ کے
چلاتے تھے اور چیخین مار مار روتے تہے سو یہ سرشتہ نزول
وحی کا کسی پیغمبر پر نہین ہوا پھر یہ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی راے کے

موافق اکثر وحی آئی ہے اور کوئی فقرہ بعضے وقت کسی اور کا پسند آگیا
وہ بھی محمد صاحب صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے اکثر پسند کرکے فرمایا ہے
کہ دیکھو یہی وحی ہوئی اور خدا نے شب معراج کو پردہ میں حضرت پر وحی
کی ہے پھر کچھ اور روایتیں اور حدیثیں اپنے مطلب کے طور کے
ایر پھیر کرکے آپنے بیان کی ہین کہ یہ بھی حسب راے حضرت عمر
رضی اللہ عنہ یا دوسرے صحابہ کے نازل ہوئے ہین الخ جواب
اب ہم آپسے جواب طلب ہین ہر چند کہ آپ سر دست تقلب ہین کہ سب کچھ
تو آپنے فرمایا مگر یہ نہ فرمایا کہ آخر نزول وحی کے کیا شکل ہونا چاہیے تہا
یا یہہ نظیر دیتے کہ اگلے انبیا پر یون وحی آتی تہی لہذا اسیطرح انپر بھی وحی
آنا چاہیے تہا معلوم ہوتا ہے کہ یہان آپکے مشیر شریر ونکے شریر
بہول گئے جہوٹہہ بولتے بولتے ہاتہہ پاؤن بہول گئے معلم الملکوتی
بہول گئے بہلا یہہ تو فرمائیے خجالت نہ دکہلایئے کہ یہہ جو آپکے
مقتدایان فہم شعور نے روح القدس کی شکل مرئیہ جو کہ حضرت مسیح کے
نسبت وحی لاتے تہے اپنے متخیلہ مین درج کرتے تہے یعنے
کبوتر کی صورت آپ فرمائیے کہ اسے کون قبول کریگا ہان اگر یہہ
توجیہ کیجاوے کہ جب اب و ابن سے مسیح نے تولید پائی تو بجہت
احتیاج کسی نوع کی کمی رہی بقول شخصے بیت آدم کا جسم جبکہ عناصر سے

بل تھا + کچھ آگ بچ رہی تھی سو عاشق کا دل بنا اس صورت مین یہان بچپن مین
ایک کبوتر بنا لہذا وہی متوسط ہوا تو شاید کوئی ایسا سادہ دل عقل کا پیادہ
شیطان کا دادا قبول کریگا اب رہی یہہ بات کہ چیخین مارتے اور روتے
تھے یا اونٹ کی بولی بولتے تھے یہہ محض غلط ہے فقط اتنی بات ہے
کہ اوائل آمد وحی کے وقت مین صورت بخار کی ہو جاتے تھے اور یہہ
کہ موافق راے صحابہ رضوان اللہ بھی وحی آئی ہے یہہ کچھ خلاف قیاس
نہین ہے وہ لوگ برگزیدگان خدا تھے خدا اپنے دوستون کی راے
کو جائز رکھتا تھا اسمین کیا نقصان ہے کوئی مقام الزام کا نہین دیکھو
یوشع علیہ السلام جو کہ حضرت موسی علیہ السلام کی نایب بنے تھی اونکی خاطرداری
اور پاس اتنا خدا نے کیا کہ ایک وقت اونکے واسطے آفتاب ٹھہر گیا جیسا کہ
توریت مین لکھا ہے یہہ کوئی طعن کی بات نہین ہے ملاحظہ کیجیے کہ
پادری فنڈر صاحب آپکے مقتدا بلکہ آپکے وہم باپ اپنی کتاب میزان الحق
مین بعض جا توصیف ہمارے سرکار ابد قرار کی کر گئے ہین دیکھو باب ۳
فصل ۴ جو کہ محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چال وچلن کے بیان
مین ہے قولہ یعنے محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفات مین
کہہ سکتے ہین کہ وہ صاحب فہم وفراست وباریک بین اور دانا اور دنیوی
کامون مین ماہر اور اوسکا ظاہری چال وچلن بھی خوب وپسندیدہ اور فقرا

وسالکین پر مہربان اور اپنے اصحاب وخویش واقربا پر صاحب احسان تہا
لیکن باطنی پاکی اور دل سے بیگانہ اور دشمنوں پر سخت اور کینہ ور تہا الخ
اقول اب دیکہو جب سب تعریف جو کہ انبیا کی شان ہے حضرت مین پایا ہے
تو از راہ عناد وکفر کے یہ شق لگایا ہے بہلا پوچہو کہ جب آپنی صفت بموجب
آپکی تشخیص کے اللہ جلشانہ نے اونمین مجتمع کیا تہا تو دشمنون پر سخت
ہونے سے کیا نقصان عائد ہوا اور باطنی اور دلی پاکی سے ایسا شخص
ہمہ صفت موصوف کہان بیگانہ ہوسکتا ہے یہہ ہٹ دہرمی ہے کہ نہین
تو سرے یکہ فرمانا یا دریا صاحب کا کہ دلی پاکی سے بیگانہ تہا یہ کس قاعدہ
سے کہا ظاہر ہے اور عام بات ہے کہ امور باطنی پر دلیل کا قائم ہونا
دشوار ہیں اب مجہے آپسے یہ سوال ہے کہ چونکہ آپکا قلب عداوت نبی
آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مالامال ہے اگر آپکو اونکے اطوار نہ
پسند آئے تو اس سے کیا نقصان ہے دیکہو آفتاب جہان تاب
مین ہزارون چرند وپرند اوڑتے پہرتے ہین اگر ایک چمگادڑ کہ اوڑان اوسکا
سے ہے نہ اوڑا تو آفتاب کو کیا بٹہ لگا سیکڑون ملحد نے دین بلکہ خود
میان شیاطین خدا ہی کے منکر ہین تو خدا کی خدائی مین کیا نقصان لازم
آتا ہے بس اسی جواب کو فصل چہارم جو کہ آپنے محمد صاحب کی تعلیم کی نسبت
لکہا ہے لگا لیجیے گا بہلا ہم پوچہتے ہین کہ محمدی تعلیم اگر بری ٹہرے تو انجیل

مروجہ کی تعلیم کہ جسمین حلت وحرمت شرعی وعرفی ہی ممکن نہین اور بعد بول وبراز
کے بجا غذ سے شرمگاہ پوچہنا اور کہڑے کہڑے بول کرنا اور کل حشرات
الارض کو ہری تمہ کاری سمجہنا یہ تعلیم خدا کی کب ٹہیریگی اور کون ذی شعور اسے
پسند کریگا خیراب ہم باب ششم جو کہ فصل اول قرآن شریف کی فصاحت وبلاغت
کے رد مین بنایا ہے ذرا آتے ہین دیکہیئے کیسی وہیجیان اوڑاتے ہین
آپکو جہوٹا بناتے ہین پہلے آپنے سورہ بقر کی دوسری رکوع مین سے لکہا ہے
قولہ جسکا ترجمہ یہ ہے بس اگر تم قرآن کے برابر نہ بنا سکو اور ضرور ہے
کہ قرآن کے برابر نہ بنا سکوگے تو ڈرو اس آگ سے جسکا ایندہن آدمی
اور پتہر ہین الخ پہر سورہ بنی اسرائیل سے لکہا ہے **قولہ** تم قرآن کے برابر
نہ بنا سکوگے اگرچہ آدمی اور جن ایک دوسریکی مدد کرو الخ اسکے بعد کہتے ہو
قولہ کہ ان دعوون کے موافق بعضے مسلمان کہتے ہین کہ ضرور قرآن ایسا ہی
ہے بس اسکے جواب مین کہتے ہوالی **قولہ** کہ بندے نے اپنی کتاب
تحقیق الایمان مین اس فصاحت وبلاغت کا جواب جو ضرور تہا دہ تحریر کردیا
ہے اور خوب واضح کردیا ہے کہ محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ دعوی
غلط ہے اور باطل ہے مگر بعضے مسلمان اسمین جو زیادہ توضیح چاہتے ہتے
ہین اسلیے ہم اونکے فائدہ کے لیے زیادہ توضیح کرتے ہین الخ **جواب**
بہلا فرمایئے یہ کیا عقلمندی ہے باو بندی ہے ہکو سال بہر سے زیادہ کا

عرصہ ہوا جو ہمنے آپکی کتاب تحقیق الایمان ضعیف البرہان کا جواب لکھہ بہیجا
اوسکا حوالہ آپنے نہ دیا کہ اوسنے یہہ لکہا تہا ہمنے اوسکا جواب یہہ دیا
اب جو سنیگا آپکو جہوٹا بتاویگا آپکے مکائد فاسدہ مین کب آئے گا
اب اور سنیے سید حسین علی صاحب واعظ محمدی ساکن لکہنو واقع حیدر گنج
قدیم نے ایک رسالہ بنام رد ازالۃ التحریف مسجع بہ قافیہ ور دیف بہ تقریر
دلپذیر تحریر کرکے ایک پارہ عم کے آخر ور قون مین چہپوایا ہے اور تقسیم
کیا ہے نیک نامی دارین لیا ہے آپکے ذمہ الزام کذب صریحی کا دیا ہے
پس اب مین خلاصہ اوسکا درج نامہ ہذا مین کرتا ہون اسکا تو جواب دیجیگا
یا فقط سوال ہی کرنے پر کمر باندہی ہے جیسے کہتے ہین بڑے لکے کچہہ نہین
سننے کو آئے ہین سنیے اونکا بیان ہے عوی البرہان سے قواد اضح
ہو قرآن معجز الزبان کے معجزون مین سے ایک یہہ بہی معجزہ ہے کہ
از بار بسم اللہ تا سین و الناس تبدل و تحریف و تغیر و تصحیف سے مبرا
اور معرا ہے یہی سبب ہے کہ از شرق تا غرب و از جنوب تا شمال اوسکی
انداز و چال پر سے لفظ و حرف تو کیا نقطہ و اعراب مین بہی فرق نہین
ہے یہہ بات کسی کتاب مین میسر نہین ہر چند کہ عماد الدین نیٹو کرسچن
نے اپنی کتاب رسالہ تحقیق الایمان منطبع ۱۸۶۶ء صفحہ ۹ مین فتنہ پردازی
اور وسوسہ اندازی کی راہ سے نقصان و تحریف قرآن کی بابت راہب

انکی مضلالیت ان مذاہب کا حوالہ دیا ہے کہ اوسنے اپنی تصنیف کتاب دبستان
مذاہب مین تعلیم ششم صفحہ ۲۰۰ سطر ۱۱ و ۱۲ نسخہ مطبوعہ ۱۸۰۹ عیسوی
مین قول ہے کہ بعضے از سورہ ہا کہ در شان علی و فضل آنش بود برانداخت الخ
تا بہ یہ قول قابل قبول کے نہین کیونکہ کتاب مذکور خالی از اسناد ہے اور
صاحب کتاب منجملہ اہل ارتداد نہ شیعون مین شمار نہ سنیون مین اوسکا
اعتبار ہے بس ایسی کتاب اور ایسے الحاد مآب کی سند لانی بیشک گاہ عقلا
آپکو ہنسانا ہے افسوس آپ اتنا بھی نہین جانتے کہ الزام خصم کو مسلمات خصم
سے ہوتا ہے نا فہمی راہ و رسم سے اور مسلمانا اگر تحریر صاحب دبستان
جو نہ مسلمان نہ اونکے کتب سے واقف تھی سنائے باتین لکھتا ہے درست
بھی ہو تو بھی منافی مدعا نہین کیونکہ لفظ بعض کا اول دلیل ہے اسپر کہ یہ بعض
وہ لوگ ہین کہ بحکم شہادت جمہور امامیہ صحیح قاضی نور اللہ شستری وغیرہ کے
فرقۂ امامیہ اثنا عشریہ مین اعتقاد نہین اگرچہ تحریر مین اقوال علماء کرام
امامیہ کے فی الجملہ طول ہے مگر چند اقوال دربارہ ثبوت عدم تحریف قرآن
بلا زیادت و نقصان بنا بر رفع زعم عوام و استفادۂ عام ذیل مین درج کرتا ہون
قولہ اول شیخ صدوق ابو جعفر محمد بن علی بابویہ قمی جو بڑے عالم اس فرقے
کے گذرے ہین اپنے رسالۂ اعتقادات مین لکھتے ہین **قولہ** یعنی اعتقاد ہمارا
قرآن مین یہ ہے کہ تحقیق قرآن جسکو اللہ تعالے نے اپنے پیغمبر پر

نازل کیا تھا وہی سب ہے جو اندتون مین موجود ہے اور وہی ہے جو لوگون
مین اور اونکے ہاتھ مین پایا جاتا ہے اس سے زیادہ نہین اور اسکی
سورتین لوگون کے نزدیک ایک سو چودہ اور ہمارے نزدیک والضحی
والم نشرح ایک سورہ ہے اور سورہ والفیل ولایلاف ایک سورہ ہے
اور جو شخص کہ نسبت کرتا ہے ہماری طرف کہ ہم کہتے ہین قرآن اس سے زائد
تھا وہ جھوٹا ہے الخ قولہ دوم فاضل طبرسی نے تفسیر مجمع البیان مین قول
سید مرتضی کا جو بہت بڑے عالم و مجتہد حضرات شیعہ امامیہ کے ہین یون
نقل کیا ہے قولہ یعنی البتہ قرآنکی صحت کا علم ایسا ہی جیسا شہرون اور
بڑے بڑے مشہور حادثون مین اور واقعون عرب کے شعرون لکھے
ہوے کا علم کیونکہ نقل کرنی قرآن مین بڑی کوشش اور بڑے سبب
تھے اور وہی قرآن کے مقدمہ مین اوس حد کو پہونچی جو ابنیاء مذکور مین
مین اوس حد کو نہین پہونچے اسلیے کہ قرآن نبوت کا ایک معجزہ اور شرعی
علمون اور دینی حکمونکا اصل ہے اور اسلام کے عالمون نے اوسکی محافظت اور
نگہداشت مین نہایت درجہ کوشش کیا یہانتک کہ قرآن مین حرکتون
اور قرأتون اور حرفون اور آیتون سے تھا اونہون نے اوسکو
یاد کر رکھا ہے اور معلوم ہے الخ اقول پس کیونکر ایسی سچی محافظت و
نگہداشت مین کیونکر ہو سکتا ہے کہ اومین تبدیل و تغیر و نقصان ہو گیا ہو

قول سوم محمد ابن حسن حر عاملی جو کہ بڑے محدث فرقۂ امامیہ اہل تشیع کے
ہین انھون نے ایک رسالہ اپنے بعض ہمعصر کی رد مین لکھا ہی **قولہ**
ہر کسیکہ تتبع اخبار و تفحص تواریخ و آثار نمودہ بعلیم یقینی میداند کہ قرآن در غایت
و اعلی درجۂ تواتر بودہ و آلاف صحابہ حفظ و نقل میکردند آنرا و در عہد رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجموع و مؤلف بود الخ **قول چہارم** صاحب مصائب النواصب
نے لکھا ہے **قولہ** یعنے جو لوگ کہ نسبت کرتے ہین ہماری طرف کہ شیعہ
کہتے ہین کہ قرآن مین کچھ تغیر ہوا سو یہہ قول جمہور امامیہ کا نہین اسکے قایل
گروہ قلیل ہین جسکا اعتبار نہین الخ **قول پنجم** ملا صادق شارح کلینی نے
بہی لکھا ہے **قولہ** یعنے ظاہر ہوگا قرآن اسی ترتیب سے جس ترتیب سے
کہ اب موجود ہے جب ظہور فرماوینگے بارہوین امام اور ایسے ہی مشہور
بہی ہوگا الخ **اقول** غرضکہ اسیطرح اور اور علماء حضرات شیعہ کی تصریح ہے
پس جبکہ جمہور اور بڑے بڑے عالم اس فرقہ کے قائل عدم تحریف
کے ہین بحدیکہ شیخ صدوق نے پکار دیا کہ جو ہماری طرف نسبت کرے
کہ ہم کہتے ہین کہ قرآن سے کچھ تغیر ہوا وہ جھوٹا ہے اور جو اسکے قائل ہوے
ہین اونکا اس فرقہ مین اعتبار نہین اور پہر اون غیر معتقدونکا قول ہی اونکے
عمل اور اعتقاد کے مخالف تہا کیونکہ وہ بہی نمازمین اور تلاوت مین اسی
قرآن کو پڑہتے پڑہاتے رہے لہذا اب ہٹو کر سمجھین صاحب صاف صاف

بالاخلاف منظر انصاف ملاحظہ فرماوین اور یہ چند اوراق دافع نفاق ملاحظہ
مین لاوین ہٹ دہرمی پر نہ اڑجاوین اپنے پادری صاحب کو سمجھاوین
اور راہ راست پر واپس آوین توہمات ابلیسی سے پیچھا چھڑاوین طمع
دنیا پر نہ اڑجاوین عاقبت بناوین پھر اگر اسپر بھی دیدۂ انصاف مین بینا
نہوا اور گوش ناحق نیوش شنوا نہو تو بحکم اسکے گر نہ بیند بروز شپرہ چشم چشمۂ
آفتاب را چہ گناہ **اقول** اب اسکا بھی کچھ جواب فرمائیگا یا ہمارے خطون کی
طرح سے خاموشی کھا جائیگا یا دم دبا جائیگا پھر آپ یون آگے ہین تحریر
فرماتے ہین **قولہ** واضح ہو کہ یہ فصاحت و بلاغت کا مقدمہ بڑا نازک
اور غور طلب ہے بہت سے مسلمان اسکی نسبت معتقد ہین اور بڑی
بڑی لن ترانیان لگاتے ہین اسلیے ہم بھی خیال بدگمان ناظرین کے
اسے پیش کرکے انصاف چاہتے ہین ہان اس معاملہ مین ایک
دقت درپیش ہے کہ کوئی کتاب اس فن یعنی فصاحت و بلاغت کے
قاعدون کی عربی زبان مین ایسے پائے نہین جاتے کہ جس سے
خوب معلوم ہوجاوے کہ فصاحت کے فلان فلان قاعدہ اور فلان
فلان رعایتین ہین تاکہ ہم یون قواعد سے قرآن کا مقابلہ کرکے اس
دعوی کی تصدیق یا تکذیب کرین اب شاید کوئی کہے کہ مختصر معانی مطول
اور تلخیص ملازادہ وغیرہ کتابین فصاحت کی مسلمانون کے پاس موجود ہین

اون کے مطابق ہو کہنا چاہیے تو جواب اسکا یہ ہے کہ یہ سب کتابین اون
لوگون کی تصنیف ہین جو مسلمان اور فصاحت قرآن کی بڑے معتقد تہے
اونہون نے یہ کتابین ایسے طور سے تصنیف کی ہین کہ یہ کتابین ہمارے
سامنے معتبر نہین ہو سکتین کہ ان قرآن کے مقلدون نے اسیطرح
پر یہ کتابین بنائی ہین کہ جو بولیان خلاف فصاحت قرآن مین نہین اونکے
لیے ایک ایک قاعدہ مقرر اور وضع کر لیا ہے اور اون مضمون کو فصاحت
مین داخل کر لیا ہے پس مسلمانون کو لازم تہا کہ علم فصاحت و بلاغت
مین اون فصحا کی تصانیف جو کہ قرآن کے مقابلہ سے پہلے عرب مین اور جو
اوسکو فصیح نہ جانتے تہے پیش کرتے اور اونکے کتب کے قواعد سے
قرآن کا مقابلہ کر کے دکہلاتے پر مسلمانون نے اون فصحا کی کتابین
گم کر ڈالین اور قرآن کے معتقد ہو کر اوسے کلام الہی فرض کر لیا اور
کہہ دیا کہ خدا سے زیادہ فصیح کون ہے الخ جواب ہم کہتے ہین کہ
انوار الفرقان مین دیکہیے اوسمین لکہا ہے قولہ کہ جب نزول قرآن شریف
شروع ہوا تو شیطان علیہ اللعن شیخ نجدی ملقب ہو کے کفار قریش کے
پاس آیا اور کہا کہ تم قرآن پر یہ اعتراض پیش کرو کہ قرآن مین جو یہ لفظ ہین
تحفہ پیش کی ہین یہ خلاف فصاحت اور محاورہ عرب کے ہین ایک تو
۱ تحذنا ھنیٔا اور دوسری لفظ کبارا امیر جعفر اقدس سے ثابت کیا ہے ۱

روز کے بعد آپ مسجد مین تشریف رکھتے تھے اور کفار قریش مین سے
بھی رئیس اور معترض اصحاب کے بھی بیٹھے تھے کہ ایک شخص بڑا ایرانی آدمی
نہایت بلیغ و پر محاورہ و بقول شخصی تم سے بھی زیادہ کید کا آمادہ میان
عزازیل کا دادا بڑا آبرو دار مکار گرم و سرد چشیدہ گرگ باران دیدہ اہل قریش
مین مرجع یہ نہایت خوش بیان و پسندیدہ آپ کی ملاقات کو آیا حضور
نے اوسکی بڑی تعظیم و تکریم کی اور ہاتھ اوٹھا کر اشارہ فرمایا کہ ادہر بیٹھیے
جب وہ ادہر بیٹھنے لگا تب پھر دوسری طرف کو اشارہ کیا کہ ادہر بیٹھیے
اسیطرح تکرر سکر راوسکو دہکایا تب وہ بیتابانہ یہی کلمات زبان پر لایا
کہ اتتخذنا ھزوا انا شیخا کبارا تب آپ مسکرائے اور اون منکران
قرآن سے متوجہ ہوکر فرمانے لگے شرمانے لگے کہ دیکھو یہ تم مین
بڑے فصیح ہین بلیغ ہین کبیر ہین جہاندیدہ ہین پیر ہین اب ان سے
پوچھو کہ آپ یہ کیا فرماتے ہین شرماتے ہین خلاف محاورہ کلمات
زبان پر لاتے ہین ہمکو بھی شرماتے ہین غرضکہ وہ لوگ دنگ ہوگئے
سکتے کے تو ہنگ ہوگئے پس مشفق من جواب دینا ہمارا کام ہے
جواب دندان شکن اسیکا نام ہے انشاء اللہ اس سے بھی بڑہکے
سنائینگے اگر حیات مستعار مین فرصت پائینگے تب تو آپ
جناب معلی القاب سے انعام پائینگے حور مقصورات فی الخیام

ہین رنگ لیان مچایٔین گے دوسرے یہ کہ یہہ جو آپ فرماتے ہین منہ کی
کہاتے ہین **قولہ** کہ جو کتب فصاحت مین تصنیف ہین اونکا ہم اعتبار نہین
کرتے وہ اہل اسلام نے موافق قرآن کے بنالین ہین **اقول** سو یہہ
ایسی بات ہے جیسے کوئی کہے کہ مجکو اپنی نسبت صحت ولدیت کی
اپنے والدین کی گواہی کا اعتبار نہین ہے اور دوسرا کوئی گواہ اونسے
زیادہ معتبر نہین ملتا تو اب فرمایٔے ہوش مین آیٔے یہہ کیا ٹہرا
لہذا ہمارا منہ نہ کہلوایٔے ہمسے ہیچ نہ بلوایٔے خدا سے ڈریے اہل علم
ہند کو بدنام نہ کریے سبحان اللہ کل تجویز آپکی آپ ہی پر منقلب ہوتی
ہے تقدیر ہنستی ہے تقریر روتی ہے ہماری تحریر کو کہیے کیسے موتی
پروتی ہے مین پوچہتا ہون کہ اگر مسلمانون نے وہ کتابین گہڑ لین
تہین تو عیسائی اور یہودی اور کفار عرب نے کیون نہ رکہا اور پہر اب
آپ پادریون سے کہہ کے کیون نہین تلاش کراتے دعوی بلادلیل
پیش کرنا اور زٹل قافیہ اوڑانا یہ کون قابلیت ہے الصاحب مدعاعلیہ
مدعی سے کہے کہ تو میرے دعویکا ثبوت دے یہہ کون قاعدہ
ہے اس سے کیا فائدہ ہے آپکے اعتراضات نے اگلی مثل
سیداحمدخانصاحب جج بنارس پچور باعی صادق آتی ہے رباعی
ہے کوئی چہچہوندر کہ ہوائی ہے یہہ + یا کرمک شب تاب کی جائی ہے یہہ

پھیلی ہوئی ہے صفحہ عارض پہ تمام ہے رکشنی پاک روشنائی سے
ہے اب اسکے بعد آپ فرماتے ہین قولہ کہ فصاحت کا یہ ہی
ایک قاعدہ ہے کہ مجیب کا جواب سائل کے سوال کے موافق ہونا
چاہیے اس درست قاعدہ کے موافق قرآن کے یہ آیہ جو سورہ بقرہ
کے ۲۶ رکوع مین ہے حالانکہ ۲ مین نہین ۲۶ مین ہے رہ گئی
یعنی یسئلونک ماذا ینفقون ترجمہ ای محمد تجسے پوچھتے ہین لوگ
کہ خدا کی راہ مین ہم کیا چیز خرچ کرین اپنی کھانا یا کپڑا جو بہتر ہو بتلا و محمد
صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن مین یہ جواب دیا قل ما
انفقتم من خیر فللوالدین والاقربین والیتمی والمساکین وابن السبیل
ترجمہ جو تم خیرات کرو باپ اور یتیمون اور مسکینون اور مسافرون
کو دیا کرو پس یہ جواب سوال کے موافق نہ ہوا جنہنے خرچ کرنیکی
چیز پوچھی تھی اوسنے خرچ کرنے کی جگہہ بتائی اسلیے یہ آیہ فصاحت سے
گر پڑی الجواب دیکھو اسمین کتنا ہیر پھیر کر کے آپنے جو ترجمہ
ملا یا ہے مولانا عبد القادر صاحب رحمہ اللہ علیہ کے ترجمہ مین فرماتے
ہین قولہ تجسے پوچھتے ہین کہ کیا چیز خرچ کرین تو کہہ جو چیز خرچ کرو سو ماں باپ
کو اور نزدیک کے ناتے والون کو اور یتیمون کو اور مسافرون کو دیا کرو اور
پھر فائدہ نمبر ۱ مین حاشیہ پر فرماتے ہین قولہ کہ لوگون نے پوچھا تھا

کہ مالون مین سے کس مال کا خرچ کرنا بہت ثواب ہے جواب فرمایا کہ مال کوئی ہو
والا جسقدر ٹھکانے سے خرچ ہو ثواب زیادہ ہے آخر آپ فرماتے ہین
کہ اس دہوکے بازی سے آپکو بجز اسکے کہ اپنا پردہ فاش کرنا ہے یا اور
بھی کچھ اس سے فائدہ متصور ہے لہذا جو شخص ہین صاحب برہان و دلیل ہین
اسی جواب کو کل ہر پھیلا لین گے آپکو جھوٹا بتلا دین گے ہین اسیطرح
آپ ایسے جہوٹے مترجمون نے توراۃ و انجیل کا جو ترجمہ کیا محض بیدیانتی
سے جو چاہا خلاف منشا مثل منشی ظہیر الدین صاحب بلگرامی معدن ادہامی
کلام خدا کا ترجمہ کر دیا حتے کہ وہ ایک نئی چیز ہو گئی صفحہ صداقت سے دہو گئی
خیال فرمایئے جب آپنے ایک آیۂ قرآنی مین اتنا ایر پھیر کیا ہے تو پھر آپسے
تو اور بھی مرتدین گذرے ہین انہون نے کیا معلوم کیا کچھ نکیا ہوگا غلا آخرت
اپنی گردن پر لیا ہوگا کیا خوب آپکے لغوتے کل کو نہ چھوڑا خوب ہوا جو اہل
اسلام سے منہ موڑا اگر آپ اودہر نہ جاتے تو اہل اسلام کس نظر سے آپ کو
اور آپکے اگلون کو جھوٹا بتلاتے خیر آمدم بمطلب اسکے بعد آپنے ایک تنبیہ
قائم کرکے یہہ بیان کیا ہے بہت سی لمبی چوڑی تقریر جسکو ہذیان کہتے
ہین بک کے یہہ خلاصہ نکالا ہے **قولہ** کہ محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے قرآن شریف مین بہت گردو نواح کے بولیون کی بھرتی کی ہے اور
بولیون کا بیان کرکے ایک فہرست بھی لکھی ہے ہوا اور اوسپر یہہ طعن کی ہے

کہ جو لوگ ملک ملک کی سیاح ہوتے ہین وہ سب زبانین جانتے ہین
جیسے مثلاً دلال ہین کہ اونکی بولی الگ ہے یا ور سبطرف کی بولی جدا جدا
ہے غرضکہ منشا آپکا یہ ہے کہ جناب رسالت پناہ فصیح نہ تھے اگر فصیح
ہوتے تو گنواری بولی جو عرب کے دہقانیونکا محاورہ ہے نہ بولتے
چنانچہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کو آپنے محاورۂ اہل فارس قرار دیکر فرمایا ہے
کہ یہ سلمان فارسی سے پایا ہوگا اسیطرح اور فقرات چند قرآن کے بیان
کرکے لکھا ہے کہ فلان ضلع کے عرب سے محاورہ ہی فصاحت سے
خارج ہے اب یہ کہنا اونکا کہ تم لوگ اسکے برابر نہین بنا سکتے ہو اسکے
کیا معنی ہین وہ تو فصیح ہی نہ تھے او مین تو لغات وحشیہ اور محاورات
اجنبیہ کی بھرتی ہے اوس سے تو عمدہ بھرتی کی کتاب مقامات حریری
ہے الخ جواب کہتا ہون مین کہ یہ بیان آپ کا اونٹ کا پاد ہے
نہ زمین کا نہ آسمان کا فقط وسوسہ شیطان کا اسواسطے کہ تمام عالم جانتا ہے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امی محض تھے یا آنکہ زبان عربی حسب محاورہ
ملک کے بول سکتے تھے تو اب فرمایئے کہ کل محاورات دور دراز ملکون
کی بولیان درست اور سنجیدہ حسب محاورہ اونکے کے باوصف
علمیت نہونے کے آپکو کیونکر معلوم ہوئین اگر آدمی تمام عمر صرف کرے
تو دو چار ملکون کی بولی اور محاورہ ٹھیک ٹھیک نہین جان سکتا لہذا

ثابت ہوا کہ یہہ کام خاصۂ خدا سے تعالے کا ہے کہ وہ سب زبانون کا
بانی ہے اوسنے بلا شبہ اپنے فرشتہ جبرئیل امین کی معرفت سب
ملکون کی محاورہ مین قرآن شریف کو نازل فرمایا کہ جانو تم کہ اگر یہہ پیغمبر برحق نہین
ہین تو سیکڑون ملکون کی بولی اور محاورات آپکو کیونکر معلوم ہوسے
سبحان اللہ کوئی تشخیص آپ کی ہم منافی مطلب خود نہین پاسکتے ہین
پس معلوم ہوا کہ آپ ہمکو تصدیق رسالت و قرآن شریف کی اوس پردہ مین
جاکر بتاتے ہین خیر اگر یہی بات ہے تو ہم بھی آپ کو مرحبا کہہ سناتے ہین
مشفق من یہ لطیفہ ہمارا قابل تحریر ہے دل پذیر ہے نے نظیر ہے
اگر سچے عیسائی سمجہ جائینگے تو یقین ہے کہ ہمکو مرحبا فرمائینگے
آپ کو شرمائینگے مکار و ناہنجار بنائینگے اور یہہ جو آپنے فرمایا **قوله**
کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم محاورۂ فارس ہے سلمان فارسی سے پایا ہوگا
بھلا آپ تو فارسی دان ہین قابلیت کے بیوقوف خان ہین زبان پہلوی
جو فارسی خاص ہے بالاختصاص ہے اوسمین تو خدا کا نام یزدان و
اہرمن آیا ہے یہ کیا اعتراض بیہودہ آپنے فرمایا ہے غرضکہ آپنے
خوب کام کیا ہے جو گرجا مین بیگ کے اپنا نام کیا جیسے کہتے ہین کہ بڑہیا
مری تو مری آگرہ تو دیکہا خیر اب ہم آپکو سلام کرتے ہین آگے بڑہتے ہین اگر
نقصان کو آپنے تمہ فصل اول باب ہشتم قرار دیکے یہ تقریر بہا نکی ہے **قوله**

کہ اس تتمہ مین ہم یہ بات دکھلاتے ہین کہ قرآن شریف کے بعض فقرے
فصاحت و بلاغت لفظی و معنوی سے اور رعایات سے خالی ہین اسپر
آپ یون فرماتے ہین الی قوله یعنے پہلا فقرہ بسم اللہ الرحمن الرحیم
یعنے معاذ اللہ یہ پہلی آیہ قرآن کی غلط ہے اور فصاحت سے خارج ہے
عام لوگون کی سی گفتگو ہے کیونکہ لفظ رحیم بہ نسبت رحمن کے عام ہے
اور رحیم ادنی ہے اور رحمن اعلی ہے فصحای عرب کی عادت ہے
کہ صفات مین اعلی سے ادنی کی طرف ترقی کیا کرتے ہین محمد صاحب نے
ادنے سے اعلی کی طرف الٹی ترقی کی پس انکو یہ کہنا چاہیے تھا
بسم اللہ الرحیم الرحمن جواب آپ علمیت ہی بتلاتے ہین اور یہ پٹ
کے نیچے بیوقوف ہی بنے جاتے ہین دیکھو انوار الفرقان مین ہے کہ ثعلب و زجاج
یا فراو زجاج کے نزدیک یہ لفظ عبری ہے اگر عربی ہوتی اسکے بعد رحیم کا ذکر
نہ فائدہ ہوتا معدن الجواہر مین ہے کہ تقلیل مردود ہی جائز ہے
کہ اس تکریر مین تاکید کا فائدہ منظور ہووے پس صحیح یہ ہے کہ یہ
عربی ہے لیکن ہر گاہ کہ توریت مین مذکور اور اہل کتاب کی زبان پر مشہور
تھا تو اس سے تو یہم پیدا ہوا کہ یہ اسم عبرانی ہے تفسیر قرطبی مین ہے
کہ علی القدر یہ عبرتی بعض کہتے ہین کہ یہ اسم مشتق نہین ہے اسلیئے
کہ خدا سے مخصوص اسم ہے اگر مشتق ہوتا تو موجود کے ساتھ

اتصال پاتا اور رحمن العباد کہنا صحیح ہوتا ظاہر ہے کہ رحمن کا لفظ تمام
قرآن مین ستاون جگہہ آیا اور رحیم کے سوا کسی دوسرے نام باریتعالے
سے اتصال نہین پایا جواہر التفسیر مین ہے کہ اس لفظ کو نصارے
اپنی زبان مین رحما یا رحمایہ ہاے ہوز سے کہتے ہین اسواسطے بعض حواشی
مین ہے کہ بعض علما کے نزدیک یہ اسم سریانی ہے معدن الجواہر
مین ہے کہ اصح یہہ ہے کہ یہ اسم عربی ہے تواب خیال فرمائیے
کہ از روے قاعدہ اور تحقیقات قدماکے جبکہ معلوم ہوگیا کہ یہہ اسم
بجز لفظ رحیم کے کسی دوسرے نام باریتعالی سے اتصال نہین پایا
تو اب بسم اللہ مین اللہ جلشانہ نے باتصال رحیم رحمن کو مقدم کرکے
ٹھیرایا کہ قاعدہ اور فصاحت سے دور نہ پڑے اور اگر بموجب تشخیص باطلہ
آپکے پہلے رحیم اور پھر رحمن فرماتا تو فصاحت مین فرق آجاتا اور یہہ
جو آپنے فرمایا **قولہ** اہل عرب صفات مین ادنے سے اعلے کیطرف
ترقی کیا کرتے ہین وہ قاعدہ تمام سے یا کوئی فقرہ بنام نہاد کسی قدماے
عرب کے گرہ کی بنا ہے پہلو تو ایک شعر عرب کا یاد ہے آپکے
پیش کرتے ہین ہکذا۔ رایت صبیا علی قصیر یحمل البدر والہلالا فقلت یا سیدی
فقال لی او فقلت لی لی فقال لالا+ اور پھر ہم تو دیکھتے ہین کہ ابھی غدر
مین حکام کمپنی بہادر نے کہ دانایان فرنگ مشہور ہین اسلیے کو رجوع کیا

مابین ادس نے پرہاتہہ ڈالا اور سوا اسکے آپ تو فصاحت مین گفتگو کرتے تھے
اسکے ملے اور ادس کا ذکر فضول تہا اب سنیے دوسرا فقرہ **قولہ** یعنی آپ
فرماتے ہین ایاک نعبد وایاک نستعین آپکا اعتراض یہہ بھی غلط ہے
اور عام لوگونکی سی گفتگو ہے کیونکہ پہلے خدا سے مدد مانگنی چاہیے
ترتیب کے برخلاف ایسے مدعی فصاحت کو بولنا نہ چاہیے تہا الخ **جواب**
تفسیر دیکھیے یعنے ہم تیرے ہی بندگی کرین اور تجہہ سے مدد چاہین بحرالدر
مین ہے ایاک تہا مشتق اوی الیہ سے یا اواہ سے بمعنی ضم الیہ
گویا بندہ کہتا ہے الیک القطع بالعبادۃ والاستعانۃ تجہی تک ہم چہوٹ
آتے ہین بندگی کرنے کو اور مدد چاہنے کو اسرار فاتحہ وغیرہ مین ہے
کہ ایا ضمیر ہے کہ ہمیشہ مضاف ہوتا ہے اپنے ملحقات کی طرف اور
یہ ملحقات تین چیز ہین خطاب کا کاف اور غیبت کے ہا اور تکلم کے یا جیسے
ایاک ایاہ ایای بسبق ملحقات ثلثہ سیبویہ اور اخفش کے نزدیک مفعول ہین
نصب کے محل مین واقع جیسے رایتک کا کاف اور انت کی تا اور
خلیل کہتا ہے کہ یہہ تینون مضاف ہین جر کے محل مین پڑے ہوئے
کیونکہ عرب کہتے ہین اذا بلغ الرجل ستین فایاہ وایا الشواب اور جمہور
کا یہہ مذہب ہے کہ یہہ ہرگز اعراب کے محل مین نہین اسواسطے کہ ایا ضمیر ہے
اور ضمیر کسیکی طرف مضاف نہین ہوتی اور بعضے بصری قایل ہین کہ یہہ

ملحقات تنہا ضمیر ہین اور ایا عمد ہے اور بعضے کوئی قائل ہین کہ ایا مع
الملحقات ضمیر ہے اور ابن عصفور سے مروی ہے کہ ایا اسم ظاہر ہے
بمعنے نفس کہ بعض حروف کی طرف مضاف ہوتا ہے اس تقدیر پر ایاک
نعبد و ایاک نستعین کے یہہ معنی ہوے کہ تیرے ہی ذات کو پوجتے
ہین ہم اور تیرے ہی ذات سے مدد مانگتے ہین ہم پہر دیکہو عبد اللہ ابن
مبارک فرماتے ہین **قولہ** کہ عبودیت یہہ ہے کہ ہر حال مین آدمی خدا کا بندہ
رہے جیسا کہ ہر حال مین خدا بندیکا رب ہے اور بندہ خادم نہ چاہے
جب بندے نے خادم چاہا عبودیت کی حد سے نکلا اور عبودیت حفظ
حدود ہے اور وفا بالعہود اور رضا بموجود اور ترک طلب مفقود آپکی طرح
نہین کہ حد سر پایا اور ادہر ڈہل گئے حضرت سری سقطی فرماتے ہین **قولہ**
کہ عبودیت یہہ ہے کہ دعونکو اہمال کرے اور اون تینونکو احتمال اور حب
مولی کا خیال رکہے ارباب تحقیق افادہ فرماتے ہین کہ ان تینون مرتبون
کے لیے تین قسم کے لوگ مخصوص ہین عبادت اہل شریعت کے ساتہہ
خاص ہے اور عبودیت اہل طریقت کے ساتہہ اور عبودت اہل حقیقت کے
ساتہہ ارباب تدقیق فرماتے ہین کہ عبادت اہل محاضرہ کا منصب ہے اور عبودیت
اہل مکاشفہ کی خدمت اور عبودت اہل مشاہدہ کی منزلت محاضرہ حضور قلب
ہے کہ قال و قیل اور استدلال و دلیل سے حاصل ہوتا ہے اور مکاشفہ

حضور قلب ہے کہ قال وقیل اور استدلال دلیل کی بغیر حاصل ہوتا ہے
اس مرتبہ مین ریب کی دواعی اور عیب کے حجت بالکلیہ اوٹھہ جاتی ہے
حیران ہونگے آپ کیا ہمین کے بقول مخفی اندہے کے آگے روئے
اپنے دیدے کھووے اب دیکھیے حسب بیان ہمارے کے ہمین
نے ترتیبی کیا ہوئی بلکہ عین ترتیب اور قاعدہ ادا ہوا کہ ہم آپکے مطیع
ہین اسواسطے آپسے مددچاہتے ہین جواہر تفسیر وغیرہ مین ہے کہ ارباب
عرفان فرماتے ہین قولہ استعین بمعنے طلب عون اور طلب معونت
نہین بلکہ بمعنی طلب عین اور طلب معاینہ ہے یعنے الٰہی ہمکو وہ مرتبہ عنایت
ہو کہ عبادت کے وقت معاینہ کے مقام مین پہونچین گویا تجھکو بچشم
سر دیکھین ومنازل السائرین اور رحل الرحال وغیرہ مین ہے کہ اس معاینہ
کے تین مرتبے ہین ایک معاینہ ابصار ہے حواس ظاہرہ اور حواس باطنہ اور راون
حواسون کے مدرکات کا ادراک ہے اسطور پر کہ اسکے سبب مبدع
اور موجد کیطرف توجہ تام ہووے دوسرا معاینہ قلب کہ وہ اشیا کے
حقایق کو جانتا ہے اسطرح پر کہ ریب اور شک کو اصلا گنجایش نہ رہی
ہے تیسرا معاینہ روح و حق سبحانہ کا مشاہدہ ہے عیانا بس استعین کا قائل
فراخور حوصلہ معاینہ کے سرمرہون کو طلب کرتا ہے اور حسب استعداد
فیاض مطلق اور جواد حق سے فیض جود پاتا ہے بس آپکی تو ہیچ کی بھی ہو چکا

لبی ہین ان جو بات کو کیا سمجھو گے کالج آگرہ مین اس تلقین کا کہان
ٹھکانا تھا وہان تو فقط بہکانا تھا مناسب ہے کچہ دن ہم سے سبق لیجے
ہماری جوتیان سیدہی کیجیے ورنہ دون کی تو نہ لیجیے دوسرے یہ کہ
مین پوچھتا ہون کہ اگر آپسے کوئی پوچھ بیٹھے اسمقام پر کہ آپ عیسائی ہوے
ہین تو بہلا بتلاییے کہ حسب اعتقاد نے بنیاد آپکے اللہ تعالے نے
حضرت مسیح علیہ السلام کو اپنا بیٹا بتلایا ہے تو پہر بیٹے کے ہوتے
اوسنے پہلے بہت انبیا اور مرسلین مثل حضرت موسی وابراہیم وغیرہ بہیجے
اسکے بعد اپنا بیٹا یعنے حضرت مسیح علیہ السلام کو کیون بہیجا اُسکو چاہیے
تہا کہ پہلے اپنے فرزند دلبند کو بہیجتا پہر اور مرسلان کو بہیجتا یہ بہی خلاف
ترتیب ہے اوس حاکم صاحب ترتیب سے یہ حرکت عجیب ہے تو پہر کیا جواب
دیجیے گا یا الزام تثلیثی قائم کیجیے گا مگر ہان اگر یہہ عذر قایم کیجیے گا کہ پہلے
خدا نے اپنے بندے یا دوست یا مصاحب واسطے ہدایت اپنے
مخلوق کے بہیجے کہ شاید لوگ راہ پر آوین جب لوگون نے اونکا
کہنا نہ مانا تب اوسنے معاذاللہ اپنے بیٹے اکلوتے مسیح کو کل اختیار
دیکے اور اپنا قائم مقام کرکے بہیجا سو اونکو حسب عقیدہ باطلہ آپکے
مخلوق نے صلیب ہی دیدیا تو اب صاف ثابت ہو جاویگا کہ اب جو بعد
بیٹے کے مبعوث ہوا وہ خدا ہے تہا تو کیا جواب دیجیے گا آپ کو تو

انکار رسالت ہے اور یہان خدائی ثابت ہوئی جاتی ہے بیت ناظم
کہ از رقیبان دہن کشادہ اگذشتم گوشت خاک باہم بر باد رفتہ باشد
لہذا آدمی کو مناسب ہے کہ پہلے سوال کا جواب سوچ لے تب سوال کرے
قدم کو جادہ راستی سے باہر نہ دہرے مشفق من بیوقوت کی یہی پہچان
ہے کہ دوسرون کو بیوقوف جانتا ہے کسیکی نہین مانتا ہے اب آپ
کہین گے کہ ستمنی یہ ٹھٹھہ بازی کی ہے یا کفر بکا ہے سو ہمنے جہوٹہ
نہین کہا مثلا دس بات از روی علم کے کہین اوسکے بعد ایک آدہ لبید بہی
لگادیا کیا نقصان ہے کہ یہ قول مشہور ہے ❋ اسپ را قمچی وہندی
را لبد بادرا یاران دباران را منّا اور مثل ہندی بہی عام ہے بُرا نہ مانیو کا
بنا دینا ہمارا کام ہے قول ہندی ہے لہٰذا — لات کا دیوبات سے نہین
مانتا ہے نیک و بد نہین پہچانتا ہے پہر تیسرا فقرہ یعنی آپ فرماتے
ہین **قولہ** یخادعون اللہ والذین آمنوا ترجمہ منافق لوگ خدا کو اور مسلمانون
کو فریب دیتے ہین یہ محض غلط ہے کیونکہ خدا عالم الغیب ہے اسکو
کوئی فریب نہین دیسکتا ہان مسلمان البتہ فریب مین آسکتے ہین سو
اوسنے مسلمانون کو جدا بیان کیا ہے پس یہ کلام بلیغ نہین ہے الخ
جواب حقیقت مین خدا سچ فرماتا ہے بلکہ اپنی غیب دانی جتاتا ہے
کہ منافق خدا اور مسلمانون کو فریب دیتے ہین دیکہو ایک تم ہی ہو کہ

جہوٹی کتابین چہاپ چہاپ کے بانٹتے ہو یہ فریب نہین ہے اور خدا کا
فریب دینا یہہ معنی نہین کہ یعنے ہرچند کہ دہریہ ومرتد ہو گئے ہو اوسپر بہی
انہنے تئین حق پر بتلاتے ہو اور عالم الغیبی کے یہہ معنی نہین ہین کہ اوسکو
کوئی فریب نہین دیسکتا بلکہ اوسکے یہہ معنی ہین کہ وہ اول وآخر اور ظاہر و
پوشیدہ جانتا ہے اور یہہ جو آپنے فرمایا قولہ کہ ہان مسلمان فریب
مین آسکتے ہین یہہ بہی جہوٹہ ہے جو مسلمان مسلم الایمان کامل الایقان
ہین وہ کبہو منافق کیا شیطان عدو انسان کے دہوکے مین بہی نہین
آسکتے اور جو مثل آپکے شیطان یا اوسکے کسی پادری کے کہنے
مین آ گئے اسلام سے دم دبا گئے وہ ازل مین خدا کے نزدیک
منافق مقرر ہو چکے تہے گو بعد عرصہ کے دنیا مین ظاہر ہوے
ایصاحب مسلمانی کچہ گائے کے گوشت کہانے پر منحصر نہین ہے
ورنہ لازم آتا ہے کہ سب سے بڑے مسلمان چمار ہوتے جو کہرے
گائے کہاتے ہین نہ جیتے چہوڑین نہ مرے اسیطرح آپنے اور بہت
فقرے قرآن شریف سے بیان کیے ہین اور اعتراضات لایعنی لکہی
ہین کفر بکا ہے لہذا ہمارا ان اتنے ہی پر اکتفا کے گئی بس اب ہم دوسری
ایکہی دفعہ پر دفعہ بیاتے ہین آپ کو شرماتے ہین دفعہ ۱۴ فصل دوم
قرآن کی اون آیات کے بیان مین جو آپسمین مخالف ہین اس فصل

سنے اصل مین آپ یون بول چلے ہین میزان بجز دی ہین اسے تئین
تول چلے ہین **قولہ** یعنے واضح ہو کہ مؤلف اعجاز عیسوی نے ہماری
پاک کتاب یعنی بیبل سے بڑی کوشش کرکے اس قسم کے آیات
بہت نکال کے پیش کیے ہین جنکا جواب دیا گیا اور بتلا یا گیا کہ انمین
ہرگز مخالفت نہین ہے پر آب یہہ کہتے ہین ہم کہ قرآن مین وہ آیتین
جو آپسمین مخالفت رکہتی ہین کسقدر ہین جنسے ثابت ہوتا ہے کہ قرآن
کلام الٰہی نہین ہے اور کوئی علماء محمدی اوسکا جواب نہین دیسکتا اگرچہ
قرآن ایک چہوٹی سی کتاب ہے پر اس قسم کے آیات اوسمین بہت
ہین پر اس قسم چند مقامات بطور نمونہ کے دکہلاتا ہے **الی قولہ** سورہ
نسا مین لکہا ہے افلا یتدبرون القرآن ولو کان من عند غیر اللہ لوجدوا
فیہ اختلافا کثیرا۔ ترجمہ کیا تم قرآن مین فکر نہین کرتے اگر یہہ خدا کا کلام
نہوتا تو تم اسمین اختلاف بہت پاتے مراد محمد صاحب کی یہ ہے کہ قرآن
مین اختلاف نہین ہے اگر تم اسمین اختلاف پاؤ تو جان تو کہ یہہ خدا
کا کلام نہین ہے الخ اسپر آپ فرماتے ہین **قولہ** کہ قرآن بقول محمد صاحب
خود کلام اللہ نہین ہے کیونکہ اوسمین بہت اختلاف موجود ہے
پہلا اختلاف سورہ بقر مین ہے ذلک الکتاب لاریب فیہ۔ ترجمہ اس
کتاب مین کسیطرح کچہ شک نہین ہے پہر کہا وان کنتم فی ریب مما

نزلنا علی عبدنا ترجمہ اگر تملو قرآن کی نسبت کچہ شک ہے الخ اسپر آپ
فرماتے ہین قولہ کہ پہلے بطور استغراق نفی شک کے تہے دوسرے
مین وجود شک ثابت کیا الخ جواب واہ واہ صاحب کیا خوب سوجہتی
ہے کیا خوب عقل خوردہ ہین آپکی یوجہتی ہے دیکہو تم سے پہلے بہت
بیدین دشمن دین متبین اہل محاورہ عرب مین سے تہے کسی نے یہہ اعتراض
اختلاف نہ بتایا کیا آپسے زیادہ کوئی صاحب ادراک اور صاحب علم بیباک
سفاک ناپاک نہین ہوا اب بارہ سو ۹۶ برس کے بعد ورین جزیرہ ہندوستان
بقول شخصے لسن ہین زعفران باطل کنندہ قرآن واجب الادغان مثبت
نبوت پیغمبر آخرالزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم ہی ہوے ہو کہا نکا مطلب
کہان لگاتے ہو نفی و استغراق کی نظیر لاتے ہو خلقت کو دہوکا بتلاتے
ہو آپکو جہوٹا بناتے ہو خانہ آخرت آگ سے پاٹتے ہو بگاڑے شگون
بد کے لیے اپنی ناک آپ کاٹتے ہو ہمسے سنیے پہلی آیہ کا منشا یہہ ہے
کہ کفار اوسوقت مین خدا و رسول کی اور کتاب اللہ کی منکر تہے بتون کو خدا
اور شیاطینونکو اپنا پیغمبر اور اپنے آبا و اجداد کے بیانات کو کتاب اللہ
جانتے تہے اونکے جواب مین اللہ تعالے یون خطاب کرتا ہے
یعنی الم ذلک الکتاب لاریب فیہ الف لام سے مراد اللہ جو کہ اسم ذات
ہے اور میم سے مراد محمد حبیبے دنیا مین سبہے ایسے کنایات کیا کرتے ہین

یعنی فلان معیم یسبر یا الام لیسر او ر ذالک الکتاب سے مراد قرآن اور لاریب فیہ
سے یہہ مطلب ٹھرا یعنی اسمین کچھ شک نہین ہے یہہ لوگ جہوٹے ہین
جو تجکو امی رسول ہمارے میرے سوا او معبود یا رسول بوجود یا دوسری
کتاب تالبود کی طرف بلاتے ہین تو کہا نہ ان الکا الخ اور دوسری آیہ کا نشا
اور مقام دیکھیے الکل سمجھ علیہ نہ سمجھیے ذرا اور پردہ ہجاے ہٹ دہری
پر نہ اڑ جاییے یعنی شروع رکوع جسکو شروع مطلب کہتے ہین پڑہ آیے
یعنے اللہ تعالی جل شانہ نسبت اپنی مخلوقات کے مخاطب ہوکر فرماتا
ہے ترجمہ لوگو بندگی کرو اپنے رب کی جسنے بنا دیا تمکو زمین بچہونا
اور آسمان عمارت اور اوتارا آسمان سے پانی پہر نکالے اوس سے میوہ
کہانا تمہارا سو نہ ٹھراؤ اللہ کے برابر کوئی اور تم جانتے ہو الخ اب
کہتا ہے اور اگر ہو تم شک مین اس کلام سے جو اوتارا ہمنے اپنے
بندے پر تو لے آو ایک سورت اس قسم کی اور بلاؤ اونکو جنکو پکارتے
ہو اللہ کے سوا الخ از موضح القرآن اب فرماییے آپکا کید فانی ہوگیا
دودہ کا دودہ پانی کا پانی ہوگیا آپکا بیان جہوٹی کہانی ہوگیا شیطان
علیہ اللعن آپکے سرہانے رہ گیا اور یہہ جو آپنے فرمایا کہ مصنف
اعجاز عیسوی نے ہماری پاک کتابون سے اختلاف بتلایا ہے
اسلیے ہم بہی قرآن مین اختلاف بتلاتے ہین الخ اقول اس سے

ثابت ہوا کہ یہ بیان آپکا فقط ضد کے سبب سے ہے یا وقت کو ٹالنا
پادری صاحبونکو ساتھ مین ٹالنا آگا نہ دیکھنا پیچھا نہ سنبھالنا مراد ہے
یا آپکا یہ منشا ہوگا کہ صاحب تقل مسلمان سمجھہ جائینگے کہ یہ شخص مسلمان
ہے فقط پادری صاحبونکے مال کھانے دہوکا دینے کے لیے
اودہر سے گفتگو کرتا ہے سو یہ محض فضول ہے ہمارے یہان اسلام
مین فتوی ظاہری پر ہے باطن سے کچھ تعلق نہین مگر ہان یہ البتہ
ہم کہتے ہین کہ اگر آپ اودہر نہ جاتے تو اس طرح کی اودہیڑ بن کیونکر بتلاتے
غیر اگر گمان ہمارا صحیح ہے تو آپنے اسوقت آخر مین خوب کام بنایا
جو شیطان سے بہی چونا لگایا اب دیکھو انجیل مروجہ حال کا حال اور اوسکا
بالکل ہر ایک فقرہ ایک سے دوسرا غیر ہے عجب طرح کی سیر ہے ربط
ہے نہ ضبط ہے بلکہ بالکل مضمون مہمل سراسر خبط ہے **قولہ** لوقا کی انجیل باب
۷ آیہ ۳۴- انسان کا بیٹا کہاتا پیتا آیا اور تم کہتے ہو دیکہو کہاؤ اور شرابی
خراج گیر اوسکا دوست اور حکمت اپنے فرزندون سے تصدیق کیجاتی ہے
الخ اب کہیے یہ کیسی بات ہے نہ ربط اگر فرمایئے کہ یہ حضرت
مسیح کا اشارہ ہے تو پہر اونکا ابن اللہ ہونا فوت ہوا کہ یہان حواریصاحب
انسان کا بیٹا فرماتے ہین اور شرابی خراج گیر اونکا دوست بتاتی ہین۔
حالانکہ ایسا نہین ہوسکتا کہ بہلا آدمی پیغمبر کا دوست ہوا اور حکمت اپنے

فرزندون سے تصدیق کیجاتی ہے یہ بھی غلط اور محض واہیات بات ہے فرزند تو اکر باپ گدہا بھی ہو او سے حکیم بوعلی سینا جانین سگے سکا او کہا مانین سگے ہان اگر کوئی حکیم حکیم کی تصدیق کرے تو البتہ ہوسکتا ہی سبحان اللہ آپ زبردستی شیخی مارتے ہین اپنا ٹینٹ نہین دیکھتے بگانی پہلی نہارتے ہین اب توراۃ کو دیکھیئے جو کہ اول طبقہ میں ہے فصل اول کتاب ایوب آیہ پہلی **قولہ** وایوب دیگر جواب دادہ گفت کلام رامتوجہ شدہ بشنوید واین بجای تسلیہای شما باشد بمن متحمل شوید تا بگویم و بعد از گفتگویم مستہزا نمائید آیا نالہ من با دمی بود اگر چنین می بود چرا روحم تنگ نمیشد الخ **اقول** اب فرمایئے کہ یہ کیا بات ہے جو بنام ایوب پیغمبر علیہ السلام کتاب اللہ مین درج ہے یعنے یہ جو فرماتے ہین کہ اگر نالہ میرا آدمی کی طرف سے تہا تو میری روح کیون تنگ ہوتی الخ تمام دنیا جانتی ہے اور آپ بھی جانتے ہونگے کہ حضرت ایوب علیہ السلام کے تمام جسم مبارک مین کیڑے پڑ گئے تھے اب اگر آپ کہین کہ یہ ذکر ایوب کا بطور قصص گذشتہ جیسا کہ قرآن شریف مین مرسلین کا ذکر آیا ہے اسیطرح یہان بھی خدا تعالے نے حضرت ایوب کا ذکر فرمایا ہے تو یہان خدا کا نام بھی نہین کہ خدا نے فلانے پیغمبر کو یہ خبر دی کہ ایوب کے حال سے ہے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی شخص

اسمٰعیل انعام کرتے ہا ہے کہ ایوب نے یون کہا ہان اگر یہ کہیے کہ
او سے عزازیم کنندہ کے یہ خرفات سب باجواریان ناخواندہ کے
حرکات سے ہے تو مجبوری ہے لہذا اگر آپ سچے عیسائی ہوے ہو تو
مولوی صفدر علی صاحب کو بھی جبل بورست بلوا لیجیے کوئی جواب معقول لکھو
تحریر فرمائیے طمع دنیا پر جھوٹھ کو سچ نہ بتایئے الخ پہر دوسرا اختلاف
بقرہ مین ہے **قوله** الا یکلمهم الله یوم القیامة پہر کہا وربکم لنسئلنهم عما کانوا یعملون
اسپر آپ فرماتے ہین **قوله** پہلے کہا خدا اون کافرون سے بات نکریگا
پہر کہا اے محمد تیرے رب کی قسم ہے ہم اون سب سے جو کچھ انہون نے
کیا ہے پوچھینگے لیس ایک آیہ ان دونون مین سے باطل ہے کیونکہ ایک
جگہہ کہتا ہے کہ مین کسی کافر سے بات ہی نکرونگا دوسری جگہہ کہتا ہے
پوچھونگا الخ جواب پہلی جگہہ بات نکرنے سے مراد یہ ہے کہ مین اون
سے ناراض محض ہون جیسے کہتے ہین کہ فلانا فلانے سے ایسا ناراض
تھا کہ بات ہی نہ کی اور دوسری جگہہ کا منشا یہ ہے کہ کوئی یہ سمجھے
کہ اللہ تعالے اب اون سے کچھ مواخذہ نہ کریگا بلکہ ایک ایک خطا و جنبہ کا
کچھ واگذاشت نہوگا کیا خوب شاید آپ بھی سمجھ کے مرتد ہوے ہونگے
جب ہم مرتد ہو جاینگے تو خدا ہمسے کچھ پوچھیگا نہین ہو یہ خیر ہے
پہر تیسرا اختلاف آل عمران مین ہے **قوله** کتاب الحکمت آیاتہ ترجمہ

اس کتاب کی یعنے قرآن کے سارے آیہ محکم ہین الی قولہ یعنے
کہلا کہلی اپنے مطلب پر دلالت کرتے ہین دوسری جگہہ کہتا ہے منہ
آیات محکمات واخر متشابہات۔ ترجمہ یعنے کچہ آیتین اس قرآن مین محکم
ہین اور کچہ متشابہ یعنے کچہ کہلا کہلی کچہ گول گول ایسی ایک یہ باطل ہے الخ
جواب واہ سبحان اللہ بلکہ لعنت اللہ کیا بات ہے قرآن کا ترجمہ جب
یوچہتے ہی سو پوچہے مجنون سے کسی نے پوچہا تہا کہ یزید پلید اور امام حسین
علیہ السلام جب لڑتے تہے حق کسکا تہا کہا لیلی کا ویسے ہی آپ بہی فرماتے
ہین ایصاحب پہلے جا یہ معنی ہین کہ اس قرآن کے آیہ مضبوط ہین یعنے مثل
توریت و انجیل اسمین تغیر و تبدل نہوگا اور دوسری جگہہ کا مطلب یہ ہے
کہ متشابہات بہی اسمین ہین کہ منافقونکو اکثر جا بجا شبہ پڑینگے
یا منافق اکثر جا شبہہ ڈالینگے جیسے اب تم ڈالتے ہو یا متشابہات
سے حروف مقطعات مراد ہین جیسا کہ مفسرون نے تفسیرن مین لکہا ہی
الخ پہر جو تہا اختلاف قولہ انی متوفیک و رافعک الی۔ ترجمہ ای عیسے
مین تجہے مارونگا اور اپنی طرف اوٹہالونگا الی قولہ پہر کہتا ہے ما قتلوہ
وما صلبوہ ولکن شبہ لہم ترجمہ یعنی نہ عیسے کو مارا نہ اوسے سولی دیا مگر
اونکو شبہہ پڑگیا الخ اس صورتمین ایک آیہ قرآن کی غلط ہے اور رہ وہ
جو ملانے لاہور کے کہتے ہین کہ لفظ متوفیک وفات سے مشتق

معنین سے غلط ہے اور یہ جملہ ضرور وفات سے مشتق ہے تفسیرون
مین دیکھو الخ جواب مین کہتا ہون آپ بات کا منشا و سیاق کلام
کو بہی دیکھتے ہو یا یون ہی موافق اپنے عندیہ کے غلیلا پہینکتے ہو پہلے
آیہ مین جو فرمایا کہ انی متوفیک یعنے یہہ لوگ جانین گے کہ ہمنے مار ڈالا
والا مین تجھے بچالونگا طرف اپنے جیسے ہمنے دفعات متذکرہ بالا مین
توراۃ سی کتاب اشعیا نبی سی نشاندہی کردی ہے مگر روایت اسکی
یون ہے کہ عیوق ایک بادشاہ تہا اوسوقت مین قوم یہود مین وہ بڑا دشمن
تہا حضرت مسیح علیہ السلام کا اوسنے چاہا کہ آپ کو شہید کرے چنانچہ
ایک وقت فرصت کا دریافت کرکے ایک مکان مین کہ جہان آپ تشریف
رکہتے تہے آکر محاصرہ کیا اور بذات خود اوسکے اندر گہسا تب جبرئیل علیہ السلام
بموجب حکم خدا حضرت کو چہت مکان کی پہاڑ کے آسمان پر اوٹھا لے گئے
اور وہ بادشاہ جو اوس مکان سے باہر نکلا تو اوسکی صورت اصلی بدل کے حضرت
مسیح کی سی ہوگئی ہر چند کہ لوگون سے اوسنے عذر کیا کہ مین عیوق
تمہارا بادشاہ ہون کسی نے اعتبار نکیا اور فوراً اوسے پکڑ کے سولی
یعنے صلیب پر چڑہا دیا جب وہ مرگیا اور صلیب سے اوتار گیا تب دیکہا تو
بادشاہی تہا تب وزرا اور اہل کارون نے اسبات کو پوشیدہ کرڈالا اور
مشہور کردیا کہ حضرت مسیح کو صلیب دیدیا لہذا یہی سبب ہے کہ بموجب

سقوا یہود کے عیسائی چاہتے ہین کہ حضرت مصلوب ہوے لیکن کی
طرف اللہ تعالے اشارہ فرماتا ہے کہ اونکو اپنے یہود کو شبہہ پڑگیا
اب کہیے کہ دونو آیتہ سچی اور تم جھوٹے ہوے اور یہ جو کہا **قولہ**
کہ ملاے لاہور کے کہتے ہین کہ لفظ متوفیک وفات سے مشتق نہین ہے
وہ جھوٹے ہین الخ **اقول** مین کہتا ہون کہ وہ سچ کہتے ہین ورنہ آپ
بڑے قابل ہین عربیدان ہین بقول ہمارے قابلیت کے بیوقوف خان
ہین کوئی گردان بتا دیجے یا کوئی کتاب لغت عربی پیش لائیے یا فقط
اپنے قول و عقیدہ کو کلام الہی سمجھے ہو بھلا ہم کہتے ہین کہ آسمان کا کچھ
وجود نہین یا آفتاب یا مہتاب فقط ایک وہم خیالی ہے انکا جرم کالعدم
ہے آپ تسلیم کیجیے اب دیکھو لغت وفات بفتح فا مصدر است از مجرد
بزیادت تا بمعنی مرگ از منتخب و متوفی بضم میم و فتح فوقانی و واو تشدید فا و وفات
یافتہ شدہ اسم مفعول است از توفی کہ باب تفعیل است ثلاثی مجرد و مزید فیہ اور
مدعی نے مجرد کو چھوڑ کے مزید فیہ سے مطلب ثابت کرنا چاہا ہے اب آگے یہ
فرمانا آپکا **قولہ** کہ تفسیرون مین دیکھو الخ یہ امر آپکا بسر و چشم آنکہ الامر فوق الادب
اب ہم ادا کرتے ہین مظلمہ ندامت آپکی سر مبارک پر رکھتے ہین دیکھو تفسیر
معالم التنزیل صفحہ ۱۶۲ مطبوعہ بمبئی سنہ ۱۲۰۳ ہجری **قولہ** حسن و کلبی و ابن جریج
یہ تینون مفسر کہتے ہین کہ معنی متوفیک قابض کے ہین اور دلیل یہ لائے

الاو سیرت موسنع قرآن مین وارد ہے تلما توفیتنی اور وہان بجز اوپر
اوٹھا لینے کے موت کے معنی نہین ہو سکتے انتہا اب فرمایئے کہ آپ
اپنی دعوت سے منہ کی کہاتے ہین قربان آپکی علمیت کے کہ آپ
پہر منہ دکہاتے ہین اس اسیطرح فصل دہم مین کوئی آیہ نہین کی اور کوئی کہین کی
آپنے پیش کی کہ یہہ اختلاف ہے اس سے کچہ فائدہ نہین ہے ابہی تہوڑی
مسلمانون کے یہان قرآن شریف مترجم موجود ہین سب کہ یہہ مین سے
اپنی اتباع مین کرینگے اور جو منافق ہین اونکا ہم ذکر نہین کرتے پہر اسکے
بعد آپنے فصل سوم قرآن کی جہوٹی آیتون کے بیان مین قائم کی ہے لیعنے
لکہتے ہین **قولہ** کہ اگر قرآن کے تمام وہ جہوٹے مضامین جو اوسمین لکہے ہین
اور جو عقلاً و نقلاً صریح باطل ہین اس فصل مین مفصل بیان کرون تو ایک دفتر تیار
ہوتا ہے کیونکہ اوسمین کئی طرح کی غلطیان ہین اول آنکہ رسولون اور پیغمبرون
کے جو قصے اوسمین محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان کیے ہین
اکثر بیان خلاف واقع کے ہین کیونکہ سنے سنائے قصے اکثر آدمی کم یا غلط
اداکرتے ہین خصوصاً اوس شخص کو جوکہ نے علم ہو دوسرے یہہ کہ یہودیون
و عیسائیون کی پراگندہ حدیثونکے قصے جہوٹے اور اونکی صحت بہی نہتی
جو محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عوام الناس سے سنکر قرآن مین
جمع کیے ہین جیسے اصحاب کہف کا قصہ یا نمرود کا یا مسیح کے تولد کا قصہ

وغیرہ معتبر محدثون سے انہون نے لیا ہے تیسرے یہ کہ عرب وفارس وغیرہ قرب وجوار کے ایام جہالت مین ناقص خیالات اوسمین قلمبند ہوے اور واہیات قصے جیسے اصحاب فیل وغیرہ کا قصہ جسکو اسوقت کے تعلیم یافتہ لندن رسیدہ مثل سید احمد خان صاحب بہادر جج بنارس قبول نہین کرتے کیونکہ اون باتون کا بطلان ظاہر ہوگیا لیکن چونکہ اسطرح کے جھوٹے اعتراضات مؤلف اعجاز عیسوی نے ہماری نسبت محض دہوکا دینے کے لیے بہت جاے ہین اسلیے لازم ہوا کہ کچھ قرآن کا حال بہی اون مؤلفون کو سناؤن پس بطور نمونہ چند جھوٹے مضمون قرآن کے دکھلاتا ہون الخ **جواب** یہان پر جو آپ بیان کرتے چلے آئے ہین کوئی وجہ ثبوت نہ دیا فقط جیسے گھوڑا یا ٹٹو اندہا ہوا راستے مین گود کرتا چلا جاتا چلے گئے اسلیے ہم بہی نے ثبوت بات کا جواب نہین دیتے ہین مگر پہلا جھوٹھ جو آپنے قائم کیا ہے اسکو ہم بہی قائم کرکے آپکا پیچھا لیتے ہین **قولہ** پہلا جھوٹھ سورۂ بقر مین ہے فلا تجعلوا للہ اندادا وانتم تعلمون ترجمہ خدا کے لیے دیدہ ودانستہ شریک پیدا کرتے ہین اسپر آپ فرماتے ہین **الی قولہ** کہ نادانستگی مین البتہ شریک کیا کرتے ہین دانستگی مین کوئی بہی شریک نہین کرتا اور وہ کہتا ہے کہ دانستگی مین شریک کرتے ہین لہذا یہ آیہ جھوٹھ ہے الخ **جواب** اہتو آپ جھوٹھ

بوسلنے ہین شیطان کے ہی کان کاٹنے لگے معاذ اللہ دروغ بے فروغ سے کنوئین پاٹنے لگے امر صریحی کو بھی چھپانے لگے اپنے کتب مقدسہ کو جہوٹہایا یا تو قرآن کو بھی جہوٹا بتلانے لگے ایصاحب ایک تو تم ہی ہو جو خدا کا شریک بناتے ہو مسیح علیہ السلام کو خدا کا بیٹا بتاتے ہو وحدہ لاشریک کو صاحب ازواج و اولاد بناتے ہو دوسرے فریق یہود نا مسعود ہین جو عزیر کو ابن اللہ کہتے ہین تیسرے ہنود مردود ہین ہر سنگ بد رنگ و اشجار ناہنجار کو معبود جانتے ہین گنگا گومتی پہاندتے ہین تو اب تم جہوٹے ہوئے قرآن قائم البرہان سچا ٹھہرا پہر دوسرا جہوٹہہ **قولہ** ولقد علمتم الذین اعتدوا منکم فی السبت فقلنا لہم کونوا قردۃ خاسئین ترجمہ اس کا یہ ہے کہ تم جانتے ہو اون لوگون کو جنہون نے زیادتی کی سبت کے دن اور ہمنے کہا بندر ہو جاؤ اور وہ بندر ہو گئے الخ یہہ قصہ محض جہوٹہہ ہے یہود نے ہرگز اپنی کتاب مین مذکور نہین کیا اور نہ وہ جانتے ہین جسکو وہ کہتا ہے جانتے ہو الخ **جواب** مین پوچہتا ہون کہ مدعی کا اپنے عیوب کا نہ بیان کرنا اپنی کتاب مین اگر وجہ جہوٹہہ ہونیکی ٹھہری تو پہر آپ کی انجیل بہی جہوٹی ہوئی دیکہو انجیل مین لکہا ہے کہ دن مصلیب ہونے حضرت مسیح علیہ السلام کے تمام دنیا مین اندہیرا چہا گیا تہا اور اس سانحہ کو ہنود و مجوس و یہود وغیرہ نے اپنی کہین کسی تواریخ یا روزنامچہ وغیرہ مین نہین لکہا

حالانکہ یہ معاملہ دن کا تھا تو اب حسب تشخیص آپکے انجیل جھوٹی ہوئی ہم
آپ سے بہت خوش ہوئے اہل ہند کا قول صحت پذیر ہوا بوڑھے
بنس کبیر کے جو ابھی پورے کمال - اور بیان تو کتاب قصص الانبیا موجود ہے
بہت معتبر کتاب ہے قدیم سے مشہور نام ہوا اور یہ اتفاق ہے کہ تو ایک
یا اور چند اشخاص بندہ نے کو اتفاق ہے اگر یہود کو بھی ابطالیت خدا و رسول
ہی انہوں نے ایک امر واقعی اپنے ذلت تامہ کا اپنی کتاب میں نہ لکھا
تو کیا نقصان ہے وہ جو یہود نسبت مسیح علیہ السلام کے ہے قائل
ہیں ہیں بشارات کتب مقدسہ کو دجال بد آل پر جماتے ہیں مسیح موعود کا
پتہ بھی نہیں بتاتے ہیں لہذا اگر آپکا قول یہود پر وثوق ہے تو تکذیب
مسیح علیہ السلام کی ان لئے عیسائیوں سے تو لے چکے اب کچھ
زر نقد یہود سے ہاتھ سکیجے قرآن صحیح البیان جو کہ تصدیق رسالت مسیح کی
کیا ہے اسی الزام نہ دیجئے بقول شخصے ۝ اوستادان بودم اینجا
اکنون شیخم شیخ + شاگرد چون از ان شود مسال سید شیوم + یہ بشر اچھو
قولہ واذ اخذنا میثاقکم ورفعنا فوقکم الطور ترجمہ ای یہود یوجب ہم نے
تم سے اقرار لیا اور تمہارے سر پر کھڑا کر دیا کوہ طور کو اور کہا کہ مضبوط پکڑو
تورات کو ورنہ یہ پہاڑ تمہارے سر پر گرا دونگا الی **قولہ** تفسیروں میں اور
جمالفاد صاحب کے ناریخ دوم میں ہے کہ جب کوہ طور کو اوٹھا

اونکے سر پر کھڑا کیا اور کہا کہ اس توراۃ کو مضبوط پکڑو ورنہ یہہ پہاڑ سر پر گرا دونگا اور یہود نے ڈر کر توراۃ کو لے لیا ورنہ کہتے تھے کہ اتنے حکم ہمسے نہ مانے جائینگے یہہ قصہ جھوٹ ہے کیونکہ توراۃ و زبور و انجیل مین کہین نہین ہے

جواب اسمین کوئی دلیل فلیل ہی آپکو نہ سوجھی اپنے سمجھ نا سمجھ پر اکتفا کیا اور آپ کی سمجھ اور سے غلط ہوتی چلی آتی ہے بس یہان بھی غلط ہوئے قرآن سچا ٹھہرا امثلا ہم کہتے ہین کہ توراۃ مین ٹھہر جانا آفتاب کا حضرت یوشع بن نون کے دعا سے اور انجیل مین اندھیارا ہوجانا تمام جہان مین بوقت صلیب مسیح علیہ السلام کے اور قتل کرنا ہیرودس بادشاہ یہود کا لڑکون کو بروقت تولد مسیح یہہ سب کسی کی تواریخ یہود و مجوس و ہنود اور جتنے کہ فرقہ دنیا مین موجود ہین نہین لکھا ہے تو کیا آپکے ذہن رسا وطبع ذکا کے نزدیک یہہ سب غلط ہے اگلون نے سچ کہا ہے مصرع

تربیت نا اہل را چون گردگان بر گنبد ست ہمارے نزدیک آپکا اسقدر پڑہ جانا کل مذاہب کو مضر ہوا اب آپکا فوت ہی مناسب ہے یا جزیرہ انڈمان کو چلا جانا چوتھا جہوٹ آل عمران مین ہے قولہ ان الذین کفروا بعد ایمانہم ثم ازدادو کفرا لن تقبل توبتہم ترجمہ جو لوگ مسلمان ہوکر پھیر کافر ہوگئے اور اپنے کفر مین بڑہ گئے اونکی توبہ قبول نہوگی یہہ بالکل جھوٹ ہے اور خدا پر بہتان ہے کیونکہ کوئی معصیت ایسی نہین جسکا انتہا

کہ اوسکا مرتکب جب توبہ کرے قبول نہو عقل نہین چاہتے کہ ایسی توبہ بندہ
پر خدا مہربان نہوا الخ جواب چہ خوش یہ اعتراض آپکا کل کو بورتا ہے
رشتہ الفت توڑتا ہے میان عزازیل کی گردن مروڑتا ہے مذہب
عیسائی بہی ایکا بہیا چہوڑتا ہے دیکہو جب موسی علیہ اسلام توراۃ
شریف لینے کو کوہ طور پر چالیس رات کا وعدہ کرکے بنی اسرائیل سے
تشریف لے گئے تو کئی ہزار آدمی باغواء سامری سنار کے
گوسالہ پوجنے لگے اور بت پرست ہوگئے پہر جب موسے علیہ السلام
تشریف واپس لائے اور انکو لعنت ملامت کی تب وہ لوگ حسب فرمایش
حضرت کے پچتائے اور توبہ پر مستعد ہوے اور آپنی بہی اونکی عفو
تقصیرات چاہی مگر خالق اکبر کا یہی حکم ہوا کہ فاقتلوا انفسکم باتخاذکم العجل
ترجمہ یعنی قتل کرو تم اپنے نفسونکو بسبب پوجنے گوسالہ کے لہذا وہ
بہی ایسے مستعد تہے کہ برابر بیٹہہ گئے اور ایک نے دوسرے کو
قتل کیا جب توبہ اونکی قبول ہوئی تو اب اگر آپکا قیاس ناسپاس مجوزہ
خناس صحیح سمجہا جاوے تو پہر لازم آتا ہے کہ حضرت موسی علیہ السلام
کی رسالت اور توراۃ بہی جہوٹی ہوجائے سب معلوم ہوا کہ آپ کے خیال
خام بدانجام مین یہی بات آئی ہوگی کہ بعد ارتداد جہانا توبہ بیجا تی ہوگی
سو یہ تجویز آپکی محض شیطانی خیال ہے اسکا بدنتیجہ ہے بہر حال تم

عہ یہ خلاصہ مضمون قرآن ہے ۱۲

جھوٹے ہوے کسی کا قائل ہے آپ کے حسب خیال سب خالی از زلال
ہے اسلیے پیش کیا گیا بیت تیری ڈاڑہی سے تو اے شیخ
صفائی بہتر الیسے عیسائی سے کنبو کا قصائی بہتر امید انقول آگے
اسے مختصر پر اسے چھوڑ کے ہم آگے بڑہتے ہین آپکی فصل چہارم
جو کہ آپنے ثبوت تحریف قرآن مین بیان کی ہے صادر ہوئے ہین اس
فصل مین آپ یون بہکے ہین قولہ اہل اسلام بہت جوش خروش کے
ساتہ بیان کرتے ہین کہ ہمارے قرآن مین غلطی نہین ہے یہہ بہت محفوظ
و مامون ہے محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے شاگردون کو
زبانی یاد کرایا تہا آجتک ہم لوگ اپنی زبان پر حفظ کرتے ہین اوسکا ایک
شوشہ وحرف بہی نہین بدلا اور اوسمین سہو کاتب ہونے کی بہی گنجایش
نہین رہی یہ دعوی سواے عالمون کے جاہل لوگ بہی بازارون مین عیسائیون
سے کیا کرتے ہین مگر مین کہتا ہون کہ یہہ بہی مسلمانون کا جہوٹا دعوی
ہے ضرور اسمین سہو کاتب ہوا یا سہو قاری وقوع مین آیا اور مسلمان انکو
ہرگز اپنی زبان پر صحیح طور سے حفظ نہین کرسکتے انجیل مقدس کے
اختلاف قرارت مولویصاحب نے بڑے جوش خروش مین آکر بیان
کیے جو ہمارے مسلم مین ہیں قرآن کے اختلاف عبارات وہ بالکل گئے
اونکا ذکر نہ کیا والا مولویون نے اس عیب چہپانے کے لیے کہا ہے

کہ قرآن سات قرات پر نازل ہوا ہے پھر اسپر آپنے عثمان اور جلال الدین سیوطی کی اور دو ایک تفسیرونکا حوالہ دیکے یہہ نتیجہ نکالا ہے کہ اسکی صحت نہین ہوئی بس مولویوں اسلام کی چاہیئے کہ پہلے اپنے بزرگ جلال الدین کو اصلاح دین بعد اوسکے دعوی کرین کہ قرآن سات قراءت پر نازل ہوا ہے اسکے بعد پھر آپ غلطیان بزعم خود بیان کر چلے ہین **قولہ** کہ اول سورہ بقر کے ۳۵ رکوع مین ہے و اعلم ان اللہ علی کل شئی قدیر سے بعضے کہتے ہین کہ محمد صاحب صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ عبارت نہین بولی بلکہ بجاے اسکے یہ عبارت بولی ہے **الی قولہ** اعلم امر من اللہ لہ - اسپر آپ فرماتے ہین **قولہ** اب انصاف کرو کہ یہہ عبارت حافظون نے یاد نرکھے تحریف کے الخ **جواب** یہہ اعتراض آپکا محض بنوے رنے دنشان محض ہے فقط اپنی بات آپ سے لکھتے ہین کہ بعضے کہتے ہین تو اب کیا معلوم کہ وہ بعض مثل تمہارے ہین یا مانند ہمارے ہین دوسری یہہ کہ دونون آیہ صریح آپسمین مختلف العبارت ومختلف المعانی ہین لہذا ہمارے نزدیک آیہ اول تو لا کلام صحیح نے دہوکا دہری ہے مگر دوسرے نے ربط سراسر خبط آپنے کیا ہے ہما کوئی ذی علم والفضل اوسکو تسلیم نہ کریگا نہ مانیگا آپ کو مسیلمہ کذاب بذالوقت جانیگا بس یہان تو آپ صاف صاف دہری گئے

ایضاً جب آپنے شاید رسالہ مصنفہ محمد سعد احمد صاحب نہین دیکھا جو کہ بیان
قرأت قرآن مین بہت شرح و بسط سے تصنیف ہے فقط کالج آگرہ سے
رو کھی سوکھی عربی ہنسے پڑھ او تم کھڑے ہو سے ہو بقول مشہور نہ
محقق بود نہ دانشمند چارپا سے بر و کتابے چند بعضے راویان صحیح
سے جو کہ آنکے ہم مکتب تھے سنا گیا ہے کہ آگرہ مین بوقت
طالب علمی وصغر سنی آپ سے اور ایک حافظ نوجوان سے بڑا یارانہ تھا
ہیل میل سمیل ساینے یکجا کہانا پینا تھا لب بلب سینہ بسینہ تھا اونسے
تو کچھ حال قرأت او الفاظ قرآن کا آپنے دریافت کیا ہوتا ہمنے تو سنا
ہے راست و دروغ برگردن راوی کہ آپ اور وہ ایک جان و دو قالب تھے
بعضونکا قول ہے کہ آپ غالب تھے وہ مغلوب تھے مگر خیر اب
ہم بتاتے ہین کہ مصنف رسالہ مذکورہ بالا نے جتنے زبانون عرب مین کہ
قرآن نازل ہوا ہے سبکی شرح بیان کر دی ہے قول آیات کوفی چہہ
ہزار دو سو چھتیس آیات بصری چہہ ہزار دو سو سولہ آیات شامی چہہ ہزار دو سو
پچاس آیات مکی چہہ ہزار دو سو آیات مدنی چہہ ہزار دو چودہ آیات عام
چہہ ہزار چہہ سو چھیاسٹھ اب فرمایئے کہ اس قول نا پختہ نے غلطی کہا
پھر دوسرا قول آپکا قول آل عمران کے رکوع پانچ مین ہے فیکون بلیراً بعضے
کہتے ہین اور بعضے قرآنون مین طایراً ہے جواب شاباش اب آپ

راہ پر آگئے دیکھو دونون لفظون سے معنی ایک ہی ہین تو اب اسطرح
کے اختلافی قرارت سے معنی نہین تبدیل ہوتے ہین نہ کتاب اسکو
بحر بطالت مین ڈبوتے ہین اور اس باب مین ہمنے آپکو پہلے نامہ
جو کہ تحقیق الایمان آپ کی پہلی کتاب ہے لکھہ چکے ہین کہ اختلاف قرارت
معنی تحریف نہین کہلاتے ہین جیسا کہ سورۂ الحمد مین یہہ لفظ مالک
ملک ملاک تینون قرارت مین درست ہین کہ اسمین معنی نہین بدلتے یہ
ہر جوار و دیار عرب کا محاورہ و لہجہ کہلاتا ہے اور آپکے اختلاف
قرارت پر کسی علماء محمدی نے اعتراض نہین کیا ہے ہان ہمارے
علما لوگ بوجہات مذکورہ کتب مقدسہ پر اعتراض لاتے ہین اور محض طرز
بوجہ بناتے ہین مثلا مین کہتا ہون کہ آپ لوگون کا یہہ اعتقاد ہے کہ یہہ
بئبل موجودہ سب الہام سے لکھی گئی ہے اور حواری یہ سب صاحب
الہام تھے تو اب یہہ فقرہ جو کہ خط پولوس مقدس مین بنام طمطاوس
ہے وہ طمطاوس کو لکھتا ہے قولہ کہ میرا لبادہ جو کھونٹی پر ٹنگا ہے
لیتے آنا اور فلانی کوٹھری میرے لیے صاف کر رکھنا یا چمڑے کے
دفتی کی کتاب جو طاق مین رکھی ہے لیتے آنا الخ بھلا یہہ الہام کیسا یہ
تو خانہ داری کی باتین ہین بالکل مزخرفات حرکاتین ہین بقولے کہنا
جھگڑا پچائی کا ٹکالا باغ کا کاغذ + کجا الشرع کجا فتیش و عجب تقریر کرتے ہین

پس اسیطرح آپنے اس فصل نے اصل مین تضیع اوقات کی ہے ناحق کی
روسیاہی لی ہے اب اسکے بعد آپ لکھتے ہین قولہ ہم ایک نقشہ
لکھ دیتے ہین کہ جس سے ہمارے عیسائی بہائی مسلمانون کو دکھادینگے
کہ اسقدر غلطیان قرآن مین ہین الخ جواب یہہ تدبیر آپنے خوب کی اور
اہمیار وغیر تو از ملاہم ہی خوش ہوسے کیا معنے کہ جب تفسیر دکھائینگے جب
منہ کی کہائینگے آپ ہی شرمائینگے آپ کی شان مین جو کچہ مناسب جانینگے
وہ فرمائینگے بقول بیت لب گزیدہ اغیار اچہ بوسہ دہم + عقیق کندہ
نام دگر چہ کار آید + اب اسکے بعد آپنے باب نہم قرار دیکر فصل اول ثناء
مسیح کی چال چلن مین اونمین اپنے کتب مقدسہ و محرفہ سے بیان کیا ہے
ہرچند کہ جو دیکھیگا شخص لغو و بیہودہ آپہی جانیگا ہمکو کچہ اس فصل سے بحث
نہین خدانخواستہ ہمکو جناب مسیح علیہ السلام سے انکار ہے بلکہ ہمارے
متبوع قال ہمارا بیکار ہے مگر تعلیم مسیح علیہ السلام جو آپنے بطور خود قائم کی ہے
اور فصل سوم ثبوت تثلیث مین ہانکی ہے اوسمین ہم ثبت بدنیز قلم کو بہیکتے ہین
آپ کی اوڑان گہائیان دیکہتے ہین آپ کا خلاصہ بیان ہے قولہ کہ کوئی
تعلیم مسیح کی تعلیم سے ایسی نہین ہے کہ کوئی اوسپر اعتراض کرسکے
ہرچند کہ حسب بیان انہین کے تعلیم مسیح علیہ السلام مشخصہ آپ کے
از سرتاپا غلط بلکہ اغلط ہے مگر ہمکو اس سے کچہ سروکار نہین جتنی نہین مناسب

تکرار نہین جہوٹہہ ہوسکے پر ہمارا روزگار نہین معاذ اللہ جہوٹی ہماری سرکار
نہین بجز ذات خدا کے کسی پر ہمارا مدار نہین محمد الرسول اللہ والذین معہ
اشداء علی الکفار کے سوا دوسرا ہمارا مدار نہین خیر آمدم بمطلب **قولہ**
آپ کہتے ہین کہ تثلیث کی بابت اہل اسلام بہت منہ پہاڑ پہاڑ کے
اعتراض لاتے ہین مسیحیونکو جہوٹہا بناتے ہین اور محمد صاحب صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے بہی اپنے قرآن مین اوسپر اعتراض کیا ہے اسلیے
واجب ہے کہ ہم اوسکی بابت مسلمانون سے کچہ گفتگو کرین **الی قولہ**
واضح ہو کہ ہماری مذہب کے بنیاد صرف عقل پر نہین بلکہ عقل والہام
دونون پر ہے اور خاص وہ عقاید جنمین عقل انسانی کسیطرح دخل نہین دیسکتے
مثلاً خدا کے ذات وصفات کی بابت صرف الہام ہی پر مبنی ہین کہ ہم لوگ
خدا کی نسبت وہ خیال رکہنا چاہتے ہین کہ جسطرح پر وہ آپکو بیان کرے
اور کہے کہ میری نسبت یہ خیال رکہو نہ وہ خیال جو ہماری عقل تراش سکے
پیش کرے پس بموجب کلام اللہ یعنی بیبل کی تثلیث کی بابت ہمارا
یہہ اعتقاد ہے کہ ہم تثلیث مین واحد خدا کے اور توحید مین تثلیث کی
پرستش کرین نہ اقانیم کو ملاوین اور نہ ماہیت کی تقسیم کرین کیونکہ باپ ایک
اقنوم بیٹا ایک اقنوم روح القدس ایک اقنوم ہے مگر باپ بیٹا روح القدس کے
الوہیت ایک ہی ہے جلال برابر عظمت ازلی یکسان جیسا باپ ویسا بیٹا

تثلیث فی التوحید صفحہ ۳

ویساہی روح القدس باپ غیر مخلوق بیٹا غیر مخلوق روح القدس غیر مخلوق باپ غیر
محدود بیٹا غیر محدود روح القدس غیر محدود باپ ازلی بیٹا ازلی روح القدس ازلی
تاہم تین ازلی نہین بلکہ ایک ازلی اسیطرح تین غیر محدود نہین اور نہ تین غیر مخلوق
بلکہ ایک غیر مخلوق اور ایک غیر محدود یون ہے باپ قادر مطلق بیٹا قادر مطلق
اور روح القدس قادر مطلق ہے ویساہی باپ خدا اور بیٹا خدا اور روح
القدس خدا اسپر بہی تین خدا نہین بلکہ ایک خدا اسیطرح باپ خداوند بیٹا
خداوند روح القدس خداوند تو بہی تین خداوند نہین بلکہ ایک خداوند جسطرح
ہمکو ایک اقنوم کو جدا گانہ خدا و خداوند مانتے ہین اسیطرح ہمکو تین خدا یا تین
خداوند کہنا منع ہے باپ کسی سے مصنوع نہین نہ مخلوق نہ مولد بیٹا صرف
باپ سے ہے مصنوع و مخلوق نہین پر مولود ہے اور ولادت اوسکی
مشابہات سے ہے جسکے معنی خدا ہی جانتا ہے عقل انسانی اسکو معلوم
نہین کر سکتی روح القدس بہی نہ مخلوق نہ مولود ہے باپ بیٹے سے
نکلتا ہے اس تثلیث مین ایک دوسرے سے پہلے نہین نہ پیچہے
ایک دوسرے سے بڑا چھوٹا نہین بلکہ بالکل تینون اقنوم برابر و یکسان
ہین واضح ہو کہ تثلیث کی بابت ہمارا یہ عقیدہ ہے یہ عقیدہ کلام الٰہی سے
ہمارے مذاہب کی بنیاد سے صرف نقل پر نہین بلکہ عقل و الہام دونون پر
ہے اور خاص وہ عقیدہ جسمین عقل انسانی اسیطرح دخل نہین کر سکتی

مثلاً خدا کے ذات صفات کی بابت صرف الہام ہی پر مبنی ہے ہم لوگ
خدا کی نسبت وہ خیال کہنا چاہیئے ہیں کہ جس طرح پر وہ خود آپکو بیان کرے
اور کہے کہ میری طرف یہ خیال کہو الخ غرضکہ پہر آپنے بکر سکر اسی تقریر کو ایر پہیر
کے بہت کچھ دور تک لکھتے چلے گئے ہو جہوٹے کا دستور ہے
کہ بات کو طول بہت دیتا ہے اب اسقدر کا ہم جواب دے لین تو پہر اگر
کو ٹہہین **جواب** ہو استعان مہربان من پہلے تو ثبوت وحدانیت
اسنے کتب مقدسہ سے لیجیے ہمکو الزام نہ دیجیے دیکہو انجیل مرقس
باب ۱۲ آیہ ۲۸ **قولہ** او نفقیہوں میں سے ایک جسنے اونکی بحث سنی اور دیکہا
کہ اوسنے اوسے اچھی طرح جواب دیا پاس آیا اور اوس سے پوچھا
کہ سب سے پہلے کا حکم کونسا ہے یسوع نے اوسے جواب دیکر کہا
کہ سب سے پہلا حکم یہ ہے کہ اے اسرائیل سن کہ خداوند ہمارا خدا ایک ہی
خداوند ہے پہر پولوس مقدس کا پہلا خط جو کہ بنام طمطاوس
لکھا گیا پہلے باب کے آیہ ۱۷ **قولہ** اب ازلی بادشاہ
غیر فانی نادیدنی واحد حکیم خدا کی عزت جلال ابد الآباد ہو وے الخ
پہر دیکہو کتاب اول ملوک آیہ ۶۰ ترجمہ فارسیہ **قولہ** تا آنکہ تمامی قبایل زمین
بدانند کہ خود خداوند خداست نہ دیگرے عدل شما بخداوند خداے نا
سیم و شما تا آنکہ در فرایض شرفتار نمودہ اوامرش با مثل امروز بجا آورید

النح پہر دیکہو زبور ۵۰ آیہ ۱۱ ترجمہ فارسیہ **قولہ** و آدمی خواہد گفت کہ بہ تحقیق
از برائی صادق عوض ہست بدرستیکہ خدائی ہست کہ بر زمین حکم نماید النح
اب فرمائیے آپکا بیان یہ ہے کہ بیبل سے یہہ مسئلہ تثلیث کا اخذ کیا
گیا ہے تو کیا مقامات متذکرہ بالا آپنے ملاحظہ نہین کیے یا بقول آپکے
مولوی صاحب نے اُس مقام پر آنکہہ پر ٹہیکری رکہدی تو کیا مقام ہذا مین
آپ کی ہیہ کی پہوٹ گئی یا ملنا انصاف ہاتہہ سے چہوٹ گئی یا عقل سلیم
آپکی عذر مین ٹوٹ گئی ہم تو سنتے ہین کہ یہہ موجودہ بیبل آپکی انہین کتب
آسمانی جہوٹی کہانی کا ترجمہ ہین اب آپکے بیان سے ثابت ہوتا ہے
کہ شاید کوئی اور بیبل آپنی اپنی تجویز سے تالیف کرنا چاہی ہے تاکہ کوئی
فرقہ جدید مسیحیون مثل لوتہر صاحب و کالوین صاحب کے نکالا چاہتے ہو
کہ انہون نے سولہوین صدی مسیحی مین اس فرقہ موجودہ پروٹسٹنٹ کی بنیاد
ڈالی ہے ترقی دین کی کہتے ہین کہ تجویز نکالی ہے اور یہ جو آپنے
فرمایا **قولہ** کہ ہمارا عقیدہ یہہ ہے کہ ہم تثلیث مین واحد خدا کی اور توحید مین
تثلیت کے پرستش کرین نہ اقانیم کو ملا دین اور نہ ماہیت کی تقسیم کرین
کیونکہ باپ ایک اقنوم بیٹا ایک اقنوم روح القدس ایک اقنوم ہے مگر باپ بیٹا
روح القدس کی الوہیت ایک ہی ہے الخ **اقول** بہلا یہ کیا تقریر ہے
کہ تین اقنوم سے قرار دیتے ہو اور پہر واحد بہی بناتے ہو مین پوچہتا ہون

کہ کسی قاعدہ سے صیغہ واحد صیغہ جمع کا اور جمع کا صیغہ مفرد بن سکتا ہے
تو اب معلوم ہوا کہ آپکے زعم باطلہ مین خدا ے وحدہ لا شریک لہ کی ذات
ایک معجون مرکب ٹہری واہ میان عزازیل نے اچھی پٹی پڑہائی ہے جیسیکہ
اطبا چند اجزا جمع کرکے ایک معجون بناتے ہین ویسے آپ معاذاللہ ذات
پاک حق تبارک و تعالی کی بتاتے ہین الصاحب حکما فلسفہ کا بہی اسپر اتفاق
ہے کہ خدا قدیم ہے اور جو چیز قدیم ہے وہ مفرد ہے اور جو مرکب ہے
وہ حادث ہے اور ذات باری تبارک و تعالے شانہ قدیم ہے حیف
صد حیف کہ آپنی اپنی علمیت خاک مین ملائی گو کہ مشن سے کسیقدر تنخواہ پائی
الامان الامان وسوسہ شیطانی سے مولانا روم سچ فرماگئے ہین **بیت** بے
ادب را علم دین آموختن ٭ دادن تیغ بدست راہ زن ٭ پہر کہتے ہو کہ ہمکو
تین خدا یا تین خدا و نہ ماننا منع ہے باپ کسی سے مصنوع نہین نہ مخلوق
نہ مولود بیٹا صرف باپ سے نہ مصنوع ہین اور مخلوق نہین پر مولود
ہے اور ولادت اوسکی مشابہات سے ہے جسکے معنی خدا ہی جانتا
ہے عقل انسانی اسکو معلوم نہین کرسکتی الخ **اقول** بہلا صاحب جب
یہ بات معلوم ہوئی کہ بیٹا باپ سے ہے تو نعوذ باللہ منہا باپکو بہی کوئی
باپ لازم آیا اور ذات جناب باری مین قاعدہ دور تسلسل سمایا یہ وہی مثل ہوئی
کہ تلی سے تیل اور تیل سے آپنے گلگلا پکایا اور پہر یہ کہ ولادت اوسکی مشابہات

سبب ہے یہہ اور طرہ ہوا ایصاحب منہ کو لگام دیجیے اونچ کی نہ سمجھیے
عیسائیان حال کو بدنام نہ کیجیے جو سنیگا وہ کیا کہیگا جب خدا کا بیٹا
مشتبہ ہوا تو بنی آدم کی انسبت مثل بنی جان وغیرہ کیا کہینگے آپ کے
بیان کو پیش کرینگے اور کل اولاد آدم کو تہمت والد القلبی کے قائم کرینگے
اور کہینگے کہ دیکھو ایک آدم زاد بدنہاد کا یہ اقرار ہے کہ خدا کا بیٹا مشتبہ
ہے تو اس صورت مین کل اولاد آدم مشتبہ ٹہر یگی آپنے کمال کیا خدا کو
صاحب اولاد و ازواج بہی قرار دیا اور پہر اوسکے بیٹے کو مشتبہ بہی بنادیا
لہذا ان خیالات فاسدہ سے باز آؤ توبہ کرو کفر نہ بکو اور جو آپنے کہا
قولہ کہ تینون اقانیم برابر ہین تو اس سے صاف ثابت
ہوا کہ خدا تین ہر چند ہر ایک جنس سے ہین پر تین ہونا خواہ مخواہ متحقق ہوا بہلا
اگر کوئی آپ سے پوچہے کہ مولوی عماد الدین تثلیث کا نمونہ ہین کہ تینو
بہائی ہین مگر تینون ملکر ایک ہی ہین یا تین ہی سے کل جاندار کا توالد و تناسل
ہے تو معاذ اللہ خدا این کیا کل عالم مین تثلیث ثابت ہوئی تو پہر اسکا کیا
جواب دیجیگا ایصاحب اس سے بہتر تقریر تو مولوی صفدر علی صاحب نے
کی ہے گو روسیاہی لی ہے ہمارے نزدیک انکو اس باب مین بالکل
نا امنی ہوئی گو اسکے صلے مین جونپور کے قاضی ہوئے مگر ہان بادر یصاحب
البتہ آپسے راضی ہوئے دوسرے یہ کہ مین پوچہتا ہون کہ بوقت صلیب کے

حضرت مسیح نے صلیب تینون اقنوم سے اختیار کی یا ایک یا دو سے
اسواسطے کہ شاید کہو کہ بروقت صلیب اقنوم خدا جدا ہوگیا تھا کہ ذات نزاز
کو زوال نہین ہے اسمین ہمین گفتگو کی مجال نہین ہے تو پھر کفارہ
باطل ہوا کیونکہ یہ شعر مشہور ہے شعر ہووے قربانی کو منیند تا تندرست +
اور ہووین اوسکے سب اعضا درست :: اور جو کہو کہ یہ ہیئت تثلیث ہوئی تو
یہ تین دن یا چالیس دن معاذ اللہ مسیح و روح القدس و خدا پھر تیسرے اقنوم بدون
رہا اور جہنم مین گیا تو اس عرصہ مین خدائی کون کرتا رہا بیمانہ رزق ہیجدہ ہزار عالم
کون بہرتا رہا پھر اگر یہ جواب دو گے کہ انتظام خدائی پادریون سپرد کر گئے
تھے یہ مظلمہ اونکی گردن پر دھر گئے تھے تو یہ قابل پذیرائی کے نہین ہے
کہ آدمی کا کام خدائی نہین ہے اب اسکے بعد آپنے فقط ثبوت تثلیث کے
لیے کچھ اشارات ذہنی تراش کے بعضے غلط بعضے خیالی لاأبالی مادہ
معقولیت سے خالی بیان کیے ہین قولہ یعنے خدا نے انسان کو اپنی
شکل پر بنایا مگر اسمین کیا ہے صرف پانی لہو و روح ہر چند کہ ترکیب انسان
کی چار چیز سے ہے مگر آپنے اپنے مطلب کے لیے تین ہی قرار دیے
خیر اس سے ہمین کچھ مطلب نہین بعدہ کہتے ہو کہ انسان کو بولنا سکہلایا مگر
اسکے کلام تثلیث کی گواہی کے لیے ہر وقت اسم فعل حرف سے
مرکب پیدا کیے اور پہر وہ کلمہ واحد کا واحد ہے یہ علامت ہے اسبات کی

کہ آدمی کا بولنا تثلیث بولتا ہے حالانکہ بولنا حیوان کا بھی مسلم ہے مگر آپنے
انسان کا ہے بولنا فرمایا غرضکہ اسیطرح اور بھی بہت سے تین آپنے
اپنے مطلب کی قایم کیے ہین جیسا کہ موجودات ظاہری جمادات نباتات
حیوانات اور بہزار ہر جب اہل اسلام ہین جھکے ہو تو فرماتے ہوالی قولہ
کہ محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی باوجودیکہ تثلیث کا مطلب
سمجھانتے تھے تین کا عدد درشا مبارک سمجھا یعنے ثالث بالخیر عدد سے ہے
اور اپنی ساری شریعت مین اوسکی رعایت رکھی بلکہ اس عدد کی یہانتک
پرستش کی کہ وضو مین تین بار ناک مین پانی ڈالنے کو فرمایا اور تین بار کلی
کرنے کو کہا اور نماز بھی دن مین تین مثلا ظہر عصر صبح اور رات مین تین مغرب
عشا اور تین وتر اب آپکو رات مین تیسری نماز نہ ملی تو تین وتر ہی لگا دیے
ہمارے نزدیک تیسری تراویح یا تہجد لگا دیتے تو مناسب تہا خیر جا ہے
اوستاد خالی ہو داب بر ہا دت بجے گا جو چہپ نہ گئے ہین اونمین سہو کاتب
بتلا بیجے گا الجواب مشفق من بیشک واسطے ثبوت تثلیث کے آپنے بہت
تین اکٹھا کر دکہلائے قابلیت کے یہی معنی ہین مگر جو اصل تین تھے کہ جنسے
توالد و تناسل کل جاندار کا منحصر ہے اونکو آپنے شریک نہین کیا یہ بربی نادانی
کی ہر چند کہ وہ موضع مکروہ ہے مگر نظیرًا اوسکا ذکر کچہ موجب نقصان نہ تہا اسلیے
کہ جو آپکے یہ تقریر سنیگا ضرور ہے یہ تین پیش کریگا اس لحاظ سے کہ شاید

آپسے سہوا جھوٹ گئے ہون اب دیکھو ہم کہ مدعی وحدانیت سے کے
ہین ثبوت وحدانیت کس سلیقہ سے آپکو بتاتے ہین کچھ قابلیت نہین جتاتے
ہین اہل انصاف حق پسند کے نزدیک آپکو شرماتے ہین مگر یہہ عذر
البتہ ہے کہ مثل مولوی صفدر علی جبلپوری عقل سے دور ہے یہہ نہ
فرمائیگا کہ یہ تقریر رندانہ ہے جواب جاہلان باشد خموشی کا بہانہ ہے
دیکھو جیسا کہ آپنے واسطے ثبوت تثلیث کے بہت تین اکٹھا
کیا ہے ویسے ہی ہم بہی کتنے ایک جمع کیے دیتے ہین اقول دیکھو
ایک ہی سب نکلتا ہے مثلا عدد پہلے ۱ ۲ ۳ ۴ اسیطرح سو دو سو ہزار دو ہزار
لاکہہ دو لاکہہ چار لاکہہ تا بہ کرور تک شمار ہوتا ہے اب فرمائیے اگر پہلے یک
نہ قائم کیا جاوے تو پہر حساب کسطرح چلے تو اب معلوم ہوا کہ ایک ہی
بس ٹہرا آپ کی تثلیث غلط ہوئی دوسرے دیکھو خدا ایک اوسنے بنایا
آدم ایک اونکی بی بی حوا ایک پہر سطح زمین کا ایک اوسپر آسمان دنیا یعنے
پہست زمین کے ایک پہر اوسمین شمس ایک قمر ایک پہر اوسپر تخت
رب العالمین ایک اوسپر کرسی ایک پہر لوح ایک قلم ایک دوات ایک اوسکا
محافظ کروبون فرشتہ ایک پہر پیغمبران اولوالعزم موسے ایک داؤد
ایک عیسی ایک پیغمبر آخر الزمان ایک اب کتب آسمانی توریت ایک زبور ایک
انجیل ایک قرآن قوی البرہان ایک گو آپ انجیل چار بتاوین مگر صحیح پر ایک ہی

نازل ہوئی اب تو خلفاے راشدین مین صدیق ایک فاروق ایک علی
ایک عثمان جامع القرآن ایک پہر تو اماموں مین حسن ایک حسین ایک نقی
ایک تقی ایک مہدی آخر الزمان ایک اب چلیے کارخانہ دنیا مین ہر اقلیم مین
حاکم ایک حکم ایک ہر ایک جڑ سے شجر ایک ثمر ایک اب تو صوبہ اودہ مین چیف
کمشنر ایک جوڈیشل کمشنر ایک فینانشل کمشنر ایک پہر اونکی طرف سے
قسمت کمشنر ایک صاحب ضلع کلکٹر ایک اوسکی پیشی مین میرمنشی ایک
قلمدان ایک دوات ایک ہاتہہ مین قلم ایک کاغذ ایک مقدمہ ایک مثل
ایک اب دیکہو انام مین میان امین الدین انسپکٹر مدارس ضلع ایک پہر انسان
وحیوان مین روح ایک جسم ایک پہر جسم مین دل ایک دماغ ایک جگر ایک
پہر دیکہو قوم شریف مین شیخ ایک سید ایک مغل ایک پٹہان ایک حتی کہ
ہم ایک تم ایک ہمارا باپ ایک تمہارا باپ ایک گستاخی معاف ابہی کوئی
کہے تمہارے تین باپ تو کتنا برا مانیےگا اب شاید آپ کہین کہ اس
ایک ہی اصول کے یہ سب فروع ہین لہذا یہہ سب ایک ہین تو یہ گمان ہو سکتا
ہے جو سنیگا وہ کہیگا کہ بیہودہ بکتا ہے اور یہہ جو آپنے فرمایا **قولہ** کہ
پیغمبر آخر الزمان نے بہی تین کا عدد نہایت مبارک سمجہا ہے یعنی ثالث بالخیر
حدیث ہی سو اسکا مطلب آپ نہین سمجہے آپ جانتے ہونگے کہ تین مین
خیر ہے سو یہ بخیر شے الیضاحب اسکا دعلیہ ہے یعنے تیسرے کو خیر ہی

اب اس سے اشارہ یہہ پیدا ہوا کہ صاحب کتاب و اولوالعزم پہلے موسی
آئے پہر اونکے بعد حضرت عیسی آئے مگر دنیا مین دین حق نے فروغ
نہ پایا تب تیسرا پیغمبر اولوالعزم صاحب زم یعنے پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ
وسلم تشریف لائے تب تمام جہان مین دین حق پہیلا اب اس سے
یہی کنایہ پیدا ہے کہ تیسرے کو خیر ہے اب غور کیجئے یہ کیسی بات ہوئی تجویز
تثلیث آپکی مات ہوئی ثبوت صداقت کے لیے یہ قول یا حدیث ہمکو
کرامات ہوئی لسلامتہ فی الوحدۃ والآفات بین الاثنین - اور سوا اسکے بہت سے
ایک ہم جمع کر لیسکتے ہین مگر ابہی فقط مشتے نمونہ از خروارے بیان کیا
گیا ہے اب اسکے بعد ایک فصل عیسائیون کے مذہب اور نبوت کے
باب مین آپنے بیان کیا ہے اوس سے ہمین کچہ علاقہ نہین فقط اتنا
ہم بتلاتے ہین کہ جب حضرت مسیح علیہ السلام آسمان پر صعود کر گئے
تو ایک یہودی نے مثل پولوس مقدس کے یہ فعل کیا کہ اپنے تئین
علیہ حضرت مسیح کا فرار دیکر قوم نصاری مین آیا اور پہر گروہ سے ایک
ایک شخص سے جدا جدا کہکے یہ حرکت کی اور بیان کیا کہ مین کل تمکو حضرت
مسیح علیہ السلام کے پاس آسمان پر چلا جاؤنگا اور ہر ایک کو دوسرے لیے
بعد آکر کے ایک طریقہ باطلہ نئے چال چلن مذہبی نئی طرحکا تلقین کیا
اور کہا کہ تمکو میرے نے اپنا قائم مقام کیا اور خلیفہ بنایا اب جو تمہارے

حکم ست انحراف کریگا وہ ملعون ہوگا اور خداوند عیسے مسیح اوس سے
ناراض ہوگا تم سبکو اسی طریقۂ حقہ کے ہدایت کرنا دوسریکو دوسری راہ
نہم بتائے اسی طرح ان شخصونکو جوکہ اوسوقت مین اپنی قوم کے سرغنہ تھے
نمایش کرکے آپ اوسی شبکو ایک مشہور تیزاب مین کہ ایک گوشۂ مکان
سکون مین رکھہ چھوڑا تھا پھاند پڑا اور گل کر پانی ہوگیا لوگ جو صبح کو آئے
تو معلوم ہوا کہ وہ شخص مکان مین نہین ہے تب سبکو یقین ہوا کہ بیشک
آسمان پر عروج کر گیا تب آپسمین بابت خلافت کے جھگڑا شروع ہوا آخر
کو لڑتے لڑتے بارہ فرقہ بارہ ٹولی ہوگئے وہی آجتک قوم انگریزی چلی
آتی ہین واللہ اعلم بالصواب اور قصص الانبیا مین یون لکھا ہے **قولہ** ترجمہ
فارسیہ کہ در مدارک و انوار التنزیل آیہ فاختلف الاحزاب من بینہم و در سورہ
مریم آوردہ اند کہ بعد از رفع حضرت عیسی علیہ السلام بآسمان ترسایان در بارہ
او اختلاف کردند آخر الامر اتفاق ایشان قرار گرفت کہ رجوع نمایند بر قول سہ
کہ عالم اہل آن زمان بودند و ایشان یعقوب و نسطور و ملکا نام داشتند یعقوب
گفت کہ عیسی خدا بود کہ بزمین فرود آمد و باز بآسمان صعود نمود و پس
تابعان او را یعقوبیہ نام نہادند و نسطور گفت کہ او ابن اللہ بود ظاہر کرد او را
خدای تعالی او را آن مقدار کہ خواست بعد از ان او را بسوی خود برداشت
پس تابعان او را نسطوریہ نام نہادند و ملکا گفت کہ ایشان دروغ میگویند

بلکہ او بندہ و آفریدہ و پیغمبر بودہ او ر اوتابعان او را ملکانیہ میگفتند استھے

اقول او رمؤرخین مسیحیہ سے ثابت ہوتا ہے کہ بعد عروج مسیح علیہ السلام

ہر ایک قصبہ اور گانون مین مختلف فرقہ مختلف نامون سے مشہور ہو گئے

مثلاً کوئی رومن کاتھلک اور کوئی کونکہ بکنسلت اور کوئی پرسٹرہی ٹیرین اور کوئی

ایپکوپالیا کوئی پاپسٹنٹ کوئی کونکرے ہے کوئی ٹیودسٹی وغیرہ جیسا کہ جلد ثالث

تاریخ ٹیلر صاحب سے مفصل واضح ہوتا ہے بلکہ سولھوین صدی مسیحی

مین مارٹن لوتھر صاحب او رکالوین وغیرہ نے اس فرقہ موجودہ پروٹسٹنٹ

کی بنیاد ڈالی ہے لہذا اب ہم نامہ تمام کرتے ہین اگر آپ جواب تحریر

فرمائینگے تو بعونہ تعالی ہم بہی قلم اوٹھائینگے جواب الجواب مین دہجیان

اوڑائینگے جس سے اپنکے آقاے نامدار کے جب سامنے

جائینگے اور حضور اقدس یہ نامہ پڑہائینگے زبان وحی ترجمان سے

مرحبا فرمائینگے مسکرائینگے وکاسا دہا تہا پائینگے اوسوقت

ہم بہی ہزار جان سے اوس نسیم کوثر و سلسبیل پر نثار ہو جائینگے یہ شعر

سعدی علیہ الرحمہ زبان پر لائینگے بلغ العلی بکمالہ ✦ کشف الدجی بجمالہ

حسنت جمیع خصالہ صلوا علیہ وآلہ ✦ اور جو آپسے جواب نہ پائینگے اور

آپ ساہر خاموشی کہائینگے بات پائینگے یا تحریر جواب مین دم و بائینگے

تو ضرور اسقدر اپنی کتاب مین جمع کر جائینگے صبر کرینگے چہاتی پر پتہر

دہہرین گے بقول حضرت یوحنا لوہے کے عصا کے منتظر رہین گے
اللہم ثبت اقدامنا وانصرنا علی القوم الکافرین زیادہ وبس فقط ++

الراقم نعمان خان وکیل سرکار ابد قرار پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بقلم خود اللہم اغفر ذنوبہ بتاریخ ۱۳ ستمبر ۱۸۶۹ء کو رجسٹری ہوا از انام ٹکٹ چپان ۷ر

بعد چندے روانہ ہوجانے اور جواب نہ آنے نامہ متذکرۂ بالا کے ایک خبر نئی لندن سے آئی اوسکی اطلاع مین میان عماد الدین کو یہ نامہ لکھا گیا واسطے ملاحظہ ناظرین کتاب ہذا درج کرتے ہین ہکذا۔

ہو المستعان

مولوینا مظہر الطاف اتم مجتہد مذہب حسب یطلوسی ادام اللہ تعالی

بعد ما وجب کے مدعا طراز ہون کہ درین ایام فرخندہ فرجام ہرکارہ ہاے اسلام حضرت خیر الانام مقام لندن سے خبر جدید لاے کہ جناب ولیم میور صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر مغربی و شمالی نے ایک کتاب جدید بزبان عربی در باب

ابطالت دین اسلام ذوالاحترام کے بڑے شد و مد سے تصنیف
کی ہے عیسائیان حال کو اطلاع دی ہے ازانجملہ ایک یہہ بھی اعتراض
ہے پرازسوز و گداز ہے قولہ کہ قصہ قوم عاد برباد جو کہ مندرج قرآن مسلم
البیان واجب الاذعان ہے محض بے بنیاد ہے لڑکون کی کہانی ہے
فقط فسانہ زبانی ہے کسی تاریخ یونانی و عبرانی مین اسکا ثبوت نہین بعید از
قیاس ہے نہ اعتماد آسمانی ہے معاذاللہ چڑیا چڑے کی کہانی ہے
الخ جواب لہذا ہمکو آپ سے یہ عرض کرنے سے غرض ہے بڑے افسوس
کی بات ہے ہیہات سے ہیہات ہے کہ شاید صاحب ممدوح نے
عجائب خانہ لندن کے بھی سیر نہین کی ہے سنا جاتا ہے کہ اب
جو چند شہر قوم عاد کے کہین منو ہوے ہین اوسپر ایک جماعت شاہ
فرانس اور ملکہ معظمہ دام اقبالہا کی طرف سے واسطے کھود کھاد اور ہموار
کرنے کو مقرر ہوئی ہے چنانچہ اوسمین ایک لوح پتھر کی کندہ بخط جلی پراز
زر بعبارت عبرانی برآمد ہوئی ہے اور عجائب خانۂ لندن مین دہری ہے اوسمین
بالکل حال پرملال قوم عاد کا جو کہ قبل از حضرت مسیح علیہ السلام تھی تحریر ہے
قدرت رب قدیر ہے کہ بارہ سو ۸۶ برس کے بعد تصدیق قرآن شریف
و رسالت پیغمبر آخرالزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بمقام لندن سے ہوئی ہے
عقل خورده مین منافقان حال و استقبال کے روئی ہے منکران

رسالت پیغمبر آخرالزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و قرآن مجید کو بحر بطالت مین
ڈبوتی ہے مگر اوس پر بہی ابہی تک مسیحیون کی تسکین نہین ہوتی ہے کہ
تکذیب دین اسلام سے باز نہین آتے ہین شفق من ہم وکیل ہین ہادی سبیل
ہین اپنے آقاے نامدار کے مقدمات سے غافل نہین ہین خبر
لندن تک کی رکہتے ہین بیہودہ نہین بکتے ہین آپ کی طرح کان مین
تیل ڈال کے نہین بیٹہتے ہین کہ فقط سوال ہی کرنے پر کمر باندہے
ہو جواب مین پیٹ پہیرتے ہو خدا نخواستہ کسی بزرگ کی بددعا کا ہم پر اثر
نہین ہے جیسا کہ شاہ بوعلی قلندر رحمہ اللہ کے بددعا کی خبر ہے مگر ہان
بقول شخصے خوردنی بیار فوطہ بجسم یہ بات اور ہے فقط۔
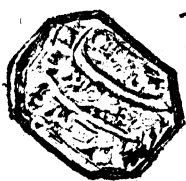
الراقم مجیب آخرالزمان
نعمان خان وکیل سرکار ابد قرار [illegible] غفرله
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم [illegible]
بتاریخ شوال [illegible] ہجری مطابق [illegible] جون [illegible]
[illegible] روانہ ہوا [illegible]

پھر اسکے بعد یہہ نامہ لکھا گیا واسطے ملاحظہ ناظرین کے درج کتاب کرتے ہین کتاب ہذا کو دو معنی سے بھرتے ہین ہکذا۔

نامہ ضروری بجواب کتاب نغمۂ طنبوری

مولوی صاحب مشفق و شفیق معنوی مصنف کتاب نغمۂ طنبوری میان عبداللہ صاحب [illegible] واقع امرتسر زاد لطفہ

بعد ماوجب کے کاشف مدعا ہون کہ ایک کتاب مسمی بہ نغمۂ طنبوری ادہوری جو کہ آپنے بنوائی تھی پوری ادہوری ہے چہپوائی گو کہ امید آپکی نہ برآئی ہمنے پادری ڈائی صاحب سے پائی لہذا اب ہم جواب دیتے ہین آپکے سوالونکو جواب اپنے ذمہ لیتے ہین اسواسطے کہ وکیل ہین پادری قسیسیل

ہین مشفق من اول عذر یہ ہے کہ مجتہدان دین مبین و شرع متین حضرت
افضل المرسلین معابادی اور ہیپلی فہمی سے علاقہ نہین کہتے اون
لوگون کو تو تلقین علم دین سے فرصت نہین دوسرے یہ کہ جواب خط او
مولویصاحب موصوفہ سے صاف ظاہر ہے کہ بسبب علالت مزاج
اور عوائق جسمانی جیساکہ مولویصاحب نے اپنے خط مین آپ کو لکہا
نوبت جواب کی نہ پہونچی تیسرے یہ کہ علماء اسلام ذوی الکرام انکا نام معا
کے واسطے نہین ہین بلکہ ثبوت حقیقت دین متین کے واسطے
مامور ہین بغض و حسد سے دور ہین پس باین جہ جناب اجتہادمآب نے
اپنے ایک شاگرد سے جواب لکہنے کی اجازت دی کہ تم جواب اسکا
لکہکے بہیجدو اور بسبب علالت کے وہ جواب تمام و کمال ملاحظہ حضور
مین نہ آئے تھے کہ مرسل ہو گئے لہذا اگر اسمین کوئی غلطی حسب زعم
باطل آپکے واقع ہوئی تو وہ جاے الزام مجتہد صاحب نہین ہو سکتی
اور بالفرض محال گمان آپکا صحیح تو بہی آپکی نسبت ناظرین منصفین الزام
اس سے بہی بڑہکے دین گے وہ یہ ہے کہ اگر آپنے جوابات
سوالات بہیجے تہے اور اونکا جواب بہی جناب ممدوح کی طرف سے
آیا تہا اور پہر بہی اونکی تہی تاہم آپ کو لازم تہا کہ بذریعہ تحریر ثانی کے
اونسے تصدیق کرا لیتے کہ یہہ جواب جو آپکے شاگرد صاحب نے

لکھے ہین یہ آپکے نزدیک از سرتاپا صحیح ہین یا نہین تو ہین جواب
لکھکے بھیجدون مابعد جواب لکھکے بھیجدیتے بلکہ جواب الجواب کا
انتظار کرلیتے جب جواب الجواب بھی آجاتا تب اگر آپ نغمۂ طنبوری بجاتی
تو البتہ مناسب تھا جو سنتا وہ کہتا کہ مدعی سچا ہے یا مدعا علیہ مگر آپنے
بلحاظ اسکے کہ جواب الجواب ہین بالکل قلعی کھل جائیگی تقدم بالحفظ کو کام
فرمایا کہ سردست تو مشن ہین رسوخ پیدا کرلیجیے داد قابلیت کی دیجیے
کل کی کل سکے ہاتھ ہے اگر یہی زمانہ ہے تو یادریان اہل ولایت
کا ساتھ ہے وہ لوگ اسقدر مطلب کو ہمارے کیا سمجھینگے سردست
تو مقدمہ ہتا بقول مشہور چور کا بھائی گنٹھ کٹا اب آپکے جواب دیتا ہون
اول یہہ کہ آپ اپنے خط مین جسمین کہ جواب کا جواب دیتے ہوے لکھتے
ہو قولہ کہ اول مین بسم سے والاختتام تک بطور دیباچہ کے جو لکھا
گیا اسکے کچھ ضرورت نہ تھی جوبات سوال سے خارج ہے اوسکے لکھنے
سے کیا فائدہ حالانکہ اوسمین سے بعض مضمون خدا ہی تعالی کی نسبت
اور بعض آنحضرت کی نسبت ثبوت طلب ہن اسکے بعد مولوی ابوالحسن صاحب
کی شکایت لکھہ سکے لکھتے ہوالی قولہ کہ مولوی صاحب کی نظر اس آیہ
قرآنی پر نہ رہی یعنی اہل کتاب سے بطریق احسن بات کرنا چاہیے بجہہ
انہون نے بطور اقبح بات شروع کی مگر مین ایسا کبھو نہ لکھونگا اور سوال کا

نمبر ۱ کے جواب لکہونگا کہ طوالت کلام نہو الخ جواب متفق مین یہ کل
عبارت آپ کی آپہی پر منقلب ہوتی ہے یعنے پہلا فقرہ آپکا کہ بسم سے والاختتام
تک بعضے مضمون اللہ تعالے اور بعضے آنحضرتؐ کی نسبت ثبوت
طلب ہین سو یاد کر لیجیے کہ ہمنے ان دونون باتون کا ثبوت آپکو
اپنے نامۂ ثالث مسمی بہ تنبیہ الملحدین مین دیدیا ہے کہ جسکے جواب
سے آپ عاجز ہو گیئے ہین روے نامبارک کو شک ندامت سے
دہو گئے ہین اور دوسرا فقرہ کہ مولوی صاحب نے قرآن شریف کی
آیۃ کو نہ دیکھا کہ اللہ تعالے فرماتا ہے کہ اہل کتاب سے بطریق احسن
بات کرنا چاہیے پر اُنہون نے بطریق اقبح بات شروع کی اسکا جواب
یہہ ہے کہ جواب ترکی بترکی ہوتا ہے خیال کیجیے کہ آپکے منصرم صاحب
کتاب نغمہ طنبوری ادہوری مسمی دیال سنگہ صاحب نے دیباجہ مین
پہلے لکہا یہ کام وہ کیجیے کہ دشمن بہی رضامند رہے منہ پر اچہا
نہ کہیگا تو کہیگا دل مین اور پہر جب اختتام کتاب پر آئے تو نے
کل کہا نئے طعن آمیز کلمات زبان پر لائے یعنے صفحہ ۱۰ و ۱۲ مین اسی
لکہنے ...... یئے گویا کمشنر صاحب ہوگئے مقدمہ مذہبی کو مقدمہ عدالت
قرار دیا معقولیت سے فرار کیا یعنے فرماتے ہین قولہ کہ اس مباحثہ
مین غلبہ مولوی صاحب کو رہا بجانب حق یعنی مولوی عماد الدین صاحب نے

ب پہلے خط مین چار شرطین لکہی تہین اوسمین دو کا مجتہد صاحب نے جواب
دیا اور دو کو طاق نسیان پر رکہہ دیا اور سوال نمبر ۱۱ و ۱۳ مین مجتہد صاحب
کی ساری پونجی عیان ہے اسی طرح بہت کچہ لکہہ کے صفحہ ۱۱۴ مین فرماتے
ہین الی **قوله** اگر مجتہد صاحب کوئی اڑہائی اینٹ اور اوسارتے تو باقی
ماندہ قلعی کہل جاتے لہذا اب مجتہد صاحب سے پوچہنا چاہیے کہ وہ لنترانیان
کہان ہین غرضکہ آخری فقرہ یہ ہے **قوله** وہ حضرت چونکہ لکہنؤ کے رہنے
والے ہین مثل مشہور ہے ایک تو کڑوا کریلا دوسرے نیم چڑہا الخ **جواب**
مین پوچہتا ہون کہ انصاف کیجیے کہ مباحثہ آپسے اور جناب مجتہد صاحب
سے تہا یہ صاحب شخص ثالث کیا مجاز تہے کہ ایک عالم نامور کے
بشان مین ایسے کلمات بیہودہ زبان پر لائے انجیل کی پابندی بھی
نکی جیساکہ حضرت مسیح فرماتے ہین اپنے حواریون کو **قوله** کہ جو کوئی تیری
داہنے گال پر طمانچہ مارے تو تو بایان گال بہی پہیردے الخ لہذا آپ
ہماری طرف سے اوسنے کہدیجیگا کہ آپ کیون غیر کہیتی مین پانون
دیتے ہین بگانے انڈے سیتے ہین آپنے سُنا نہین کسی نے
تیتر کا انڈا مرغی کے تلے رکہہ دیا تہا اوس سے جو بچہ نکلا تو نہ باپ
کی بولی بولتا تہا چیلون چیلون نہ مرغی کے کڑکڑون کون بلکہ سنے
عقد سنے کہولتا تہا یعنے کہتا تہا سبحان سوون اور یہ فقرہ چوادہون نے

فرمایا **قولہ** کہ وہ حضرت لکھنؤ کے رہنے والے ہین ایک تو کڑوا کریلا
دوسرے نیم چڑہا الخ اسکا جواب یہہ ہے کہ یہہ مثل درست نہ ہوئی
اسواسطیکہ لکھنؤ کی نسبت عام بات ہے اور اگلاے انکا قول چلا آتا ہے یہہ شعر
ع کمانان کجو او تیر سو جوانان شایستہ لکھنؤ مگر یہان پنجاب کی نسبت
اہل فارس فرماتے ہین اب ہم آپکو جتاتے ہین یہہ **شعر** گرو
سلمان ہمہ یک آبی اند٭ وای بران قوم کہ پنجابی اند٭ بس اب آپ و النبی
کہیے گا کہ مطبع آفتاب پنجاب آپکو خاک مین نہ ملایئے قابلیت نہ جتایئے
اولنسے پوچھیے کہ آفتاب پنجاب جو آپنے اس مطبع کا نام رکہا
یہہ موزون کہان ہے اسلیئے کہ آفتاب زمین سے تعلق کہان
رکھتا ہے اگر کرمک شب تاب آپ اس مطبع کا نام رکھتے تو البتہ
سجا تہا اسواسطیکہ وہ ایک کرم ہے جو زمین سے پیدا ہوتا ہے
جیسے ہماری زبان اردو مین جگنو کہتے ہین اور دکھنی زبان مین پٹ بیجنا
اب مشتی نمونہ از خروارے ہین آپکے جواب الجواب مین چند باتین بطور
جواب کے عرض کرتا ہون کہ دروغ گورا حافظہ نباشد یہہ مثل آپ ہی
کے نسبت اصل ہوئی کیا معنے کہ پہلے آپہی نے مجتہد صاحب
کو لکہا ہے **قولہ** کہ حدیث سے ہمارے مطلب کی ثبوت یا روبرو
دلیل نہ لائیگا فقط قرآن سے ثبوت بتائیگا اور پہر (۲) سوال کے

سورۂ بنی اسرائیل کے ۹ رکوع مین سے یہ آیہ پیش کر کے کہتے ہو یعنی
عسے ان یبعثک ربک مقاما محمودا الآیۃ اسکے بعد تفسیر بیضاوی کی نظیر
لا کے کہتے ہو کہ مقام محمود عام ہے ہر مقام کو جسمین عزت ہو اور مکہ
سے مدینہ جا کر حضرت کو عزت ملی مگر ابو ہریرہ کی حدیث کی نسبت قرآنی قرینہ
چھوڑ کے شفاعت کے مقام مین یہ مطلق کس دلیل سے خاص کیا
جاتا ہے الخ **جواب** مین پوچھتا ہون کہ بھلا یہ کون عقلمندی ہے
کہ پہلے آپ ہی نے ممانعت کیا کہ حدیث سے دلیل نہ لائے جاوے
اور پھر یہان اپنے مطلب کے فروغ کے لیے قرآن اور حدیث
کو ملا کے اعتراض کیا مشفق من عام بات ہے کہ جس بات کی مدعی ممانعت
کرے اور پھر اوسی بات کو اپنے مطلب پر دلیل لاوے یہ کونسے منطق کا
قاعدہ ہے اس سے کیا فائدہ ہے اور تفسیر بیضاوی کا مطلب
یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مقام محمود ملا یعنے مقام شفاعت
کبرا جسکو مقام محمود کہتے ہین ملا یہ مقام کسی نبی کو نہین ملا تھا اسمین آپ ہی نامزد
کیے گئے جیسا کہ ظاہر ہے کہ کل انبیا حشر مین نفسی نفسی کہتے ہوے
آوین گے اور جناب خاتم نبوت امتی امتی کہتے ہوے تشریف لاوینگے
دیکھو مواہب لدنیہ مین لکھا ہے **قولہ** یعنے مفسرین کا اس پر اتفاق ہے
کہ کلمہ عسے کا جناب باریکی طرف سے واجب ہوا کرتا ہے اسواسطے

کہ کلمہ عسے دال ہے اجماع پر اور محال ہے کہ جناب باری تعالے
کسیکو طمع دے اور امیدوار فرماوے اور پہر محروم رکہے
بس یقین ہوا کہ اللہ جل شانہ بالضرور ہمارے سرکار ابد قرار کو مقام محمود
مرحمت فرماویگا اور واحدی نے کہا ہے کہ مفسرین نے اجماع کیا
ہے اسبات پر کہ مقام محمود مقام شفاعت کا نام ہے اور محمود
اسواسطے کہتے ہین کہ جب ایسے اضطرار کی حالت ہین یعنے حشر مین
اولین اور آخرین سب بیقرار ہونگے اور سب انبیا علیہم السلام جواب دینگے
اسوقت ہمارے حضور شفاعت کرینگے اور عزت ظاہری سے جو آپ
مراد لیتے ہین کہ مکہ سے مدینہ مین عزت حاصل ہوئی سو یہہ خیال خام ہے
دنیا کی عزت سے یہان عزت نہین مراد ہے جیسا ولیم میور صاحب اپنی
تاریخ کلیسا کے صفحہ ۵ مین لکہتے ہین **قولہ** کہ یوحنا کی مان نے مسیح سے یہہ درخواست
کی تہی کہ میرے دونو بیٹے سب کچہ چہوڑ کے تیرے پیچہے ہولیے ہین
کیا ملیگا الخ یعنے حضرت مسیح نے جو فرمایا تہا کہ بادشاہت ملیگی تو بادشاہت
سے وہ لوگ بادشاہت دنیوی سمجہتے تہے نہ اخروی بس چونکہ آپ
انہین حواریون کے مقلد ہوے ہین ایسا ہی کچہ مفسرین قرآن کا
بہی مطلب سمجہے ہو سو یہ محض غلط ہے ہماری سرکار ابد قرار نے دولت
وحشمت دنیوی کو نجس العین بتایا ہے الدنیا جیفۃ وطالبہا کلاب

فرمایا ہے پس اسی قرینہ کو آپ اپنے کل تجویز پر لگا لیجیے گا اب یہ جواب
بقیہ سوال کے جواب کا جواب یعنی آپ فرماتے ہین **قولہ** کہ (۲) سوال کا
جواب بھی تسلی بخش نہین ہے بلکہ نادرست ہے قرآنی قرینہ کی بابت جو مین نے
عرض کیا تھا اوسکا جواب آپنے یہ دیا کہ نظم قرآنی چونکہ عثمان کی نظم ہے
اسلیے قابل اعتبار کے نہین ہے اس آپکے بیان سے سارا قرآن غیر
معتبر ہوگیا کیونکہ جب اوسکی نظم نظم الٰہی نہین ہے بلکہ عثمان نے
اپنی مرضی کے موافق اون آیتون کو جوڑا ہے تو اس
صورت مین وہ ساری کتاب بگڑ گئی اب اوسکے کسی قرینہ کا اعتبار نرہا
اوسکا سیاق کلام درست نہین ہے اب اوس سے مسائل اخذ کرنے
درست نرہے مگر مین آپ کی اس تحریر پر کہ نظم قرآنی نظم عثمانی ہے
اعتراض نہین کرتا بلکہ قبول کرتا ہون کیونکہ یہ سچ بات ہے اور ضرور قرآن
کی نے ربط عبارت آپکے قول کی مؤید ہے لیکن مشکل یہ ہے کہ اگر کوئی
سنی مسلمان آپ سے پوچھے کہ جب عثمان خلیفہ مرگئے تھے اور
حضرت علی بادشاہ ہوے تھے تو انھون نے قرآن کی نظم کو پھر درست
کیون نکیا اسلیے یا تو وہ اس نظم عثمانی قرآنی کو صحیح جانتے ہونگے یا وہ بھی
عثمان کے گناہ مین شریک ہوے مجھے نہین معلوم کہ شیعہ لوگ
اسکا کیا جواب دینگے **الجواب** واہ کیا خوب الزام آپنے بنایا

مجتہد صاحب کو دیا ہے پادریان جال کو خوش کیا ہے اے صاحب اول آتو شاگرد
کی خطا اوستاد کی خطا نہین تصور کیجاتی ہے بس اسی مقام پر یہہ بات
یاد آتی ہے آپ نے سنا نہین کہ خربزا ہی کو دیکھ نہین کہاتی ہے
دیکھو یہہ تجویز آپ کی ابہی منقلب ہوئی جاتی ہے یاد کیجیے کہ آپنے
مباحثہ اتفاقی جو کہ مقام امرتسر مین حافظ ولی اللہ صاحب سے اور آپسے
ہوا تہا اور پہر اوسے ابہی نے چہپوایا ہے ہمنے پادری فک صاحب
سے پایا ہے اوسمین آپنے بزبان خود عندالرو بکاری مجمع عام مین
مولوی صاحب موصوف سے فرمایا ہے **قولہ** کہ یہ انجیل مسیح پر نازل
ہوئی آپکا فرض ہے ہمارا تو یہ قول ہے کہ جنپر نازل ہوئی اونہین نے
قلمبند بہی کیا ہے یعنے حواریون پر نازل ہوئی اور انہین نے قلم بند
بہی کیا ہے انتہی اب فرمائیے کہ اس آپکے بیان سے سارا ہی
انجیل جعلی ہو گئی صفحہ صداقت سے دہو گئی اوسکا کوئی قرینہ اور سیاق
کلام درست نہ رہا مگر مین اس آپکے بیان پر حرف نہین ہوتا بلکہ قبول
کرتا ہون کہ ضرور اوسکی عبارت سے ربط مرام مرتبط آپکے کلام بد انجام کی
مئوید ہے مگر مشکل یہہ ہے کہ اگر کوئی رومن کاتہلک عیسائی تمہارا
بہائی تمسے پوچہے کہ جب اول حواری حضرت متی مر گئے تہے اور
دوسرے مرقس یا لوقا اونکے قائم مقام ہوے منادی کرنے لگے

قاطوی آخرت پر قدم دہرنے لگے تو انہوں نے وہ نسخۂ انجیل اصلی جو کہ
حضرت مسیح کو بارگاہ باری سے ملی تھی حاصل کرکے کیوں رواج نہ دیا
مسلمانوں کو ہمیشہ ہنسایا آپکو بدنام کیا لہذا یا تو اس انجیل جعلی کو وہ صحیح
جانتے ہونگے یا وہ بھی بقول آپکے اونکے گناہ میں شریک ہوئے
یا نائب ہوئے ازیں ٹھیک ٹھیک ہوئے مجھے نہیں معلوم اسکا جواب آپ
کیا دینگے یا تا مذہب انجیل مروجہ بالیقین حضرت من گفتگو متقدمین کے
قول پر ہوتی ہے متاخرین کے قول پر نہیں ہوتی سنئے دیکھو جب
اول عملداری انگریزی یہاں ہوئی تو مسٹر صاحب ڈپٹی کمشنر صاحب لکھنؤ
نے اسی باب خاص میں ایک استفتا بایں مضمون کہ یہی قرآن ہے
جسکو تمسک کیا ائمۂ طاہرین نے اور اہلبیت جناب سید الابرار نے یا وہ
کوئی اور قرآن ہے لکھکے جناب غفران مآب مولوی سید محمد صاحب
مجتہد العصر لکھنؤ سلطان العلماء والد ماجد مولوی سید علی محمد صاحب دام
برکاتہ سے پوچھا تھا اوسپر مولوی صاحب نے یہی تحریر فرمایا ہی **قولہ**
کہ بلاشک یہ وہی قرآن ہے جو کہ اللہ تعالے نے اپنے حبیب کو وحی
دیا تھا الخ چنانچہ کتاب طعن السنان من جرح القرآن میں موجود ہے
دیکھئے علماء سعادت شعار کو الزام نہ دیجیے اور قدماے علماے
حضرات شیعہ امامیہ کا بھی یہی قول چلا آتا ہے کہ جس سے کتب مبسوط

ملو ہین لہذا واسطے اطمینان خاطر عناد تاثر آپکی ہم پہلے ہی لکھہ چکے ہین مگر اب پھر مکرر لکھے دیتے ہین کہ شاید آپ سہو کر گئے ہون اسلیے کہ دروغگو کو حافظہ نہین ہوتا **قول** اول محمد بن حسن حر عاملی جو کہ بڑے محدث فرقہ امامیہ حضرات اثنا عشریہ کے گذرے ہین انھون نے ایک رسالہ اپنے بعض معاصر کی رد مین لکہا ہے او یہ بات لکھتے ہین **قولہ** ہر کہ تتبع اخبار و تفحص تواریخ و آثار نمودہ بعلم یقینی میداند کہ قرآن و غایت اعلی درجہ تواتر بودہ و آلاف صحابہ حفظ و نقل میکردند آنرا و در عہد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجموع و مؤلف بود انتہی پھر **قول دوم** صاحب مصائب النواصب نے لکہا ہے **قولہ** یعنی جو لوگ کہ نسبت کرتے ہین ہماری طرف کہ شیعہ کہتے ہین قرآن مین کچھہ تغیر ہوا سو یہ قول جمہور امامیہ کا نہین اسکے قایل گروہ قلیل ہین جنکا اعتبار نہین انتہی اب فرمائیے جبکہ یہ خیال ہے تو متقدمین کا قول معتبر سمجھا جاویگا یا متاخرین کا اور پھر جبکہ مجتہد صاحب نے خود اپنے خط مین عذر معقول تحریر فرمایا ہے کہ بسبب علالت مزاج کے مین نے اپنے ایک شاگرد سے جواب لکھوا یا گو کہ وہ بھی ذی علم تھے مگر علم مناظرہ اور رہے اور علم عربی دانی اور رہے مقدمات کی صحت وکلا سے پوچھنا چاہیے نہ علما سے مثلاً ابھی آپ سے کوئی پوچھے کہ آپ بڑے مباحث تیز

او عالم ہین تو فرمائیے کہ ٹیل تلون سے کیونکر نکلتا ہے تو آپ کیا
بنا سکینگے بلکہ نہ بنا سکینگے پس مناسب ہے کہ پہلے اپنے اصول کو درست
کر لیجیے تب فروعات مین قدم رکھیے دیکھو پادری تیمبیڈی صاحب
کی کتاب جو کہ بڑے عالم علماء دین کا تھا کہ سکتے ہین اور طامس نکلسن نے
اوسی انگریزی سے اردو مین ترجمہ کیا ہے اور مقام لشکر گوالیار مین ۱۸۵۶ء
مین چھپوایا ہے اور مرات الصدق نام رکھا ہے آپکی انجیل مروجہ کی نسبت
تحریر فرماتے ہین پوشیدہ کنندہ آپکو اب ہم بتاتے ہین مگر آپ وہ باجیا
ہین کہ اب بھی نہین شرماتے ہین **قولہ** صفحہ ۱۶۹ آنکا تو لیک ظاہر کرتے ہین
کہ کتاب مقدسہ کو جیسا کہ ہر ایک شخص اپنے فہید سے سمجھتا ہے ایمان کا
کافی قاعدہ نہین ہے اسلیے انسان کو خدا کی بادشاہت مین نہین پہونچا
سکتے ہین اور یہہ کہ کتاب مقدس کافی قاعدہ نہین ہے عقل سلیم بآسانی
کھلا سکتی ہے کیونکہ انسان اپنا ایمان اپنی سمجھ کے موافق کتب مقدسہ
پر اگر منحصر رکھے تو ضرور ہے کہ وہ چھہ چیزون مین کلیہ دلجمعی اور دریافت
حاصل کرے اول یہہ کہ بضرور معلوم کرے کہ کتاب جو وہ اپنے ہاتھہ مین
رکھتا ہے در اصل کتاب مقدس صحیح ہے یا نہین دوم یہہ کہ اوسکے
پاس سالم کتاب ہے کہ نہین سوم یہہ کہ کتاب مقدس الہامی اور خدا کے
ارشاد سے ہے چہارم یہ کہ کسی نے کتاب مقدس مین غلطیان درج

نکی ہون نجیمیہ کہ وہ اوسے سمجہہ سکتا ہو تشتم یہ کہ سب چیزین جو نجات
کے واسطے کافی ہون پہلے یہ کہ بالضرور معلوم کرے کہ کتاب جو وہ
اپنے ہاتہہ مین رکہتا ہے دراصل کتاب مقدس صحیح ہے اچہا کوئی پروٹسٹنٹ
اپنی خاص راے وتمیز سے کہہ نہین سکتا کیونکہ کتاب مقدس فقط ایک کتاب
ہے مردہ حرفون سے بہری ہوئی اور اپنے حق مین گواہی
نہین دیسکتے سواے اسکے عالم فاضل سب جانتے ہین کہ اورشلیم
کی ہیکل اور شہر کے ساتہہ وہ کتاب مقدس جو موسے اور قدیم پیغمبرون
کے ہاتہہ کے جو لکہے ہوئے تہے نبوقدنصر کے عہد مین اسیرین
کی چڑہائی مین تاخت وتاراج ہوگئین اور اگرچہ اوسکی نقل مطابق اصل اسیرانہی
نے بہہ موجود کیا تہا مگر یہہ نقل بہی انطاکس کے ظلمون کے
وقت مین لٹ گئین پس ایک شخص اپنی خاص راے وتمیز سے نہین
کہہ سکتا ہی کہ کتاب جو اوسکی پاس ہے سچی اور اصلی ہے کہ نہین دوسرے
یہہ کہ جس وقت کسی پروٹسٹنٹ کے پاس کتاب مقدس ہوتی ہے وہ
خواہ مخواہ یقین کرتا ہے کہ اوسکے پاس کتاب ممدوح پوری ہے
کیونکہ جو کوئی حصہ اوسکا گم ہے تو بیشک اوسکے پاس ایک جزو ہے
اور کلام آلہی کا کل نہین ہے اب مین پروٹسٹنٹون کو دکہلا سکتا ہون
کہ کتاب مقدس مین بہت حصے گم ہین کیونکہ ایک عالم ثابت کرتا ہے

۳ پیشتر پروٹسٹنٹ کو لازم ہے کہ اول وہ ثابت کرے کہ جو کتاب اوسکے ہاتہ مین ہے وہی کتاب مقدس ہے کیونکہ ... ۲ ...

۴ کتاب مقدس پوری نہین ہے ... بعض حصے ...

اُکمر سے کہ منٹس کتابین جلد مقدس کی کہوئی گئی ہین اگر تمہین میری بات
بین کچہ شک ہو تو اپنی کتاب مقدس مفصلۂ ذیل کے صحیفون اور تنون
مین دیکہو اور ڈہونڈ ہو گنتی کی کتاب باب ۲۱ - آیہ ۱۴ **قولہ** یعنے یخداوند
کے جنگ کی کتاب مین لکہا ہے الخ یہ کتاب کہان ہے پہر جوشوا کا باب
۱۰ آیہ ۱۳ **قولہ** یعنے کیا یہ جاشار کی کتاب مین نہین لکہا ہے الخ یہ کتاب
بہی کہوئی گئی پہر دیکہو پہلی کتاب صموئیل کے باب آیہ ۲۵ **قولہ** یعنے صموئیل
کی بادشاہت کا طور اور قاعدہ قوم سے کہا اور کتاب مین لکہہ کے رکہا
الخ یہ کتاب بہی ہین کہان ہے پہر پہلے سلاطین کی کتاب باب آیہ
۳۲ **قولہ** یعنے سلیمان نے تین ہزار تمثیلین بنائین اور اوسکے مزامیر ایک
ہزار تہے الخ یہ مزامیر کدہر گئے **اقول** اصلاح ہی کتابین معہ آیہ و باب کے
یادر ہیا حبف نشاند ہی کرکے لکہتے ہین **قولہ** اور بہی بہت کام ہین جو یسوع
مسیح نے کیے اگر وہ جدا جدا قلمبند ہوتے تو مین گمان کرتا ہون کہ کتابین
جو لکہی جاتین تو دنیا مین نہ سماتین الخ پہر انجیل یوحنا کا باب آیہ ۲۵ **قولہ**
وے کنسٹن ترافن کی بابت اپنی تحریر مین لکہتا ہے الی **قولہ** کہ یہودیون نے
توراۃ مین سے بہت کتابین غائب کردین تاکہ انجیل مقدس مطابق اوسکے
معلوم نہو بس پروٹسٹنٹون کے پاس کتاب مقدس پوری نہین ہے
بلکہ کلام ربانی کا ایک چوتہا حصہ ہے مسٹر ٹرد اپین ایک پروٹسٹنٹ فاضل نے

کونسل کے لارڈ کے لوگون کو لکہا ہے اور نئی ترجمہ کی درخواست کی ہے
چنانچہ وہ کہتا ہے کہ انجیل مقدس کا ترجمہ جو کہ اب انگلینڈ مین ہے غلطیون
سے بہرا ہے الخ غرضکہ اوبہت باتین ہین اگر مین سب کو لکہون تو یہ نامہ ایک ضخیم
کتاب ہو جاوے یقین ہے کہ آپ کے کتب خانہ مین نہ ہووے تو
پہر فرمائیے کہ آپ جو ابطالت قرآن و اسلام مین گفتگو کرتے ہو یہہ کونسی
دانائی ہے ضفیات بناہی ہے ہر چند کہ آپ کا سمند قلم ابطالت اسلام
مین نہایت عرق ریزی خاک بیز ہے مگر ہمارا بہی قلم آپکی نسبت وہ رہوار
اور تیز ہے کہ آپکو بہی اوس سے گریز ہے بقول کیلیے پر کیرا ابہی تو قرہ ہے
اور قرآن کے باب مین آپہی انصاف کیجیے کہ ایکا عالم بے بدل مسٹر جانڈیو
ینپورٹ صاحب باشندہ لندن نے جواب کتاب مظاہر الحق بروایت معتبر
و صحت مطلق درباب بریت تہمت یہود و نصاری لکہی ہے اوسکے صفحہ
۱۰ مین لکہتا ہے **قوله** منجملہ اور فضائل و مناقب قرآن کی جسمین اوسے
فخر و مباہات کرنے سجا ہی دو فضیلتین بہت بڑی ہین ایک فضیلت تو یہ
ہے کہ جس مقام پر حق تعالی کا ذکر ہی بڑی عزت و احترام اور بڑی عظمت
اور ہیبت کے سات ہے اور کسی جگہہ پر اوسکے ذات پاک کی طرف عیوب
اور شہوات انسانی نہین منسوب کیے ہین اور دوسرا شرف یہہ ہے کہ جملہ
خیالات باطلہ اور الفاظ رکیکہ اور خیالات لغو اور حکایات بیہودہ سے

منزہ ہے لیکن افسوس یہہ ہے کہ کتب یہودیان ان عیوب صریحہ
سے او مناقض سے مملو ہین واقع ہین قرآن ان عیوب واضحہ سے
ایسا مبرا ہے کہ ابتدا سے انتہا تک پڑہیو کہین کسی امر رکیک اور
بیحیا کا شائبہ بہی نہ پائیےگا الخ **اقول** دیکہو جب مدعی خود ابطال عو کیا
اقبال کرے تو ڈگری کسکے حق مین ہونا چاہیے اسکا تو جواب ہمین
بتائیے پادریان واقع امرتسر کا مال ابلہ فریبی سے نہ کہلیے مشفق من
بڑے افسوس کی جا ہے تعجب آمیز ماجرا ہے کہ ایسا عالم لطمع و نیا
دنی او دہر جاوے اور ادہر سے اتنا بڑا محقق عالم عیسائی ادہر آوے
اگلون نے سچ کہا ہے ع حسن زبصرہ بلال از حبش سہیل از روم *
زخاک مکہ ابوجہل این چہ بوالعجبیست * اسیطرح پانچوین سوال کا جواب جو تمہید
ہو محض واہیات ہے ہکذا **قولہ** پانچوین سوال کا جواب یہہ ملا کہ قرآن مین کوئی
آیہ اس مضمون کے نہین ہے کہ جسمین حضرت نے فرمایا ہو کہ مین
شفاعت گناہگاران کرونگا لیکن حدیث مین اور اجماع سے ثابت
ہے یہہ جواب آپکا نہایت درست ہے بیشک قرآن مین کوئی آیہ
ایسی نہین ہے اور یہہ بہی سچ ہے کہ احادیث او اجماعات سے اسکا
ثبوت دیا جاتا ہے پس جبکہ ضرورت شفاعت او تخصیص شفیع قرآن کے
برخلاف حدیث و اجماعات سے ثابت ہے تو کس طرح ہو سکتا ہے

کہ کوئی عقلمند اس ساری بنیاد کو حدیثون اور اجماعات کی تراشی ہوئے
پر قبول کرے گا ایمان تو قرآن پر لاوے گا اور عقائد حدیثون اور
اجماعات کی تراشی ہوئے پر رکھیگا الخ جواب دیکھیے اسمین کتنا
ایرپھیر آپنے کیا ہے جواب دہندہ کو کیا خوب الزام دیا ہے یعنے
قرآن مین کوئی آیہ اس قسم کی نہین ہے کہ جسمین آنحضرت نے
فرمایا ہو کہ مین شفاعت گناہگاران کرالونگا ایصاحب مین پوچھتا ہون
کہ قرآن شریف معاذ اللہ کیا آنحضرت کی حدیث ہے کہ اوسمین آنحضرت
فرمادیتے کہ مین شفاعت گناہگاران کرالونگا جیساکہ بموجب مقولہ آپکے
کہ انجیل حواریون پر نازل ہوئی ہے اور انہین نے قلمبند بھی کیا ہے
جناب من قرآن خاص اللہ جل شانہ کا کلام ہے اوس سے ہم لوگ
یہ مسئلہ شفاعت سید المرسلین اخذ کرتے ہین کہ اللہ تعالے جل شانہ آیت
الکرسی مین جانب جناب سالت کے یون ارشاد فرماتا ہے یشفع عندہ
الا باذنہ پس ثابت ہوا کہ آپ کو مقام شفاعت کبراہی عنایت ہوا ہے
اب آپکو چاہیے کہ اسیطرح شفیع ہونا کسی اور انبیاء ماسبق کا کتاب اللہ
سے ثابت کیجیے مگر آپ اس مقام پر ضرور یہہ عذر کرین گے کہ یہہ
حکم عام ہے یعنے جسکو خدا حکم کریگا وہ شفاعت کرسکتا ہے کچھ
خصوصیت ہمارے حضور اقدس کی نہین لہذا ہمکو مناسب معلوم ہوا

کہ جناب حکم شفاعت تامہ کو جو کہ جناب باری کی طرف سے ہماری سرکار
ابد قرار پر صادر ہوا ہے پیش کرین وہ یہہ ہے پارۂ والمحصنات سورۂ نساء
رکوع ۹ مین اللہ جل شانہ فرماتا ہے ولو انہم اذ ظلموا انفسہم جاؤک فاستغفروا اللہ
واستغفر لہم الرسول لوجدوا اللہ توابا رحیما۔ ترجمہ اور اگر اون لوگون نے جسوقت اپنا
برا کیا تھا آتے تیرے پاس پھر اللہ سے بخشواتے اور رسول اونکو بخشواتا
اللہ کو پاتے معاف کرنیوالا مہربان الخ اب فرمایئے اسمین تو اجازت تامہ
ہمارے حضور اقدس کو اپنی حیات مین دنیا ہی مین حاصل ہوگئی چہ جا کہ آخرت
مین سبحان اللہ آپکے شجر عداوت نے دوستی کا پہل دیا کہ جو باتین عوام
نہ جانتے تھے وہ بہی آپکے سوالون سے ہویدا ہوگئین کسی نے سچ کہا
ہے ؎ دشمن دانا کو بہائی جانیے ۞ یار نادان کا نہ کہنا مانیے +
اب یہ فقرہ آپکا کہ ایمان تو قرآن پر لائے اور عقائد حاشیون اور اجماعات
کے تراشے ہوئے پر رکہے الخ یہ بات آپکی علمیت اور قابلیت کو بالکل لغو
کرتی ہے اسلیے کہ قدماے عیسایئہ نے یہ عقیدہ تراشا ہے کہ مسیح ہمارے
گناہونکا کفارہ ہوا اور سبکے بدلے گناہون کی سزا آپ پائے اور سولی
پر چڑہا اور مدفون ہوا اور جہنم مین گیا الخ اب کہیے مین استفسار کرتا ہون کہ بہلا
ایک ایک گناہ کے سرزد ہونے سے کل انبیاء علیہم السلام تو قابل شفاعت
کے نرہے تو پہر حضرت مسیح علیہ السلام باوصف اوٹہانے تمام عالم کے

گناہون اور معاذاللہ ملعون ہونے اور جہنم مین جانے اور سزا پانے کی کیونکر اور کس دلیل سے شفیع گناہگاران ٹھہرائے گئے حالانکہ اونکے واسطے کوئی پادری صاحب یہان سے لندن وامریکا تک یا کوئی کرشچین ہندی یا سندی یا پنج آبی یا دوآبی تا الی الآن کفارہ نہین ہوا ہان یہ حکایت جو کہ پادری جان ملنر صاحب کی کتاب جو ۱۸۳۰ عیسوی مین چھپی ہے

حکایت تھوڑا عرصہ ہوا کہ جوانا سوٹ کوٹ نے فرنگستان مین دعوے الہام کا کیا اور کہا کہ مین وہ عورت ہون جسکے حق مین شیطان کے خطاب مین خدا تعالے فرماتا ہے **قولہ** ورس ۱۵ باب ۳ کتاب پیدائش مین یون ہے وہ تیرے سر کو کچلے گی) اور باب ۱۲ مشاہدات مین یون ہے **قولہ** اور ایک بڑا نشان آسمان پر نظر آیا کہ ایک عورت سورج کو اوڑھے ہوئے اور چاند اوسکے پانون کے تلے اور اوسکے سر پر بارہ ستارونکا تاج وہ عورت حاملہ تھی اور درد سے چلاتی اور جننے کو لپٹتی تھی اور کہتی تھی کہ مین شیطان کا سر کچلون گی اور نجھے حضرت عیسے کا حمل ہے الخ **اقول** کہتے ہین کہ اس عورت کے بہت مسیحی معتقد ہو گئے تھے میری غرض اس بیان سے یہ ہے کہ شاید آپ فرماوین اور یہ حکایت لاوین کہ اس سے جو فرزند آسمانی پیدا ہوا تھا وہ باپ کے واسطے کفارہ ہوا تو پھر ہمکو یہ عذر ہے کہ حضرت

مریم علیہا السلام کو تو حسب مقولۂ عیسائیان روح القدس سے حمل رہا تھا
اور اس عصمت قباب کو حضرت مسیح علیہ السلام سے حمل رہا مگر حیف ہے
کہ یہہ نہین معلوم ہوتا کہ اس حمل پاک سے کوئی لڑکا یا لڑکی پیدا ہوئی تھی یا نہین
اور صورت پیدا ہونے مین اوس عصمت مآب کے معتقدون کے نزدیک
اوس مولود مسعود کو رتبۂ الوہیت کا مثل باپ کے حاصل تھا یا نہین اور لقب
خدائی کا نسبت اوس مولود کے ملتا تھا یا نہین یا معاذ اللہ اوس نیکبخت
غیبانی زن آسمانی کو ہوسک کی بیماری تھی کہ بر وقت تولد فرزند کے ایک ریح
اخراج کر گئے کچہ معلوم نہین ہوا تو پہر کیا جواب دیجیگا لہذا حسب تشخیص اہل ہند
جو کہ ذی شعور ہین نور ایمان سے ماموہین وہ کہتے ہین کہ اس شخص کو مالیخولیا
ہوگیا ہے غرضکہ اسیطرح کل کتاب آپ کی ایک ڈھل عبث آہنگ بیمعنی لا یعنی
ہے اوسکا جواب دینا اوقات ضایع کرنا ہے عام بات ہے کہ دیگ مین
ایک ہی چانول ٹٹولتے ہین عقدہ پختہ و خام کا کہولتے ہین بس اب سید
کلب باقر صاحب کے سوالات کے جوابات جو آپنے دیے ہین اوسمین جو
ہم در آئے تو مناسب معلوم ہوا کہ ایک اوسکا جواب ہمکو بہی دینا چاہیے جو
منصف دیکہے وہ آپکو زیادہ گو بناوے کہ آپ زبردستی شیخی مارتے ہین ہمیشہ
مارتے ہین تو دوسرون سے شیخی بگہارتے ہین بگڑی بات کو پہر سے
سنوارتے ہین یعنے بیسوین سوال کا جواب آپ یہ دیتے ہین قولہ

کہ یہہ کیا خوب سوال ہے ایسا سوال ہمسے کسی نے نہین کیا سو عزیز
رہمت رہست کہتا ہون ذرا غور سے سنیے الی قولہ آپ کہتے ہین
یہ جو سوال ہے اسکے تین حصہ ہین اول یہہ کہ آنحضرت کی نبوت کا
انکار ہم لوگ کیون کرتے ہین دوم یہ کہ ادلۂ عقلیہ ونقلیہ سے آنحضرت
کی نبوت ثابت ہے سوم آنکہ توریت و انجیل وغیرہ مین اونکے وجود
دیجود کے بشارت ہے اسپر آپنے جواب دیا ہے قولہ تیسرے
حصہ کا جواب تو یہ ہے کہ انجیل توارات وغیرہ سے پیغمبرون کی کتابین موجود ہین
آپ مہربانی کرکے وہ آیات نکال کے دکہاوین جہان جہان پر اونکی بشارت
موجود ہے یہہ کہتے ہو کہ کتاب مکاشفات کے ۹ باب کے سوا
آنحضرت کا ذکر کہین نہین ہے اور وہ ذکر تو اونکے حق مین اچھا
نہین ہے اگر آپکو گمان ہو کہ بعض علماء محمدیہ نے بیبل سے بعض
آیات بگمان خویش آنحضرت کی بشارت بنا رکہی ہے اور واضح رہے
کہ اہل اسلام کے مصنفون مین سے سب سے زیادہ مولوی رحمت اللہ
صاحب نے ازالۃ الاوہام مین حضرت کی بشارت کا ذکر کیا ہے اور انہون
نے ۲۳ مقام بیبل کے اس مطلب پر پیش کیے ہین پر اون
تیئیس۲۳ مین سے ایک بہی درست نہین ہے بندے نے اپنی
کتاب تحقیق الایمان مین اوسکا جواب مفصل لکہدیا ہے اور خوب

ثابت ہوچکا ہے کہ حضرت کی بشارت اون کتابون مین ہرگز ہرگز نہین ہے پہر کس طرح سے دعوی کرتے ہو کہ بشارات موجود ہین بالفرض اگر ہے تو ہمین بتلاؤ مگر جو مقام کہ پیش کرو پہلے تحقیق الایمان مین اوسکا جواب دیکہہ لو پہر درلکہو تاکہ طوالت کلام نہو الخ **جواب** شنو من اسی لحاظ سے کہ طوالت کلام نہو اسی حصہ مین تینون حصون کا جواب ہم ختم کیے دیتے ہین مگر شرط یہہ ہے کہ دوسرے اور تیسرے حصہ مین جو کس دلیلین آپنی درباب عدم ثبوت رسالت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لکہی ہین اور پہر صفحہ ۹۱ مین اقرار کرتے ہو کہ ہمنے کبہو نہین سنا کہ آنحضرت کے نبوت پر ادلہ عقلیہ ونقلیہ دنیا مین کہین موجود ہین اگر آپ سناوینگے اور وہ صحیح بہی ہونگے تو ہم ضرور پہر مسلمان ہوجاوینگے یہہ ہیرا اقرار آپسے اور سب علماے اسلام سے ہے اگر آپ دیسکتے ہون تو زہے نصیب ضرور اب وہ دلیلین بیان فرماوین انتہی کلامہ **الجواب** حضرت من عرصہ ہوا کہ ہمنے ثبوت نبوت آنحضرت مین نامہ چراغ ہدایت جو کہ بجواب آپ کے کتاب تحقیق الایمان ضعیف البیان کے لکہا ہے اور رجسٹری کراکے فقط بلحاظ اسکے کہ شاید آگے پیچہے آپ انکار نہ پہونچنے کا درمیان مین لاوین جو کوئی ہماری تحریر کو پیش کرے اوسسے آپ چہلاوین مقام قصبہ نامہ سے

بھیجا ہے اوسمین بالکل ثبوت نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کا حسب نشا نذہبی کتب عہد عتیق وجدید کس شان وشوکت سے کیا ہی
جسکا جواب آپنے آجتک نہین دیا ہے دہن نامبارک کو سوزن معقولیت
سے سیا ہے اور پھر اوسپر یہہ دعوی ہے اس حرکت لغو کی کیا
دوا ہے مگر خیر پھر ہم قلم اوٹھاتے ہین سوا ے مولوی رحمت اللہ
صاحب کی بشارات واقعی جتلاتے ہین وہ یہہ ہین اقول ابہی چند روز گذ
نہ ہوا ہوگا کہ ہم بطور دورہ بمقام راے بریلی واقع ملک اودہ مین گئی
تہے چنانچہ وہان ایک نیٹو کرسچن مثل آپکے از عقل خدا شناسی تہی
مسمے فلپ صاحب نہایت تیز لطالت اسلام مین بشدت عرق ریز
تگ معقولیت سے گریزبت وموہم وہام سے دعوی کرکے مقام مدرسہ
پادریصاحب مین بہ ہمراہی خود پادری صاحب ہمسے دربار کیا بعد گفتگو
زبانی کے جب بند ہوے تو فرمانے لگے شرمانے لگے بعد برخاست
جلسہ کے یہہ چار سوال قلمبند کرکے بصحبت سید علی حسین صاحب واعظ
محمدی جو کہ ہماری طرف سے وہان وعظ کہنے کو مامور ہین صاحب
عقل ذوی شعور ہین بہیجے لہذا وہی سوال اور اونکے جواب اسمقام پر
آپکو پیش کرتا ہون کہ شاید اسکے آپ قول کے سچے ہون طمع
دنیا سے ہاتھہ اوٹھاوین شرماجاوین پھر ادہر آجاوین اور یا جواب باصواب

تحریر فرماوین ابلہ فریبی سے ہاتہہ اوٹھاوین میان عزازیل سے بہیجا چہوڑاوین

وہو ہذا

جوابات سوالات پادری فلپ صاحب

واقع رای بریلی

سوال اول قرآن کا منجانب اللہ ہونے کے کیا دلیل ہے سوال دوم محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چال وچلن کے بیان مین کہ اونکا چال و چلن موافق اور نبیون کے تہا یا نہین سوال سوم محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیغمبر خدا ہونے کی کیا دلیل ہے سوال چہارم کس کس نبی نے اونکی پیشین گوئی کی ہے کہ وہ برحق نبی تہے الخ جواب سوال اول کا جواب سوال دوم سے تعلق رکہتا ہے لہذا پہلے سوال دوم کا جواب قلم بند کیا آپ کو دیا وہ یہہ ہے اقول کہ محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نبوت پر توریت جسکو آپ کتاب اللہ جانتے ہو موافق خبر قرآن شریف کے

ناطق ہے دیکہو قرآن مین خبر ہے مثلہم فی التورات ومثلہم فی الانجیل لہذا پہلے ثبوت توریت سے لیجیے سفر خامس توریتیہ کتاب استثناء کے ۱۸ باب کی آیہ ۱۸ قولہ یعنے اللہ تعالی حضرت موسی علیہ السلام سے ارشاد کرتا ہے کہ مین اونکے لیے اونکی بہائیون مین سے تجہہ سا ایک نبی

قائم کرونگا اور اپنا کلام اوسکے منہ مین ڈالونگا اور جو کچہ مین اوس سے کہونگا وہ اوتنسے کہے گا اور ایسا ہو گا کہ جو کوئی میری باتون کو جنہین وہ میرا نام لے کے کہیگا نہ سنیگا تو مین اوس سے مطالبہ کرونگا الخ اب دیکہو پادری فنڈر صاحب نے میزان الحق باطلہ مطلق مین سب الفاظ مین تاویل کے ہر چند کہ وہ بہی مارون گھٹنا پھوٹے آنکہہ ہے مگر یہ لفظ کہ اپنا کلام اوسکے منہ مین ڈالونگا چونکہ اسمین تاویل جہوٹی بہی نہ ہو سکتی تہی دم کو لے رہے ہین یعنے مطلب اس سے یہ ہے کہ کل انبیاء ماقبل کو کلام آلہی سے لکہے ہوے ملے مثل توراۃ و انجیل و دیگر صحف وغیرہ مگر ہمارے پیغمبر صاحب صلوٰۃ اللہ علیہ کو تمام قرآن شریف زبانی حضرت جبرئیل علیہ السلام کے نازل فرمایا گیا فقط باین لحاظ کہ آپ امی تہے یعنی بحسب اسباب ظاہر پڑہے نہ تہے اور دستور ہے کہ ان پڑہے کو لکہہ کے بہیجنا مناسب نہین ہوتا الخ اب لیجیے اسکے مطابق انجیل سے خبر یوحنا کی انجیل باب ۱۶ آخر تک بشارت ہے کیا خوشنما اشارت سے یعنے حضرت مسیح فرماتے ہین قولہ یہہ باتین مین نے تمہین کہین تا کہ تم ٹہوکر نکہاؤ اور وہ عبادت خانون سے تمہین نکال دینگے بلکہ وہ گہڑے آتی ہے کہ جو کوئی تمہین قتل کریگا گمان کریگا کہ خدا کے بندگی بجا لاتا ہون اور تمسے اسیلیے ایسے سلوک کرینگے کہ اونہون نے نہ باپ کو جانا نہ مجہے لیکن یہہ باتین

تسلی نہ کہین کیونکہ مین تمہارے ساتھ تھا جب تک وہ گہڑی آوے تو تم یاد
کرو کہ مین نے تمہین کہا اور جب تک کہ مین نہ جاؤن وہ تسلی بخشنے والا
نہ آویگا الخ اب فرمائیے خود حضرت مسیح فرماتے ہین بشارت پیغمبر
آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صاف صاف سناتے ہین خبر آیندہ
بولتے ہین آپکے کان کہولتے ہین وہ گہڑی آتی ہے کہ جو تمہین قتل
کریگا وہ عبادت جانیگا اسکا مطلب یہ ہے کہ اہل اسلام مین کوئی
عبادت جہاد کفار سے بہتر نہین ہے چنانچہ مصنف کتاب منظاہر الحق
جو کہ ایک زبردست مسیحی عالم نے اب لندن سے تصنیف کرکے بہیجی
ہے بعد ثبوت رسالت پیغمبر آخر الزمان صلے اللہ علیہ وسلم کے اسکے
حاشیہ پر تحریر فرماتے ہین قولہ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت مین
جس دن کہ بیت المقدس کو عیسائیون سے لیا ہے اوسدن ایسا قتل
عام کیا ہے کہ ہاتہہ خون آلودہ اپنا ستون بیت المقدس پر بنا دیا ہے
کہ آج تک وہ نشان موجود ہے ہیبت اسلامیہ کی نمود ہے الخ پہر دوسرا
فقرہ دیکہو ہمارے کلام کی تصدیق کر رہا ہے کہ تمسے ایسلیے ایسے
سلوک کرین گے کہ انہون نے نہ باپ کو جانا نہ مجہے اس سے یہ
مطلب ٹہرا کہ نہ خدا کو باپ نہ مجکو بیٹا کہین گے اونکا عقیدہ لم یلد ولم
یولد ہوگا جیسا کہ آجتک اہل اسلام مین ہے اور یہ کہ جب تک مین

نہ جاؤن وہ تسلی بخشنے والا نہ آویگا اسکا منشا یہ ہے کہ میرے بعد ہوگا
جو خدا تک پہونچا ویگا جیسا کہ ظاہر ہے کہ ہزارون اولیا اس امت محمدیہ
مین اب بھی موجود ہین جو خدا تک پہونچتے ہین اور پہونچاتے ہین
ویسا ہی ظہور مین آیا اب نوحوتھا باب پولوس مقدس کے خط کا جو کہ رومیون
کو لکھا گیا قولہ آیہ ۶ چنانچہ داؤد بھی اوس آدمی کے مبارکی کے جسکو
اللہ تعالی بغیر اعمال کے راست باز ٹھہراتا ہے ذکر کرکے یہ کہتا ہے
کہ مبارک وے لوگ جنکے گناہ ڈہانپے گئے اور خطائین معاف ہوئین
الخ دیکھو کیسی صاف بات ہے ہیہات ہیہات ہے یعنے
داؤد علیہ السلام صاف صاف خبر دیتے ہین کہ مبارک وے لوگ
جنکی خطائین معاف ہوئین اور گناہ ڈہانپے گئے اس سے یہہ
مطلب ہے کہ اگلی امتون مین دستور تہا کہ جو خلاف حکم اپنے پیغمبر کے
کوئی امر کرتا تہا تو اسکو اوسیوقت یا اوسیدن سزا ہوجاتی تہی غیب سے
چنانچہ موسی علیہ السلام کی امت کے کچہ لوگ جو کہ ہفتہ یا اتوار کے
دن مچھلیان پکڑتے تہے اور پیغمبر کے کہنے پر عمل نکرتے تہے بندر ہوگئے تہے
اسیطرح آپکے بہائی بند جو کہ مسیح علیہ السلام کے جہوٹے پیرو
امتی تہے کسی قدر بسبب عدم بجا آوری کسی حکم کے خنزیر ہوگئی تہی
کتاب قصص الانبیا مین مذکور ہے اور دیکہو ابو یحیی بن عیسی طبیب کی

کتاب کہ پہلے عیسائی تھے تمہارے بھائی تھے بعد شرف اسلام
جب ہمارے بھائی بنے تب رد مذہب مسیحی مین کتاب لکھی ہے اوسمین
خوب دینداری مسیحیون کے ظاہر کی ہے اور یہان امت محمدیہ ہرچند
کیسا ہی گناہگار ہو بدولت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم دنیا مین سختیت
سے محفوظ ہے بس اسی طرف کو حضرت داؤد علیہ السلام اشارہ فرماتے
ہین **قولہ** کہ مبارک وے لوگ جنکی خطائین معاف ہوئین اور گناہ ڈھانپے
گئے اب سنئے مکاشفات یوحنا باب ۲ - آیہ ۲۶ سے آخر تک بشارت
پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہے **قولہ** اور وہ جو غالب ہوتا
اور میرے کامونکو آخر تک حفظ کرتا ہے مین اوسے قومونپر اختیار دونگا
۲۷ - اور وہ لوہے کے عصا سے اونپر حکومت کریگا وہ کمہار کے برتنون
کے مانند چکناچور ہو جائینگے جیسے مین نے اپنے باپ سے
پایا ہے کہ روح کلیسا کو کیا کہتے ہے اور اوسے صبح کا ستارہ دونگا جسکا
کان ہے سنے الخ **اقول** اب کہیے لوہے کی عصا سے کیا مراد
ہے حضرت مسیح علیہ السلام کو تو لکڑی کا عصا بھی ثابت نہین بس معلوم
ہوا کہ اوسکے عصا سے تلوار مراد ہے کہ تلوار ہی کے ذریعہ سے
دین اسلام نے فروغ پایا تاریکی کفر دکافری کو مٹایا اور صبح کے ستارے
سے دین اسلام مراد ہے یعنے اوسکا دین مثل ستارۂ صبح کے تمام

دنیا مین سمجھے گا کہ ظاہر ہے کسی انبیا کا دین ایک اقلیم سے دوسری اقلیم مین نہین گیا پہر دیکہو پوس مقدس کے خط کا ۳ باب جو کہ رومیون کو لکھا گیا **قولہ** آیہ ۴ کیونکہ وہ خدا کا خادم بد کو سزا دینے کے لیے منتقم ہے پس تابع رہنا ضرور ہے نہ صرف منزلے کے سبب بلکہ تمیز کے باعث الخ **اقول** بہلا اب فرمائیے جبکہ آپکے مقتدا جنکو آپ اپنا پیشوا جانتے ہین اور منتہی الحواری مانتے ہین وہ یہ خبر دیتے ہین کسقدر رنیائٹ امی لیتے ہین **قولہ** کہ وہ تلوار عبث نہین پکڑتا بلکہ بد کو سزا دینے کے لیے ہے الخ اور آپ لوگ یہی اعتراض محمدیون پر کرتے ہین کہ محمد صاحب صلی اللہ علیہ وسلم نے بزور شمشیر لوگون کو مسلمان بنایا اب آپ ہی انصاف سے کہیے کہ ہم آپکی مانین یا آپکے مقتداؤن کو سچا جانین یا جہوٹہ اور سچ کو ایک ہی مین سانین پہر تو اعمال رسول کے ۳ باب کا آخری فقرہ **قولہ** سو پہلے اوسنے اپنے بیٹے یسوع مسیح کو بہیجا اور مبعوث کیا کہ تمکو یہہ برکت دیوے کہ ہر ایک کو اوسکی بدیون سے پہراوے الخ **اقول** اس خبر کو منشی رجب علی صاحب نفیسو گر نہجر نے کیا خوب کہا یا ہے اپنے مطلب جعبا یا ہے ابلہ فریبی کا موقع ہاتہ آیا ہے اب اوسنے پوچہیے کہ جبکہ یہہ لفظ آئے **قولہ** کہ سو پہلے اوسنے اپنے بیٹے یسوع مسیح کو بہیجا یا مبعوث کیا

تو پہر اونکا مابعد بہی تو ہونا چاہیے ورنہ لفظ پہلے کے فضول ٹہریگو
ہان اگر بقول مولوی آل حسن صاحب مغفور یہ کہیے کہ یہہ فقرہ کسی نے پیچہے
سے لایا ہے تو الحاق ثابت ہوا اور پہر دوسرا فقرہ قولہ کہ تمکو
یہہ برکت دیونگے کہ اوسکی بدیون سے پہرا وے صاف صاف
ضمیر غائب کا پیدا ہے خبر پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہویدا ہے
اب ذرا کان لگا کر سنیئے تقریر فضول سے مغز سامعین نہ دہنیئے کہ آپنے
جو بڑی قابلیت جتائی ہے کہ ایک بات کے چار حصے کیا مقدمہ
کو طول دیا اس سے کیا ہوتا ہے مین پوچہتا ہون کہ جب نبوت ہماری
پیغمبر صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حسب نشانہی تورات وانجیل
اس شرح وبسط سے جیسا کہ ہم پیش کرتے ہین مسلم الثبوت ہوئے
تو پہر جو کچہ کہ انہون نے فرمایا کہ یہہ کلام خدا ہے وہ واجب التسلیم ویقینی
ہے اوس سے انحراف محض گمراہی وبدیقینی ہے اور یہہ جو آپنے
سوال کیا قولہ کہ چال وچلن اونکا موافق اور پیغمبرون کے تہا یا نہین انکی
شرح کردیجیے تو ہم البتہ جواب دیسکتے ہین پادری فنڈر صاحب تو دیکہو
اپنی کتاب میزان الحق مین یون تحریر فرماتے ہین قولہ یعنے محمد صاحب
کی صفات مین البتہ کہہ سکتے ہین کہ وہ صاحب فہم وفراست وباریک بین
ودانا اور دنیوی کامون مین ماہر اور اوسکا ظاہری چال وچلن بہی خوب پسندیدہ

اور فقرا و مساکین پر مہربان اور اپنے یار و اصحاب پر اور خویش و اقربا پر
صاحب احسان تھا لیکن باطنی پاکی اور دلی سے بیگانہ اور دشمنوں پر
سخت اور کینہ ور تھا الخ باب ۳ فصل ۴ جو کہ چال و چلن محمدی کے بیان
مین ہے **الجواب** اب آپ دیکھین ایسا شخص ہمہ صفت موصوف
حسب تشخیص مدعی کے کہان دلی پاکی سے بیگانہ ہو سکتا ہے
اور دشمنوں پر سخت ہونے سے بھلا کیا نقصان عائد ہو سکتا ہے یہہ
ہٹ دہرمی نرے شرمی ہے کہ نہین فرمایئے کہ دلی پاکی سے جو انہون
نے فرمایا کہ بیگانہ تھا یہ کس قاعدہ سے کہا عام بات ہے کہ امور باطنی
پر دلیل کا قائم ہونا دشوار او راگر یہہ کہیے کہ المرء تقیس علی نفسہ کے
راہ سے فرمایا ہے تو پہر اونکے یادریت مین بٹہ لگا ہان اگر یہہ
کہیے کہ ہمکو اونکے چال و چلن پسند نہین تو یہہ بات اور ہے دیکھو
آفتاب جہانتاب مین ہزارون چرند و پرند اوڑتے پہرتے ہین اگر
ایک چمگادر کہ اذل پرندگان سے ہے نہ اوڑا تو آفتاب کو کیا بٹہ لگا
ہزارون بیدین اخوان الشیاطین خدا ہی کے منکر ہین لہذا ایک آپ ہی
صحیح ہیں اب یہہ پاس خاطر آپکے ہمنی چارون سوالون کا جواب دیدیا
اب مناسب کہ ہمارے سوالونکے جواب جو کہ عندالروبکاری آپنے
تحریر کرالیا ہے مفصلا و مشروحا تحریر فرمایئے یا فقط سوال ہی کرنے پر

کمر باندہی ہے بقول شخصے پڑہنے سے لکہے کچہ نہین مٹنے کو آندے
ہین بس مشغول ہن اب آپکو چاہیے کہ جواب دیجیے یا اپنے قول کی
اتباع کیجیے نفع دنیاے فانی سے ہاتہہ اوٹھائیے ہمارے ساتہہ
آئیے ہم خرما و ہم ثواب کا ذائقہ اوٹھائیے آپنے سُنا نہین کسی کا شعر
ہے ۵ رستم رہا زمین پہ نہ بہرام رہگیا ۔ مردونکا آسمان کے تلے
نام رہگیا ۔ اب اسی جواب کو دسوین سبب انکاری پر جوکہ آپنے بجواب
سید کلب باقر صاحب کے لکہا ہے لگا لیجیے گا طول کلام سے
کیا حاصل مگر دوسرا سبب جوکہ آپنے تحریر فرمایا ہے **قولہ** کہ دوسرا سبب
یہ ہے کہ کوئی نشانی نبوت کی یعنے معجزات بہی اونکے ہاتہہ سے سرزد
نہین ہوے قرآن سے کوئی معجزہ ثابت نہین ہے بلکہ صریح انکار معجزہ
قرآن سے پایا جاتا ہے اوسپر یہ آیہ آپنے پیش کی ہے وما منعنا ان نرسل
بالآیات الا ان کذب بہا الاولون ۔ یہ لکہ کے لکہتے ہو کہ الف لام بالآیات
کا استغراقی ہے نہ معہود ذہنی کیونکہ وجود معجزہ قرآن سے ثابت نہین
ہے الخ جواب اسکا یہ ہے کہ انجیل کو نہ بورہے اپنے علمیت
کی ٹانگ نہ توڑیے یعنے الف لام بالآیات کو جو آپنے استغراقی فرمایا یہ کس
قاعدہ سے کہا ایصاحب الف لام جوکہ اول لفظ کے ہے یہ ہو وہ
استغراقی کہلاتا ہے جیسے الحمد کا الف لام اور بیان وما منعنا ان نرسل

بالآیات دو الفاظ کے اہین ہین ہر تو استغراقی نہ ٹھرا معلوم ہوا کہ آپ کو دوں دے کے ٹھ رہے ہین یا کسی تثلیثیے یار نے یہ الف لام گڑہے ہین کالج آگرہ مین آپ بھی عربی پڑہے ہین یہ وہی مثل ہوئی کہ ایک شاعر صاحب مجھے الہ آباد مین ملے اور اپنی شعرگوئی کی بہت تعریف فرمانے لگے تب مین نے کہا کہ کچہ اپنی تصنیف سے مجھے بھی مسرور کیجیے تو ذات شریف یہ شعر زبان پر لائے کہ لکھے والون سے کہان تک مین اوٹھاؤن کڑیان ٭ بلیان ڈہونڈتا پھرتا ہون اڑانے کے لیے ٭ اسپر مین نے کہا کہ آپ پنجاب جائیے تو مولوی عماد الدین صاحب سے ملاقات کیجیے وہ بھی مسلمانون کی کڑیان اوٹھا رہے ہین نئی طرحکی عربیت بگہار رہے ہین کچہ عجیب قسم کی اڑانی لگاتی ہین نئے راگنی گاتی ہین نغمہ طنبوری اوڑاتے ہین اب دیکھو جب کل آیات کی لفظ آئے تو دو استحالہ لازم آتے ہین ایک یہ کہ جتنے انبیا از آدم تا بعثت حضرت خاتم نبوت علیہ السلام کل آیات یعنی نشانیون سے مبعوث ہوئے ایسا نہین ہوا بلکہ ہر ایک انبیا علیہم السلام کو نئی طرحکا معجزہ عطا ہوا ہے دوسرے یہ کہ کیا آپکے نزدیک جتنی نشانیان کہ مشیت الٰہی مین تہین وہ سب تمام ہوگئین سو ایسا نہین ہوا تو اسصورت مین یہ لام بالآیات کا استغراقی ٹھرا اور جتنے ہی اسکے قریب ہے وہ بہی معدوم باقی رہا عہد خارجی

اور عہد فہمی تو اب آپ استغراق سے ہوش مین آئیے یا بحر ندامت
مین غرق ہو جایئے دوسرے یہ کہ حسب تجویز آپکے اگر یہ نظیر قرآنی
صحیح سمجھی جاوے تو پھر انجیل سے بھی کوئی معجزہ جناب مسیح کا ثابت
نہوگا یہود کی ادہر بھی بن آئے گی ندامت آپکے گھر مین گھر بنائے گی
کیا معنے کہ اس انجیل مروجہ سے بھی کوئی معجزہ مسیح ثابت نہین ہوتا ہے
جو سنتا ہے وہ روتا ہے کہ اونہین نہ دکھلانے معجزہ کا سبب آشکار
مثل آفتاب نصف النہار کے درج ہے دیکھو باب ۱۶ انجیل متی کی جو کہ
اول حواری ہین پہلی آیہ اور گیارہوین باب انجیل لوقا کی ۱۷۔ اور ۱۹۔ آیہ
سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح سے بھی کوئی معجزہ بالنشانی
ظاہر نہین ہوئے اسلیے کہ قریشی کاہنون نے معجزہ و نشانی جب
طلب کیا تب حضرت نے اونکو یہی جواب دیا **قولہ** کہ شریر معجزہ یا نشانی
طلب کرتے ہین لیکن ان لوگون کو کوئی نشانی سواے نشانی یونس کے
یعنے حضرت یونس کے نہ دیجائیگی کہ یونس پیغمبر تین دن رات مچھلی کے
پیٹ مین رہے اور ابن آدم یعنے مین بھی تین دن رات زمین کے
پیٹ مین رہکر جی اوٹھونگا الخ **اقول** اب فرمایئے اس سے صاف
ظاہر ہے کہ کوئی معجزہ یا نشانی جیساکہ روایات اناجیل اربعہ اور اعمال حواریین
مین مندرج ہین ہوتے تو ضرور حضرت طالبین معجزہ سے

فرماتے کہ دیکھو مین نے مردہ زندہ کیے اور اندہون کو بینا کیا
اور مجذوم کو تندرست تو اب ثابت ہوا کہ معاذ اللہ کوئی معجزہ یا نشانی حضرت
مسیح سے بہی ظاہر نہین ہوئی بس اب جو معجزات کہ انجیل مین لکہے
ہین یہ سب الحاقی ہین یا جعلسازون نے جعل کیا ہے تو پہر آپ اسکا
کیا جواب دینگے یا بجاے نیک نامی کے بدنامی لینگے
اور آیہ قرآنی کا مشابہ سنیے یعنے اللہ جل شانہ فرماتا ہے کہ ہمین
کوئی چیز مانع نہ تھی کہ ہم تجکو معجزہ کے ساتہ نبہیجتے یعنے ہر وقت مصدر
معجزہ گردانتے مگر یہ کہ اگلے پیغمبرونکو جو ہمنے بہیجا اُنہین لوگون نے
جہوٹا جانا اور جو معجزات انہون نے دکہاے تو لوگون نے اونکو
سحر یا شعبدہ بتایا اور دوسری وجہ یہہ ہے کہ اللہ جلشانہ اشارہ فرماتا ہے
اپنے حبیب سے کہ تو کہدے کہ مین ہر وقت موجد معجزہ نہین ہوسکتا ہون
یعنے بلا استعانت خدا معجزہ ظاہر نہین کرسکتا اسکو مقام عبدیت کہتے ہین
یہ فقط اسواسطے ہوا کہ بسبب اصدار معجزات مثل احیار موتی نصاری نے
مسیح کو خدا اور یہود نے عزیر کو ابن اللہ ٹہرایا تہا جیساکہ ظاہر ہے
اور ثبوت معجزات قرآنی مثل شق القمر ہم آپکو اپنے نامہ تنبیہ الملحدین
مین بخوبی کر چکے ہین مگر رتحریر کی کچہ ضرورت نہین مہربان من تم کیا کرو
بسبب طمع دنیا آپ کی تفہیم مین سہو ہوگیا ہے مادہ معقولیت آپکی

صفحۂ دماغ سے دہو گیا ہے نقد ایمان کیسۂ باطنی سے کہو گیا ہے آج ابلیس پر تلبیس
ہماری اس تحریر پر رو گیا ہے اب تیسرا سبب انکار کا جو آپ بتاتے ہین قولہ
یعنی تیسرا سبب انکار اونکی تعلیم ہے یعنے جو کچہ انہون نے
قرآن مین اور حدیث مین دنیا کو تعلیم دی اکثر باتین خلاف عقل ہین اوس سے
خدا کی بزرگی نہین بلکہ داغ لگتا ہے اگر آپ اون مقامات کی تفصیل چاہینگے
تو عرض کرونگا بخوف ملال خاطر صرف اشارہ کرتا ہون اور جو جو مقام اونکے
تعلیم مین اچہے ہین وہ سب کتب مقدسہ سے اخذ ہوئی ہین **جواب**
واہ کیا خوب سبب آپنے تحریر فرمایا ہے یعنے جو کچہ انھون نے قرآن
اور حدیث مین دنیا کو تعلیم دی ہے اکثر باتین خلاف عقل ہین اوس سے
خدا کی بزرگی نہین بلکہ داغ لگتا ہے اگر آپ اون مقامات کی تفصیل چاہینگے
تو عرض کرونگا بخوف ملال خاطر اشارہ کرتا ہون اور جو جو مقام اونکی تعلیم
مین اچہی ہین وہ سب کتب مقدسہ سے اخذ ہوے ہین الخ اب مین پوچہتا ہون
کہ آپ کی بیبل مین جو یہہ باتین ہین مثلاً حضرت لوط کا معاذ اللہ شراب پینا
اور اپنے دونون بیٹیون سے زنا کرنا اور حضرت داؤد علیہ السلام کا زنا
کرنا اوریا کے جورو سے اور حضرت سلیمان کی بت پرستی معہ دیگر معائب
اور ہوسیع پیغمبر کا حرام سے بچہ جننا تا مسات جبر سے اور پہر اونہین کی
نسل مین حضرت مسیح کا مبعوث ہونا اور پہر انجیل مین یوسف نجار کا زوج ہونا

حضرت مریم علیہا السلام کا اور پھر اونکا حاملہ ہونا روح القدس سے استغفر اللہ
خدا پر زنا ثابت کرنا یہہ باتین خدا کی قدوسیت کو داغ نہین لگاتی ہین معلوم
نہین کہ آپکے مقتداؤن نے یہہ باتین کون سی کتابون سے اخذ
کی ہین یا پولوس مقدس نے بنادی ہین اور قرآن مین تو ایسے باتون کا
شایبہ بھی نہین ہے غور فرمایئے کہ آپکی کتب مقدسہ نے کوئی عیب
انبیا کی نسبت باقی نہین رکھا شاید کتب مقدسہ انہین اسی سبب سے
کہتے ہو کہ انبیا کی تصدیق خوب ظاہر کرتے ہین پھر آپ فرماتے ہین
قولہ اگر آپ چاہین گے تو مین اون مقامات کی تفصیل کرونگا الخ **قولہ**
بس مناسب ہے کہ جیسا ہمنے مقامات بیبل کی تفصیل کی ہے ایسے ہی آپ
بھی ہمکو جواب لکھیئے اور یہ جو آپنے پانچوین سبب مین فرمایا **قولہ** کہ ایسے
اخلاق کے لوگ بہشت مین داخل ہونگے الخ **جواب** یہہ ہے
کہ کھڑے کھڑے بول کرنا اور کاغذ سے شرمگاہ پوچھنا اور کل حشرات الارض
کو ہری ترکاری سمجھنا شراب پینا سور کھانا برہنہ ہوکر نہانا ایک دوسرے کو
ستر دکھانا اور کچھ نہ شرمانا ایسے اخلاق ناپاک کے لوگ بھلا کس دلیل سے
بہشت مین داخل ہونگے یہہ کیونکر آپکے ذہن مین آیا ہے یہ کیا سبب
انکار آپنے بنایا ہے قابلیت کو کام فرمایا ہے لوگ سچ کہتے ہین کہ
جس سے آدمی عناد رکھتا ہے اوسکی اچھی بات بھی بری معلوم ہوتی ہے

اب دیکھو آنکھین سینکو مین کہتا ہون کہ اناجیل اربعہ مین جن باتون کو آپ
اور آپکے پادری لوگ اور اونکے اتباع حال جو کہ نئے بگڑے ہین موجب
تقاضاے روح بتاتے ہین دو حال سے خالی نہین اول یہہ کہ تورات
مین جو کہ اول طبقہ بیل ہے اوسمین وہ باتین ہین کہ نہین اگر ہین تو حسب
بقول آپکے محض سرقہ ہے انجیل کی بذاتہ کچھہ تعریف نہ نکلی ہان اگر یہہ
عذر کیجیے کہ انجیل نے توریت کی تکمیل کی ہے تو پھر ہم بہی یہی کہینگے کہ قرآن
کل کتب آسمانی کی تکمیل کی ہے وجہ یہہ کہ قرآن مین ملاحظت کیجیے یہہ حکم
موجود ہے الملت لکم دینکم و اتممت علیکم یعنے بس صاف ثابت ہوا کہ اگلے
دین غیر کامل تھے اب جو دین کہ قرآن سے اخذ ہوا وہ کامل ہے تو اب
فرمائیے کہ غیر کامل کی اتباع کی کون ضرورت رہی دیکھو یہا حکم کہین
اگلی کتابون مین آیا ہے اللہ تعالے نے ادیان کا سبق کو ہی کامل فرمایا
ہے اور اگر نہین ہین تو دو حال سے خالی نہین اول یہہ کہ اون باتونکا
نہ ہونا موجب بطلان اوس کتاب کا جسمین ویسی باتین نہون ہو سکتا ہے
یا نہین اگر ہو سکتا ہے تو تورات باطل ہوئی اور اگر نہین ہو سکتا تو بالفرض
محال کہ قرآن مین وہ باتین نہون تو بہی قرآن باطل نہین ہو سکتا چہ جائکہ
وہ باتین اور اوس سے بہتر بہی باتین ہون اور مین سچ کہتا ہون کہ آپکی
انجیل مین کوئی بات جو کہ عقلا علی الاطلاق مستحسن ہو ایسی نہین ہین جو کسی

دین مین اوسکا استحسان مذکور نہو گا سو سبب باتون کا عیسائیون کے
نزدیک یہ ہے کہ انجیل مین لکہا ہے کہ دشمن سے انتقام نہ لینا
چاہیے بلکہ اوسکے بدلے احسان لازم ہے سو مین پوچھتا ہون کہ یہہ
امر وجوبی ہے یا استحسانی اگر وجوبی ہے تو کئی قباحتین لازم آتی ہین
اول یہہ کہ اوسکا وجوب ایسا ہے کہ جس دین مین اوسکا وجوب نہو تو وہ دین
باطل ہے تو چاہیے کہ توراۃ باطل ہوا اسلیے کہ اوسمین کہین اوسکے وجوب
کا ذکر نہین چنانچہ یہودیون اور عیسائیون کا اسپر اتفاق ہے اور اگر ایسا
نہین ہے تو پھر کچھ اعتراض نہ ٹھہرا دوسری یہ کہ جیسے احکامات سیاسات
متعلقہ فوجداری بلکہ عدالت دیوانی کی بہی جو کہ اہل حکومت عیسائیون کے ہاتہ
سے ازابتدا تا این دم سرزد ہوئے اور ہوتے جاتے ہین کمال
عذاب قانون انگریزیکا عین ظلم ٹھہریگا اسلیے کہ طالب اپنے حق کا بموجب
ارشاد عیسوی کے ناحق پر ہے پس اعانت ظلم کی ظالم کی اعانت
ہے اور اگر دشمن سے دین کا دشمن مراد ہے تو باب ۲۳ انجیل اول
مین جو حضرت مسیح نے یہودیون کو حد سے زیادہ گالیان دین اور
اکثر کو سانپونکا بچہ کہا تو ظلم کیا اور مقابلات موسویہ اور یوشعیہ بہت بڑا ظلم
ٹہرا تیسرے یہ کہ انجیل سے فی الجملہ بدلا لینا ہی نکلتا ہے چنانچہ پہلے
انجیل کے ۱۸ باب کی ۱۵ اور ۱۶ آیت سے بوجہا جاتا ہے تو سمجہی

وہ مسئلہ وجوب کا باطل ہو گیا اور اگر وجوبی نہین ہے اور دشمن سے
مراد دشمن دنیوی بہ ہے تو قرآن شریف مین کئی جگہہ لکھا ہے کہ عفو
بہتر ہے ہٰذا۔ وتواصوا بالصبر وتواصوا بالمرحمۃ موجود ہے اور ایثار
دوسرونکا اپنی جان پر اور اور باتین مواسات اور شفقت علی خلق اللہ کے
قرآن مین اتنی ہین کہ انجیل رائج الوقت مین ہرگز نہین بالجملہ دشمن
دنیوی سے انتقام نہ لینا اور اوسکو اچھا جاننا اگر موجب ہو اسبات
کا کہ جس کتاب مین ایسا حکم نہین وہ کلام آلٰہی نہین ہے تو چاہیے کہ
کتب حکمت عملیہ قدیمہ یونانیہ اور پارسیہ اور ہندیہ کے جو کہ حضرت
عیسے علیہ السلام کے زمانے سے پہلے کی ہین سب کلام آلٰہی
ٹھہر جاوین دیکھو یہ کیسی سفاہت کی بات ہے کہ صرف مستحسنات
عقلیہ کے ذکر کرنے سے کتاب کو کہنا کہ یہہ کلام آلٰہی ہے
یہ وہ شخص جسکی عقل بالکل کھو گئی ہو اور کون کہے گا اور پھر بیبل مین جو باتین
خلاف استحسان عقلی کے لکھی ہین اور نظر سرسری پیش نظر ہین اونمین
سے جو سردست یاد پڑتی ہین پیش کرتا ہون دیکھو تقاضائے روح
کو کیا ایسے ہی باتین مندرجہ بیبل رفع کرتے ہین پیدایش باب ۳۲
آیہ ۲۴ مین لکھا ہے قولہ کہ خدا آدمی بنکی رات بھر یعقوب پیغمبر سے
کشتی لڑتا رہا اور جب مغلوب نہ کر سکا تو اوسکی رانون کے اندر کی نس چڑہا کر

دیمارا اور جل دیا از انجملہ اوسعیاہ مین لکہا ہے **قولہ** کہ خدا آدمیونکو بنا کر
بہیجتا یا اور شرمندہ ہوا الخ از انجملہ زبور یکصد و چہارم مین لکہا ہے **قولہ**
کہ سبحان اللہ نے بدلیون کو اپنا گہوڑا بنایا اور ہوا کے بازو و پر وہ سیر کرتا
پہرتا ہے الخ از انجملہ حسب مقولہ عیسائیان خدا مریم کے پیٹ مین جنین
بنا اور جب پیدا ہوا تو یحیی پیغمبر کا مرید ہوا غرضکہ اسی طرح بیبل مین کل
عبارت لچر و پوچ مندرج ہے مین کہانتک شرح کرون عقلمند کو اتنا ہی کافی
ہے لہذا اسی پر اکتفا کیا اگر جواب دیجیے گا تو باقی کا بہی جواب
سن لیجیے گا بقول آپکے زیادہ تشریح سے شاید آپکو ملال ہو معاف
کیجیے گا کما وقع وقع زیادہ چہ —

الراقم لقمان خان وکیل سرکار ابد قرار پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
بقلم خود اللہم اغفر ذنوبہ یہہ نامہ تاریخ ۱۶ محرم الحرام سنہ ۱۲۹۰ ہجری قدسی
مطابق ۲۶ مارچ سنہ ۱۸۷۳ع کو مقام فتح پور بسوان ملک اودہ لفافہ بنام
سردار دیال مہتمم مطبع آفتاب پنجاب جو کہ کتاب نغمۂ طنبوری کے مہتمم
قرار پائے ہین رجسٹری ہو کر اس غرض سے روانہ ہوا کہ وہ ملاحظہ فرما کر
مولوی عماد الدین کے ملاحظہ مین گذرانین گے تمت بیان ۶

اب ایک جواب منشی ظہیر الدین صاحب بلگرامی معدن
ادہامی مدرس مدرسہ کیننگ کالج واقع لکھنؤ کے ایک
کتاب بنام زد اسرار کربلا لنسبت ابطال شہادت
جناب امام حسین علیہ السلام انہون نے لکھکے
طبع کرایا تھا جسکے صلے مین ایک گہڑی بہی پیشگاہ
ولیم میور صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر مغربی وشمالی
سے پایا تہا اسمناسب معلوم ہوا کہ اوسکا جواب بہی درج
کتاب ہذا کرنا چاہیے کہ واعظین کے کام آوے

وہو ہذا

ہذا استعان

نامہ اول

لطف منشی ظہیر الدین صاحب مدرس مدرسہ لکھنؤ

منشی ہنا معدن جود والکرم مظہر تحریرات اتم منشی ظہیر الدین
از طرف نعمان خان ابن لقمان خان مرحوم قوم قندہاری
وکیل سرکار ابد قرار پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بعد با وجب سکے مدعا یہ ہے کہ کتاب مسمی با سرار کربلا مصنفہ و مفوضہ
آپکے کہ مملو از کرب و بلا ہے بعد پہونچنے مکان کے مطالعہ مین
آئی کیفیت واقعی ذہن مین سمائی قلم سعادت رقم اوٹھایا اجازت جواب
تحریر با صواب اپنے جناب معلی القاب سے پایا بافی الضمیر آپکا تحریر
مین آیا اول یہ کہ اپنے مذہب پر آپ اعتراض لانا قابلیت جتانا داؤ
گھات بتانا سوتی بترین جگانا خلقت کو بہکانا خدا و رسول سے نہ شرمانا
دنیا دنی کا کمانا کس ملت و مذہب مین روا ہے اور پھر سوال سخت
اور جواب ضعیف جسکا قافیہ درست نہ ردیف لقول شخصے ربیع نہ خریف
فقط سرود مستان یاد دہانیدن کار خردمندان نیست مگر ہان پردۂ اسلام
مین اسوقت پر آشوب ایسے مدعیان دین احمدی خزانۂ سرمدی کو سمجھانا
مناظرہ بتانا دینداری سے بعید ہے بس معلوم ہوا کہ عقل مین فتور
ہے تجویز بلعم باعور ہے اور پھر اللہ کے فضل سے سرکار دولت مدار
انگریز بہادر سب ذی علم و ہوشیار بہت تجربہ کار ہین وہ ایسے باتون کو کب
مانتے ہین مرو خوش آمدی کو زیادہ کو جانتے ہین وہ کہتے ہین کہ اہل ہند
جب طمع دنیا پاتے ہین تو اینٹ کی خاطر مسجد ڈہاتے ہین جب
امورات دنیوی انکو آن کر گھیرتے ہین تو اپنے دلی کھنگڑ سے
منہ پھیرتے ہین لہذا قول حضرت سعدی یاد کیجیے وساوس شیطانی

پرلات مارنے قابلیت نہ رکھتا رہے بیت مباد ادل آن فرومایہ شاد +
کہ از بہر دنیا دہد دین بباد + اور قدما کا قول ملاحظہ فرمائیے حضرت عبید اللہ
انصاری فرماتے ہین قولہ العزیز بدان کہ دنیا جائے غرور ست و شہرستان
سرور زخمیست بے مرہم ہست طلاق دادہ ابراہیم ادہم ست خانہ محنت
و بے زاد بیست راندہ جنید بغداد بیست جرعہ جانسوز تلخیست بشست دادہ شقیق
بلخیست ہر کہ طالب او ذلیل در حق او آیہ این دلیل کہ قل متاع الدنیا قلیل لہذا
اب ہم پہلے تحیرات ہفت گانہ آپکی قلمبند کر کے رفع حیرت کرتے ہین تحیر اول
قولہ شبہ اور تحیر عظیم ارباب معنی کا یہ ہے کہ اس ظلم ناحق کا فاعل کسکو
ٹھراتے ہو بظاہر سب اشرار کربلا بچے جاتے ہین لیں اگر موافق عقیدہ
ارباب باطن کے فاعل حقیقی کی طرف نسبت کیا جاوے کہ ما اصاب
من مصیبۃ الا باذن اللہ حال آنکہ ملعون ابدی ہونا جمیع اشرار کربلا کا نصوص
قطعیہ سے ثابت ہے جسکا آگے تصریح آیات قرآنی ذکر آتا ہے
معہذا بحسب مشاہدہ ظاہرے وبدیہی سب اشرار کربلا کی طرف منسوب
کر کے ملعون ابدی قرار دیجیے بارے وہ چشمہ آب کا خیمہ گاہ
حرم مین کسنے غائب کردیا اور حسب صلاح دہی حضرت حر کے لشکر
شہید مظلوم کا تمام شب رواروِ دشت کربلا مین کوچ کر گیا اور پھر
ہر صبح نوذوا لجناح اوسی مقام مین پھر ٹھر گیا اور کسی طرف کو جنبش

نہ کی پہر اسکا فاعل ظاہر مین اسکو ٹھہرانے ہو اور اسجگہہ اوس فاعل حقیقی
نے کیون اپنا فعل بے پردہ ظاہر کر دیا پہر اسمین کیا اسرار الٰہی تہا
لہذا چونکہ بحکم الٰہی و ظاہر شریعت اور نص قرآنی سب اشرار کربلا ملعون و
جہنمی بہی ہوگئے جیسا آگے مذکور ہوا پہر یہی سزا ہے عام ہے
کہ من قتل مومنا متعمدا فجزاءہ جہنم علی العموم وارد ہے ایسے مظالم شدید
کی کیا سزا ہوئی ایسے اسرار الٰہی مین البتہ غور او تامل درکار ہے
الخ جواب اول تو یہہ اعتراض آپکا ذات الٰہی پر بہی واقع ہوا جیسا کہ ملحدون
کا عقیدہ ہے کہ ہر خیر کا فاعل خدا ہی کو ٹہراتے ہین دوسرے یہہ کہ
اگر یہہ عقیدہ آپکا تسلیم کیا جاوے تو چاہیے خوردنی اور غیر خوردنے
دونونکو برابر کہا لینا چاہیے آپکا قول ہے پہلے آپ ہی کو بنا ہنا
چاہیے آپ کو ہیب لپب اور کوا کہ تہو نہ بتائیے اور یہہ کہ حسب
صلاح دہی حضرت حر کے لشکر شہید مظلوم کو سات رات اتفاق کوچ
کا ہوا اگر ہر صبح کو اوسی مقام مین بازگشت ہوئے اسکی وجہ یہہ ہے
کہ حضرت کو علم لدنی تہا یا ان اتباع حکم خدا بجالائے ولا تلقوا بایدیکم الی
التهلکة کو ادا کیا تا کہ حکم خدا بہی ادا ہوا اور کسی منکر بد دین دہلیل یقین مثل
میان عماد الدین کو وجہ الزام کی باقی نہ رہی کہ باوصف دعوی امامت
کے امام نے عمدا جان ہلاکت مین کیون ڈالے اس آیہ کا بہی

لحاظ نہ کیا گیا معاذ اللہ آپکو علم قرآنی بہی مسلم نہ تہا جیسا کہ اب آپ باوصف
علمیت کے شکوک ضعیفہ نکال لیتے ہین انکو خلاف کے خلاف بنا بنائی کو سنبہالتے
ہین اوقات ہپچگانہ کو وظیفہ ظاہری پر ٹال لیتے ہین نہ آگا دیکہتے ہین نہ پیچہا
سنبہال لیتے ہین ایصاحب وسوسہ شیطانی کو لاحول سے ٹالیے مشیت
الٰہی مین ذہن نہ لڑائیے چپاتی چہوڑکے نان پاؤ نہ کہائیے ابہی دنیا
علماء باعمل سے مالامال ہے آپکا کدہر خیال ہے اور یہ جو آپنے
فرمایا **قولہ** کہ ایسے مظالم شدید کی کیا سزا ہوئی سبحان اللہ یہہ بات
آپنے دونون طرف جمائی یعنے اگر کوئی کہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام
کو حسب اعتقاد علماء مسیحی یہودنے بجبر و تعدی مصلوب کیا حالانکہ
آپنے ایلی ایلی لما سبختانی ہی فرمایا اور مصلوب ہوگئے اور پہر قوم یہود کو
عیسائیونپر غلبہ ہا کہ پولوس مقدس کے خط ۹ باب جو کہ قرنتیونکو لکہا گیا
آیہ ۱۹ مین فرماتے ہین **قولہ** کیونکہ مین نے سب سے آزاد ہوکے
آپکو سبکا غلام ٹہرایا کہ یہودیونکو کماؤن اور مین یہودیون مین یہودی سا
بنا تا کہ یہودیون کو کماؤن الخ اور اعمال رسول کے ۱۴ باب کے آیہ ۹
قولہ اور یہودی انطاکیہ اور اکینیو سے آئے اور لوگونکو اپنی طرف
مائل کرکے پولوس کو سنگسار کیا اور یہہ سمجہکے کہ مرگیا گہسیٹ کے شہر
کے باہر لے گئے الخ بہلا فرمائیے اب اگر یہود نا بہبود یہان بزیست

عیسائیون سے دعوی کرین کہ باوصف ابن اللہ ہونے حضرت
مسیح علیہ السلام اس ظلم شدید کی کیا سزا ہوئی تو اب عیسائی بھی
معذور جواب سے ہوئے جاتے ہین باوصف اسکے کہ آپ آب
و نمک عیسائیون کا کھاتے ہین بلکہ اور انعامات مثل گھڑی وغیرہ نفع بین
پاتے ہین مگر گھڑیالی یہودیون سے نبنے جاتے ہین بد گھڑی سے
اپنے تئین نہین بچاتے ہین بردہ اسلام بین گویا یہود کو ہی معقولیت عیسائیان
بتاتے ہین شاباش کیون نہو مصرعہ این کار از تو آید و مردان چنین کنند*
اب رہی یہ بات کہ محمدی سو وہ اللہ کے فضل سے ہمین عار ہی نہین آنکی
طرح سے معدن شرمساری نہین ہین سر الشہادتین و رباب سزا دہی ہمراہیان
یزید ملعون کے مملو ہین کہ سوای عذاب آخر دیکہے لشکریان یزید پلید
دنیا ہی مین اپنے سزاے اعمال کو پہونچے بعضے روسیاہ ہوے
بعضے پیاس پیاس پکارتے مر گئے چنانچہ مولانا شاہ عبد العزیز صاحب مرحوم
دہلوی کتاب سر الشہادتین مین تحریر فرماتے ہین قولہ کہ جس شقی کا تیر حضرت
علی اصغر کی گردن مین لگا تہا اس عذاب مین بقید حیات گرفتار ہوا کہ اوسکے
آگے کے دہڑ مین جلن بہی حد سے زیادہ اور پیچہے کے دہڑ مین سردی
تہی بعید کہ آگے اوسکے برف رکہتے اور پیٹہہ کے پیچہے تنور جلاتے
تہے وہ ویسا ہی واویلا کرتا تہا اور نگہال کی نگہال پی جاتا تہا اور پیاس

نہ بجہتی تہی اور اوسی جگہہ یہہ بہی لکھا ہے **قولہ** کہ ابن سیرین اور ابن سعد سی
منقول ہے کہ ایک جگہہ محفل تہی ضیافت کی وہان لوگون مین مذکور
ہوا کہ جو جو شخص معرکہ کربلا مین شریک یزیدیون کا تہا سوا ے
عذاب آخرت کے دنیا ہی مین اپنے سزا ے اعمال کو پہونچا
امیر مجلس کی منہہ سے نے جانا نکلا کہ وہ شخص یعنے مین معرکۂ کربلا
مین شریک لشکر یزید تہا والا آجتک سب آفتون سے محفوظ ہون
بس یہ بات اوسکے منہ سے پوری نہ نکلی ہوگی کہ ایکبارگی شعلہ
چراغ سے نکلا اور بات کہتے مین اوسے جلا کر کوئلہ کردیا مقتبس
من طمع دنیا و شامت اعمال آدمی کو شیطان کا بندہ کرتی ہے دیکھو
ذراسی ضلالت کیسا داغ پراگندہ کرتی ہے کسیکا قول ہے اسکو یاد
کر لیجئے ذخیرۂ آخرت کو ہاتہہ سے نہ دیجئے **بیت** چون خدا خواہد کہ پردہ
کس درد۔ میلش اندر طعنۂ پاکان برد۔ وما علینا الا البلاغ اب لیجئے
تحریر دوم **قولہ** یعنے عمدہ ترین شرایط اعظم غزاے کفار مین یہ ہے
کہ مقابلۂ کفار حربی غیر کلمہ گو سے ہو اور بنایہ جدال و نزاع محض دعوت اسلام
اور تکلیف کلمۂ شہادت کی اور کچہہ غرض ذاتی و نفسانی نہو جیسا کہ جناب
امیر علیہ السلام کے حال مین مذکور ہے کہ آپنے ایک کافر حربی غیر کلمہ گو
کو مغلوب اور زیر کرکے خنجر اوسکی گردن پر رکہہ کے دعوت کلمۂ شہادت

کی کی اوس کافر نے کلمۂ شہادت نہ کہا آپ نے غیظ و غضب مین آکر چاہا
کہ سر اوسکا جدا کرین کہ اوس ملعون نے آب دہن اپنا چہرۂ مبارک پر پھینکا
فوراً آپ اوسکے سینہ سے اوٹھکھڑے ہوئے اور خنجر کو نیام
مین کیا کہ اوس کافر نے سبب پوچھا آپ نے فرمایا کہ پہلے تجکو بلا عداوت
نفسانی مین نے محض بسبب نہ کہنے کلمۂ شہادت قتل کرنا چاہا تھا وہ
حکم غزا کا تھا اب جو تو نے تھوک مارا عداوت نفسانی کا دخل ہوگیا
اب تیرا قتل خالصاً للہ نہ رہا بلکہ لنفس ہوگیا اسلیے مین نے تجھکو چھوڑ دیا
پس وہ کافر قدم پر گرا اور صدق دل سے ایمان لایا جیسا کہ مولانا روم
فرماتے ہین ع اوخیو انداخت بر روی علی ✤ افتخار ہر نبی و ہر ولی ✤
اب ملاحظہ ہو کہ خاص اہم ترین شرط شہادت اور غزا کے یہان کربلا
مین ظاہر مفقود اور ہزارہا طرح کی مصائب اور تکالیف اور شدائد اور رنج
اور اذیت اور تباہی اور غارتگری اور آتش زنی خیام اور اسیری اور توہین
اہل حرم کوئی دقیقہ ذلت و رسوائی کا باقی نہ رہا یہانتک کہ چشمۂ آب بھی
خود بخود غائب ہوگیا یہ سب امور لوازم شہادت سے نہ تھی اسکے
مقابلہ مین امر شہادت آسان تر اور سبک تر یہ تھا کہ فقط نے سبب
اور نے جرم کافر کے ہاتھ قتل ہوجانا واسطے شہادت کے کافی تھا جیسا کہ شہادت
جناب امیر علیہ السلام کی واقع ہوئی بارے اسمین کیا اسرار الٰہی تھا فقط

جواب کیا خوب یہ وہی مثل ہوئی سے چہ خوش گفت است سعدی در زلیخا
الا یا ایہا الساقی ادر کاسا وناولہا۔ ایصاحب ہوش مین آیئے اعلے
سے کے دہو کے اسفل نہ کہایئے آپنے سنا نہین جو جیسا کرتا ہے
ویسا پاتا ہے پانیکا ہیکا آخر کو منہ پر آتا ہے یعنے آپنے جو فرمایا کہ
اعظم ترین نشو شہادت یہ ہے کہ مقابلہ کفار حربی غیر کلمہ گو سے ہو
اور وجہ نزاع سواے کلمۂ شہادت کے اور کوئی غرض نفسانی نہو الخ
اقول بھلا مین پوچہتا ہون کہ غرض نفسانی یہان آپنے کیا تشخیص
کی ہے مذہبی کی لی ہے مثلا کسی گھڑی ولایتی پر تنازع نہ تہا یا
ترقی عہدہ کی امید تہی واہ واہ آپنے خوب جتایا جو غلط گہنتا بجایا خوب کو کا
جو جیت پہ تہو کا اچہا نرسنگا پہونکا مشفق من فقط بیعت یزید پلید
کی تکرار تہی اون مرتدین پر خدا کی پہٹکار تہی جو شاہزادگان عالی وقار سے
بیعت کی مدعی ہوے تہے یزید ملعون کو خلیفہ گردانتے تہے مروان
کی سنتی تہی بنی امیہ کے سنتے تہی مثل عماد الدین بیدین تیلی اور کہلی
ایک ہی مین سانی تہی اور پہر اوپر طرہ یہہ کہ نظیر حضرت امیر کی لانا کہان کی
بات کہان جانا خلقت کو بہکانا امت محمدیہ کو دہوکا بتانا بلا وجہ زور کے
کاری بہات کہانا بعید از شعور ہے کہ قرآن شریف مین ان اللہ علیم
بذات الصدور ہے ہم وکیل ہین ہمکو ہدایت منظور ہے اب وجہ موجہہ

کل وجوہات تجدید اسکے ہمسے سنیئے تقریر فضول ہے مغز سامعین
نہ دہنیے کہ فریق مرتدین کفار حربی پر فوق رکھتے ہین اسواسطیکہ اللہ تعالے
قرآن شریف مین فرماتا ہے لن تقبل توبتہم یعنے جو مسلمان ہوکر کافر ہوگیا
اوسکی توبہ قبول نہوگی اور کافر اگر توبہ کرے جادۂ اسلام پر قدم دہرے
تو اوسکو قتل معاف ہے دیکہیے ہماری تقریر کیسی صاف صاف ہے
جسمین نہ تعمیہ ہے نہ تخرجہ ہے نہ لام ہے نہ کاف ہے جناب من ہمارا
قلم بفضل جناب مستطاب جاہل علم ہنگامہ مناظرہ مین بہ صاف ہے جدہر
جہکا اودہر مطلع صاف آپ کیا پردۂ اسلام مین زیر کرتے ہین بفضلہ وکرمہ
صفدر علی وعماد الدین دہلی نقیبین یونانان کے گدرے نتیجین ہمارے
مقابلہ مین گریز کرتے ہین بلکہ بریز بریز کرتے ہین ہماری تحریر و تقریر نے
ہندمین دہوم ڈالی ہے حقیقت مذہب یولوس سے جون بینہ حلاج لوتم
ڈالی ہے راست گو کا مرتبہ عالی ہے مردان خدا سے تختۂ ہند نہین
خالی ہے آپکے تحریرات محض خام خیالی ہے تجویز شیخ نجدی جعلی ہے
پس چونکہ یہ شہادت کاملہ تہی لہذا مشیت آلہی مقتضی ہوئی اسبات کی
کہ اس شہادت مین کوئی امر ضعیف و غیر کامل شعر نہوکہ آگے منافقین
کو جائے گفت اور خوردہ گیری و تجدید کے باقی نہ رہے مگر
میان عزازیل کب ہارتے ہین ادہر اودہر دوڑتے ہین جہک مارتے ہین

لام مراد از کلمۂ [illegible]

ابطال فرمام شیطان از عبارت [illegible] عفی عنہ

نیکنامی و دنیا پر مرتے ہین آخرت کی شرم نہین کرتے ہین بدنامی کا ٹوکرا
اہل علم ہند کے سر پر دہرتے ہین بقول اہل فارس خوردنی بیار فوطہ کجہ
کرتے ہین جناب ہن آپ بھی چونک جلیے بات ہین ایسے بہیر نہ بتائیے
خدا سے ڈریئے یا چلو بھر پانی مین ڈوب مریئے اہل اسلام ذو الاحترام
قصبۂ بلگرام کو بدنام نہ کریئے اور یہ جو آپنے فرمایا **قولہ** کہ اذیت اور رنج
اور تباہی اور غارت گری اور آتش زنی خیام اور اسیری اور معاذ اللہ توہین
اہل حرم کوئی دقیقہ ذلت و رسوائی کا باقی نہ رہا محض مزخرفات سے حرکت
شیطانی ہے جہوٹی کہانی ہے خلاف قانون ہے شیوۂ بانون
ہے دستور ہے جب طرف سے آدمی مارتا ہے تو بقول مشہور گاندو
ہاتی اپنی فوج کو مارتا ہے شاہزادگان والا تبار جگر گوشگان سید الابرار
برگزیدگان پروردگار سرداران دار القرار قاسم کوثر و سلسبیل ادا کنندگان
منشاء قصبر اجمیل ناسخ توارت و انجیل خلاصۂ خاندان حضرت خلیل علیل کے
شان مین لفظ توہین لا انحرافت و حمیت اسلامیہ سے بعید ہے
ہان یہ بات اور ہے کہ ہر وقت مین ایک یزید ہے بقول مولانا سعد ہم
ایک حسین نیست تا گردد شہید ✽ ورنہ بسیار اند در دنیا یزید - **قولہ تحریر**
سوم اگر فرض کیا جاوے کہ یہ سب ہجوم بلیات اور مصائب شدیدہ محض واسطے
امتحان کے تہا کہ کل انبیاء علی قدر مراتب ہر گونہ ہجوم بلا و مصائب کا بالاتفاق

کمالات مخفی علے اولے النہی اس صورت مین بھی دفع تحجر نہین ہوسکتا
کس واسطے کہ ہجوم بلیات کا واسطے امتحان جمیع برگزیدگان بارگاہ کبریا لم
مگر آخر کار بعد تکمیل امتحان کے مقابلہ کفار کی امداد انبیا اور ہزیمت و ہلاکت
و شکست کفار و نجات اور غلبۂ انبیا مسلم کہ جسکی آپنے آیات قرآنی سے
شرح کی ہے اسکے بعد فرماتے ہوالی قولہ مگر ایسا سانحہ جو کہ معرکۂ
کربلا مین واقع ہوا کہان تھا یہ معرکۂ کربلا اگر واسطے امتحان کے تھا چاہیے
تھا کہ بعد امتحان و اتمام جمیع مصائب آخر کار یہان بھی مثل انبیاء سابق
امداد واقعی اور ظفر مطلوب ہوتے جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی
باب مین ہر امتحان مین بعد تکمیل امتحان کے تکمیں واقعی ہوگئی آخری
امتحان مین جو سخت تر تھا جب اللہ تعالے نے دونون باپ اور
بیٹے کو بواقعی جانچا باپ کو ذبح فرزند پر مستعد پایا اور فرزند نے
بھی مستعد ہو کر کہا یا ابت افعل تا آخر آیہ آخر بعد امتحان کامل کے ہر طرح
سے امداد نمایان ہوئی اور ہر چھری کو حکم کہ خبردار تار مو بھی نہ کٹے اور ہر
فدیہ بھی پہونچا پس ملاحظہ ہو کہ کربلا مین بعد ہمہ مصائب و شدائد اور قتل تمام
عزیزان و رفیقان و فرزندان لخت جگر یکہزار و نہصد و پنجاہ زخم کاری سے
اوس ایک جسم مبارک پر پہونچ چکے تھے اوسپر بھی مگر امتحان نہ ہوچکا
تھا کہ مثل کارد ذبیح اسمعیل علیہ السلام کے خنجر شمر بلعون کا کند نہ ہوگیا اور فدیہ

نہ ہو سکا یا مثل اور انبیا سابق مدد غیبی نہوئی الخ **جواب** اسکا یہہ ہے کہ یہہ
بات دونون طرف جمتی ہے کہان سے کہان جا تہمتی ہے دیکھو پولوس
مقدس کے خط کا تین۳ باب جو گلا تیونکو لکہا گیا آیہ ۱۳) **قولہ** مسیح نے
ہمین مول لیکر شریعت کی لعنت سے چھڑایا کہ وہ ہمارے بدلے لعنتی ہوا
کیونکہ لکہا ہے کہ جو کوئی لکڑی پر لٹکا یا گیا ملعون ہے الخ **اقول** اب فرمایئے
کہ یہان حسب بیان پولوس مقدس ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام
مصلوب بہی ہوے اور ملعون بہی ہوے تو معاذ اللہ نقل کفر کفر نہ باشد
جب ملعون ہوے تو ابن اللہ ہونا کجا شفیع گناہگاران کب رہے دیکھو
چور چور کی شفاعت کب کر سکتا ہے اب اگر کوئی کہے کہ اس ظلم صریح اور فاش
کے کیا تکمیل ہوئی تو عیسائی بہی معقول ہوے جاتے ہین اور یہود نابہبود
نعلین بجاتے ہین آپکی شان ہین مرحبا تم فرماتے ہین اور عیسائی منصف مزاج
آپ کو لعنت اللہ فرماتے ہین لہذا آدمی کو بات سوچ بچار کے کہنا چاہیے
مثل مشہور ہے جسکا کہائیے اوسکا گائیے بس اسطرحکے تحریرات تحریر مین
نہ لایئے بلکہ زبان سے بہی نہ فرمایئے اسلیے کہ اگر یہہ عیسائی سن پائینگے
تو آپ کو خبط الحواس بتائینگے شرمائینگے ترقی کجا یابہ تنزل دکھائینگے
اور ہمارے شاہزادگان عالی وقار کی تو وہ تکمیل ہوئی کہ کسی انبیا سابقین کے
ایسی تکمیل مکمل نہین ہوئی حضرت مولانا شاہ عبد العزیز صاحب رحمہ اللہ دہلوی اپنا سر الشہادتین

ہین تحریر فرماتے ہین آپکو شرماتے ہین **قولہ** کہ بعد قتل جناب امام حسین علیہ
السلام کے تراسی برس تک یزیدیان بد شعار نگون سار ہوا کیا اور جو کہ بانی
مبانی تہی اونکو مختار نے اپنے عہد حکومت مین مع زن و فرزند پکڑوا کے
عورتون کو لشکر والون پر مباح کر دیا اور اونکے بدنون کو آگ مین جلوا کر خاک
اون ناپاکون کی دریا مین پہکوا دی کہ آجتک اونکی اولاد بہی دنیا مین سوا
آسیکے باقی نہین رہی اور شہادت جناب سید الشہدا علیہ السلام کی کیسی مقبول
بارگاہ کبریا ہوئی کہ آجتک ہر محرم مین لاکہون گہر سے شربت اور دودہ کے
بٹ رہے ہین سبیل نذر حسین کی دہوم ہے جسکا شہرہ از شاہ تا روم
ہے یہ کیسی رسوم مرسوم ہے کہ باوصف عدم حکومت اسلام و زوال احترام
ورین جزیرہ ہندا زہمہ ناسندہ برای ماتم امام علیہ السلام جابجا تعزیہ و نیز
کل فریق کا ہجوم ہے کسی نبی کی شہادت کا یہہ شہرہ عام نہین
یہ تعجب کا مقام نہین اگر اب اسکو تعجب مین نہ سلتے تو البتہ آپ کو لوگ
ذی شعور جانتے مانتے خیر ہمکو اسسے کیا کام ہے آپکو اختیار ہے بندہ
لاچار ہے کسیکا شعر ہے ہمکو یاد آیا آپکو سنایا **ع** او ٹہی ہوئی دنیا
اور اطبا ہوسے احمق نہ گہنیگا ہوا مقرر سے مین ہوا میر گلے ہین **قولہ** تحریر
چہارم وہ یہہ ہے کہ اگر کہا جاوے کہ ہر محرم بلیات اور مصائب اور
تکالیف اور اذیت اور اسیری اور مظلومی اہلبیت اور تشنگی او گرسنگی جنابکے

کہ کربلا مین واقع ہوا یہ سب شروط لوازم شہادت سے تہے جیسا کہ کتاب
سر الشہادتین مین تصحیح تمام سے لکہے ہین یہ مضمون بہی اول یہ نہین جمتا کہ سواے
وہ جو عمدہ ترین شرط شہادت جو نحو دوم مین سے لکہے ہین یعنے مقابلہ غیر
گروہ سے ہوا اور وجہ نزاع سواے کلمۂ شہادت کے اور کچہہ نہو قطعا مفقود اسقدر
ہجوم شبہات شدائد اور مصائب کہ چشمہ آب بہی خود بخود غائب ہو گیا اگر
لوازم شہادت سے تہا تو چاہیئے شہداے غزوات نبی کی شہادت
درست نہوتی کسواسطے کہ ان شروط سے وہان کوئی نہ تہے حالانکہ
اونکی شہادت پر کلام الٰہی گواہی دیتا ہے ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ
امواتا بل احیاء عند ربہم وہان مایۂ جدال فقط واسطے کلمۂ شہادت کے
بمقابلہ غیر کلمہ گو تہا یہ شرط یہان نہ تہی پہر اسمین کیا اسرار الٰہی تہا الخ
جواب ہر چند کہ جواب اسکا ماقبل ہو چکا مگر پہر مکرر عرض یہ ہے یہ جو آپنے
فرمایا کہ سر الشہادتین کا مضمون دل نہین جمتا اسکا جواب اول تو یہہ ہے
کہ اگر آپ سے کوئی پوچہے کہ آپکی صحت ولدیت مین آپکے والدین کی گواہی
ہمارے دل پر نہین جمتی اور دوسرا کوئی گواہ اسکے زیادہ عینی نہین ملتا تو اسکا
کیا جواب دیجئے گا یا دعوے مدعی تسلیم کیجیے گا دوسرے یہ کہ یہان
عزازیل باوصف قرب پروردگار اور تعلیم فرشتگان کی ربوبیت اور وحدانیت
کے قائل نہوے انحراف کیا طوق لعنت دائمی لیا تو کیا آپکے نزدیک

وہ مردود عالم نہ ٹھہرے واہ واہ صاحب کیا خوب سوجھتی ہے
عقل خردہ بین آپ کی خوب بوجھتی ہے آپنے کمال کیا میاں
عماد الدین بیچارہ کیا اپنے اوپر آپ الزام معقولیت کا لیا
ضرب المثل ہو گئے دین دنیا سے کھو گئے خواب غفلت مین سو گئے
حبطت اعمالہم ہو گئے خدا سے ڈرہیے استغفار پڑھیے تحیرات لاطائل
ذہن سے نہ گڑہیے دیکھو شیطان علیہ اللعن ایسی ہی وسوسے
لاتا ہے نیک کام کو دلپر جمنے نہین دیتا تو کیا کوئی اوسکو مانتا ہے
حق جانتا ہے عیاذاً باللہ اپنے مذہب کو آپ بکھانتا ہے قدما کے
قول کو جھوٹا جانتا ہے تیسرے یہ کہ آیات قرآنی کو نظیر لانا اوسکو
تطبیق کرکے ملانا خلقت کو دھوکا بتانا آپ کی دانائی سے بعید ہے
ابھی خلقت علم قرآنی سے مالامال ہے آپکا کدہر خیال ہے جب فقط مدرسے
سرکاری کے پڑہے ہوئے رہجائینگے تب البتہ یہ وسوسہ کام
آئینگے یہان عزازیل کے من بہائینگے مرپا ہلائینگے بقول
شاعر ع کہان جہکڑ ایسا ایگا نکلا باغ کا کاغذ + کجا ریش و کجا نیش و
عجب تقریر ایسے ہین + ایصاحب تواریخ حبیب الٰہ دیکھو آیہ کا منشاء
نزول سمجھو اپنی طرف سے قرآن نہ ملاؤ قابلیت پر خاک ڈالو بحیہ افعی کو
آستین مین نہ پالو وہ سے لکھتے ہین قولہ کہ حدیث صحیحہ مین وارد ہے

کہ شہدائے احد کو اللہ جلشانہ نے اپنے حضور مین بلا کر مثل عبد اللہ
والد جابر رضی اللہ عنہ سے بالمشافہہ کلام کیا اور پوچھا کہ اگر تمہین کسی
چیز کی خواہش ہو تو بیان کرو کہ تمہین پہنچاوے اُنھون نے عرض کیا
کہ ہمین سب نعمتین بہشت کی ملی ہین اب کسی چیز کی خواہش نہین ایک بات
کی البتہ خواہش ہے کہ ہم پہر دنیا مین بہیجے جاوین اور تیری راہ مین شہید
ہون اللہ تعالے نے فرمایا کہ دنیا مین دوسری بار ہرگز جانا نہین ہو سکتا
یہہ آرزو تمہاری پوری نہین ہو سکتی تب اونہون نے کہا کہ ہمارا مال
ہمارے بہائی مسلمانون کو پہونچا دیا جاوے الخ بس اسی پر اللہ صاحب نے
یہہ آیات نازل فرمائین مگر آپنے معرکہ کربلا مین جا مین لقولہ ٥ کسی کے
آتی ہے ساقی کے یہہ ہوس گئی شراب پینے پہ ڈہلے کباب شیشے پر
قولہ تیرہ نخیم وہ یہہ ہے کہ اگر کہا جاوے کہ یہہ شہادت اگر ذات خاص
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر واقع ہونے پایہ ضعف وتوہین اسلام تہا کہ
کتاب سر الشہادتین مین بتوضیح تمام لکہا ہے یہ بہی جیسا کہ چاہیے دلپذیر
نہین جمتا ہے یعنے یہ توہین اور اسیری اور استیصال خاندان نبوت کربلا مین
کیا او مجہہ رہا یہہ خرابیان او رتباہی اہلبیت موقوف غلبہ شہادت نہ تہی اس
شہادت مین حفظ اوس توہین کا ہوا الخ جواب اے سبحان اللہ بلکہ لعنت اللہ
توہین کی لفظ اپنے پیغمبر کی شان مین لانا اور پہر اپنے تئین مسلمان

بتانا خدا و رسول سے نہ شرمانا آپہی کا کام ہے اسکا بد انجام ہے
مولانا نظامی نے سچ کہا ہے بیت خران را کسے در عروسے نخواند
مگر آن زمان کاب ہیزم نماند + ایصاحب توہین جب ہوتی کہ امام علیہ السلام
بیعت یزید شقی کر لیتے اور داد شجاعت نہ دیتے مردو نکا داد اے
شجاعت مین نام ہوتا ہے توہین نہین ہوتی ہے جو کوئی شغل آپکے
توہین سمجھے وہ بدنام ہوتا ہے نکوئی آخرت سے ناکام ہوتا ہے
آپنے سنا نہین اہل عرب کا قول یا حدیث ہے قولہ الطرۃ خیر من
الجبن امی ایر سیکا شعر ہے ع سر شتہ بہ نیزہ ہنر در قفس + کہ معراج
مردان ہمینست و بس + اور آپکی ذات خاص مین یہ مرتبہ اسلیے
لاحق ہوا کہ آپ خاتم رسالت تھے اگر یہ کمال بھی آپکی ذات
خاص مین جمع ہو جاتا تو صاحبزادون کو کونسا مرتبہ دیا جاتا لہذا یہ
تحیر کا مقام نہین معاذ اللہ توہین امام نہین اسے توہین جاننا اہل اسلام
کا کام نہین مگر ہان اسوقت مین یزید بدانجام نہین ہر چند کہ آپنے مقدمہ کو
طول دیا مضمون فضول کیا اہل مطبع کو بھی ملایا عذر ما تقدم طبع ثانی تحریر
فرمایا مگر مطلب سعدی ہمارے قلم نے کہہ سنایا بیت اہی نو یدی بات
دل کی دلمین کہہ + منہ سے نکلی اور پرائی ہو گئی + قولہ تحریر ششم یعنے
بہمہ حال بہترین شرط شہادت وہی ہے کہ مقابلہ کفار حربی غیر کلمہ گو سے ہو

اور وجہ نزاع وقتال کے سواے اعلاے دین اسلام کے
اور کلمۂ شہادت کے نہو جیسا کہ مذکور ہوا کہ قاتل کفار غازی اور مقتول
شہید اور یہ شہادت درحقیقت شہادت نبی کے ہے صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم جسکا حال آیندہ از روے نص قرآنی بیان ہوتا ہے پس
اس شہادت کی ترجیح ضرور ہے اور اسمین وہ شرط عمدہ مفقود بہرصورت
اس شہادت شہداے خاص کے کہ درحقیقت شہادت خاص ہے
اوس شہادت شہداے غزوات نبی پر کون ہے اور اسمین کیا
اسرار الٰہی ہے الخ **جواب** مشفق من یہ سوال آپکا مکرر ہے مکرر
سنیے دستور ہے کہ پیری مین عمر کو کمال ہوتا ہے عقل سلیم کو
زوال ہوتا ہے نسیان کو کمال ہوتا ہے حکما کا قول ہے کہ پیری مین
تین چیز کی محبت بڑہ جاتی ہے ایک اولاد کی دوسرے مال کی تیسرے
خام خیال کی لہذا چونکہ اسکا جواب ماقبل ہو چکا ہم قلم انداز کر کے آگے بڑہکر
آپکے تحریر ہفتم کے اوپر جا اڑے او سکے فقرے گرہ ہے **قولہ** تحریر ہفتم
وہ یہ ہے کہ حضرت امام حسن صاحب علیہ السلام نے درگذر اور مصالحہ
کیا اور حضرت امام حسین علیہ السلام نے مقابلہ کیا یہ دونو امور باہم گر
متضاد اور متناقض الیہ کے نزدیک بجا
اگر وہ مصالحہ ولی اور بجا تھا چاہیے کہ

اور لے تہا چاہیے کہ وہ مصالحہ نادرست ہوتا بس اسکے
باریکیاں اور اسرار حکمت الٰہی اگر کوئی غور اور فکر سے
اور عقل سے بیان کرے معتبر گئے بلکہ یہ کہ نصوص قطعیہ سے ثابت
کیا جاوے لہذا بیشتر اس مضمون کو ذہن نشین کرنا مقدم تر ہے
بعد اسکے جو حال واقعات کربلا از روی آیات قرآنی کے بیان
کیا جاویگا البتہ طبع انصاف پسند قبول کریگی وہ مضمون یہ ہے الی قولہ
کہ کلام اللہ مین سواے نام زید کے کسیکا نام بقید نام نہین بیان
کیا ہے اور اس تخصیص نام زید کی یہی وجہ ہے کہ یہان اوس کے
بیان کی کچھ ضرورت نہین ہے سواے زید کے جسکا نام کلام اللہ
مین مذکور ہے بقید صفات اور علامات کی ہے کسو اسطے کہ
نام مین توارد اکثر ہوتا ہے اشخاص متعدد ایک نام کے ہو سکتے
ہین اور صفت خاص مین دوسرا شریک نہین ہو سکتا جیسا کہ سورہ
ھل اتی مین جو تخصیص خاص مذکور ہے سواے ذات خاص جناب
امیر کے کسیکی طرف منسوب نہین ہوسکتی الغرض کلام اللہ ہیہ دو چار
آیہ اور جو کہ جناب امیر کی شان مین ہین بیان کرکے آپ یون بول
چلے ہین سہ الم شد از سر قرآن علم الم العلیم + کہ ہست حرف الف لام میم
بشکل الم + بالعبد اور چند آیہ قرآنی جو کہ خلاف منشا ہین آپنے تحریر کیے ہین فقط

جواب مشفق من جواب سوال کا موافق سوال کے ہونا چاہیے
نہ کہ سوال از آسمان اور جواب از ریسمان اسیکو کہتے ہین ہسکو کوئی ذی شعور
پسند نکریگا منظلمہ بیہودہ گوئی آپکے ذمہ دھرے گا جیساکہ ہمنے اوپر
بیان کیا ہے کہان جہلکڑ اچلے کانکلا اغ کا کاغذ کجا رشش کجا فیض
عجب تقریر کرتے ہین اور یہہ کہ جب آپ خود ہی فرما چکے کہ اگر کوئی اس
مقدمہ مین غور او فکر سے کچہ جواب دے تو عبترکب ہی کہ یہہ کہ نصوص قطعیہ
سے ثابت کیا جاوے اور یہہ نصوص قرآنی آپنے وہ پیش کی ہین
جنکا کہ شان نزول ہی اور ہے بہلا یہ بات آپکے نزدیک مفید مدعی ہے
یا مدعا علیہ ذرا گریبان مین منہ ڈالیے شعورمندی کیجیے دون کی نہ لیجیے
اللہ تعالیٰ غیب دان ہے اوس سے کچہ نہین نہان ہے بس مقدمہ
نگاہ مین تل گیا من یضللہ فلا ہادی لہ کا کہل گیا ایصاحب اس خبر کی
خبر بہی سن لیجیے انصاف کو ہاتہ سے ند تجیے طفلان مدرسہ سرکاری کو
نہ بہکایئے مقدمات واضح کو غتربود نہ بنایئے تنخواہ سرکاری کو مفت
مین نہ کہایئے زید کا ذکر کہ ایک لڑکا لک حضور اقدس کے تہے فقط
اللہ جل شانہ نے بطور خبر کے فرمایا ہے اور صاحبزادگان عالی وقار کی
شہادت باسعادت کا حال از جزو تا کل اپنے حبیب کو کس خوبی سے بتایا ہے
معرکہ کربلا کا بالکل پتہ جتایا ہے یعنے کہیعص کہہ مراد کربلا اور رہ ہے

مراد ہلاکت اور اسی کا سے یزید اور (ع) سے مراد عطش اور (ص) سے
مراد صبر سیاق کلام کو آگے دیکھو یعنے فرماتا ہے ذکر رحمت ربک
عبدہ زکریا وہ ترجمہ لیعنے ہمنے اس سے زیادہ سخت امتحان ذکریا
کا کیا تھا اور بھی اختتام مراتب تامہ شہادت نہیں ہوا ہیہ مرتبہ
عالی ہم تیرے جگر گوشہ حسین کو عطا کرینگے اور وہ اس مقام پر صفا
وشاکر ہوئیگا رونق شجاعت شجاعان عرب کی کھوئیگا معاندین دین کو خنجر
تحیرمین ڈبوئیگا مردہ کا شجاعت مین نام ہوتا ہے مراسم تسلیم و رضا
پر کام ہوتا ہے دیکھو کسی استاد نیک نہاد کا شعر ہے ؎ بوسے
چاہ ذقن کھامینگے یا تیغ کا پھل + خنجر عشق ہمین دیگا مزا کیا کیا
بس اب آپ استغفار پڑھیے ہٹ دھرمی پر نہ اڑیئے تحیرات باطلہ
ذہن شریف سے نکالیئے تحیرات شیطانی جھوٹی کھانی سے پناہ
مانگیے تو کون ستو ہے سلنیئے خدا کو مانیئے ہمکو چھوٹا نہ جانیئے اوج کی
نہ لیجیے ترقی کا خیال نہ کیجیے دنیا مقام درگذر ہے ہر وقت پیش نظر
راحلہ سفر ہے آپکا کدھر خیال ہے جسم انسانی بانی کی یکساں ہے
متاع دنیا آخرت مین وبال ہے بقول شاعر ؎ گھڑیال کھڑا اسرپہ
یہ کرتا ہے منادی + گردون نے گھڑی عمر کی اک اور گھٹادی + اب
کہیے کون جیتا کون ہارا کس نے یہ میدان مارا حضرت من علمیت

بزرگی زمین سے عمل پر بزرگی ہے اور عمل نیت پر منحصر ہے اگر نیت
مین فتور ہے تو عمل بھی سراسر زور ہے اسلیے کہ اگر علمیت پر بزرگی
ہوتی تو شیطان کی اتباع لازم آتی اسواسطے کہ اوسکی علمیت کو آپکی علمیت پر فوق ہے
ہر چند کہ آپکو اوسکی پیروی کا ذوق ہے **قطعہ** خوبنا بہ دل خور کہ شراب
بازین نیست * دندان بجگر زن کہ کباب بازین نیست * در کنز و ہدایا نہ
توان یافت خدارا * در صفحۂ دل بین کہ کتاب بازین نیست * اب رہی یہ بات
کہ جناب امام حسن علیہ السلام نے مصالحہ کیا اور جناب امام حسین علیہ السلام
نے مقابلہ یہ دونون امور باہم گر متضاد اور متناقض الخ **اقول** بھلا مین پوچھتا
ہون کہ مصالحہ جناب امام حسن علیہ السلام کا آپکو ساتھ یزید پلید کے کس کتاب
سے ثابت ہوا یا فقط میان شیخ سنجد کے بیان کو آپنے بیش خود الہام
غیبی یا القاے لاریبی قرار دے لیا ہے یا مثل حواریان عیسویہ کے
حلول روح القدس آپ مین بھی ہوا ہے ایصاحب مصالحہ تو جب
ہوتا کہ امام حسن علیہ السلام بیعت یزید شقی کر لیتے اور داد شجاعت
نہ دیتے اور جناب سید الشہدا امام حسین علیہ السلام نہ کرتے لہذا
حسب امر متنازعہ فیہ پر امام حسن علیہ السلام کو یزید ملعون نے بذریعہ
زہر شہید کروایا اور سے امر خاص یہ جناب امام حسین علیہ السلام سے
قتال واقع ہوا جسکی توصیف صاحب مصنف تواریخ چین نے بھی کی ہے

گو کہ مذہب مسیحی رکھتے تھے مگر نیک نامی لی ہے ایسے ہی واجد علی شاہ نام
کے مسلمانونکو بدنامی دی ہے کل شجاعان سلف پر غالب بتایا ہے
انصاف کو کام فرمایا ہے اب کہیئے میان تو آپ بالکل دہری ہو گئے ہارنے
صداقت کی اہل گیتی مین بیکار ہو گئی بس احمقا ہے ہمارے آپکے
جیت ہار ہو گئی والدہ عزازیل آپکے سرہانے رو گئی قابلیت آپ کی
کہو گئی بحر تحیر مین ڈوب گئی اور سوا اسکے ہمنے لکھنؤ مین ایک
معتبر مسلمان سے سنا ہے کہ آپنے اونسے بیان کیا کہ قرآن مین بطور
پیشین گوئی انتزاع سلطنت لکھنؤ کا بھی اشارہ ہے جیسا کہ
جہان کہین قرآن مین یخرج یا تخرج ہے اوس سے آپنے مراد اخراج
شاہ اودہ لیا ہے تفسیر دانی کو کام کیا ہے اور جہان کہین قرآن مین کہ
یدخل ہے اوس سے آپنے داخلہ سرکار انگریزی مراد لیا ہے
ذہن رسا کا امتحان کیا ہے لہذا ہمنے بھی اسی لحاظ سے جو بعض مقام
قرآن شریف مین غور کیا تو سورہ روم مین اس آیہ سے
آپکے بھی خبر نکلتے ہی از روی قاعدہ زبر بینات کے ملتے ہی یعنی
ظہر الفساد فی البر والبحر بس معلوم ہوا کہ یہ ظا آپکے نام کی ہے کس واسطے کہ
آپ پشت پناہ دین مبدین ہین مبدین ہین ابو مرہ کی گدی نشین ہین لہذا اگر مناسب
جانیے تو اپنے کسی تصنیف مین درج کر دستہ سمجھے گا ہمکو دعا خیر سے

[illegible]

پاوینگے اب دفع دخل ماتقدم کا جو عذر اہل مطبع کی طرف سے مجدد
مین آپنی کتاب کے اخیر مین الحاقا تحریر فرمایا ہے اسکو بھی ہم مجملا
قلمبند کر کے جواب دیتے ہین او سننے یعنے اہل مطبع سے اطلاع
کر دیجیے گا **قولہ** یعنے اونہون سے واسطے عیب چھپانے اور اجرت
بڑہانے کے چند سطر بطور عذر تحریر کیا ہے جسکا خلاصہ یہ ہے **لے قولہ**
کہ مولف کتاب اسرار کربلا نے بحکم لا رطب و لا یابس الا فی کتاب مبین کل
سب واقعات معرکہ کربلا کو مضامین آیات قرآنی سے بقرائن ثابت
کیا ہے حالانکہ ان آیات کا نشان نزول اور ہے مفسرین نے اون
آیات سے معرکہ کربلا مراد نہین لی ہے جیسا کہ بعد چھپ جانے
اور مشہور ہو جانے نسخہ مطبوعہ اول اکثر صاحبون نے غیبت مین اور
بالمشافہہ مولف کو الزام دیا اور کچھ عذر مولف کا نہ سنا انصاف کو کام
نہ فرمایا پس اب دفع دخل عذر اہل مطبع کی طرف سے یہہ ہی کہ مولف
کتاب نے یہہ کہین نہین لکھا ہے کہ ان آیات قرآنی کا نشان نزول
بھی معرکہ کربلا ہے بلکہ از قبیل لطائف اور نکات اور بلاغت اور رموز و
کنایات کلام اللہ کی بیان کیا ہے اور ہر جزئیات کربلا کو ترتیب قبل
اور بعد آیات قرآنی سے مطابق واقع کے تطبیق دی ہے یہ عین بیان
بلاغت اور لطائف کلام اللہ کی ہے **ع** خوشتر آن باشد کہ سر دلبران

گفتہ آید در حدیث دیگران ۔۔ معاذ اللہ کچہ معانی آیات کلام اللہ مین
تاویل ذومحل نہین کی ہے کہ مورد الزام کیا جاوے ۔ و فضلا علما اوسکے
نظیر اور سند قوی قول جناب امیر علیہ السلام سے از روے کتاب
مسلم الثبوت نہج البلاغت کے موافق قول و شرح ملا حسین ہندی کے
واضح تر لکھدی ہے کہ کتاب فواتح مین بیچ قصائد مرتضوی کے
ملا حسین علیہ الرحمہ صاف صاف لکہتے ہین قولہ کہ جناب امیر علیہ السلام
واردات اور واقعات خاندان نبوت ۔ اور واقعات کربلا اور مآل کار
بنی امیہ اور انجام کار اشرار اور اخبار کربلا کا علے الترتیب مضامین
آیات حمعسق سے تطبیق دی ہے جیسا کہ سب بقید آیات قم آنی
ہے کتاب اسرار کربلا مین بجاے خود مرقوم ہے حالانکہ ادن آیات
کا بظاہر منشا نزول اور ہے لیکن اس طرح کی مطابقت دینے مین
معاذ اللہ کچہ کفر و گناہ اور دخل بیجا آیات قرآنی مین پایا نہین جاتا ہے
بس یہی کلام معجز نظام حضرت امیر علیہ السلام کا سند و تمسک ہے
اور واسطے عذر مصنف کے کافی ہے الخ جواب اسکا یہ ہے
در حقیقت مین منتظمان صاحب مطبع نے خوب انتظام کیا یعنے اگر ایسا
رعنو تاز نملا جاتا تو کتاب نعت ثانی کا ہیکو چھپوائی جاتی کسیکا قول ہے
؎ چو احمق ز جہان با نیست کس مفلس نمی ماند ۔ دوسرا مصرع

بہی اور ہے دریافت کرتے ہیجے گا سبحان اللہ سبحان الباغت اور جناب
ملا سلمان ہند یکی نظیر بنانا اور یہہ ہی تقریر فرمانا کہ حالانکہ اون آیات کا بظاہر
شان نزول اور ہے گویا آپنے ہیچ ملیح کی ہے یعنے معاذ اللہ
اس طرحکی تطبیق علماء سابقین سے نہی کی ہے سو یہہ صحف آپکا خیال خام
ہے کیونکہ ہمارے علماء فریقین دیندار ہین گہڑے گہڑے بدلنا
غلط گہنٹا بجانا خدا و رسول سے نہ شرمانا ہرگز درست نہ تہا وہ جسکا کہاتی
تہے اوسیکا گاتے تہے گہڑے یا گہنٹا غلط نہ بجاتے تہے
معاذ اللہ طمع دنیا پر بہلتے نہ تہے ایمان آخرت کو اسیای عصیان سے
دلتے نہ تہے ترقی عہدہ کی امید پر دین حق سے بدلتے نہ تہے
مثل بعض علمائے حاضر الوقت لقمہ حرام سے پلتے نہ تہے اور
پہر مین پوچہتا ہون کہ آجتک آپنے علماء دیندار مثل مولانا شاہ عبد العزیز
صاحب رحمہ اللہ دہلوی اور مولانا محمد اسحاق صاحب
و شیخ عبد الحق صاحب اور اہل مذہب حضرات امامیہ مین میر سید محمد صاحب
سلطان العلماء مجتہد لکہنو اور اونکے والد ماجد جنکا شہرہ از مشرق تا مغرب
اظہر من الشمس و ابین من الامس ہے کیا معاذ اللہ یہ تاویلات اونکے
ذہن مین نہین آئین نہ اونہون نے بنائین یہ تاویلات و تحریرات فی شید الا
جہوٹی کہانی و لطائف قرآنی مدرسان مدرسہ کینیات کا لجکے نام کا تب

ازل سے نے لکھ رکہی نہین بہلا فرمایئے جبکہ ان علماء دیندار سعادت
شعار نے یہ لطائف قرآنی نہ بتائے اور نہ اس قسم کی اعتراضات
لغشکل تحریرات بتائے نہ تحریر مین لائے نہ گھڑی پائی نہ گہنٹے غلط
بجلیئے تو اب اسوقت اخیر مین کہ بطالت قرآن و رسالت پیغمبر آخر الزمان
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کیا کیا کوششین ہو رہی ہین کب صحیح ٹہریگی
مگر شاید یہ عبارت اسواسطے بڑہائی ہے کہ اگر کوئی کہے کہ ایسے تقریب
کے چھاپنے کا کوئی اہل طبع بدون اجازت سرکار مجاز نہ تھا عذر آپکا
بجا ہے جیسے ایک ہندو کا سچ ہے **قولہ** سب مین بیاپ تہی ام
الخ واللاب مناسب یہی ہے کہ آپ ہمارا یہ نامہ جوابی بہی چہاپ دین
بشرط اطلاع فی سطر ۲ ر اجرت دیجائیگی بس اب اسی مختصر پر نامہ
تمام کرتے ہین اگر جواب پائین گے تو جواب الجواب اوڑائین گے
جو کچہ باقی رہتا ہے اوسے بہی جتائین گے اللہ جلشانہ نے ہیر
اسی وقت کے واسطے پیدا کیا ہے اسپنے حبیب پرشیدا کیا ہے
آپنے سنا نہین کسی اوستاد نے کہا ہے **بیت** ہر کسے را
بہر کارے ساختند + میل او را در دلش انداختند + فتبارک اللہ احسن
الخالقین زیادہ بس و باقی ہوس فقط ....
الراقم نعمان خان وکیل سرکار ابد قرار

پیغمبر آخر الزمان صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بقلم خود اللہم اغفر ذنوبہ
یہ نامہ تاریخ ۱۹ محرم الحرام ۱۳۲۸ ہجری کو اُنام سے روانہ ہوا۔
ٹکٹ چسپاں ۲ر

جب اس نامہ تحریرا کا جواب نہ آیا تب یہ دوسرا نامہ لکھا گیا واسطے ملاحظۂ ناظرین کے درج کتاب ہوا

ہوالمستعان

نامۂ ثانی

ازطرف نیازمند صاحبان منشی ظہیر الدین

منشی صاحب عنایت فرما جو فروش گندم نما

بعد ما وجب کے مدعا یہ ہے کہ عرصہ ہوا ایک قطعہ خط مسمی بنامہ تحریرا بجواب کتاب اسرار کربلا مصنفہ و معنونہ آپکے نیازمندنے بسبیل ڈاک خدمت شریف میں روانہ کیا تھا مگر تا حال جواب و رسید نامہ

نتے آپنے سرفراز نہ فرمایا سرمۂ خاموشی کہایا اگرچہ ہمین منظور فراموشی ست
خدا حافظ مگر فی الحال زبانی بعض برادران اہل اسلام سنا گیا کہ شاید
آپ فرماتے تھے قابلیت جلاتے تھے کہ ارتداد یزید ملعون
وہمراہیانش ثبوت نہین ہے زمرہ اسلام سے کوئی شقی باہر نہین
ہے لہذا واسطے تسکین خاطر عناداً آثر آپکے ہم نشاندہی کرتے
ہین بکوئی آخرت سے نامہ اعمال کو بہرتے ہین دیکھو کتب عقاید شرح
نسفی مین لکہا ہے **قولہ** لعنۃ اللہ علی یزیدہ وعلی انصارہ واعوانہ و
نحن لانتوقف فی شانہ بل فی انصارہ واعوانہ لانہ رضی بقتل الحسین واہانۃ
عترت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہو کتاب معتبر عند اہل السنۃ والجماعۃ
الخ اور امامیہ اثنا عشریہ تو معاویہ کو بہی سانتے ہین کسی کے نہین مانتے
ہین پہر دیکہو شیخ عبدالحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فی جمیع کتبہ خصوصاً صراط
مستقیم فی عقائد مین لکہتے ہین **قولہ** ومن انکرہ فہو مردود ومن اول
فہو فی شک وریب الخ اور حضرت بدیع الدین قطب المدار صاحب قدس
سرہ فرماتے ہین **بیت** ملعون بود مخالف سلطان اولیاء گر فی المثل پدر بود
ویا برادرم اور علاوہ برین یہ عرض ہے کہ ایک عقیدہ سعید مطلب
آپکا کہویاد آیا واسطے اطلاع آپکے تحریر مین آیا فلہذا اگر مناسب
جانبہے تو کسو پہلو مین کوئی کتاب جدید مثل ظہیر الانشا تحریر فرمائیے

قرائن بلا سے یقین ہے کہ برآمد کار ہو ترقی عہدہ از سرکار ہو بلکہ میان
عماد الدین اور مولوی صفدر علی بھی الگ ہو جاوین آپ ہی کا دار و مدار
ہو وہ یہ ہے قولہ ایک ملحد جب مرنے لگا تو اپنے فرزند کو یون
وصیت کرنے لگا کہ ہمارے بزرگ ایمان عناد پر مستقیم تھے
وسوسۂ شیطانی سے نہ خوف و بیم تھے ہدایت رب کریم
سے لہذا انکو فہمایش کرتے ہین کو بقول اہل اسلام اپنی قبر کو نار سقر
سے بھرتے ہین اول تو تم عناد یزید پلید سے رکھنا کہ وہ قاتل
جناب امام حسین علیہ السلام ہے با اہتمام سے دوم کسیقدر بغض
حضرت امام حسن علیہ السلام سے ہے اسلیے انہون نے خلافت
از خود معاویہ کو دی جس سے یزید تک پہونچی سوم جناب علی مرتضی
علیہ السلام سے کہ انہون نے جنگ صفین مین معاویہ سے
مصالحہ کرلیا اگر وہ مصالحہ نہ کرتے تو خلافت معاویہ کا ہیکو ملتی
تھی چہارم جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
اسلیے کہ آپ معرکۂ کربلا سے بالکل واقف ہو چکے تھے اور کچھ
تدبیر نکی امام علیہ السلام کی منفعت مین جان لی پنجم خدا سے
کہ بانی اسکام کا ہے وہ جانتا تھا اور امام علیہ السلام کو بچا نہ لیا فقط غرض
منشا ہمارے بیان کا یہ ہے کہ اگر آپ اسمین گفتگو کرتے تو پھر ہم

بھی بعونہ تعالےٰ قدم ہمارا ہماری کشتی پر دہرتے نکلوئی آخرت سے
نامۂ اعمال بھرتے قلم اوٹھاتے آپکو جتاتے اوڑان کمائی میان عزازیل
کی تباتی اور اگر شاید ہمارے بعد آپ تحریر فرماوینگے تو انشاء اللہ ہم تو
وکیل ہین ہمارے بعد وکیل الوکلا آوینگے وہیان اوڑاوینگے آپکو
اور آپکے مشیر الدولہ کو شرمائینگے بجز ندامت کے ہاتھ آئینگے زیادہ وبس

الراقم نعمان خان وکیل سرکار ابد قرار پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم بقلم خود اللہم اغفر ذنوبہ نامہ تاریخ ۴ صفر المظفر ۱۲۸۰ ہجری
کو لکھنوٴ سے روانہ ہوا کٹ جیبان ۔

اب اسکے بعد منشی صاحب جبلہ کہرے آئے تو یہ اعتراضات اخبار مین چہپوائے لہذا جب ہم تک ہرکارہ اسلام نے پہونچائے تو جواب لکہہ کے روانہ کیا درج کتاب کرتے ہین۔

ہوالمستعان

نامۂ ثالث

منشی صاحب معدن قابلیت و شعور سراپا زور منشی ظہیر الدین صاحب زاد لطفہ

ازطرف نعمان خان ولد لقمان خان مرحوم وکیل سرکار ابد قرار پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد دعا و حسب مدعا یہ ہے کہ اسوقت ہرکارہای سرکار ابد قرار پیغمبر آخر الزمان

علیہ الصلوۃ والسلام دو ورق اخبار مطبوعہ مطبع منشی نولکشور صاحب واقع
تاریخ ۱۰ امئی سنہ ۱۸۷۰ء ملفوف لکھا ہے لنتے جو کہ حسب نشا سرکار آپکے باہت
تردید حدود اللہ انکی ہے شاک بھائی ہمارے پاس لائے
بعد مطالعہ تقریر مذکور علم اوٹھایا اور دجواب آپکا آپکو بنایا القول منشی
ریاض الدین صاحب طبیت گوہر بدبان واری مہ ساقط ازو تو فخر خر ما
بود مہ ساقط ازو تو ایصاحب پردہ اسلام ست باہر آپکے بٹن جاب
خنزیرنے کہا ہے بڑا اندہی اوڑا ہے تقریر باطلہ سمجھے استنجا ہی
اب چھوڑیئے کاغذ سے شرمگاہ پونچھیے خدا کو بلنیے ہمکو چھوٹا
نہ جانیے اپنی کو زوال نہین جھوٹھہ بولنے کی مجال نہین خدا کے کلام
مین تاویل لاطائل لانا خلقت کو دہوکا بتانا امت محمدیہ کو بہکانا شعور مندی سے بعید
کہ قرآن شریف مین ان بطش ربک لشدید ہے آپکا بیان سے ضعیف البرہان
ہے **قولہ** یعنے آپ فرماتے ہین کہ قبل ازین ایک کتاب مفید النسوان
درباب تعلیم نسا کی تصنیف کی گئی تہی جسکے صلہ مین گہڑی طلائی زرین
مغرق گران بہا خوشنواز فرشی بطور انعام پیشگاہ جناب لفٹنٹ گورنر
بہادر مغربی وشمالی سے آئی لہذا اب مسودہ دوسری کتاب کا واسطے
تعلیم نسا کے بتائید مضامین حسب تلقائی وہی بقدر امداد روح القدس بنام
فوائد النسا کا مرتب ہوا ہے اوپر ایک مقدمہ اور دس باب کے لبس ہیت

مضامین اس کتاب سے ظاہر ہے امین صنعت اور باریکی پر لحاظ
کرنا چاہیے کہ بدترین لنسوان کو بہترین ملائکہ ہفت اقلیم وآسمان پر ترجیح
دی ہے اور ادہیں ترقی کرکے سب مردونپر جمیع امور دنیوی و دینی مین
عند اللہ و عند الناس بدلائل عقلی و نقلی و صریحی و بدیہی موجبہ و مستند ترجیح دی
ہے اور تمام نعمتون دنیا و دین مال دولت دنیوی اور تمام حور و قصور اور
سب نعماے بہشت مین استحقاق اور حصہ عورتونکا بنسبت مردون کے
بمدارج زیادہ تر عند اللہ و عند الناس ثابت کردیا البتہ لائق ملاحظہ ارباب
انصاف کے ہے اور اسناد کتب اسلام اور احادیث سے منشار مشرکار
مفید عام کو بہت لطف اور خوبی سے تقویت دی ہے اور مصالح
دینی و دنیوی نکاح واحد کے اور قبایح وآفات اجتماع دو نکاح سب کے عقلاً
نقلاً و بدایتاً و صراحتاً اسطرح ثابت کیے ہین کہ مقام انصاف مین کسیکو
مجال سخن کی نہین ہوسکتی وان خفتم ان لا تعدلوا فواحدة صریح تر آیہ
قرآنی ترجیح نکاح واحد کے تقویت کرتی ہے اور حدیث نبوی السلامة فی
الوحدة والآفات بین الاثنین اسی مقام سے خبر دیتی ہی الخ جواب
واہ کیا بات ہے قرآن کا ترجمہ جب پوچھیے آپہی سے پوچھیے مجنون
سے کسی نے پوچھا تھا کہ یزید پلید اور جناب امام حسین علیہ السلام جب
لڑتے تھے حق کسکا تھا کہا لیلی کا ویسے ہی آپ بھی فرماتے ہین ابقا

اقفا سیر دیکہیے الکل بچو نگا ملیہ نہ بہکلیے جنکے یہان آپ مطبوعہ کتاب
بہیجنا چاہتے ہین وہ بڑے عالم علم عربی کے ہین وہ کب اسے
مانین گے آپ کو خبط الحواس جانین گے پہلے تو گٹھری طلائی بہیجی تہی
اسکے بہدہ نے معزول فرما دین گے یا چہٹی لکہہ دینگے در دربہیک
منگا وینگے اور یہ جو آپنے فرمایا قولہ کہ بامداد روح القدس یہ کتاب لکہی
الخ تو معلوم ہوتا ہے کہ معاذاللہ روح القدس کا حافظ کچہ یاد ریان حال
نسے بہی ردی ہے جو مطلب آیہ نہ سمجہے اپنے مطلب کے موافق آپکو
بتا دیا یا شیطان بشکل روح القدس متشکل ہوگی آپکی کوٹہی مین سما یا جو یہ نقرہ
آپنے فرمایا بہلا مین پوچہتا ہون کہ انخفتم ان لاتعدلوا کے معنے ظاہر
مین یعنے اللہ تعالی فرماتا ہے کہ چار تک جورو وان اور اگر تمکو خوف
ہو کہ ہم عدالت نہ کر سکینگے تو ایکہی رکہو بس اس سے یہ کہان ثابت
ہوا کہ ایک ہی جورو کرنا چاہیے اور پہرا وپر طرہ یہ کہ جب ہارتے ہو تو
بریز بریز پکارتے ہو کہتے ہو کہ منشا گلزر کاہی ہے معاذ اللہ ہم کہتے
ہین کہ جو سرکار دولتمدار انگریز بہادر ایسے فہم کا سند یا رلے فاسد نہین
ہین اونکا نام لینا بدنامی دینا عین نمکحرامی ہے بلکہ بدنامی سے
اور یہ کہ حدیث شریف السلامۃ فی الوحدۃ والآفات بین الاثنین کے
نظیر لایا یہ تو بالکل منافی مطلب آپکی ہوئی بہلا اگر وحدت مین سلامتی ثابت

ہوئی اور اثنین ہین انت تو پہر مجرد ہے رہنا لازم آئیگا آپ کا کلام
زوجہ واحد کا کہان تائید پائیگا اور پہر ہمنے تسلیم کیا آپکے قول کو تو
پہر فرمایئے اگر آپکے والد مرحوم مجرد رہتے تو آپکے تولید کی کیا شکل
ہوتی بقول اہل ہند کیا آپ گنر پتر ہوتے پس ایسی ہی باتھا مہر قول
حضرت سعدی علیہ الرحمہ یاد آتا ہے بیت اگر لب بمشک پراگندہ
گفت مہ تو مجموع باش او پراگندہ گفت مہ ایضاً صاحب قرآن مین تا ویل
جہوٹی نہین سماتی ہے دیکہو ولیم میور صاحب کی تاریخ کلیسا کا صفحہ ۱۸
مین کہتے ہین **قولہ** اسلیے انہین پیلوپلاط کے پاس بہیجدیا کہ وہ اُسکی
تعلیم کی حقیقت نہ سمجہے تہا اُسکے قتل کا حکم دے ابتک مسیح کے
حواریون اور شاگردون نے نہ سمجہا تہا اور راہنکا سست ایمان دنیوی
نعمتون اور فائدون کی امید مین لگا تہا اور سست تہا اوسکے گرفتار
ہوتے ہی وہ بہاگ گئی ایضاً صفحہ ۱۸ اور اسی امید پر یوحنا کی مان نے یہ درخواست
کی تہی کہ میری دونو بیٹے سب کچہ چہوڑکے تیرے پیچہے ہولیے ہین
کیا ملیگا الخ اور پروشیہ کے حال مین بہی گبلنگ صاحب یون لکہتے ہین **قولہ**
کہ پروشیہ کے سلطنت مین ابتک بیبل کا مذہب نہین ہے اور ہارکنر
نے بہی تفصیل کے ساتہہ جرمن مین الحاد کے پہیلنے کا حال تفصیل لکہا ہے
اور اکتوبر کا مہینا ۱۸۳۰ء کے پرچۂ اخبار موسومہ تابلٹ مین لکہا ہے

قولہ کہ خاص انگلنڈ مین ۴۹ خانقاہین ہین جنمین کفر کی تعلیم ہوتی ہے اور تین لاکھ آدمی ایسے ہین جو کچھ مذہب نہین رکھتے ہین الخ لیس مشفق من ایسے مذہب کی تائید اور پیروی کرنا آپ کی دانائی سے بعید ہے اور عورتون کو جو آپنے ملائکہ پر ترجیح دی ہے یہ محض بیہودہ بات ہے خرافات ہے چہ نسبت خاک را با عالم پاک اسکو کوئی تسلیم نہ کریگا منطلمہ بیہودہ گوئی آپ کی گردن پر دھریگا اور یہ جو آپنے فرمایا قولہ کہ پس از چند سال کہ عمر آنحضرت قریب ساٹھہ کے پہونچی ہوگی ایسے وقت مین بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کہ عمر شش سالہ رکھتی تہین نکاح کیا پس اس سے کچھ حظ نفسانی مقصود نہ تھا الخ اقول یہ شیطانی خیال ہے اسکا بدنال سے دیکھو حضرت داؤد علیہ السلام کی سو بیبیان تہین اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی تین سو زوجہ منکوحہ اور ایک ہزار سریہ جیساکہ مولوی عبدالحق محدث دہلوی اپنی کتاب مدارج النبوت مین تحریر فرماتے ہین حضرت من انبیا علیہم السلام کو اورون سے باہ زیادہ دی گئی اور اگر آپکو اعتبار نہو تو ہم بہی بحمل نظر صاحب برہان و دلیل ہین مرجع ترہات رب جلیل ہین اور قریب ۵۰ کے عمر ہماری پہونچ چکی ہے مگر اب بہی ازالہ بکارت سے عاری نہین ہین مثل آپکے معدن شرمساری نہین ہین اگر منظور ہو تو امتحانا جانچ لیجیے کچہ اندیشہ نکیجیے ہان آپ البتہ تیئس ہی سال مین بقول حضرت سعد

مصرعہ ع ولی بجامۂ اول عصاے شیخ نجف نہ ہوے گئے ہون گے
شاید اسیوجہ سے اورونکو بھی اپنے پر قیاس کرتے ہو جیسا کہ اہل
عرب کا مقولہ ہے المرء یقیس علی نفسہ لہذا ایسی تقریرات چھپوانے
سے باز آئیے ہر جگہ منہ کی نہ کھائیے آیندہ آپکو اختیار ہے فقط

[illegible]

[illegible]

اب کچھ جوابات نیچریہ صاحبوں خصوصاً مجتہد اول سید
احمد خان صاحب بہادر نے بھی لکھنا کتاب ہذا میں
واسطے واعظین کے مناسب معلوم ہوا لہذا چند نامہ
بطور یادگار درج کیے گئے ۔

ہو المستعان

۱
نامۂ اول

سید صاحب معدن فضل و کمال منکشف معمات عالم مثال سید احمد خان صاحب بہادر جج ماتحت بنارس ادام اللہ تعالی حال علی گڑھ
بعد ما وجب کے مدعا یہ ہے کہ کتاب سعادت انتساب مسمی
بہ شہاب ثاقب مصنفہ جناب عالی جناب مولانا علی بخش خان صاحب بہادر

حاجی الحرمین سے یقین عالم باعمل مباحث بہیدل ہیج گور کہپور جو کہ
آپکی تہذیب الاخلاق موجد نفاق پرچہ اخبار کی بابت اونہون نے
لکہہ کے چہپوائے ہے ہمنے دورہ پر بمقام ضلع لبستی مین پائے
مولانا صاحب موصوف کہ عالم باعمل ہین آپکی تشخیص مین انداز خلل
ہین یعنے اول مین تحریر فرماتے ہین **قولہ** اما بعد بندہ خاکسار جمعدار
علی بخش عفی عنہ عرض کرتا ہے کہ فی زماننا جناب سی ایس آئی سید
احمد خان صاحب بہادر نے پرچہ تہذیب الاخلاق مین خلاف قرآن و
حدیث و جمہور اہل اسلام ایک تقریر جدید لکہی ہے جسمین وجود حقیقی شیطان
سے اور اکثر مضامین آیات قرآن سے انکار کیا ہے اور بعد شہرت
اوس تحریر کے مولوی سید مہدی علی صاحب بہادر نے یہ لکہا ہے **قولہ**
کہ وجود سے ہمیشہ وجود جسمانی خارجی ہے مراد نہین ہوتا ہے
پس وجود جسمانی شیطان کا انکار کرنا بڑی غلطی اور نادانی ہے
میرے نزدیک اون لوگون کی دلیلین جو کہ شیطان کے منکر
وجود کے ہین ناقص ہین اور مین مخالف ہون اور اونکی سمجہ
اور غلطی پر افسوس کرتا ہون پس ایسی تاویل بدعت ہے الخ اسکے
بعد یہ تحریر ہے **قولہ** کہ آدم خیالی سے جناب سید احمد خانصاحب
نے سوال کیا **قولہ** کہ تم کون ہو اور تمہارا کیا نام ہے **جواب**

سوال ہے آدم ہے میرا نام کہ ہون کون مین کہ جانا نہین تو مین یہ کہ الا
داداصاحبان تمیز کیا کرتی جواب بہت سے چرند پرند کیڑے
مکوڑے دنیا مین مین نے دیکھے ہین تجھا کہ جسطرح یہ سب بنے
ہونگے اوسی طرح مین بھی بنا ہونگا مگر دل گھبراتا تھا کہ ایکدن مینے
اپنے پہلو مین ایک اپنی سی صورت کی چیز دیکھی ہم دونون ایک
دوسرے کو دیکھکے خوش ہونے لگے مین نے پوچھا کہ تو اے تم
کون ہو وہ بولے بھائی یہ تو مین نہین جانتی کہ مین کون ہون جو تم ہو
وہ مین ہون مگر میرا نام حوا ہے یہ سنکے مین بہت خوش ہوا اور اوسے
کو دیکھکے تالیان بجاکر خوب اچھلا کودا اچھلا یا اور ایک بڑی بستی
اور بڑے قادر مطلق کا خیال کرکے خوب گیت گانے نہایت
ذوق شوق سے یون چلایا الی **قولہ** آوا و آری اوا و اری اوا و اری وہ جو
ہے اری وہ جو رہے گا اری وہ جو تو ہے اری وہ جو تو ہے اری
وہ جو تو ہے میرا شکر ہے انتہی کلامہ **جواب** سبحان اللہ قربان
آپکی یاد کے ایک فقرہ بھی صحیح یاد نہ رہا الصاحب مین بھی تو موجود تھا
معاذ اللہ انہون نے ہرگز یہ الفاظ لایعنی بے معنی نہین فرمائے
بلکہ خوشی مین آنکر انہون نے یہ ٹھمری گائی **اقول** او حوا مین واری
او حوا مین واری * چونکہ بموجب آپکی تشخیص کے برہنہ بھی تھین او سپر

دوسرا فقرہ یہ فرمایا ہین لے بنارس کی ساری ؛ پہنواد ے
بہیجا جوڑا ہمارا دور ہوئی تنہائی ہماری + خوش ہو کر
اوسکا پہناک کرین ہم ہارٹ کو اپنے کیون کرین ساری + اوحوا ہین
واری + ہین سے بنارس کی ساری اوحوا ہین واری ؛ اپنی دعا
ہے یہی کل جگ ہین + خوب بڑہے اولاد ہماری ؛ توشت کو
کہاوین دین اوڑاوین یسوع یسوع ہو زبانپر جاری + اوحوا ہین واری
ہین سے بنارس کی ساری الخ اب فرماے ہکو سموچی ٹہمری یاد
رہی اور آپ کو ایک فقرہ صحیح نہ یاد رہا اور پہر اوسپر مذہب نیچریہ کی
اجراکا دعوی ہے مولوی لطف اللہ صاحب سلمہ اللہ نے جو
بجواب استفتاے جناب زبدۃ العلما سید امداد العلی صاحب
بہادر ڈپٹی کلکٹر واقع کانپور کی بابت عدم استمداد مدرسہ
مجوزہ آپکے تحریر فرماتے ہین نہایت صحیح ہے ہکذا **قولہ** اس
مذہب نیچریہ نے اگرچہ فی زماننا یورپ ہین اس قدر زور پکڑا کہ قریب
ستر لاکہہ کے عدد کو پہونچا ہے از انجملہ چہیاسی ہزار انگلینڈ مین
ہین اور چالیس ہزار لندن ہین لیکن بحمد اللہ خود عقلاے
نیچریہ اونہین دیار و مصار ہین تحریرا بالمکاتبہ اور تقریرا بالمشافہہ
بخوبی گوشمالی فرمارہے ہین اور اونکو آٹے دال کا بہاؤ تبارہے ہین

استاد صاحب کی کتاب و ہارڈ صاحب کی کتاب وغیرہما مین
دیکھو تو کس طرح کھلم کھلا نیچریون کی مذمت اور مکاری و نالایقی
اور عیاری وغیرہ من قبایح بالا تحصے مذکور و مسطور ہے پہر اسپر
بہی اگر کوئی نیا نیچریہ نہ شرمائے اور بطمع ترقی دنیا و جاہ و حشم مین
ابہی کبہی بلا کو ہندوستان مین پہیلائے تو ہمارے علماء دیندار
سعادت شعار محمدیہ نے جس طرح سے فلاسفہ اور اہل اعتزال اور
اونکے کوچک ابدال ارباب خیال کے دہجیان اوڑائی ہین اور
اونکو عدم کی راہین دکہائی ہین اوس سے زیادہ اس مذہب نیچر
سراسر سینچر کا سینچر او تارینگے اور شواظ من نار کی براہین بارین سے
ذرا گبرائے دل نیچر پہر و نیچر نرے سینچر سر دست یہ تو فرماوین کہ
قبل قبول نیچریت کے تو بہلا دہرم کہو چکے تہے اور اونکے سارے
کرم ہو چکے تہے لندن مین جاکر جا کٹ پتلون پہن آئی خمر و خنزیر تو کنار
کلا گہونٹی مرغی کہانے سے نہ شرمائے منہیات و محرمات کی نسبت
مشاقی ہے بنات و امہات کی نسبت اختیار باقی ہے سی ایس
آئی بمعنی نحوست کے دیس جائیگا خطاب پائیگا پہر کیا باقی
رہا جو نیچریہ طریقہ کے نسبت و حمایت مین للچائیے کیا جی چاہتا ہے
کہ لاٹ پادری بنجائیے اور ہیم صاحبہ کو لیڈی کہلائیے سنو یہ نیچر

ہے کلاہ خسروی و تاج شاہی ٭ بسر کل کے رسد حاشا و کلا ٭ شاید
بمقتضاے قوت شہویہ یا نے پت گزال کا خیال آیا ہوتا جہان
جہان پادری عماد الدین بستے ہین آپ بہ منتے ہین اوس
جانب کو لوٹے کچھ دنون وہان کا مزا لوٹے فید ملت نے جیو ہنے
براے خدا ذرا پیش و پس کا خیال فرمایئے پیش و پس کو یکسان نہ
بنایئے فقط اور تقریر آپکی پرچہ تہذیب الاخلاق مین دیکھنے
مین آئی **قولہ** کہ مسجد بنانے سے جولاہے بھٹیارے سقے خوش
ہوتے ہین اسیلئے لوگ ایسے کام کرتے ہین کچھ جاے ثواب
نہین ہے ہمارے مدرسہ کی تائید البتہ موجب حسنات ہے الخ
جواب معاذ اللہ آپکے مدرسہ شیطانی جسکا آپسا ملحد بانی ہو ثواب
کب ہے حق تعالی جلشانہ فرماتا ہے تعاونوا علی البر والتقوے
ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان تو اس صورت مین ثواب کیسا اور عذاب
لاحق ہے دیکھو اسی پر مولوی سید امداد العلی صاحب بہادر سلمہ اللہ
تعالے نے براے حفاظت ایمان مسلمانان ہند از راہ ہمدردی
قومی ایک استفتا درباب عدم استمداد مدرسہ مجوزہ آپکے کل علما
ہند لکھنؤ و دہلی و بھوپال و رامپور وغیرہ سے دستخط کراکے چھپوا دیا
چنانچہ آپکا قول بعینہ تحریر فرماتے ہین آپکو تشریف لاتے ہین پس ملاحظہ

آپ کو ہم دکھاتے ہین وہو ہذا **قولہ** کہ روشن اسلامیہ کی عادت کو سید
احمد خانصاحب غلط کہتے ہین اور پاکی اور صفائی وہ اسکو سمجھتے ہین کہ کہڑے
ہوکر پیشاب کرے اور بعد براز کے کاغذ سے جاے براز پوچھنا
سور اور گلا گھونٹی مرغی یا کوئی جانور کہانے بلا تکلف پانی کی جگہہ شراب
پینا اور جاکٹ وپتلون وکر گابی پہننی جس سے کہ ہندوستانی آدمی نقل چنڈول کے
معلوم ہوتا ہے الخ غرضکہ اسیطرح اور بہت باتین آپ کی تجویز کی اظہر
من الشمس ہین تو بھلا فرمایئے کہ ان تجویزون سے بجز اسکے کہ کرستان
یا وہ لوگ جوکہ ہواے نفسانی کے پابند ہین اور کون خوش ہوگا معلوم
ہوتا ہے کہ شاید ایسے حرکت آپکی دیکہہ کے آپکے شاگرد ارشد
نے لکہا ہے کہ مین اوسکے خلاف ہون ہماری نزدیک آپسے
بڑی نادانی ہوئی جیسا کہ آپکے ذہن مین یہ فساد آیا تہا یا آنکہ مدعیان
اسلام سے کچہ معتدبہ پایا تہا تو آپ کو پہلے بڑا متقی مجتہد بن بیٹہنا تہا
اور مدرسہ بنام تعلیم سررشتہ اسلامیہ اپنے داہون سے خرچ کرکے
قائم کرنا تہا جب خلقت ہندوستان کی بہیر یا دہسان خوب جمع ہوجاتے
تب اونکو سررشتہ نیچریہ پر لگاتے انعام پاتے اور پہلے ہی سے
جبکہ نیت آپ کی طشت از بام ہوگئی تو پہر اب گرویدگی خلائق غیر ممکن
ہے مگر آپ کیا کرین میان عزازیل کا دستور ہے کہ جسکے کوٹہے

ہین وہ آتے ہین اور سکو ادہورا چہوڑ جاتے ہین مشفق من دین اسلام
عالی مقام برگزیدۂ انام متوالے کی پگڑی نہین ہے کہ گرتی پڑتی چلی
جاتی ہے اسکے باطل کرنے مین معقولیت نسبت مدعی کے آسنے
ہے حکما فلسفہ کی عقل چکر کہاتی ہے خیال فرمائیے کہ ازابتدائے
اسلام تا اینوقت کیسے کیسے فسادات مثل زمانہ یزید پلید و مسیلمہ کذاب
وحجاج وغیرہ کہ اُسوقت مین اسلام جدید تہا ہوئی مگر آخر کو افضال کردگار
اسلام حقیقی آجتک کل اقالیم مین قایم ہے بس آدمی کو مآل کا خیال
ضرور ہے دنیا مقام درگذر ہے ہر وقت پیش نظر راہ سفر ہے
لہذا ہماری نصیحت کو مانیے کوچہ ضلالت کی خاک نہ چہانیے اپنے
سررشتۂ آبائی پر واپس آئیے شاگرد صاحب کو بہی ہمراہ لائیے تخیلات
فاسدہ پر خاک ڈالیے بچۂ افعی کو آستین مین نہ پالیے جنہون نے
قبل آپکے تخریب دین متین کے چاہی تہی اونکے مآل کو دیکہیے
تو اچہوڑکے روئی آفتاب سے نہ سینکیے چیلون کو سمجہائیے
فی قلوبہم مرض فزادہم اللہ مرضا کی مصداق نہ ہوجائیے کسی نے سچ
کہا ہے یہ شعر کہلاکے مال پوسے اور کہا کے موہن ہو گئے ⁂
گرو جی چیلون کو اپنے مسنڈ کرتے ہین ⁂ دوسرے یہ کہ ابتو
چندے آپکو کوشش اجرائے مدرسہ مجوزہ کی فضول ہے آپکی

فہمید ہین بہول ہے اسواسطیکہ پرچہ اودہ اخبار مطبوعہ یکم اگست ۱۸۸۵ء
ہمارا ہرکارہ لایا اوسمین صاحب اخبار کہ مورخ با اعتبار ہین لکہتے ہین عنبرانی
میجر بیکر صاحب **قولہ** یعنے میجر بیکر اپنی تالیف غیبی آلہی ہین اعتبار کرتے
ہین کہ فرشتہ اور شیطان بہشت سے نکالے ہوئے ایک لاکہہ ۲۴
ہزار اس دنیا مین یادریون کی شکل بنکر آوینگے کہ ہم متقی عیسائی ہین
الی قولہ پہر میجر صاحب یہ بہی فرماتے ہین کہ ۶ دسمبر ۱۸۸۷ء کو حضرت عیسی
فرشتونکو ساتہ لیکر دنیا مین آوینگے سب کی نظرون سے غائب رہینگے
مردے اوٹہکہڑے ہونگے اور سبکے ساتہ ملکر فرشتون ہین آسمان
پر جانا ہین گے سوائے اسکے صاحب موصوف یہ بہی فرماتے
ہین کہ ۲۴ ماہ جنوری ۱۸۸۵ء یا ۱۸ ء عیسوی کو حضرت عیسے یا فسری ایک لاکہہ
۴۴ ہزار پاک فرشتون سکے آوینگے اور ۱۰ مارچ ۱۸۷۰ء عیسوی کو بعد
سے چلے جانے پاک فرشتون سکے بہوت آسمان سے نیچے اوترینگے
اور ۹- اپریل ۱۸۸۸ء کو حضرت عیسی کا مخالف آئیگا الخ **اقول** پس
اس صورت مین آپکو اہتمام مدرسہ مین زیادہ کوشش کون ضرور ہے
حضرت مسیح علیہ السلام کے آنے پر جو مذہب کہ حق ہوگا وہی برقرار
رہیگا اوسی پر دار و مدار رہیگا اور اگر آپکے نزدیک یہ بیان میجر بیکر صاحب
تخیلات شیطانی جہوٹی کہانی میان عزازیل کی زبانی ہے **تو** پہر آپکی

اور آپکے شاگرد صاحب منزادل کے تخیلات محض لا یعنی مثل
چیڑیا چڑوتے کے کہانی ٹہرین سگے جناب مین کچھ عجب وقت آیا
ہے مادہ سودا ویت کو برانڈی و لحم خنزیری نے ہرایک بوالہوس
کے دماغ مین بکیا ہے جسکو دیکھو نئی تقریر کا بانی ہے ہرچند
کہ وہ سراسر جہوٹی کہانی ہے اوسپر ترقی تہذیب کا دعوی ہے
اسکی کیا دوا ہے میان جرأت نے سچ کہا ہے سے کرین ہین
ریختہ گوئی کا قصد قصائی ٭ مصوریکا لگے قصد کرنے اب کہاتے ٭
غرض یہ بات ہے اندھیر کی نظر آتی ٭ کہ پہنچی ہولی شامان زرا د
بدذاتی ٭ حضور بلبل بستان کرے نوا سنجی ٭ اطلاعا گذارش ہوئی زیادہ
وسبس فقط

الراقم نعمان خان کمین سرکار ابد قرار پیغمبر آخر الزمان صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم بقلم خود اللہم اغفر ذنوبہ یہ نامہ نمبر ۶۸ شنہ اکبر الہ آباد دو دورہ پرسے
رجسٹری ہوکر روانہ ہوا
ٹکٹ چسپان ۵ر

اسکے بعد نامہ ثانی روانہ ہوا ہے۔

ہو المستعان

نامہ ثانی

سید صاحب مظہر نقار عجیب و غریب سید احمد خان صاحب بہادر مجمع نیاز سن زاد لطف

بعد ما وجب سے کے آدم بر سر مطلب نیاز مند دورہ پر بمقام رای بریلی ملک اودہ مین واسطے ملاقات پادری صاحب کے آیا کچھ مناظرہ ہوا مگر پائی خجالت نسبت پادری صاحب کے آج مین بعد سعادتمند اقبال بلند محمد حسین خان کہ

برادر زادۂ نیاز مند ہے اور کچہری مین سرکار کے وکیل احسنٹ مال
ہے سربلند در امتحان ماضی وحال ہے اور آپکی شراکت کا نہ ہے
کچہ خیال ہے جو کچہ کہ تقریرات وتحریرات آپنے اوسے نہیجے ہین
سب بندیکو دیا اور میرے جانے کا حال بنارس مین سنکر اور
آپسے ملاقات نہونا دریافت کرکے نہایت رنجیدہ ہوا آبدیدہ ہوا
اور کہا کہ اگر آپ سے اور سید صاحب سے ملاقات ہوتی تو آپ
بہی نہایت محظوظ ہوتے اپنے کئے کو روتے آپ اون کی
تقریرات وتحریرات اور جان فشانی کو دیکہتے آفتاب جہانتاب پر
گرد نہ پہیکتے لہذا بندے نے کئی دن دیکہہ بہال کے اوس سے
مافی الضمیر آپکا نکالا قلم سنبہالا آپ صفحہ ۹ مین اوپر سے برائیان مدرسہ
دیوبند ضلع سہارنپور کے کچہ گول گول بیان کر کے یون تحریر
فرماتے ہین قولہ میرے ایک دوست کا رشتہ دار دیوبند ضلع سہارنپور
کے مدرسہ مین جو لوگون کی ماہواری یا سالانہ چندے سے انہین
قدیم علمون کی تعلیم کے لیے قایم ہے تعلیم پاتا تہا اوسنے
تمام علوم پڑہ کے فراغت پائی فضیلت کی پگڑی سر پر باندہی مدرسے
علیحدہ ہوکر اوسنے میرے دوست کو لکہا کہ اب مین کیا کرون میرے
دوست نے جواوسکا رشتہ مند ہے جواب دیا کہ دنیا مین کام آنیکے

نالائق تو تمنے کوئی چیز سیکہی ہے نہین بجز اسکے اور کچہ چارہ
نہین کہ کسی مسجد مین یا چوپال مین جا کے مبٹہیو اور مردون کی فاتحہ
کی اور جمعرات کی روٹیون پر گذر کرو اور دن رات انہین الفاظ
کی یاد کرتے ہین جو کہ بجز فرضی معنون کے سوا اور کوئی حقیقت
نہین رکہ سکتے پڑے رہو قطع نظر ان سب امور کے آپ سب
صاحب ان مدرسون کے حالات سے بخوبی واقف ہین آیا و نہیں
جو لوگ تعلیم پاتے ہین اونسے کچہ بہی قومی ترقی قومی عزت کی امید
دلیری دل کی بہادری خود اپنے آپ عزت کرنے اونچا دل جوش
طبیعت کی عمدگی عالی ہمتی ہمدردی ولولہ جو اصل اصول قومی عزت اور قومی
ہمدردی کی ہین ان مدرسون کے طالب علمون مین ہون گے جو خود
نہایت قابل افسوس حالت مین گذر کرتے ہین حاشا وکلا الخ جواب
مشفق من مین حیران ہون کہ آپ وہ تقریر چہاپ کی مشتہر کرتے ہین کہ
جس سے آپ ہی کے مدرسۃ العلوم کے انہدام کی بنیاد پیدا ہے
تجویز جناب حاجی الحرمین سید امداد العلی صاحب ہویدا ہے جیسا کہ
انہون نے اپنی تصنیف کتاب امداد الآفاق دافع نفاق مین ایک
جگہ لکہا ہے قولہ کہ جناب سید احمد خانصاحب بہادر کے دماغ مین
بسبب استعمال اغذیۂ حارہ وملبوسات گرم مثل پوشش کلاہ انگریزی سرخ

سے کچھ خلل سا نصیب دشمنان معلوم ہوتا ہے الخ اقول بھلا مین
پوچھتا ہون کہ جبس علم قدیم عربی کے اب بھی یہ قدر و منزلت ہے
کہ علماء عربی دان اب بھی سو روپیہ ماہواری سے کم کی تنخواہ پر مدرسہ
سرکاری مین بھی میسر نہین آتے ہین بلکہ ابھی چند عرصہ نہ ہوا ہو گا
کہ علی حیدر خان بھائی مجازاً اس خاکسار کا لکنو مین جیسے ہی پڑھکے
فضیلت کو پہونچا کہ ایک انگریز صاحب بالنس بریلی سے تلاش
عالم عربی سے کے چند جا تلاش کر کے یہان لکنو مین تشریف لائے
اور خان موصوف کو سو روپیہ کی تنخواہ مابعد کچھ اور اضافہ بھی بعد دریافت
علمیت کے کر دین گے اپنے ہمراہ شاید کچھ زر پیشگی دیکر نہایت
خاطر داری سے لے گئے کہ ظاہر ہے پھر آپ کیا فرماتے ہین
قولہ کہ دیوبند کے مدرسہ مین جب کوئی شخص عالم ہو چکا اور فضیلت کی
پگڑی سر پر باندہی اور اپنے ایک دوست کو لکھا کہ اب مین کیا کرون
اوسنے لکھا کہ تمنے کوئی ایسا کام دنیا مین سیکھا ہے نہین کہ کام
آوے لہذا اب تم کسی مسجد یا چوپال مین جابیٹھو اور مردون کے فاتحہ
اور جمعرات کی روٹیون پر گذر کرو جناب من اگر یہی حال ہے تو پھر
آپ جو تدارک مدرسۃ العلوم کا کر رہے ہین اور بار بار اپنی تحریرات مین
تحریر فرماتے ہین کہ مسلمانونکے زر چندہ سے سوائی علم عربی کے اور کچھ

نہ پڑھوایا جاویگا یہ سب لغو ٹھہرا ہمین معلوم ہوتا ہے کہ آپکا مجوزہ مدرستہ العلوم آپکی تیسری پشت تک اگر آگیگو آپکی نسل ترہے تو بھی ختتام ہو گیا آپکی حیات و اجب الممات ہین تو بخیر ہے اور اگر بالفرض عاری سے ہوا تو فروغ نہ پکڑیگا بقول اہل ہندے وہت گھر اور گھر گھسے اور بیٹھہ بو جھہ نلے + ایسے بوڑھے بیل کو کون باندہ بہس دے + مگر ہان مجھے خوب یاد آیا کہ شاید سال گذشتہ مین منشی ظہیر الدین صاحب مدرس مدرسہ کیننگ کالج واقع لکھنو جو کہ شاید آپ سے ہم پیالہ ہوائے ہین ملاقات کو گیا تھا کہ انہون نے مجھسے تذکرۃ غافل از تقدیر بیان کیا کہ میرے ایک دوست نے جو کہ کئی سال سے تشریف لندن مین واسطے پڑھنے کیمبرج کالج کے لیے گئے ہین انہون نے صلاح آوینہ سے محاوبہ تحریر کیا قولہ مین نے ہمہ تن مصروف ہو کے علم انگریزی کہ جسمین جغرافیہ جغرافیہ اور ہیأت سماوی وکرہ ارضی وغیرہ اور تمام و کمال کل مرحلہ نیما عوسس کا پڑہ کے فراغت حاصل کی اور سید احمد خانصاحب بہادر کے صاحبزادون سے بہت بڑھکے اور بہتر واول حیغہ سیاہ الیاکا لشبو تمغہ کے پایا اب مین کیا کرون یہان اور کل ہندوستان مین انگریزی والون کی افراط ہے اور یہ زبان دربار راجگان و رئیسان ہند کے نزدیک پسند نہین بالکل مزخرفات ہے تب مین نے

انکو چونکہ میرے رشتہ دار ہین لکہا **قولہ** کہ تمنے ایسا کوئی علم تو پڑہا ہی
نہین کہ اہل اسلام یا ہنود مین یا فرقہ یہود مین کچہ کام آوے
اب تم اتوار کے دن گرجا گہر کے دروازہ پر کہڑے ہوکر پادریون سے
بہیک مانگ کے وہین اوقات بسری کرو یا گوردن کی پلٹن مین
برتن شوئی مین نوکری کرو یا کسی انگریز ڈپٹی ولائتی کو زبان انگریزی مین
الفاظ اردو کا مطلب سمجہایا کرو کچہ نئی قسم کی اور شعر بن سنایا کرو مسئلہ
کہایا کرو پہر جیسے انہون نے مجہے کچہ نہین لکہا الخ لہذا اب یہ خاکسار ان
وہی اعتراض آپکا بعینہ نقل کیے دیتا ہے **قولہ** کہ قطع نظر ان سب باتو
کے آپ اور آپ کے صاحبزادے لیبڈا اقبال مجہول الحال کالج
کیمبرج کے حالات سے بخوبی واقف ہین آیا او نہین جو لوگ تعلیم پاتے
ہین اونمین کونسی دلیری اور بہادری اور ہمدردی اور عزت قومی
اور خوش طبیعت و عمدگی حاصل ہوتی ہے حاشا و کلا الخ بقول **بیت**

اکنون اگر فرشتہ نکو گویدت چہ سود ⁂ در شہر صد حکایت بدنامی تو رفت ⁂

اب لیجیے صفحہ ۱۶ سے ۱۷ تک **قولہ** مگر خدا کا ہزار ہزار شکر ہے کہ ان
دونون فرقون مین سے تو ہبات کا کچہ اختلاف نہین ہوا سنی اور شیعہ
دونون کمیٹی اسلامیہ کے ممبر ہین اور دونون ایکدل ہوکر اس کار خیر
کے انجام مین ساعی ہین مگر نہایت افسوس کی بات ہے کہ سنیون

ہی ہین سے بعض لوگ جو کہ تعصب مین مجسم ہین اس کام سے اختلاف کیا ہے اور جہانتک کہ اونسے ہوسکا اسکام مین خلل ڈالنے اور اسمین کوشش اور ابتری کی ہے اور کوئی دقیقہ اس قومی بہلائی کی معدوم کرنے مین اپنی دانست مین باقی نہین چہوڑا اور جابجا جہوٹے اور تہمام کہیرے ہوے رسالے تقسیم کیے ہین اور امید ہے کہ پنجاب مین بہی بہت سی آئے ہونگے مگر جنکے نام سے وہ رسالے آئے ہین اونکا نام نامی اس معاملے مین صرف ایک پردہ ہے اور جتنے تحریرین اونکے نام سے چہپے ہین صرف اونکا نام ہی نام ہے ورنہ در اصل ایک اور صاحب جو اونکی خدمت مین حاضر ہین یہ سب تحریرین کرتے ہین انہون نے میرے چند اقوال کسیقدر صحیح اور کسیقدر تحریف کرکے ایک فتوی تحریر کرایا ہے جسکا مطلب یہہ ہے کہ ان اقوال کے سبب سید احمد کافر اور مرتد ہے مجھے اسمین کلام نہین کیونکہ مین اونکے کافر بنانے سے کافر نہین ہوسکتا تکفیر کے فتوی کچہہ نئی بات نہین ہے کون شخص بزرگان دین سے بچا ہوگا جسکی تکفیر کے فتوے نہین ہوے امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کافر بنائے گئے جناب حضرت مجدد الفثانی رحمۃ اللہ کافر قرار دیے گئے اور علما کے فتوی سے اونکی ریش

مبارک تو جیل گئے اور گوالیار کے قلعہ مین قید ہوئے اگر مین اون
سب بزرگان دین کا نام لون جنپر کفر کے فتوی جاری ہوئے تو
غالباً ایک جزو مین نہ سمائے بس جبکہ یہ حال ہے تو مین غریب کس گنتی
مین ہون مجکو اپنی تکفیر کا نہ کچھ غم ہے نہ ڈر مین اوس جھوٹی بات کا
ذکر کرتا ہون جو مدرسۃ العلوم کی نسبت اوس فتوی مین مندرج ہے
وہ فتوی یہ ہے جو میرے ہاتھ مین ہے اور طریقہ تعلیم جو مدرسۃ العلوم
کے لیے پیش ہوا ہے کمیٹی مین اور جو استفتا کیا گیا ہے اوسمین
یہ بات ظاہر کی گئی ہے کہ مین ایک شخص نہایت بدعقیدہ ہون اور اپنے
عقیدون کے موافق مذہبی تعلیم مدرسۃ العلوم مین جاری کیا چاہتا ہون اور اس دروغ
بے فروغ کو حقیقت واقعی قرار دیکر سوال کیا ہے کہ ایسی حالت مین تائید مدرسۃ العلوم جائز ہے
یا نہین لیکن بات جو استفتا مین لکھی ہے ہر شخص کمیٹی کی روداد دیکھ کے کہ سکتا
ہے کہ محض جھوٹھ ہے کمیٹی نے صاف صاف تجویز کیا ہے کہ جو مذہب شیعہ
اور سنی کا ہے اور جو اصول اونکے مذہب کے ہین اور جو کتابین اونکے مذہب
کی ہین بس وہی اصول اور وہی مذہب مدرسۃ العلوم مین پڑہائے جاوینگے
اور میرے بدعقیدہ ہونے اور نہ ہونے کو اوسمین کچھ مداخلت نہوگی
میرے عقیدہ سے لوگونکو کیا کام ہے یہ مدرسۃ العلوم عام لوگون
کے لیے بنایا گیا ہے جسمین متعدد فرقے مسلمانون کے کمیٹی اور

شت یہ دو وہابی و بدعتی داخل ہین اور یقینی ایک دوسرے کو بدعقیدہ
سمجھتا ہے جواب اول غفریکا یعنی سینون ہی مین سے بعض لوگ
جو متعصب ہے مجسم ہین اس کام سے اختلاف کیا ہے الخ اسکا جواب
یہ ہے کہ سنّی ہی مین سے جو مثل آپکے شاگرد ارشد کے
کہ بعد سنّی ہونے کے انہون نے ارتداد اختیار کیا ہے اور کل
کتب در باب رد اسلام جو بندیکے پاس آج تک آئے ہین بقول
آپکے جوکہ متعصب اور زر دوست دنیا پسند ہین انہین نے قلم
اوٹھایا ہے ہر چند کہ ہمنے سبکا جواب لکھکے بھیجدیا ہے
اور کہہ سنایا ہے ہر ایک نے اپنا کیا پایا ہے کچھ جواب ہمارے
تردید مین نہین تحریر فرمایا ہے تو اسمین کیا نقصان ہے جسپر
آپکی یہ طعن ہے عقل حیران ہے خدا اس خبط نے ربط سے
آپ کو شفا دے بقول شاعر دوڑ کے کود پڑے تب بھی
نہ ٹوٹا پاپڑ + ان دنڈون بھجون پہ کہتے تھے سیر چیرن گے +
اب سنیے یہ فقرات آپکے قولہ کہ جابجا جھوٹے اتہام سے
بھری ہوئے رسالے تقسیم کیے ہین اور پنجاب مین بھی آئے
ہونگے الخ اقول مشفق من آپکو آجتک یہ بھی نہین معلوم کہ
اتہام کسکو کہتے ہین نازم برین ریش و فش گذشتنی بہ پنجاہ و ششٗ

مین پوچھتا ہون کہ جب اُنھون نے پہلے آپکا اعتقاد جیسا کہ آپنے
تحریر کیا ہے بیان کیا ہے اوسپر موافق دستور کے علماء فریقین
سے فتوی چاہا ہے جیسا کہ دستور ہے اور آپکے بیان و تصنیفات
و روش ظاہری معہ ہر دو پسران سعادت شعار و حواریان ناآزمودہ کار
کے اظہر من الشمس و ابین من الامس ہے پھر یہ اتہام کہان ٹھہرا
اتہام تو جب ٹھہرتا جب آپکا مقولہ نہ ہوتا بلکہ آپکا اتہام بنسبت علماء کے
عائد ہوا جس سے کہ ایک نانہ شاید ہوا کسی نے سچ کہا ہے ؎ کوئی
سنیگا بھلا ایسی کہکشان کی بات * تمہاری ناک سے ہے دعوائے
ہمسری کیا خوب * اب رہی یہ بات **قولہ** کسقدر تحریف کر کے
چھپوایا ہے الخ **اقول** اوس تحریف کی نشاندہی آپکے ذمہ ہے
جو مقام کہ آپ کے مقولہ مین تحریف ہوا ہو اوسکی مجھے خبر دیجیے
مین ضرور اون مولوی صاحب سے پرسان حال ہونگا اور اونکو
معقول کر کے آپکو ضرور اطلاع دونگا بلکہ ایک استفتا مین اس مضمون کا علماء
فریقین سے دستخط کرا کے کہ فلان فتوی مین جو ہمنے دستخط ثبوت
کفر بنسبت سید احمد خان صاحب بہادر جج نائخت بنارس جنہون نے
کہ اجتہاد عقلی پر کمر باندہی تہی لکہا تہا وہ بالکل غلط ہے وہ مضمون محرف
ہو کے مستفتی نے ہمارے پاس پیش کیا تہا اسوجہ سے سید صاحب

اور اونکی اتباع حال کی نسبت ہمنے استفتا کفر کا دیا ہے اب وہ
قابل اعتبار کے نہین ہے کوئی مسلمان اوسکا اعتبار نہ کرے
آپ کی خدمت مین بھیجدونگا اور آپ اوسے اپنی تقریرون کے
ساتھہ چہپوا کر مشتہر کرا دیجیے گا اور بصلہ خیر خواہی مجھے بھی کچھہ
انعام دیجیے گا اور دعار خیر سے اس خیر خواہ کو بھی یاد کیجیے گا یا حواریان
خیر سگال مین مجکو بھی لکھہ دیجیے گا اور یہ جو آپنے فرمایا **قولہ** کہ اونکا نام
نامی ایک پردہ ہے ایک اور صاحب جو کہ اونکی خدمت مین حاضر رہتے
ہین اونکی تجویز ہے الخ **اقول** اسکا جواب یہ ہے کہ ایسے ہی آپکے
نسبت بھی اکثر اشخاص کا گمان ہے کہ ایک اور صاحب جو کہ اونکے
شریک حال ہین ہم شبیہ دجال ہین دولت دنیوی سے مالا مال
ہین خزانہ الحاد سے شاید خوش حال ہین خام خیال ہین محض بددین
ضعیف الیقین بقول مشہور یہ سب اونکے شعبدے ہین ورنہ ذات
والاصفات قریب الممات آپکی تو اس قابل نہ تھے بقول آپکے آپکا نام
نامی فقط ایک پردہ ہے بس جو کہ اونکی کمیٹی کے ممبر اعلے ہین سب
اونکی تجویز ہے پھر یہ کلمات آپکے **قولہ** کہ مجھے اسمین کچھہ کلام نہین
کیونکہ مین اونکے کافر بنانے سے کافر نہین ہوسکتا تکفیر کے فتوے
کچھہ نئی بات نہین معاذ اللہ امام غزالی رحمۃ اللہ کا فر قرار دیے گئے

اور علماء کے فتوے سے حضرت مجدد کی ریش مبارک نوچی گئی اور گوالیار
کے قلعہ مین قید ہوئے مجھے اسکا نہ کچھ غم ہے نہ ڈر الخ **اقول**
کیا خوب یہ وجہ آپنی اپنے بریت کعزوالحادسے خوب تحریر کی ہین
پوچھتا ہون اگر آپکو کافر ہونے سے باک ہوتا تو آپ کلا گھونٹی مرغی
اور انگریزون کے ساتھ کہانا کہانیکو کاہیکو جائز کرتے اور اسکا اشتہار
اپنے اخبار مین کاہیکو دیتے اور حکم امتناع اکل وشرب ساتھ نصاری
کے جو کہ مثل آفتاب بصفا النہار اہل اسلام مین آشکارا ہے کاہیکو ہٹیتے
اور انکو مثل مولوی محمد فصیح صاحب غازی پوری اس امر ناشروع
مین کاہیکو سمیٹتے تھے کہ اس امر کو نصاری نے بھی ناپسند کیا ہے
خلعت ندامت اسکے صلے مین آپکو دیا ہے ہمنے تحقیق خبر
پائی ہے کہ کسی اسٹیشن ریل پر جب آپنے کلاس انگریزی مین جو کہ ریل
گہر مین ایک آدمی معہ صراحی وگلاس جب ریل اسٹیشن پر پہونچتی ہے
واسطے پلانے آب کے حاضر رہتا ہے اوس سے آپنے پانی مانگا پہلے
اوسنے عذر کیا کہ یہ برتن انگریزون کے آب پلانے کے لیے
مقرر ہے آپنے فرمایا کچھ مضائقہ نہین تب اوسنے گلاس مین پانی
پیش کیا اور آپنے پیا الحمد للہ کی جگہہ شکرانہ مسیح ادا کیا مگر کوئی انگریز
صد ... ادر با حیا وشرم بہی وہان موجود تھے راوی کہتا ہے

کیا اون صاحب بہادر نے بہزار طیش اوس آدمی سے وہ گلاس اچھین کر دہ
آپ کو مانگنے کے زمین پر پٹیں مجیدہ ہزار عالم مارا کہ وہ پرزے
پرزے ہوگیا عزازیل اس حرکت کو آپکی دیکھنے کے آپکے سرہانے
رو گیا آپکی تقلید کو صفحہ ہستی سے دہو گیا آپکے عقیدہ فاسدہ کو
بالکل کہو گیا کسی شاعر کا یہ شعر آپ پر صادق ہو گیا ہے لٹنے والون کی
کہانیان سنا ہون اور مہاون کر ان + بلیان ڈہونڈہتا پہرتا ہون اڑانیکے
لیئے ہ اور یہ بیان آپکا قولہ اور بزرگان دین کی نسبت بہی ایسے
تکفیر کے فتوے ہوئے ہین الخ اقول یہ کہان سے آپنے
ثبوت دیا ہے یہ مظلمہ ناحق کا کیون اپنے گردن پر لیا ہے مناسب
ہے کہ کسی کتاب معتدبہ اہل اسلام سے ثبوت دیجیے تب البتہ
اوس پر غور کی جاویگی ورنہ بے ثبوت بات کی جواب کو عقلا کہتے ہین
شتر گوربہ ہے اب فرمائیے یہان کسکی داڑہی نوچی گئی کون الحاد کے
قلعہ مین قید ہوا مورخ فسانہ عجائب نے سچ لکہا ہے **قولہ** کسنے حیائی کا
خدا بہلا کرے جسنے جان بچائی الخ **مشفق من** مردان خدا کی شان مین ایسے
کلمات کفر و کافر کے لانا اپنی عاقبت کہونا ہے اپنی الحاد کو ثابت
کرانا ہے کسی نے سچ کہا ہے **بیت** خیالات نادان خلوت نشین + بہم بر کند
عاقبت کفر و دین + ع چون خدا خواہد کہ پردہ کس درد + میلش اندر طعنہ پاکان برد

اور یہ فقرات آپکے **قولہ** کہ اس قومی بہلائی مین شیعہ اور سنی دونون ساعی ہین الخ **اقول** یہہ محض غلط بلکہ اغلاط ہے مثل مشہور ہے ہر کہ در کان نمک رفت نمک شد آپنے سنا نہین کہ نیک اندر بد ہر دین ہے بقولہ **بیت** نہ ہر زن زن است و نہ ہر مرد مرد * خدا پنج انگشت یکسان نکرد * اور حضرات شیعہ امامیہ تو سنیون سے بعض مسائل فرعی مین یون ہی رہتے ہین تنگ اور آپکی نسبت تو وہ صاف صاف فرماتے ہین ایک تو میان تہے ہی تہے دوسرے پئے بہنگ پہر سوا اسکے استفتای ثبوت کفر آپ پر موجود اصل کتاب اعلاء الاعلاق بالانفاق ہے حضرات شیعہ امامیہ کے بہی مہرین ہین پہر آپ کیا فرماتے ہین کہ اس قومی بہلائی مین دونون فریق متفق ہین متفق مین جنکو اتحاد پسند ہے سنی ہو یا شیعہ وہ ادہر گئے ہین مثلا کوئی ایسا عقلمند کہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گہر والے اونپر ایمان لا تو اب ہمین اونکی رسالت مین کیا بٹہ لگا یا کوئی کہے کہ سید احمد خان صاحب بہادر اولاد رسول ہین خاندان بتول ہین اور تائید سررشتہ نیچریہ کرتے ہین ہندوستان بہر مین ووتے پہرتے ہین اتو پہر اسکو کون تسلیم کریگا چنانچہ ایسی ہی تقریر جو کہ آپکے شاگرد صاحب نے نسبت شہادت جناب امام حسین علیہ السلام کے عدم ثبوت مین لکہا تہا

قولہ کہ مین اونکی اولاد ہون اونکا غم جو مجہپر ہے وہ دوسرون پر نہین الخ **اقول** اسکے جواب مین بنارسند نے لکہا **بیت**
پسر نوح بابدان بنشست ❊ خاندان نبوتش گم شد ❊ پہر اسپر اونہون
نے کچہ جواب نہین دیا الزام معقولیت اپنے ذمہ لیا لہذا آپ اس پیرانہ سالی
اور نارغ البالی مین عاقبت بناہیے کہ جس سے دنیا نیک نام کہے
بقول شاعر ❊ بو خبر دیا ہے دلا گر نہ عشق ابروے یار ❊ یہ ہے
وہ تیغ کہ جسکے لیے نیام نہین ❊ جفا و جور سے عالم یہ حسن کا نہ رہا
بنا سے ظلم کو ہم کہتے ہین قیام نہین ❊ جناب من کوئی تقریر یا تحریر
آپکی ایسے ہم نہین دیکہتے ہین کہ جسمین ایک ذرہ بہر معقولیت ہو اور
یہ فقرات آپکے صفحہ ۸ مین **قولہ** اور اگر یہ دیکہتے ہو کہ مجہسے قوم کو
برا سے پہونچتی ہے فی الفور مجکو الگ کرو اور خود اسکام مین انجام
کا بیڑا اوٹہاؤ ورنہ کانپور مین بیٹہے رہنا جو کام کرنیکا ہے اوس سے
کانپور ہاتہ دہرا کسی شخص کے نزدیک پسندیدہ نہین ہے الخ **اقول**
اسکا جواب یہ ہے کہ آپکا یہی اعتقاد فاسدہ دیکہکے تو اون کانپور کے
صاحبون نے باوصف اسکے کہ کانپور سے قدم باہر نہین نکالا اور
آپکو مسلمانان خوش اعتقاد نیک نہاد سے الگ کردیا اور اپنی تنخواہ سے
زر نقد خرچ کرکے فتواے تکفیر آپکی نسبت دستخط کرواکے کتابین کی کتابین

چہپوا کے مشتہر کرا دین کہ اب آجتک ہندوستان بہر مین روتے

پہرتے ہو اور سرمایہ حسب دلخواہ مجتمع نہین ہوتا اور دوسرا فقرہ **قولہ** کہ جو

کام کرینگا ہے اوس سے کانونپر ہاتہہ دہرنا کسی شخص کے نزدیک

پسندیدہ نہین ہے الخ **اقول** اسکا یہ جواب ہے کہ کانون پر

ہاتہہ دہرنا بہلا کیونکر آپنے اونکے ذمہ تہوپا اگر وہ کانونپر ہاتہہ دہرتے

تو آپکا چہپا کاہیکو کرتے اونکا تو یہ قول ہے ان مول ہے ؎

رہین یہ نشوہ و غمزے تمہارے اورون سے ❊ اجی ہین آپ کا

مرشد ہون کچہ غلام نہین ❊ آگے کہانتک عرض کرون ورنہ اگر است

یک حرف بس است فقط

الراقم نعمان خان وکیل سرکار ابد قرار پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ و آلہ

وسلم لقبلی خود الہم اغفر ذنوبہ یہ نامہ تاریخ ۲۶ جون ۱۸۶۸ء کو روانہ ہوا

لکہنؤ سے ٹکٹ چسپان ۳

پہر اسکے بعد یہ نامہ لکہا گیا درج کتاب کیا جاتا ہی۔

ہو المستعان

نامۂ ثالث

نامۂ رجم الشیاطین فی الرد مفسر نیچرین

سید صاحب جلیل مفسر سورۂ جن و سورۂ فیل سید احمد خان صاحب بہادر جج بنارس زاد لطفہ

بعد ما وجب کے آمدم بمطلب دو پرچۂ اخبار تہذیب الاخلاق موجد نفاق ایک محررہ یکم محرم سنہ ۱۲۹۳ ہجری اور دوسرا محررہ یکم صفر سنہ الیہ ہجری پہلے ہیں تو آپنی تحقیقات

جادو پر رجوع کی ہے قولہ جادو برحق ہے اور کرنیوالا کافر ہے
الی قولہ اس مثل کے دوسرے جملہ سے تو ہمکو بحث نہین ہان
پہلے جملہ سے بحث ہے کیا یہ صحیح یہ بات برحق ہے کہ جادو
برحق ہے آؤ اوسکی تحقیقات کرین اور دیکھین کہ ہیئت اسلام کے
روسے کیا بات ہے الخ اسکے بعد پہر آپ یون نشاندہی کرتے
ہین قولہ لوگ کہتے ہین کہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
پر بہی جادو کردیا تہا خدا تو فرماتا ہے کہ کافر آپمین کہتے تہے کہ ثم
اذ یقول الظالمون ان تتبعون الا رجلا ایک اور جگہہ بہی خدا نے فرمایا ہے
کہ کافر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مسحور کہا کرتے ہے الخ جواب
ای سبحان اللہ یہانتک آپنے خوب اوٹہائی یہ نئی راگنی آپنے
خوب گائی یا ہمارے دوست نئتی چراغ علی نے یہ مشعل دکہائی اب
سنیے یہ قول آپکا قولہ آؤ اسکی تحقیق کرین اور دیکھین کہ ہیئت اسلام کی
روسے کیا بات ہے الخ اقول یہ تو آپکی بے علمی محض پر دلالت
ہے اسلیے کہ جس بات پر جمہور کا اتفاق ہو وہ ایک نیچریہ کے
کہنے سے کب باطل ہوسکتی ہے دوسرے یہ کہ جب کلام خدا
ہین مکر سحر مبین وارد ہے تو پہر وجود سحر مین آپکو کیا کلام رہا اور
یہ کلمہ آپکا کہ ہیئت اسلام کی روسے کیا بات ہے یہ عجب ایک خبط بے ربط

بکتا ہے ایضاً ثبت اسلام تو یہی ہے کہ قرآن مجید کو برحق جانے
نہ کہ اوسمین تفسیر بالرائے کو دخل دے بہلا ہم پوچھتے ہین کہ حسب
تشخیص آپکے اگر کوئی شخص مثل آپکے کہے کہ سید احمد خان صاحب جج
بنارس اور سید محمد علی صاحب جو کہ اب شاید اس ملک سے مفقود الخبر
ہین اور منشی چراغ علی صاحب نائب منصرم سیتاپور ثالث بالخیر بنام نہاد
محب اسلام مشہور ہین سراپا زور بین نور ایمان سے دور ہین عقل معاش
انکے ماموہین آو اسکی تحقیق کرین کہ یہ کیا بات ہے اور پھر عند التحقیق
بعض تاویلات لاطائل یہ بات نکالی کہ ان شخصون کا وجود خارجی کالعدم
ہے فقط ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ تین شخص مسلمان حالت جنب مین
مرے ہین پس یہ تینون اونکے ہمزاد ہین جو کہ براہ شیطنت خلاف
جمہور علما و فضلا کے تفسیر قرآن مین ذہنی باتین لگاتے ہین
تو پھر اسکا کیا جواب دیجئے گا اب اسکے بعد آپ فرماتے ہین
قولہ پس قرآن سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ کافر جو یہ کہتے کہ
پیغمبر صاحب پر جادو کر دیا تہا اگر اس زمانہ کا باوا آدم ہی نرالا ہے
اس زمانے کے بڑے عالم یہ کہتے ہین کہ جو یہ نہ سمجہے اور اسپر یقین
نکرے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کر دیا تہا تو وہ کافر
ہے زمانہ اولٹ گیا سچ بات ہے والدہر بالناس قُلّبُ

الی قولہ اگر ہم یہ کہین کہ نعوذ باللہ منہا جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک پر باوصف اسقدر تقدس اور طہارت و نوری ہونے کے جادو ہو جاتا تھا تو پھر اس بات پر کیونکر یقین کرین کہ کون سی بات انہون نے جادو ہو جانیکی حالت مین فرمائے اور کون سے جادو اوتر جانیکی حالت مین تو ہمارے زلنے کے عالم فرماتے ہین کہ یہ دوسرا کفر ہکا الخ **جواب** واہ واہ صاحب تحقیقات ایکا نام سے محقق ہو تو ایسا ہو حضرت من بقول آپکے مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ لوگون یعنے نیچری صاحبونکا باوا آدم ہی نرالا ہے دونون جہان مین منہ کالا ہے اب آپ ہم سے سنئیے بات یہ ہے کہ جب کفار عرب سب طرف سے ہارے اور معقول ہوئے تو یہ بات کہنے لگے کہ معاذ اللہ یہ شخص یعنے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جادوگر ہین اور جادوگر پر جادو نہین اثر کرتا ہے یہ بات اونکے عقیدے مین تھی اسپر اونکی معقولیت کے لیے جادو کا اثر حضور اقدس پر کسیقدر ظاہر ہوا اور آپ چند روز بیمار رہے اور فرشتون کی معرفت آپکو اطلاع دیگئی اور اوسکا تدارک کیا گیا اور قل اعوذ برب الناس وقل اعوذ برب الفلق لیکر جبرئیل علیہ السلام آئے اور شفائے کلی لاحق مزاج اقدس کے ہوگئی بس یہی وجہ

علماء دیندار سعادت شعار نے تفسیرون مین لکھی ہے اب یا اعتراض
آپکا **قولہ** کہ کونسی سورہ جادو ہوجانے کی حالت مین نازل ہوئی اور
کون جادو اوترجانے کی حالت مین بالکل وسوسۂ شیطانی جھوٹی
کہانی ہے جادو ہوجانے کی حالت مین کوئی سورۃ نازل نہین ہوئی
جو آپ کی راے کی گنجائش قرآن قوی البرہان مین جاپکڑی مشفق من
کچھ آپکے نکات از خرافات ہم ہی سمجھتے ہین آپکو مناسب ہے کہ
ایسے ہی ہمارے اشارے اور کنایونکا جواب لکھا کیجیے ورنہ
تجویز آپ کی طفلان مدرسہ حال مین بھی فروغ نہ پائیگی یہہ پیرانہ سالی
کی مشقت ایگان جائیگی صاحبان گذشتہ کے کچھ کام نہ آئیگی مثلا
ابھی کوئی کہے کہ سید احمد خان صاحب بہادر جبسے لندن سے تشریف
لائے ہین جب ہی سے طریقہ نیچریہ اور ٹھیٹ اسلام کے مدعی ہوئے
ہین بس معلوم ہوتا ہے کہ وہان مذہب باطل فلسفہ کا بڑا چرچا ہے
اوسیکو انہون نے پسند کرکے نیچرلسٹ نام رکھلیا ہے جیسا کہ امداد الآفاق
کی کتاب سے نیچریون کی کیفیت ظاہر ہے کہ قریب تین لاکھ
کے شاید نوبت پہونچی ہو اب ہی یہ بات **قولہ** کہ اسنادہم یقین کرتی نہین
ہین اسکا جواب یہ ہے کہ آپتو خداے وحدہ لا شریک لہ کی ذات کا
کب یقین کرتے ہین آپکے عقائد تو جناب مولانا حاجی الحرمین شریفین

محمد علی بخش خانصاحب بہادر نے اپنی کتاب تائید الاسلام مین خوب
ظاہر کر دیئے ہین جسپر ہمنے اونکو ڈگری دی اور آپکو ڈسمس کیا
عنقریب منشی علی حسین خان نقل اوسکی خدمت والا مین ارسال کرین گے
اب یہہ کلمہ آپکا **قولہ** کہ زمانہ اولٹ گیا ہے الدہر بالناس قلب یہہ ایسی
بات ہے جیسے ایک شخص ڈوبتا تہا اوسنے کہا تمام عالم ڈوبا جاتا
ہے جناب من زمانہ نہین اولٹا فقط آپ ثالث بالخیر اوسلٹے ہین اور
یہ فرمانا آپکا **قولہ** کہ ہمارے زمانے کے عالم کہتے ہین کہ یہہ دوسرا
کفر بکا سو یہہ بہی غلط ہے بلکہ فی زماننا تو علما یہ کہتے ہین کہ یہہ اٹہتیسوان
کفر بکا ۳۷ کی تو حاجی صاحب اپنی کتاب مین شرح کر چکے ہین حساب
لگا لیجیے گا ہمکو حساب کی فرصت نہین ہے اگر ہمارے بیان مین یا
شمار مین کچہہ کمی بیشی ہو تو معاف کیجیے گا بلکہ دو سے تو مجہے خوب یاد
ہے کہ زیادہ ہی ہوگا پہر یہ قول آپکا **قولہ** مگر کچہہ ہی ہو ہم تو یقین نہین
کرتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو ہوا تہا اہل سنت وجماعت
کا تو جنکا ہم بہی دم بہرتے ہین یہ اعتقاد ہے کہ جادو برحق ہے
اور جادو کے زور سے آدمی ہوا مین اوڑ سکتا ہے اور جادو
کے زور سے آدمی گدہے کی صورت اور گدہا آدمی کی صورت بنجاتا ہے
پچہلی دونون باتون سے پہلی بات تو یقینی غلط ہے اور پچہلی کے

صحیح ہونے مین شبہہ پڑتا ہے کیونکہ اگر یہ بات صحیح ہوتی تو کوئی بھی جادو کو نہ مانتا الخ غرضکہ اسکے بعد محض خلط مبحث تاویلات لاطائل مثل پادریون کے آپ بیان کرتے چلے گئے ہین آخر کو نتیجہ یہہ نکالا ہی کہ پیغمبر صاحب پر جادو نہین ہوا علماء اسلام نے تفسیرون مین غلطی کی ہے پھر اسپر پیچھے سے منشی چراغ علی صاحب آپ کے مصاحب ہمارے دوست نے یہ ٹکین لگادی ہے **قولہ** منشی چراغ علی صاحب نائب منصرم سیتاپور فرماتے ہین الی **قولہ** کہ کسی سچے مسلمان کا تو یہہ قول نہین ہے کہ جناب پیغمبر صاحب کی نسبت ایسا کہے کہ اون ایک گھنٹے کے لیے بھی جادو کا اثر ہوا یہ بات تو کافرون کو ہی زیبا تھی اور انہون نے ہی کہی تہی کہ یہہ نبی تو جادو کا مارا ہوا ہے الخ غرضکہ مراد وہی الی ہے کہ جناب ختمی مآب صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو نہین ہوا مفسرین اسلام نے اور اہل حدیث نے غلطی کی ہے فقط **جواب** مگر کچھ ہی ہو ہم تو یقین نہین کرتے کہ حضرت پر جادو ہوا تھا الخ **اقول** اسکا جواب ماقبل ہو چکا یہہ ایک مدعی دوسرے مدعی سے کہہ سکتا ہے کہ تیرا بیان یا تیرا دعوی غلط ہے ہم قبول نہین کرتے دوسرے یہ کہ لندن جانے سے پہلے اگر آپ ایسا کہتے تو شاید کسیکا ذہن بھٹکتا آپکا منہ تکتا بھلا جبکہ لندن مین آپ اڈیسن اور اسٹیل وغیرون

کی پیغمبری قبول کرالی جو لقب حیات مین منتظر مات ہین شہر نے بات
ہین سفقو والکرامات ہین اور پہر کیا معلوم کہ وہان ایاہب پٹی کان امنتہی
سے کیا وعدہ وعید درمیان مین آئے ہونگے پٹن جاپ خنزیری
مینز پر بیٹہہ کے کہائے ہونگے زٹل قافیہ اوڑ اسے ہونگے تو پہر
آپکا یقین ہمارے حضور اقدس پر روحی فداک کا ہیکار ہیگا اسلئے کہ اونکی
دین ومذہب مین یہ آزادی کہان ہے لبقول شخصے بیت بہٹکتی
ہے زبان حالت زبون ہے ❊ دہتورے کا نشہ ہے یا جنون
ہے ❊ اور دوسری بات قولہ کہ اہل سنت وجماعت کا تو جنکا ہم بہی
دم بہرتے ہین یہ اعتقاد ہے کہ جادو برحق ہے اور جادو کے
زور سے آدمی ہوا مین اوڑسکتا ہے اور جادو کے زور سے
آدمی گدہے کی صورت بنجاتا ہے الخ جواب یہہ ہے کہ اگر آپ
اہل سنت وجماعت کا دم بہرتے تو اونکے اعتقادات کو بہی یقین کرتے
نہ یہہ اوسکے برخلاف اپنے خیالات ذہنی جہانٹتے اور فقط زبان
سے کہنا کہ ہم سنت جماعت ہین یہ کچہ مفید مطلب نہین دیکہو یزید پلعون
اپنے کو خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تبلاتا تہا اور صاحبزادون
کو شہید کرتا تہا یہ ایسی بات ہے کہ شاید عالمگیر بادشاہ کے زمانہ مین
ایک مرد ولایتی اپنے وطن سے آیا ہندوستان مین اور مفلس ہوگیا

دیکھا کہ ہندوستان ایک پاگل خانہ ہے تب اوسنے حاصل معاش
کیج تدبیر کی کہ ایک انگور کی ٹپاری مین چند عدد منگین رکھہ کے بازار مین
جاکر کھڑا ہوا کہ مین انگور بیچتا ہون لوگون نے بعد معاینہ کے کہا
کہ یہ انگور نہین ہین یہ تو منگین ہین تب اوسنے کہا کہ مین ملک مازندران کا
رہنے والا ہون اور یہ وہان کے انگور ہین جو ذی شعور تھے وہ
ہنس کے الگ ہو گئے مگر چند آپ سے یا جیسے آپکے حواری ہین
پھنس گئے مگر جب واقف ہوئے ماہیت سے تو پچتائے اور کہنے
لگے کہ ہمکو امتحان منظور تہا بس یہی شکل یقین ہے کہ آپکے طریقہ تجربہ
کی بھی ہو جائیگی اور یہہ کلمہ آپکا **قولہ** کہ جادو کے زور سے
آدمی گدہے کی صورت بنجاتا ہے الخ **جواب** یہ نہایت صحیح ہے
جسوقت مین کہ ساحر کامل تھے اوسوقت مین ایسا ہوا ہے چنانچہ
فرعون کے سامنے اوس وقت کے ساحرون نے رسیون کو
سانپ باوصفا سکے کہ مقابلہ ایک پیغمبر جلیل القدر سے تہا نہین
بنا دیا یہہ بات تو بداہت کی مرتبہ کو پہونچی ہے ہان آدمی گدہے
کی صورت یہہ تشبیہ ہے مثلاً کہتے ہین کہ فلان شخص گدہا ہے یا
جیسے کہتے ہین الزید کالاسد چنانچہ اکثر ذی علم و عقلا سے یا ہمان
کو جو ہنسے یہ تاویلات آپکے سنائے تو اکثرون نے یہی کہا کہ بے

عقل سے خالی ہے گو مرتبہ عالی ہے خام خیالی ہے یالاابالی
ہے اسکو تمیز نہین کہ یہ شئے گوری ہے یا کالی ہے تو
اوسکا ترجمہ یہی تو ہوا کہ بڑا گدہا ہے اب فرمایئے یہ فقرہ آپ کا
قولہ پہلی دونون باتون سے پہلی بات تو یقینی غلط ہے اقول
یہہ عقیدہ اور تشخیص آپکے تو بالکل غلط ہو گئی بقولہ خود غلط املا غلط انشا غلط
اور دوسرا اقول آپکا قولہ اور پہلے کے صحیح ہونے مین شبہہ
پڑتا ہے کیونکہ یہہ بات اگر صحیح ہوتے تو کوئی بہی جادو کو
نہ مانتا الخ اقول یہ عجب خلط مبحث ہے مین پوچہتا ہون کہ یہہ جو
آپنے فرمایا کہ شبہہ پڑتا ہے اسکا کیا علاج کیا جاوے معاذ اللہ
جبکہ آپکو ذات باری تبارک وتعالی کی نسبت شبہہ پڑتا ہے جیسا کہ
آپکے اخبارات خانہ ساز مین درج ہو چکا ہے تو پہر جادو تو لوگ
کہتے ہین کہ ایک عمل شیطانی ہے اوسمین اگر آپکو شبہہ ہے
پڑا تو یہ کون بڑا شبہہ ہے اور پہر آپکو تو شیطان کے وجود
خارجی ہے سے انکار ہے تو پہر اگر یہان شبہہ ہی پڑا تو کیا عجب
ہے محکو تو اندیشہ یہ ہے کہ کہین اس شبہہ کو ترقی ہوتی ہوتے
آپکو یہ شبہہ نہ پڑ جاوے کہ آپکا ہی کچہ وجود نابود نہیت ہے چنانچہ
ایک کتاب مین میری نگاہ سے گذرا ہے کہ ایک بادشاہ کو یہ شبہہ

ہوگیا تھا کہ وہ شخص شیشہ کا ہوگیا ہے ذرا سے صدمہ مین اعضائے
جسم شکست ہو جاوینگے تب اوسکے وزرا نے حکیمون سے
مشورہ کیا تو حکیمون نے تجویز کرکے سر محفل بادشاہ کو تکیہ مارنا شروع
کیا ہر چہار جانب سے اور سمجھایا کہ اگر آپکا جسم شیشہ کا ہوتا تو ضرور ٹوٹ
جاتا جب یہ شبہ اوسکے دل سے نکلا پھر دیکھو حکیم سقراط کی نسبت
کتاب یادگار سقراطی مین لکھا ہے **قولہ** کہ اوسکو یہ شبہ ہوگیا تھا
کہ ایسا نہو آسمان مجھپر گر پڑے چنانچہ اسی لحاظ سے بھاگکر قبرستان
مین برف مین ہلاک ہوگیا اب چاہیئے اس قصہ کو کسی اور تواریخ سے
دریافت کر لیجیئے گا یا منشی چراغ علی صاحب اپنے نائب جدید سے
استفسار کیجیئے گا مجھے خیال ہے کہ اونکے یہان کتب خانہ بہت
جمع ہے بلکہ مولوی مظہر علی صاحب کے کتب خانہ سے بھی وہ
مدد لیا کرتے ہین کسی نے سچ کہا ہے یہ شعر ؎ خوف آتا ہے
یہ نافہمیے مردم سے مجھے ٭ گاؤ خر ہونے لگے صورت انسان پیدا
اب منشی چراغ علی صاحب کے قول پر ہم رجوع لاتے ہین آپ کو
سناتے ہین **قولہ** کسی سچے مسلمان کا تو یہ کام نہین کہ جناب
پیغمبر صاحب کی نسبت ایسا کہے کہ اونپر کبھو ایک منٹ کے لیے
بھی جادو کا اثر ہوا یہ بابت تو کافرون کو بھی زیبا تھی اور انہون نے ہی کہی تھی

کہ یہ نبی تو جادو کا مارا ہوا ہے پہر اسپر فرماتے ہین **قولہ** اسلیے
کہ علماء اسلام نے اور مفسرون نے حدیث وتفسیرون مین غلطی کی ہے
الخ **جواب** کیا خوب وزیر چنین شہریار چنان اہل ہند کا قول خوب
راست آیا **قولہ** بل نہ کود آکودے گون یہ تماشا دیکھے کون الخ پہلے
خفقات کے باب مین تو ہمین اونسے اتنا پوچھنا ہے کہ جب آپکا
یہ عقیدہ ہے کہ کسی سچے مسلمان کا تو یہ کام نہین کہ پیغمبر صاحب
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت ایسا کہے کہ اونپر ایک سنہ کے
لیے بہی جادو ہوگیا تہا یہ تو کافرونکا ہی عقیدہ تہا الخ **اقول** اب مین
پوچھتا ہون کہ جسنے پیغمبر صاحب کی نسبت یہ لکہا ہو **قولہ** درندہ وحشی
شہوت پرست ان پڑہ مروج اسلام کو برا کہے بن ہم رہ نہین سکتے
الخ تو اب ایسے فاسد الاعتقاد نالائق محض کی نسبت تو آپ بالکل کفر کا
فتوی ہی دیدینگے پس امید ہے کہ اس بات کو اونسے دریافت کرکے
مجکو بدستخط اونکے لکہوا بہیجیے تو پہر آپ ہی کی نسبت کچہ عقاید آپکے
ثابت کرکے اونسے بہی استفتاء ثبوت کفر نسبت جناب والا دستخط کراکے
چہپوا دیا جائے کہ وہ تو فی زماننا آپکے ولیعہد ہوئے ہین اور بعضے
مثل مولوی فریض الدین صاحب تو فرماتے تہے کہ منشی مذکور تو شاید
جناب کو بطور دہرم باپ کے جانتے ہین اب کچہ کیفیت منشی چراغ علی صاحب

نے آج تک ثابت کی نہیں پیش کرتا ہوں بایں لحاظ کہ شاید آپ تک نہ پہونچی ہو دیکھو پرچہ اخبار نور الافاق مطبوعہ ۱۴ صفر المظفر ۱۳۲۹ ہجری نمبر ۶ جلد ۲ صفحہ ۴ قول مفتی ملت تحریر یعنے منشی چراغ علی صاحب قولہ مولوی حاجی علی بخش خانصاحب نے بی بی ہاجرہ کی نسبت سریہ مملوکہ ثابت کرنے میں جبکہ اونہیں اور کچھ دلیل نہ ملے تو افترا و بہتان پر مستعد ہوئے چنانچہ ابن منیر کے اس قول باطل کو جسکے توجیہ علامہ قسطلانی نے بہی غیر صحیح قرار دی ہے علامہ قسطلانی کی نسبت منسوب کرکے الخ جواب مولانا علی بخش خانصاحب بہادر اقول جب خدا نے اس فضلہ خور یہود کو فہم سلیم سے محروم رکہا ہے تو اوسکی بدزبانی اور دریدہ دہنی اور الفاظ واہیہ کے ہم شکایت نہیں کرتے اصل شبہ اوسکا اوپر کی بکر تحریرات سے رفع ہوگیا اور یہ سمجہائی دیتی ہیں کہ اصل مملوکہ ہونے مین بی بی ہاجرہ کے نہ ابن منیر نہ قسطلانی کو انکار ہے نہ ابن حجر عسقلانی کو ایسی حالت مین ہمکو اختیار تہا کہ اونہین سے قول اول متعلق بحث لکھدین چاہین سب کے قول لکھدین چاہین مجرد کتاب کا حوالہ دین چاہین سبکو متعلق علیہ لکھدین کوئی محل طعن و تشنیع کا نہین کیونکہ ہمارا مقصود صرف اس بات کے ثبوت سے تہا کہ اصل مین بی بی ہاجرہ مملوکہ ہین اور مملوکہ ہونا اونکا

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے گہر مین مستلزم حلت زنانہ انبیا سابقین
مین ہے اور مملوکہ سے وطی حلال تہی چنانچہ قبل اس سے کہ حضرت
اسمعیل علیہ السلام پیدا ہوے بی بی ہاجرہ مملوکہ ہو چکین تہین ہو ... ر
مطلب پر اگر ابن حجر کا مذہب ہمارے خلاف ہوتا تو بہی مفتی صاحب کو
قیل وقال کی جگہ تہی گر جب سبکا مذہب اور اتفاق اسقدر مطلب پر ہے
پہر کسکو مفتری ٹہرانا اور خود عبارت عربی کا مطلب نہ سمجہنا اور زبان درازی
کرنا حیا و شرم و دیانت سے بہر احل بعید ہے بہت خوب مفتی صاحب اگر آپ
اپنے قول مین سچے ہین تو ہم قبول کرتے ہین کہ جو مذہب اس باب
مین ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ کا ہے وہی ہمارا مختار ہے اور مفتی صاحب
بہی ایسا ہی لکہدین پہر دیکہین ہمارا دعوی جواز رقیت کا اور حلت وطی
ملک یمین کا ثابت ہوتا ہے یا خلاف اسکے جیسا مفتی صاحب
کر رہے ہین اگر اب مفتی صاحب نہ مانین تو پہر کیون کہتے ہین کہ
ابن حجر کے قول کا ترک کرنا عمدا مفسر اپنا سمجہ کے فقیر کی طرف سے
ظہور مین آیا ای مفتی صاحب ذرا معنی عبارت کتب کے سمجہ لیا کیجیے
تب کچہ لکہا کیجیے اور خواہمخواہ جل جل کر اپنے مذہب جدید کے خلاف
بانین ملانے والون کو غصہ کرنا اور کسی نکسی پیرایہ مین گالیان دینا تو ہمکو
کچہ شکایت نہین صحابہ کرام اور انبیاء عظام کے ساتہہ ہم محشور ہونگے

خیالی نسبت آپ صرفہ نہین کرتے اور خدا کے سامنے انصاف ہوجائیگا
بھلا آپکو کیا فائدہ ہوا ابن حجر کے قول پر اصرار کرنے سے آخر وہی حال کہ
ہونا بی بی ہاجرہ کا اوسکا ہی مذہب مختار نکلا اور دو ایک حدیث سند میں
زیادہ ہاتھہ لگ گئین غایت درجہ اسقدر اختلاف ابن منیر سے نکلا کہ
واسطے ترجمۃ الباب کی حدیث بخاری کافی ہے یا دوسری روایات کے
لحاظ سے ترجمۃ الباب صحیح ہے ابن حجر عسقلانی نے کہا ابن منیر کو
مفتری بنایا ہے کافرا کا لفظ آپنے بڑہا دیا فرمایئے اب کسکا افترا و
بہتان ثابت ہوا اور عبارت سابقہ مین جو متعدد مقامات مین آپکی تحریف
دکہاتا ہوا چلا جاتا ہون فرمایئے اگر تیز زبانی اور بد لحاظی کی ٹہری تو آپکی
نسبت کیا کچہ نہین لکہہ سکتا ہون دور جانا کیا ضرور ہے آپنے
اس ناکردہ گناہ پر توبڑے بڑے الزام ترک عبارت کے لگا کر
پہپہولے دل کے پہوڑے مگر خود اوسی بلا مین اوسی مقام کی
نقل عبارت مین کیون گرفتار ہو گئے یعنے تہوڑی عبارت نقل کی
اور ملحق کا خیال نہ کیا کہ بعد اسی عبارت کے بلا فصل موجود ہے اب
مقتضائی انصاف وسچی تو یہ ہے کہ جس طرح فقیر نے بکشادہ پیشانی
لکہدیا کہ جس عبارت عسقلانی رحمہ اللہ کا ترک کرنا مجیب الزاما و محمد اغیر مفید
سمجہ کر داخل اعتراض کیا گیا ہے بین اوسی عبارت پر اپنے استدلال کی

قایم کرتا ہون اور اپنا مختار بیان کرتا ہون اور اوس سے میرا دعویٰ
ثابت ہے اور اگر وہ آپکے مفید ہے تو آپ بہی اوس سے اپنا
اتفاق بیان کیجیے اسیطرح جو عبارت خاکسار نے نقل کی فرمایئے کہ آپکے
مذاق کے موافق یا آپکے حق مین زہر ہلاہل ہے پہر اوس سے گریز
کرنیکی کیا وجہ تہی ای مفتی صاحب عبارت کتب حدیث و تحقیق فن شریف
مین اگر آپ ٹہوکر مین کہاوین تو یہ سبب اختیار کرنی مخالفت جمہور و
تعصب مذہب و قلت استعداد و لحاظ خوشنودی احباب کچہ تعجب نہین
مگر تعجب یہ ہے کہ چہاپے کی کتابون مین جہانتک غلطی الفاظ کی ہوجاتی
ہے اس سے تو شاید کوئی کتاب خالی نہوگی بلکہ قرآن شریف کے
طبع ہونے مین اہتمام صحت کا زیادہ ہوتا ہے تو بہی الفاظ کی صورت
بدل جاتی ہے اور کچہ کا کچہ ہوجاتا ہے اور غلطی واقع ہوجاتی ہے
چونکہ یہ امر بدیہی ہے لہذا تہذیب الاخلاق وغیرہ رسائل مذاہب جدید کی
عبارت کا انتخاب پیش کرنا فضول معلوم ہوتا ہے ہو اسطے میری عادت
ہے کہ جب تک غلط عبارت پر مصنف کا قبول و استدلال نہین دیکہہ لیتا ہون
گرفت نہین کرتا ہون چنانچہ جب مین نے دیکہہ لیا کہ حدیث صحیح مسلم
مین آپکے مرشد صاحب نے تحریف کی ہے اور پہلے اونکو تنبیہ
بہی کر دیا اور جواب شافی نہ پایا اور لفظ غلط ہی سے استدلال اونکا

ہو بلکہ لیبا تب اور نیز الزام دیا باقی مقامات مین جہان کہین ہین جانتا ہون
کہ سہو کاتب نقل نویس یا غلطی اہل مطبع ہے وہان کبھی گرفت نہین
کرتا ورنہ رسالہ طعام اہل کتاب جو مکرر طبع ہو کر مشتہر ہوا ہے کیا
کہون کس قدر غلطیون سے بہرا ہوا ہے غرض اس بیان سے
یہ ہے کہ اتنا تو آپ بہی خوب سمجھتے ہین کہ مین نے عبارت
قسطلانی تائید الاسلام مین واسطے اثبات ملک یمین ہونے بی بی
ہاجرہ کے لکہی تہی اور ملک یمین ہونا قبل اونکی ولادت کے ناممکن
تہا کوئی دنیا مین ایسا خیال بہی نہین کر سکتا ہے کہ قبل ولادت کے
کسی کے سر یہ ہونے اور یہ کرنیکی صورت ہو سکتی ہے لامحالہ قبل
پیدا ہونے حضرت اسمٰعیل کے بی بی ہاجرہ کا مملوکہ ہو چکنا بیان کیا
تہا اور وہی ہے مطلب تہا عبارت کا اور حضرت اسمٰعیل کا سبق ذکر بہی
موجود ہے تو حاشیہ پر بطور خلاصہ حاصل معنی لکہا گیا تب وہ پیدا
ہوئے ہین یعنے اسمٰعیل پیدا ہوئے ہین بعد مملوکہ ہو جانے
بی بی ہاجرہ کے صرف وہ کا مشار الیہ لفظ اسمٰعیل ہے بقرینۂ مقام مگر
مطبع مین حرف ہی چہوٹ گیا خواہ نقل لکہنے مین ایک حرف رہ گیا
جیسا اکثر اہل کتابون مین کوئی حرف لکہنے سے رہجاتا ہے
تو کیا آپکی ذہن کی رسائی متعذر تہے کہ مراد پیدا ہونے حضرت

اسمعیل سے تہی اور الفاظ کے طبع ہوئے ہین یا نقل لکھنے مین غلطی
ہے پہر اسپر ثمرۃ الغراب سمجہ کے اسنے مضحکہ اور طعن و تشنیع شروع
کی کیا یہی شان محصلین اور علماء دین کے ہوتی ہے ہمنے مانا کہ آپکے
مرشد بہی نہایت سخت زبانی و سب و شتم کے عادی ہین مگر آپ کو
تو تہذیب کے خلاف پیروی کرنی نہ چاہیے تہی الخ **اقول** اب نیاز مند
یہ عرض کرتا ہے کہ آپکے ہذیان پر تو بیگانون کے مثل راست
آتی ہے اور آپ کے نائب جدید کی قلعی جناب ہدایت مآب
مولوی علی بخش خانصاحب بہادر نے کہولدی اس سے تو وہ بڑا ہی
شاگرد اول بہتر تہا ہرچند کہ منہ پر کی اوڑاتا تہا منہ کی کہاتا تہا مگر
تاہم ہان مین ہان ملائی جاتا تہا غرابت دوسرے پرچہ یکم صفر سنہ الیہ
ہجری پر ہم آتے ہین جسمین آپنے سورہ جن اور سورہ فیل کی تفسیر
کی ہے **قولہ** سورہ جن اس سورہ مین لفظ جن آیا ہے اور اسی لفظ
کے سبب اسکا نام سورہ جن ہوا ہے الی **قولہ** ہمارے قدیم عالمون
اور مفسرون نے اپنی معمولی عادت کے موافق اس سورہ مین جو کچھہ
بیان ہوا ہے اسکو بہی ایک عجیب و غریب قصہ بنا لیا ہے انکے
خیال مین آیا ہے کہ اس مقام سے لفظ جن سے وہ مخلوق مراد ہے
جسکو عوام الناس جن خیال کرتے ہین کہ یہہ ایک ہوا ہے کہ آگ کے

شعلہ سے بنی ہوئی ہے جو دکھائی نہین دیتے طرح طرح کی شکلون
مین بنجاتے ہین اور انسانون کے سر و نیز آتے اور اونکو تکلیف دیتے
یا اونکا کام خدمت کرنے کی قدرت رکہتی ہین یہ خیال صحیح ہو یا غلط
مگر اس سورہ مین لفظ جن سے وہ جن جو لوگون کے خیال مین ہین ہر
ہرگز مراد نہین الخ **جواب** مین کہتا ہون کہ یہ اجتہاد آپکا کیسا ہے
کہ تثلیث سلام ہی اپنی سمجہ نا سمجہ کو کہتے ہو اور پہر ثبوت وجود جن جو کہ
نصوص قطعیہ قرآن مین بکمال شرح وبسط اللہ تعالے فرماتا ہے
وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون موجود ہے یعنے اللہ تعالےٰ نے
اپنے کلام پاک مین صاف صاف دو جنس علیحدہ فرمایا کہ ہمین پیدا
کیا ہمنے جن وانسان کو مگر واسطے عبادت کے والا لفظ عبادت
مین البتہ آپکو تاویل کی گنجائش باقی ہے اسواسطیکہ آپ اپنی معمولی
عادت کے مطابق ضرور فرماوینگے کہ عبادت کے لفظ سے یہ
معنے جو کہ علماء اسلام نے بنا لیے ہین یعنی نماز پڑہنا روزہ رکہنا خلاف
فطرت نیچر یہ کے ہے بلکہ عبادت سے مراد قوای انسانی کا شان
رکہنا ہے مثلاً کہڑے کہڑے بول کرنا اور کل حشرات الارض کو
ہری ترکاری سمجہنا یا آپکو علت مشایخ سے اونسے بہی ادا کرنا
یہی سچی عبادت ہے مفسران قدیم اہل اسلام کی رائے نے غلطی

کی ہے جو کہ اسکے معنے نماز روزہ یعنے بدن توڑنا اور بھوکے
رہنا قرار دے لیا ہے جیسا کہ آپکے شاگرد اول اپنے بیان میں
ایسی ہی کچھ شرح کر گئے ہین اب اسکے بعد آپنے وجہ تسمیہ لفظ جن
کی خوب بیان کی ہے **قولہ** لفظ جن اجتنان سے مشتق ہے جسکے معنے
چھپے ہوئے کے ہین اور عربی زبان کے محاورے مین جو چیز کہ
پوشیدہ ہوا وسپر جن کا اطلاق کر سکتے ہین یہانتک کہ پیٹ کے بچہ
کو بہی جنین اسی لیے کہتے ہین کہ وہ پیٹ کے اندر پوشیدہ
ہوتا ہے مکہ کے کافرون کی عادت تہی کہ چھپ چھپ کر جناب
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قرآن پڑہتے سنا اور اونکے
دلون پر اثر ہوا اور ایمان لے آئے اور بسبب اسکے کہ انہون
نے پوشیدہ ہو کر سنا تہا اونپر نفر من الجن کا اطلاق ہوا ہمارے
مفسرون نے اوسے سچ مچ کا جن بنا لیا خدا تعالے نے اون
لوگون کا چھپ کر قرآن سننا اور ایمان لانا بیان کیا اور جو کچھ انہون
نے اپنے قوم کے لوگون سے جا کر کہا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو وحی سے بتلا دیا الخ **جواب** یہ جو آپنے فرمایا کہ جن کے
لفظ اجتنان سے مشتق ہے اور عربی کے محاورہ مین جو
چیز کہ پوشیدہ ہوا وسپر جن کا اطلاق کر سکتے ہین اسلیے کہ پیٹ کے

بچو کو بہی جنین کہتے ہین الخ اقول مین پوچھتا ہون کہ یہ کس کتاب لغت
مین آپنے دیکہا ہے یا کسی عرب نے آپ سے کہا ہے جن پوشیدہ چیز
کو بہی کہتے ہین آپ تو لندن کے حاجی ہین مکہ شریف آپ تو سب گئے
بہی نہین ایہا صاحب قاموس یا صراح دیکہیے اٹکل پچو غلیلہ نہ پہینکیے
جن سے جنات مشتق ہے اور جنین سے اجنہ یہ جو لوگ اجنہ
سے جن مشتق سمجھتے ہین غلط العام ہے دریافت کرنا ہے تو غیاث
مین دیکہیے قولہ جنی بالکسر و تشدید نون مکسور جن واحد و جن اسم
جنس ست پریان را و جن مشتق از جنون است و کسانیکہ جمع جن اجنہ گویند
بفتح اول و کسر جیم و تشدید نون غلط چرا کہ اجنہ جمع جنین ست الخ اور پہر
جن کے وجود کی آپکے مقتدا ہرشل صاحب بہی قائل ہین وہ اپنی کتاب
جسمین بحث سیارون کی ہے لکہتے ہین قولہ ایسے سیارون
مین دیو بود و باش کرسکتے ہین کیونکہ وہان ہر شئے کا وزن کم ہوتا
ہے اور اس باعث سے وہ اژدہا پیدایش جنکی سہارے کے لیے
پانی کے اوچہالنی والی قوت ضرور ہے وہ وہان باشندے
خوشنگ کے ہو سکتے ہین الخ بلفظہ اب مسلمانو ذرا تماشا دیکہو ہمارے
جناب نیچر صاحب جن موجودات خارجی کا انکار کرتے ہین اور انکے
جناب جناب کی مقتدا کیا فرما رہے ہین فافہم و تدبر جب آپ تحقیقات

لغت مین بہرہ نہین ہے تو بہلا تفسیر قرآن مجید آپ کیا کرینگے. جناب من تفسیر قرآن شریف مین ۳۰- علمون کی ضرورت ہے کوئی اا تو مجھے اسوقت یاد پڑتے ہین پیش کرتا ہون پہلا الفاظ مفردات اور اونکی مدلولات کے حقیقت دوسرا غلطی اعراب تیسرا تقدیم تاخیر تعریف تنکیر اثبات حذف چوتہا ایراد معنی کا طرق کہ بعضے واضح الدلالت ہون اور بعضے اوضح الدلالۃ پانچوین وجوہ تحسین کلام لفظی یا معنوی کا نکتہ چہٹے تفسیر قرآن ساتوین استدلال احکام و فروع آٹہوین قرآن و حدیث کے اجمال کی تفصیل کا طریقہ نوین الفاظ قرآنی کو معاینہ صریحہ دسوین آیتون اور سورتون کی وجہ نزول گیارہوین مشکلات اور نوادر کو نوع غرابت سے خالی اور اونکے معانی حالی کہ اہل لغت پر حالی نہ ہون اسیطرح قریب تین کے ہین تب البتہ تفسیر کرنا آپ کو سزاوار ہوگا ورنہ آپکے نظیر اوس مفسر کیسی ہوگی نقل ہے کہ کسی شہر مین ایک صاحب کسیقدر فارسی و اردو سے آشنا مثل آپکے یا آپکے حواریون کے پڑہے ہوے تشریف لائے اور مشہور کیا کہ مین مفسر قرآن ہون قوی البرہان ہون قضا کار کا ایک صاحب مرد مسلمان مسلم ایمان یہ خبر سُنکے اونکی خدمت مین حاضر ہوے اور کہا کہ مجھے سورہ انا اعطینا کی تفسیر پڑہا دیجیے ثواب لیجیے کہ مین تفسیر دانی قرآن کا بڑا مشتاق ہون اسی غم سے قاق ہون

حضرت مذکور جب پستعد ہو بیٹھے اپنے لیے کو رو بیٹھے بولے
پہلی آیہ انا اعطینا مولوی صاحب مترجم بولے انا اعطینا دو بھائی
تھے کالکوٹر اور کالا کالا اونکا ترا فصل لریک اور وہ فصل ربیع کے
بوتی تہے وانحر اور اوسمین نحرین جاری کرتی تھے ان شانئک بس شان اونکی بڑی تھی ہو الابتر
اب وہ ہوئے ابتر فقط اور بعضون کا قول یہ ہے قولہ انا اعطینا تحریر تو
درست تھے دو بہائی کالکوٹر اور تہے اونکے کالے کالے سر فصل
لریک وانحر فصل تہی ربیع کی بوئی ارہران شانئک ہو الابتر اسی ہے
وہ ہونگئے ابتر بس یہ مثل آپ پر صادق آئی لا آپ ہی شاید اونہین کی
ہین ٹبرے بہائی اب فرمایئے یہ فقرہ آپکا قولہ کہ ہمارے مفسرون
نے اوسے بیچ بیچ کا جن بنادیا یکسر منقلب ہوا اور ہمنے آپ کو
کیسا بیچ بیچ کا مفسر بنادیا دوسرے یہ کلمہ قولہ ہمارے مفسرونکا یکیسی
بات آپ فرماتے ہین بہلا جب آپ کو اونکی تفسیر سے انکار ہے تو پہر
اونکو ہمارے مفسرین کہنا یہ کیا لغو بات ہے اسواسطے اگر کوئی کہے
کہ آپکے اگلے تو موجب آپکے بیان کے غلطی پڑے تہے تو آپ بدرجہا
غلط بلکہ اغلاط ٹہرینگے مین حیران ہون کہ آپ بات کا آغاز و انجام
بہی نہین سوچ لیتے ہین جو کچہ شیطان القا کرتا ہے وہی لکہدیتے
ہین الصاحب آپ ایسے بہتر تقریر تو ہمکو یاد رہیا جو ہونگے معلوم ہوتی ہے

اب اسکے بعد یہ تقریر آپ کی **قولہ** اب اس مقام پر ایک بات اور
بیان کرنے کے قابل ہے **الی قولہ** ہمارے قدیم عالموں اور مفسرین
نے اپنی معمولی عادت کے موافق ان پچھلی آیتون کو بھی بطور
ایک عجیب و غریب قصہ کے بیان کیا ہے وہ کہتے ہین کہ اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے سے پہلے جن اور شیاطین
آسمان دنیا تک جاتے تھے اور چھپکے سے کان لگاکر ملاء الاعلی
مین جو باتین فرشتے کرتے تھے چوری سے سن لیتے تھے اور
اس چوری سے وہ جان جاتے تھے کہ دنیا مین کیا ہونے والا
ہے اور کاہنون اور جادوگرون وغیرہ کو جو انکی پوجا کرتے تھے
غیب کی خبرین دیتے تھے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے
تو شیطانون اور جنون کا اوپر جانا بند ہوگیا اور آسمان مین نسبت
سابق کے چوکی پہرہ زیادہ بڑھ گیا جگہہ بجگہہ چوکیدار بٹھیہ گئے اور آگ کے
شعلے بھی بڑہائے گئے یہان تک کہ کوئی جگہ خالی نہین رہی اب جو
شیطان یا جن آسمان پر باتین سننے جانا چاہتے ہین اون پر
شہاب ثاقب کی مار پڑتی ہے اور ہر رات کو جو ہم ستارہ
ٹوٹتے دیکھتے ہین وہی شعلہ ہائے آتشین ہین جو شیطان اور
جنون کو مارنے جاتے ہین مگر یہ سب باتین غلط اور لوگون کی بنائی ہوئی

ہین الخ **جواب** تفسیر ذاتی تو آپکی اوپر ظاہر ہو گئی اب رہی انکل سو وہ
بہی محض سنی انکل ہے اسواسطیکہ آپ لندن البتہ تشریف لیگئے
ہین کچہ آسمان پر مثل شیطان کے آپکے رسائی بطور سرقہ کے
بہی نہین ہوئی ہے جو قابل اعتبار ہو اور نہ کوئی حواری آپکا آسمان
پر جاتا ہے کہ اوسکے قول پر دار و مدار ہو بقول شاعر؎ تم اپنے
نام سے کہتے ہو کیا خدا جانے سمجہ مین آتے نہین اہل آسمان
کی بات دوسری یہ کہ ستارہ ٹوٹنے کے آپنے کچہ شرح نہین
کی کہ یہ کیا چیز ہے ہر چند کہ دوربین سے آپ بہت کچہ دیکہتے
ہین انکل پچو غلیلہ پہینکتے ہین قرص آفتاب سے روشنی سلیکتے ہین
ہیئت آسمانی جب آپ بتلاتے ہین سبع سیارہ ہین آپ
ہم اکر دکہاتے ہین اسوقت اخیر مین آپ فیساغورس کو بہی شرماتے
ہین تیسری یہ کہ اگر ستارہ جسم دار چیز ہے تو بقول آپکے
ٹوٹتا تو ہے مگر وجہ کیا کہ آپکے کوٹہی تک نہین پہونچتا تو اب
ثابت ہوا کہ ایک آگ کا شعلہ ہی ہے جو ہمارے دیکہتے دیکہتے گل ہو جاتا ہے
تو اب ہمارے مفسرین کا قیاس صحیح ہے نہ آپکے انکل اب
رہی یہ بات کہ شہاب ثاقب کی مار پڑتی ہے یہ نہایت صحیح معلوم ہوتا
ہے کیا وجہ کہ آپکے جواب مین جو مولانا و مرشدنا جناب حاجی الحرمین

شریفین دام کاتہ محمد علی بخش خانصاحب بہادر جج گورکھپور نے جو
کتاب بجواب آپکے لکھی ہے اوسکا نام ہی شہاب ثاقب ہے
تواب ظاہر ہوا کہ جب آپ پرد دنیا ہی مین سرچہار جانب سے شہاب ثاقب
کی مار ہے اسیطرح آپکے مشیر شریرون کے شریر پر ہی آسمان کے
صعود کے وقت ضرور ہے شہاب ثاقب کی مار پڑتی ہوگی اور اوسی
نے یقین ہے آپسے کہا ہوگا کہ یہہ خبر ذلیل ہمارے نام سے
دنیا سے اوٹھادو سو یہ بخبر ہے بقول حافظ شیراز مصرعہ نہان
کے ماند آن رازکز و ساز ند محفلہا ٭ مگر ہان ایک تجویز ہم آپکو بتادین
وہ البتہ آپ ایسے سادہ لوحون کی نزدیک اگر درست ٹھہر جاوے تو کیا
بعید ہے وہ یہ ہے **اقول** یعنے جسوقت کوئی نیچریہ مرتا ہے
اور اوسکی روح طرف آسمان کے صعود کرتی ہے تو وہ جب کرہ نار
تک پہونچتی ہے تو بسبب اسکے کہ روح مین ایک دہنیت ہوتی
ہے تو وہ بسبب قرب کرہ آتش کے پہونچکر جلنے لگتی ہے اور
مشتعل ہو جاتی ہے اور پہر خاک ہوکر اپنے مرکز پر واپس آتی
ہے یہی وجہ ہے کہ سر رشتہ الحاد کو ہمیشہ ترقی ہے تو اس زمانے
کے طالب علم مدرسئہ مروجہ سرکار کیلئے ضرور ہے تصدیق کرینگے
اور آپکا نام بہی اگلی ہیئت والون سے زیادہ یادگار رہیگا جو سنیگا

وہ کہیگا کہ سید احمد خانصاحب بہادر کے کیا خوب تحقیقات ہے
برا نہ ماننے مین نے جو لکھا ہے یہ حکما کے قول کے خلاف
نہین ہے طب کی کتابون مین بکیفیت بیجلے انکی تشخیص ہے کہ بجلی
کے مشتعل ہونیکی یہ وجہ ہے کہ بخارات ارضی جب صعود کر کے
کرہ نار تک پہونچتے ہین تو ان مین ایک مادہ کثیف ارضی ہوتا ہے
وہی قرب کرہ آتش کے مشتعل ہوجاتا ہے اور جلنے لگتا ہے
جو کہ مانند برق کے نمودار ہوتا رہتا ہے لہذا جب انکل پر مدار اور
کلام الٰہی مین تفسیر بالرای کو دخل ہوا تو پھر ہمارے نزدیک حکما کی جو
رای بہی صحیح ہوجاوے گی اب اسکے بعد آپنے سورۂ فیل کی
تفسیر کی ہے اور سیر بہی نیاز مند آتا ہے آپ کو سمجھاتا ہے
آپ فرماتے ہین یا بہکاتے ہین **قولہ** کہ قرآن مجید سے صرف
اسقدر پایا جاتا ہے کہ ابرہہ کے لشکر پر ایک آفت پڑی اور وہ برباد ہوگیا
اس آفت کا ذکر قرآن مین نہین ہے مگر قرآن مجید کی سیاق عبارت
اور تاریخی واقعات سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ آفت وبائی
چیچک کی بیماری تہی جو کہ ابرہہ کے لشکر مین دفعتاً زمانہ محاصرہ مکہ
مین پہیلی اور بہت سے آدمی اور جانور چیچک سے مرگئے اور
سارا لشکر تباہ ہوگیا اسی واقعہ کا ذکر اس سورہ مین اللہ تعالے نے

فرمایا ہے الی **قولہ** اس سورہ مین چند لفظ ایسے آئے ہین کہ جنکے سبب لوگون نے دہوکہا کہایا ہے اور اصلی بات کو چہوڑکر قصہ بنالیا ہے الخ **جواب** انشاء اللہ سیاق عبارت قرآن مجید تو آپ ہی خوب سمجھتے ہین جو شیطان کی لفظ کو آپ قوہ انسانی قرار دیتے ہین مجہے خوف ہے کہین آگے چلکر کسی حواری یا ممبران کمیٹی خزینۃ البضاعت کی نسبت آپ کو ایسا خیال نہ آجاوے اور آپ کی ذات خاص بالاختصاص کی نسبت تو مین نے آپکے دوست سید نصرت علی صاحب مالک نصرت الاخبار واقع دہلی خلف الصدق جناب امام فن مناظرہ اہل کتاب کی خدمت مین ایک خط بطور جواب وہدایت کے درباب جواب خط جو کہ آپنے اونکی طرف سے اپنے اخبار مین چہپایا تہا لکہا تہا اوسکے جواب مین انہون نے بہت عذر معکوس لکہا اور یہہ بہی لکہا ذرا کان لگاکر سن لیجئے ہکذا **قولہ** مولوی محمد یعقوب صاحب مدرس مدرسہ دیوبند کا خط میرے پاس بہی آیا تہا جسمین انہون نے اپنے خواب کا حال لکہا ہے اور سید احمد خانصاحب کا دجال ہونا جیساکہ آپنے اپنے خط مین لکہا ہے وہی بعینہ مولویصاحب نے بہی لکہا ہے اور اس خواب کی شہرت ہندوستان کے شہرون مین بہت ہو رہی ہے الخ **اقول** اب فرمائیے مشفق من

اب جو آپ جنکو اپنا دوست تصور کرتے تھے وہ بہی آپکی دجالیت کے
مقر ہو رہے جاتے ہین ایسا نہو کہ آپ کے حواری بہی ادہر آجاوین اور
آپ تن تنہا رہجاوین مگر ہان یہ خیال البتہ قوی ہے کہ آپکے پاس
خزینۃ البضاعت نے دہب جمع ہوگیا ہے اور ہمارا فقد خزینۃ التوکل
پر مدار ہے مگر خیر اگر اللہ یار ہے تو بیڑا پار ہے اور یہہ الفاظ
آپکے **قولہ** کہ اس سورہ مین چند لفظ ایسے آئے ہین کہ جنکے
سبب لوگون نے دہوکا کہایا ہے الخ **اقول** اسکا جواب یہہ ہے
کہ لوگون نے دہوکا نہین کہایا ہے فقط آپ ہی نے دہوکا کہایا
ہے اسکا جواب آگے تحقیق القصہ کے جواب مین ہم بتا دینگے
اب آپ فرماتے ہین **قولہ** کہ اب ہمکو یہ بات ثابت کرنا باقی رہا کہ جب
مکہ معظمہ کا محاصرہ ابرہہ نے کیا تو درحقیقت اسکے لشکر مین چیچک
کی وبا پہیلی تہی اور یہہ بہی بیان کرنا ہے کہ اس سورہ مین خدا تعالے
نے اسی واقعہ کا ذکر کیا ہے نہ اور کسی قصے کا بس اب ہم امر اول
کو مقصد نزول کی دلیلون سے ثابت کرتے ہین اول سیرت ہشامی
مین ایک حدیث ہے جسکا ترجمہ یہ ہے **قولہ** یعنے ابرہہ کے بدن
مین بیماری ہوگئی تہی اوسکی او نگلیان گرتی تہین اونمین سے پیپ
اور خون بہتا تہا یہانتک کہ جب صنعاں مین آیا تو لنجا تہا الخ اسس

کیفیت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ چیچک کی بیماری مین ابرہہ
مبتلا ہوا تہا الخ پہر دوسری حدیث سیرت ہشامی مین لکہا ہے جسکا
ترجمہ یہ ہے **قولہ** یعنے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی
کہ انہون نے دیکہا ابرہہ کے فیلبان اور چرکٹے کو کہ وہ
اندہے ہوگئے تہے الخ اس روایت مین جو کیفیت مندرج ہے
اس سے صاف پایا جاتا ہے کہ چیچک کی بیماری سے وہ اندہے
ہوگئے تہے غرضکہ اسی قسم کی چند حدیثین آپ اور بہی للائے ہین
کہ وہ نہین معلوم صحیح ہین یا غلط مگر آپ ہی کے بیخ کنی کرتے ہین
مابعد پہر آپ فرماتے ہین **قولہ** کہ قرآن مجید سے بہی ابرہہ کی تشبیہ
عصف ماکول سے دی گئی ہے وہ بالکل چیچک کے مرض کی
پوری تشبیہ ہے کیونکہ چیچک کی بیماری مین بہی آدمی کا بدن کیڑے
کہائے ہوئے چیز کی بالکل مشابہ ہوجاتا ہے اور اس آیہ کا ترجمہ
آپنے یون کیا ہے فجعلہم کعصف ماکول ترجمہ پہر کردیا اونکو جیسے
کیڑے کہائے کہیتی دوم حجر کا لفظ بہی اس مرض کی طرف
اشارہ کرتا ہے اسلیے کہ حجر اور حصبہ کے ایک ہی معنی ہین اور
حصبہ چیچک کے مرض کو کہتے ہین سوم سجیل سے بہی اگر وہی مراد
لیجاوے جو کہ مفسرین نے لی ہے یعنے دوزخ کی آگ کی پکی ہوئی

انکریان تو وہ بھی چیچک کے دانون سے نہایت مناسبت ہے
چہارم ابابیل کا لفظ بھی اس مرض کی حالت سے نہایت مناسب ہے
اسلیے کہ ابابیل ایسی کثرت کو کہتے ہین جو گروہ گروہ پے درپے ہو
مرض چیچک کا بھی یہی حال ہوتا ہے کہ ایک غول آج اس مرض مین
مبتلا ہوا اور دوسرا غول کل تراسل علیہم طیرا ابابیل کا ترجمہ آپنے
یون کیا ہے **قولہ** کہ بھیجا اونپر دہا کے غول کے غول **الی قولہ**
پس قرآن مین جس آفت کا ابرہہ پر نازل ہونا مذکور ہوا ہے اگرچہ
اوسکا نام نہین لیا گیا مگر اوسکے الفاظ اور اوسکے تشبیہین مرض
چیچک سے ایسی مناسبت رکھتے ہین کہ اوس سے صاف مرض
چیچک کے وبا کا پایا جاتا ہے الخ **جواب** اول بات کا اب
ہمکو یہہ بات ثابت کرنا باقی رہا کہ ابرہہ کے لشکر مین چیچک کی وبا
پھیلی تھی الخ **اقول** مین کہتا ہون کہ یہہ اٹکل پچو باتین آپکی تو ایک
ابجد خوان بھی نہ مانیگا ہیضہ کی وبا تو سنتے تھے چیچک کی وبا تو
حضرت آدم کے زمانہ سے آجتک نہین سنا ایضا حب حکما
تو کہتے ہین کہ یہہ ایک مادہ ہے مادری یعنے ماکے پیٹ مین
جب خون حیض کا جمع ہو کر جسم انسانی ترکیب پاتا ہے تو اوسکی
گرمی مخلوط جسم رہتی ہے جب بالید گی بعد پیدا ہونے کے شروع

ہوئی لو آدمی جوش مار کے بدن مین آبلہ پڑ گئے اگر زندگی ہے
تو زندہ رہا ورنہ مر گیا یہ کوئی وبا نہین ہے پھر سوا اسکے
کسی تفسیر یا تواریخ معتبر اسلامیہ مین بھی اسکا ذکر نہین ہے ایک
انگریز نے شاید اپنی تواریخ مین یہ طوطیہ باندہا ہے سو وہ قابل
اعتبار کے نہین وہ مدعی الابطال قرآن ہے بالکل یہی کہ ہمکو
اوسکے قول کی تصدیق ہے تو آپ کی نسبت کل علماء ہند نے
ثبوت کفر کا فتوی دیدیا اور جناب مولانا محمد علی بخش خانصاحب بہادر
رحمۃ اللہ نے فتوی اثبات کفر آپ پر دستخط کرالائے تو آپکا
قول وفعل خارج از اعتبار ہوگیا اور نہ کسی اگلی امت پر اللہ تعالی نے
بطور عذاب مرض چیچک کے وبا نازل فرمائی جو قیاس کیا جاوے
یہ اٹکل آپ کی محض نے اٹکل ہے اب رہین نظیرات حدیث وہ بھی
کچھ ثبوت دعوے تحقیقی آپکو مدد نہین دیتین پہلی روایت **قولہ**
یعنے ابرہہ کے بدن مین جاری ہوگئی تھی اور اونگلیان سر سڑ کے
گرتی تھین الخ **اقول** یہ بات چیچک مین نہین ہوتی البتہ اندہا یا کانا شل
آبلے جواری کے کہ ایک آدہ شخص ہوگیا ہے تو اب کیا اونکو آپ
ابرہہ کا فیلبان یا جرکٹا سمجھینگے اور دوسرے حدیث بی بی عائشہ
رضی اللہ عنہا کے روایت کی گئی ہین اونکے وقت مین ایک آدہ شخص

اون سالے فیلبان یا چرٹلٹون مین سے تہا جو کہ اندہا تہا الخ اقول

یہ تو آپکی خوش فہمی ہے پہلا سنہ عام فیل تو آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم کی پیدایش ہے اور چالیس برس کی عمر حضور کی جب پہونچی

تہی تب نبوت ہوئی اور شاید اٹہاون برس کی عمر حضور کی جب

پہونچی تہی تب بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے نکاح ہوا اور وہ

مشخصہ فیلبان اندہا آپکا الیقین ہے کہ کسی قدر عمر پاکی اندہا ہوا ہوگا

تو اب فرمایئے کہ اگر آدمی زیادہ عمر کی زندگی پاوے تو وہ اندہا ہو ہی

جاتا ہے پہر حدیث آپکے مطلب پر کب صادق آتی ہے مثلاً

اب آپ تیسری پنپہ مین آچلے ہین اگر آپکے زندگی کو طول ہوا اور

آپ اندہے ہوگئے تو کیا لوگ یہ گمان کرین گے کہ جناب سید احمد خان

صاحب بہادر جج بنارس خلف میان متقی مذہب نیچری نے نیچری ابرہہ کے لشکر

کے فیلبان یا چر لئے ہین اور بسبب آفت وبائی چیچک کے اندہے

ہوگئے ہین خیر یہ تو نظیرات تہین جواب ترکی بہ ترکی ہو گیا اب

اصل قصہ اور صحت تراجم انکلی آپ پر بین آتا ہون پر اہل دانش

ولیقین کو ہنساتا ہون اقول بفضل جبار القوی یہ بات کتب سیر

وتفاسیر معتبرہ جنسیر کہ جمہور علما وفضلا کا سوائے آپ ثالث بالخیر

کے اتفاق ہے کہ جسوقت ابرہہ اشرم معہ ہاتہیون کے بقصد

انہدام خانۂ کعبہ مین آیا تو حضرت عبد المطلب جد امجد ہمارے
آقاے نامدار کے درخانۂ کعبہ پر تشریف لے گئے اور ایک
لمحہ مشغول بمناجات رہے کہ اسی اثنا مین اونکی نگاہ طیرا ابابیل
پر پڑی کہ جدے کی طرف سے کہ متصل دریاے شور سمت غربی
مکہ شریفہ کی ہے جوق جوق اور فوج فوج بجانب اصحاب فیل چلے جاتے
ہین بعضے کہتے ہین کہ وہ جانور سبز رنگ تھے اور بعضون نے
روایت کیا ہے کہ سیاہ رنگ باگردنہاے سبز تھے اور مواہب
علیہ مین لکھا ہے کہ اون جانورون کی منقار زرد تھی مثال مرغ کے
اور پنجے اونکے مانند کتون کے اور سر شیر یا بھیڑیون کیسے اور
بعضے کہتے ہین کہ وہ جانور سبز تھے بامنقارہاے زرد ہر ایک
چمگادڑ سے چھوٹا اور نڈے سے بڑا کہ کسی نے ایسے جانور کبھو
نہ دیکھے تھے اور تفسیر مولانا چرخی مین لکھا ہے کہ چمگادڑ جیسے
تھے سر اونکا مثل سر مرغ اور کف دست اونکے کتے کیسے اور
بعضے کہتے ہین کہ وہ سفید تھے لیکن جو کہ کلام اللہ ناطق ہے
اس بات پر کہ ابابیل تھی اسمین شک نہین کہ یہ جانور غیر چمگادڑ تھے
جسکو عرف امثال مین خطاف بضم خاے معجمہ اور طاے مہملہ کہتے ہین اور
عربی اسکی ابابیل ہے اور نصاب ابو نصر فراحی مین لکھا ہے قول

ابو المنایح چہکاوک وراست قبرہ نام آلقصہ وہ طائر زرین بال ہنگام صبح افق
مشرق سے طالع ہوکر سمت ولایت نیم روز سے طیران مین آئی اور فیل
گردون نے جہت قلع وقمع شجرہ روضۃ الحیات مخالفان گردن دراز کے
پس جب اصحاب فیل ہاتیون کولیکر گرد خانۂ معظمہ کے جمع ہوئے
کہ اس اثنا مین لشکر الٰہی کہ عبارت طیر ابابیل سے ہے پیدا ہوئے
اور ہر جانور کے پاس ایک گل خشک سی چونچ مین اور دو سنگ دیگر
دونون پنجون مین کہ ہر ایک سنگ کے اوپر اون سنگ دلون کا نام
بکلک قدرت لکھا ہوا تھا اور کہتے ہین کہ وہ سنگریزے مسور کی دال
سے بڑے اور چنے سے چھوٹے تھے پس جب وہ جانور محاذ
لشکر ادبار اثر ہوئے اونکو سنگ باران کیا جس سوار کے سر پر وہ
پتھر گرا معًا ناف چارپایہ سے باہر نکل گیا اور جس پیادے کے
سر پر آیا اوسکے سوراخ مقعد سے روان ہوا پس مجموعۂ لشکریان مع
چارپایان سوائے فیل محمود کے قہر الٰہی جل ذکرہ کے گرفتار ہوکے
واصل جہنم ہوئے اور ابرہہ اگرچہ اوس سفر سے بہاگا لیکن
انہین چند روز مین مرغ روح اوسکا چنگال عقاب موت مین گرفتار
ہوا اور صورت دوسری واقعۂ موت اوس ناپاک کی یون بہی لکہی ہے
کہ اوس روز وہ ہولناک اپنے لشکرگاہ سے الگ ہوکر باستعجال تمام

بجانب حبش روان ہوا اور ایک طیور اون طیران سے طوق ملازمت اوسکا اپنی گردن مین ڈال کے عقب اوس جون گرفتہ کے باہر آیا مگر راہ مین ایک مرض صعب بہی اوسے لاحق ہوا کہ اونگلیون کے بند جدا ہوگئے نہ مردہ نہ زندہ حبش مین پہونچکر بپایہ سریر نجاشی حاضر ہوا اور سرگذشت لشکریان و حکایت طیور غیب بادشاہ سے بیان کرنے لگا اور وہ استماع اس خبر سے مقام تحیر و تعجب مین تہا کہ ناگاہ اوس جانور نے جو کہ عقب اوسکے گیا تہا ابرہہ کے سر پر وہ سنگ ریزہ چہوڑ دیا اور وہ بہی فی الفور اپنے یارون سے ملحق ہوا حبیبا اللہ جلشانہ بیچ سورہ فیل کے اشارہ فرماتاہے الم تر کیف فعل ربک باصحاب الفیل آیا نہ دیکہا تو نے ای محمد کہ کیا کیا رب تیرے نے ساتہ صاحبان فیل کے یعنے ساتہ اوس لشکر کے کہ فیل کو آگے آگے بنا بر ہدم کعبہ کے لائے تہے اور لفظ دیکہنے مین اسطرف اشارہ ہے کہ یہہ واقعہ عظمی اساس تیری نبوت کاہے اور منظور الٰہی دکہانے اس کرشمہ سے اثبات پیغمبری تیری کاہے تا کہ ربوبیت کہ تیرے حق مین مبذول ہے ہمہ وغیبی آسمان پر سے نازل ہوئی اور جو کہ تجکو اتفاق پڑیگا کہ بہمت فتح ایک لشکر کشی کریگا الم یجعل کیدہم فی تضلیل آیا نہ کردانا مکر بد اندیشونکا بیچ گمراہی اور نہ حاصلی کے

لیکن وہ سب رائگان گئے اور خفت پر خفت اونکو حاصل ہوئی اور ہر چند
اعقلا کو ضائع ہوئے سعی اہل اپنے مین عزت کافی حاصل ہوتی ہے
مگر چونکہ وہ عقل سلیم مثل آپکے نہ رکھتے تھے واسطے تنبیہ اونکے
عقوبت شدید آسمان سے نازل فرمائی چنانچہ فرماتے ہین وارسل
علیہم طیرا ابابیل اور بھیجا اونپر مرغان پرندہ کو کہ جوق جوق آتے تھے
لفظ ابابیل اصل لغت مین جوق جوق ہے اور واحد اوسکا مستعمل نہین
بقیاس معلوم ہوتا ہے کہ واحد اوسکا ابولہ یا ابالہ ہے اور عرف مین
اس لفظ کو اس جانور پر اطلاق کرتے ہین جیسے خادم اسکے لفظی
اور اصلی معنی یہ ہین یعنے چھوٹا تابعدار یا نوکر مجاز الونڈی غلام کو کہتے
ہین اور چونکہ اصحاب فیل نے قوی حیوانات کو ہاتھی سے بنا بر ہدم کعبہ
قرار دیا تھا تو منتقم حقیقی نے اونکے جواب مین جانوران کوچک
و ناتوان کو کہ ضعیف سلاح کہ سنگریزہ خرد تھے مسلط فرمایا کہ لوگ
جانین کہ بتائید الٰہی ضعیف مخلوقات اقوام موجودات کو زیر و زبر کر سکتے
ہین اور بدون تائید اوسکے قوی ترین مخلوقات کے قوت کچھ کام
نہین آتی ترمیھم بحجارۃ من سجیل مارتے تھے وہ جانور لشکریون کو تھوڑان
سے کہ جنس سجیل سے تھے اور سجیل معرب سنگیل ہے یعنے وہ
خاک اور مٹی کہ متحجر ہو گئے بشکل سنگ ہو جاوے جسکو ہندی مین

کنکری لیتے ہین اور جوق جوق نازل کرنے ان جانورون مین حکمت
تھی کیونکہ یہ مقدر تہا کہ بعد از سنگ اندازی مردم لشکر پراگندہ و متفرق
ہوکر باطراف و جوانب فرار کرینگے ناچار جانور بہی متفرق و پراگندہ
ہونگے تو کوئی آدمین سے چہپ نہ سکیگا اور اکثر جو لوگ کہ یہہ
سانحہ بچشم خود مشاہدہ کرینگے تو عبرت پکڑینگے اور اس زمانہ
معظم و متبرک کی تعظیم کرینگے اور جب اکثر مخلوقات واقف ہونگے
تو یہ قصہ بعینہ مشہور ہوتا رہیگا اب اس آیہ مین فرماتے ہین فجعلہم کعصف
ماکول بس کردیا اونکو مانند چبری ہوئی گہانس کے جسکی تفسیر ہماری
نیچری صاحب نے کیڑی کہائی کہیتی کی ہے یعنی مثل اوس کاہ کے
جسکو دواب کہاتے ہین اور آخور باقی رہتی ہے یہ کنایہ تفرق
اجزای بدن سے ہے بحدیکہ شکل بدن تمام نہ رہا اور یہ تاثیر جملہ خوارق
عادات سے ہے یا اون سنگریزون مین ایک ایسا سبب مخلوق
ہوا تہا کہ بمجرد پہونچنے کے بدن اجزا سے بدن پاش پاش ہوجاتے
تہے اور یا یعنی خشکی ایسی سرایت کرتی تہی کہ تماسک والتصاق
اعضا بالکل زائل ہوجاتا تہا اور یہہ قصہ مخونہ تہا مصحوبالہی سے اور مشتمل
تہا چند خوارق عادات پر پہلے یہ کہ اون ہاتہیون کا آنا اور قرب
مکہ کے نہ جانا اور دوسری یہ کہ ایسی جانور ساتھہ کثرت اور ہجوم کے

طرف دریای شور سے کہ سبب ظاہر ہو دو باش اونکے نہ تہے
اور بعد اس واقعہ کے بہی اون جانورونکو کسی نے نہ دیکہا تیسری
یہ کہ لانا اون سنگریزون کا کہ معدن بہی اونکا معلوم نہ تہا چوتہی یہ کہ
تاثیر قوی جو اون کنکریون مین عطا کی تہی اور اہل تحقیق نے لکہا ہی
قولہ کہ وہ حجارا بابیل بنابر عبرت سوت سجاب کے اکثر قریش نے رکہہ چہوڑے
تہی او تا زمان بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بلکہ بعد وفات بہی
اکثر صحابہ کے پاس رہے اور نظر سے گذرے الخ اقول اب
ہم اپنے مخاطب صاحب سے پوچہتے ہین کہ خدا کو حاضر و ناظر
جانکے فرماوین کہ شبہات نے اٹکلی اونکی تو بالکل پاگل خانہ کے
لائق ہو گئے ایک شبہہ بہی ہمارے بیان پر صادق نہین آتی لہذا
غور کیا جاوے تو تمام تفسیر سورہ فیل کا جواب شافی ہو گیا
ضرورت زیادہ بحث کی نہ رہی کیونکہ مخاطب صاحب نے بڑا انتظام کیا تہا
کہ قصہ اصحاب فیل غلط ٹہر جاوے سو یہ سب طلسم بنا بنایا ہوا جناب مخاطب
کا ٹوٹ گیا اور خدا کی طرف سے مہر اونکے ندکے واسطے پہونچ
گئی اب اسکے بعد اونکو بہی کہنا پڑیگا کہ جب ہمکو مفسران پیشین کا اعتبار
نہین تو وکیل صاحب بہی تو انہین کے پیرو ہین اونکا کون ٹہکانا
لہذا ہمارا ابہی جواب ہوگا کہ جناب مخاطب کو جبکہ جمہور سے اختلاف ہے

تو ہم بھی اونکی نے اگلی باتونکو اختراع بیگوکی جانتے ہین تواریخ
تیموریہ مین لکھا ہے **قولہ** کہ ایک شخص میر محمد حسین نام ساکن مشہد
مقدس عہد عالمگیر مین خوشبوخانہ شاہی کا داروغہ تہا ۱۱۱۸ ہجری
مین وقت وفات عالمگیر کے ساٹھہ یا ستر ہزار روپیہ کا مال دبا کر فقیر
بن بیٹہا اور اوس روپیہ کو مایہ توکل سمجہ کے باتفاق ایک
شاگرد کے ایک نیا مذہب ایجاد کیا اور خود بیگوک بنا اور اپنا لقب
خود او معتقدین کا نام فربود رکہا اور اوسکا دعوی یہ تہا کہ بیگوں ایک
مرتبہ ہے مابین نبوت اور امامت کے اور رہنی کے ۹ بیگوک
رہنے ہین چنانچہ بعد حضرت خاتم رسالت کی خاتم بیگوکین مین ہون
اور مجہپر وحی آتی ہے اور الہام بھی ہوتا ہے اور اوسنے مجموعہ
الہامات سے ایک کتاب بنائی تھی جسکا نام آقوزہ مقدس رکہا تہا
اوسواے نماز پنجگانہ کے تین وقت واسطے دیدار الہی کے مقرر
کیے تہے اور اوسکا معتقد فرخ سیر بادشاہ بہی ہوگیا تہا آخر کار محمد شاہ
بادشاہ کے زمانہ ۱۱۴۵ ہجری مین فوت ہوکر سفر سقر کو پہونچ گیا الخ
اقول اب جناب اگر مناسب سمجہین تو آپ یون مشہور کیجے بلکہ اپنے
اخبار خانہ ساز مین اشتہار دیجے کہ پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم کو ۱۲ بیگوک ملنا چاہیے کہ یہ خاتم الرسل ہین اگلے بیگوکی نے

تعداد مین غلطی کی ہے اوسکو ہماری لعثت عن الخباثت کا حال معلوم نہ تہا کہ ایک شخص اور آخر تیرہوین صدی کے قریب قبل خروج دجال یدآل کے ظاہر ہونیوالا ہے جو زمانے سے نرالا ہے لقولہ ع روبرو اعلے کے اسفل سرکشی کرتا نہین + سامنا پہسکی سے ہوسکتا نہین ہے یاد کا + لہذا دسوان بیکوک مین ہون اور میرے بعد گیارہوان مفتی دہر منشی چراغ علی صاحب میرے مصاحب اور اونکے بعد بارہوان خدا کا قہر مقلد دہر سید مہدی علی میرے نائب ہونگے تو یقین ہے کہ اس مذہب نیچر سراسر سینچر سے آپ کی ترقی ہوگے بس اب ہم آپ کو بطور دوستانہ فہمایش کرتے ہین کہ آپکے شیہ ڈالنے سے پہلے بہت ملحدین بیدین ڈہلمل یقین نے اس باب مین کوششین کی ہین کہ اصل مین خلط ملط ہوکر کوئی بات آزادی کی ہوجاوے مگر اللہ جلشانہ چونکہ اس دین حق الیقین کا محافظ ہے کچہ کسی کی تجویز نے بجز بدنامے کے فروغ نہ پایا دیکہو تواریخ ابوالفدا کا صفحہ ۲۷ - اوسمین لکہا ہے **قولہ** کہ خلیفہ صاحب اول رضی اللہ تعالی عنہ کی خلافت مین مسماۃ سجاج بنت حارث تمیمہ نے دعوی نبوت کیا تہا قبیلہ بنو تمیم کی بہت آدمی معاونکے ماموں کے جو کہ قبیلہ تغلب وغیرہ سے

تہی اور نبی ربیعہ نے بہی گویا سب نے اوسکی تصدیق کی تہی اور اوسے
زمانہ مین ایک شخص مسیلمۃ الکذاب نام نے بہی دعوی نبوت کیا تب یہ
عورت اوسکے پاس گئی جب وہان پہونچی اور چاہا کہ اوس سے ملاقات
کرے مسیلمۃ الکذاب نے کہلا بہیجا کہ اپنے اصحاب کو میرے
پاس نلاوے یعنی تنہا ملاقات کو آئے چنانچہ اوسنے ایسا ہی کیا
کہ سبکو اپنے سے دور کرکے علیحدہ اوس سے ایک خیمہ مین جو کہ
مسیلمۃ الکذاب نے قائم کرکے بخور وخوشبو سے مطیب کر رکہا
تنہا ملاقات کی اور سلسلہ کلام شروع ہوا پہلے اوس عورت نے پوچہا
کہ آپکے اوپر کیا وحی نازل ہوئی ہے تب اوسنے یہ آیات پڑہین
قولہ الم ترالی ربک کیف فعل بالحبلی اخرج منہا نسمۃ تسعی من بین صفاق وحشی
ترجمہ کیا نہین دیکہتا تو طرف پروردگار اپنے کے کہ کیا کام کرتا ہے
جننے والی سے کہ نکالتا ہے اوسمین سے روح دوڑتی ہوئی پردون اور
جہلیون سے الخ اقول اب ملاحظت کیجئے کہ معاذ اللہ نبوت کا تو دعوی
اور یہ بے ربط بات کہ نکالتا ہے روح دوڑتی ہوئی پردون اور جہلیون
سے یہ بجانا کہ روح دوڑتی ہوئی چہ معنی دارد اگر کہتا کہ جسم دار چیز چہوٹی سی
کہ وہ چند عرصہ مین دوڑنے لگتی ہے اور گویا ہوتی ہے اور پردون
اور جہلیون سے یہ بہی بے معنی محض ہے یون کہتا تہا کہ شکمون

اور جسموں سے جب وہ عورت یہ سن چلی تب کہا کہ کچھ اور سنا سیئے
تب یہ آیات مزخرفات پڑہے **قولہ** الم تران اللہ خلق النساء افراجا
وجعل الرجال لہن ازواجا فتولج فیہن ایلاجا ثم نخرج ما نشاء اخراجا فینتجن
لنا انتاجا ترجمہ کیا نہیں دیکھتا تو کہ اللہ تعالے نے پیدا کیا عورتوں
کو اور انکا وہی فرج اور بنایا مردونکا اونکا خصم پس گہیسڑتے ہیں وہ درمیان
اونکے گہیسڑنا پہر نکالتے ہیں ہم جو چاہتے ہیں نکالنا اور جنتی ہیں وہ
عورتیں واسطے ہمارے بچے الخ جب آیتیں سن چکی اوسوقت
اوس عورت نے کہا کہ میں گواہی دیتی ہوں کہ بیشک تو نبی اللہ ہی
پہر مسیلمہ کذاب نے کہا اگر صلاح ہو تمہاری تو ایک جماع کی ٹہراون
اوسنے کہا بہت اچھا پہر کہیں تین روز اوسکے پاس رہے پہر اپنی قوم
کی طرف چلی گئی الخ **اقول** اب دیکہو باوصف اسکے کہ مسیلمہ کذاب کا
رہنے والا تہا مگر چونکہ مقابلہ کلام آلہی سے کیا تہا اتنا نہ سمجہا کہ ایسے
مضمون نے ربط بمقابلہ ایسے فصیح کلام کے لانا اور اوسے منزل
من اللہ بتانا بالکل واہیات ہے کہ نہیں بہلا میں پوچہتا ہوں جب
اوسنے یہ کہا تہا کہ خلق النساء افراجا تو دوسرے فقرات میں کہنا تہا
وجعل الرجال لہن ازواجا ذکرا تو خیر اگر مضمون بیوج تہا مگر قافیہ تو ٹہیک
ہوجاتا دوسری یہ کہ کوئی شبہ اور کوئی اعتراض کسی بات پر ہو دو حالکے

خالی نہین اول یہہ کہ عقلی ہے یا نہین اگر عقلی نہین ہے تو کچہ کام کی
نہین ہے بہتیرے دیوانے واہی تباہی بکا کرتے ہین شل یادر یون کی
اوسکا کیا اعتبار اور عقلی ہے سو بالبداہت ظاہر ہے کہ عقلی ہونے
کے یہی معنے ہین کہ کسی بات کی ابطلان پر کوئی برہان عقلی قائم ہو
یا وہ بات بداہتہ البطلان ہو جیسے تسلسل و اجتماع نقیضین اور وہ بات
کسی مذہب مین حق ٹہرے ہو تو وہ مذہب عقلا باطل کہلا ئیگا یا یہ کہ
کوئی بات برہانا یا بداہتاً عقل کی روسے واجب الثبوت ہو اور کسی مذہب
مین اوسکی نفی وارد ہو تو وہ مذہب ہی عقلا غلط و باطل کہلاتا ہے
پس جاننا چاہیے کہ اصول مذہب اسلامیہ مین کوئی بات منجملہ ممتنعات
عقلیہ کے ممکن اور منجملہ ضروریات عقلیہ کے ممتنع نہین ہے اور اگر
نیچریہ لوگ اپنے عندیہ کے موافق کوئی اعتراض اس قسم کا اصول
اسلامیہ پر رکہتے ہون یا لندن سے لیکر آئے ہون تو پہلے کہ ابطال
الوہیت خاصہ عیسویہ اور امتناع اونکی ملعونیت و سکونت جہنم کا جیساکہ
کتاب استفسار مین مذکور ہے جواب دے لیجیے بعد اوسکے
کوئی اعتراض کسی دین پر کیجیے اور اگر یہ کہیے کہ تثلیث اگرچہ عقل کے
روسے درست نہین ہے مگر چونکہ نقل کی رو سے دین عیسوی
رائج الوقت مین ثابت ہے لہذا اسکو ہم صحیح جانتے ہین چنانچہ

بعضے اہل علم جار بابے بروکتان نے چند عیسائیوں سے یہ بہی سنا ہے تو پہر آپکا مخاطب جسکے دین پر آپ اعتراض کرتے ہین یہی کہیگا کہ اگرچہ فلانی بات عقلا ممتنع ہے مگر چونکہ ہمارے دین مین نقلا اوسکا امکان یا امتناع ثابت ہے لہذا ہم مانتے ہین لیس مقتضائے غیرت و نمک حلالی تو یہ ہے کہ پہلے بقول مشہور جسکا کہائیے اوسکا گائیے مسئلہ الوہیت و ملونیت کو عیسائیون سے توبہ کرا لیجیے اور مذہب حقہ اسلامیہ پر اونکو قائم کرا لیجیے بعد ازان تحقیقات قصص سے مندرجہ قرآن قوی البرہان کی تحقیق کیجیے اور اگر اعتراض عقلی سے مراد یہ ہے کہ مثلا ایک بات اگرچہ اوسکے امتناع یا ضرورت پہ برہان بہی قائم نہو مگر عقل سلیم اوسکے ہونے یا نہونیکو مستحسن جانتے ہو سو درصورت استحسان اوسکے ہونیکے جس مذہب مین وہ بات مذموم ہو اور درصورت اوسکے استحسان نہونے کے جس مذہب مین وہ منجملہ ضروریات ہو تو وہ مذہب مذموم ہے یا اوسکے منشا یا وہی غلطی پر ہی سوا ایسے شبہ کا جواب فرع ہے پہلی قسم کے شبہ کا جواب تو یہ ہے کہ ہر گاہ ملت عیسائیہ و نیچریہ مین ممتنعات عقلیہ کے جواز کا بلکہ وجوب کا عقیدہ داخل ہے تو استحسان عقلی کے خلاف ہونے پر کچہ اونکو گنجایش ہی

نہی علاوہ برین استحسانات عقلیہ موافق اختلافات عقول کے اور
رسم و رواج ملک کے مختلف ہوا کرتے ہین علی الاطلاق اوس استحسان
کا اعتبار کسی عاقل کے نزدیک نہین ہوتا مثلا جانور کو کہانے کے لیے
ذبح کرنا ملت قدیمہ پارسیہ اور بدہ اور جینی تون اہل ہنود کے یہان عقلا
نہایت ظلم و نا انصافی و بے رحمی ہے اور توریت و انجیل مین درست
لکہا ہے اور یہ سراوگی کوئی جی نہ مارین اور گائی نہ کہائین اور لکڑی ہاتہ
مین لیکر پایخانہ جاوین اوس سے غلیظ کو منتشر کردین تاکہ کیڑا نہ پیدا
ہو اور سبہی لوگ بہیڑ بکری سور کوا چیل گدہا اور فیل سب کو حیوان فرماوین
کو بعض جانور مقتضائے حکمت نہ کہاوین ورنہ سب جانور بموجب مقولہ
انجیل کے اونکے یہان مثل ہری ترکاری کے متصور ہین اور پارسی
لوگ ما بیٹی بہن سے نکاح کرنے کو اور سنہ دہرم ملت بہی اور شاید بخیرہ
دبر ہمو سماج بہی مستحسن جانتے ہین اسلیے کہ غیر کے پاس جانے
دینے سے آپ ہی رکہنا بہتر جانتے ہین کہتے ہین اسکو
علاقہ حرمت کے ایک اور علاقہ محبت کا اس صورت سے پیدا
ہوتا ہے اور برعکس اسکے ہندو لوگ کئی پشت اوپر کی قرابت
مین بہی نکاح کرنے بیحیائی جانتے ہین اور مسلمان لوگ بول و براز
یا اور حیلہ غلاظت و نجاسات سے آلودہ رہنا اور لباس اشارہ ی وغیرہ

ہنود و مجوس گردن مروڑی مرغی و لحم خنزیر کی و بقول مولوی محمد علی
صاحب سلمہ اللہ سیند نے دار ٹوپی اور آپکے صاحبزادون کی طرح
ایک ٹوپی مثل کلگیتھے کے وہ سرے نے کو بھی نامستحسن سمجھتے ہین اور
عیسائی و لوہدین اسبات پر انہین ہنسا کرتے ہین بالجملہ استحسان عقلی کا
کچھ اعتبار نہین ہمارا مذہب اسلام مین کوئی بات نامستحسن علے الاطلاق داخل
نہین ہر چند کہ منصف وذہین و ذی فہم آدمی کو یہ بیان کلی ہمارا کافی ہے
مگر منظور البعض جو دہم اپنے جناب مخاطب لندنی کی خدمت سراپا بند
ہین یہ عرض کرتے ہین اقول کہ حضرات عیسائیہ اور پادری صاحبون نے
کوئی شکوک بنسبت دین اسلام کے ڈالنے مین باقی نہین رکھا ہے
جواب آپ اشارتاً و کنایتاً بنسبت قرآن و حدیث و مفسران قرآن کے
ڈالنے مین مستعد ہوئے ہو کوئی کتاب عیسائیون کی جسمین انہون
نے بھی بہر کے ملت اسلامیہ پر اعتراض نہ لکھے ہون ہمارے
نگاہ سے نہین گذری اور اونکے جوابات دندان شکن بھی
ہمارے علمار دیندار نے ایسے دیئے کہ پھر جواب الجواب
مین عیسائیان باوصف اقتدار کے ساکت ہی ہوتی رہی دیکھو پادری
فنڈر صاحب کی کتاب میزان الحق باطلہ مطلق جو کہ بمدد منشی قمر الدین
صاحب ساکن آگرہ ہمنے سنا ہے کہ بڑی عقیل تھی زبان فارسی

مین تصنیف ہو کر ۱۸۳۳ء مین طبع ہوئی اسمین اُنہون نے جو اعتراضات
لکھے ہین اونکے مقابلہ پر آپکے اعتراضات تو محض لچر و پوچ معلوم
ہوتے ہین تو بہر حسب اونکو فروغ نہ ہوا تو آپ کی کوشش ہم مخفف
نے فائدہ جانتے ہین مگر بطور مشتی نمونہ خروارے آپکو کچہ سنانا
ضرور ہے پہلے شروع مطلب اُنہون نے اپنے عندیہ مین بڑی
آب و تاب سے یہ لکہا ہے قولہ کہ بت پرست لوگ اتنا بہی ایمان
نہین رکہتے کہ خدا کو واحد اور قدیم اور قادر اور علیم اور حکیم اور رحیم
اور عادل اور مقدس جانین اور کتابین اونکی خدا کی ذات و صفات کے
نسبت بدگمانیونکا ثمرہ دیتے ہین اور آدمی کو بت پرستی کیطرف دلالت
کرتے ہین الخ جواب مین کہتا ہون کہ ظاہرا بت پرستون سے
ہندو لوگ مراد ہونگے لہذا مجہے اس مضمون پر مثل آپکے دو شبہ
وارد ہوتے ہین ایک یہ کہ جتنے صفات خداوند تعالے کے پادری
صاحب نے یہان لکھے ہین آیا ہندوؤن کے دین کی کتابین
جو اسباب مین ہین سب مین وہ صفات لکھے ہین اور سب براہمہ ہند
اسکا اعتقاد رکہتے ہین یا نہین پس جب دریافت کیا گیا تو اکثر ہندوؤن
کے بید شاستر مین یہ اعتقاد پایا گیا نرنکال جوتی سروپ ہے یعنے
ایک خدا ہی ہوا ایشلوک شام بید قولہ اجنتا وکت روپائی نرگن آئی گناتت

منہ سمنت جگت ادہار مورتائی برمنہ ناترجمہ نے نکرونے پزوااوگست
رویاآسے کوئی طرح اور کوئی شکل نہین یعنے نے جگون ونے منو
نرگن آسے یعنے کوئی ہیئۃ نرکہے کنات منسے یعنے کل کا بیدا کرنیوالا
اور پالنے والااور سکہلانیوالا سمنت جگت ادہار یعنے سبکاروزی
دینے والااور پالنے والا الخ اقول تو اب ثابت ہوا کہ پادری صاحب
خلاف واقعہ روایت کیا کرتے ہین دوسرے یہ کہ ہندوونکے
بت پرستی ہین شناخت عقلی کیاہے آیا یہ ہے کہ احجار وغیرہ کو اپنے
ہاتہون سے تراش کر اوسے خدا جانتے ہین سو یہ محض غلط ہے اونکی
کسی کتاب معتبر مین یہ نہین لکہاہے رہا یہ کہ قبلہ عبادت قرار دینا
تو یہ زبور کی روسے بہی جائز ہے چنانچہ اوسمین لکہاہے قولہ
زبور ۹ ترجمہ اردو آیہ ۱۱ خداوند جو سیحون پر کرسی نشین ہے الخ
ترجمہ فارسیہ قولہ سوی کوہ مقدس او سجدہ نمائید کہ خدا اورسیحون است
الخ یا یہ شناعت ہی کہ ہندو لوگ بعضے بعضے شخصونکو جو منظہر امور غریبہ کے
ہین خدا کرکے مانتے ہین تو یہی عقیدہ عیسائیون کا جانب حضرت
عیسے علیہ السلام کے ہے بالجملہ پادری صاحب کی روایت کا
یہ حال ہے کہ جو مضمون ہندوؤن کی دینی کتابون مین لکہاہے
اوسکی نفی کرتے ہین اور روایت کا یہ حال ہے کہ مریم کے

سے بیٹے کو خدا تصور کرنا یہ بت پرستی نہین جانتے اور کوسلیا اور دیو کے
کی بیٹی کو خدا تصور کرنا بت پرستی فرماتے ہین آفرین برین عقل و دانش
کسی نے سچ کہا ہے کہ گدہون کو اپنے باندہیے یا حضرت
مسیح یا مکھنی یا حضرت آدم کی جڑ گئے اب دیکھیے جب اہل اسلام
کی طرف رجوع کیا ہے تو یون فرماتے ہین باب اول فصل اول صفحہ
۵ اقوله قرآن نیز مقر است کہ انجیل و کتب عہد عتیق کہ در میان مسیحیان
مستعمل است از غلط پاک است الخ اقول مین کہتا ہون کہ قرآن صرف
اس بات کا مقر ہے کہ کلام الہی اہل کتاب کے پاس ہے یا تہا
یہ اقرار اوسکا اسطرح پر ہے جس طرح بعضے نوشتجات کا احدالتخاصین
کو اقرار ہوتا ہے کہ میرا لکہا ہوا ہے مگر طرف ثانی نے اوسکو مخدوش
کر ڈالا ہے اگر پادری صاحب کا یہی مطلب ہے فنعم الوفاق اور اگر یہ
مطلب نہین یا یہ مطلب ہے کہ قرآن اس بات کا مقر ہے کہ توراۃ
و انجیل مین کچہ خرابی نہین ہوئی تو یہ محض غلط بلکہ اغلط ہے قرآن
ہرگز ہرگز اس بات کا مقر نہین بلکہ قرآن تو گواہی دیتا ہے یکتبون
الکتاب بایدیہم ثم یقولون ہذا من عنداللہ ترجمہ یعنے لکہہ لیتے ہین
کتاب اپنے ہاتہ سے اور کہتے ہین کہ یہ خدا کی کتاب ہے پیر
اے جناب مغالطہ صاحب قرآن نہین یا مفسرون کی نسبت آپکے

شکوک محض نری علمی کا نتیجہ ہے کو تم سمجھے سے منشی چراغ علی صاحب
بہی مشتعل دکہایا کرین ہان ہمین ہان ملایا کرین مگر کچہ برآمد مطلب نہوگا
ہان یہ بات اور ہے کہ انفار وعدہ ضرور ہے تو اسکو عمر نوح چاہیے
اور دور فلکی بہی ایسا ہی رہے سو یہ بخبر ہے لقولہ تبارک لمحہ بیک
ساعت بیکدم ہ۔ دگرگون شود احوال عالم ہورہا مغالطہ مین آجانا
سو یہ کچہ آپ ہی پر موقوف نہین میری دیکہی ہوئی بات ہے کہ ایک
صاحب مثل آپکے یا آپ کے حواریون کے داخل تقیین ایک
پادری کے مغالطہ مین آ گئے اوسنے فیضی کی عبارتین غیر منقوطہ
کچہ لکہ کے اونکے آگے رکہدین اور کہا کہ آپ کو فصاحت و بلاغت
قرآن کا بڑا دعوی ہے تو اسکا جواب دیجئے وہ ہوے بہالی صاحب
ایسے اوکہڑ گئے کہ آپ ہوتے تو صاف ڈنکا فیضی کا معجز علی ہی کر دیتے
کیا معنے کہ آپکو ایسے لوگون کی تلاش ہے مگر خدا کی شان ہے
عقل حیران ہے کہ ایک اور صاحب جو کہ کچہ شعر و شاعری کا ملکہ رکہتے
تہے چند ساعت مین بیس پچیس شعر عربی کے اوسی صنعت و اہمال
مین آب و تاب مین کہدیے تب جا کر اون بہولے بہالے صاحب کا
جیتا ٹہکانے لگا اور پادری صاحب ہی شرمندہ ہوئے پہر ایک اور صاحب
نادان شاید آپکے صحبت یافتہ کچہ عبارت عربی جو کہ دبستان مذاہب نے

بنام زد سورۃ النور بنائی ہے پیش کر کے کہنے لگے کہ اسمین
اور قرآن شریف کی عبارت مین کیا فرق ہے بندے نے عرض
کیا لا انشا کی بلاغت اور ابلغیت ایسی چیز نہین کہ ہر کوئی سمجہ سکے سوائے
اوسکے کہ جو شخص زبان دان بہے ہوئے اور اوس زبان کا منشی بہی
ہووے اسپر سب ملک بہت ہنسے اور کہنے لگے کہ یہ جواب تو
ہر کوئی دیسکتا ہے مین خاموش ہو رہا اور علیحدہ ہوکر اوس عبارت
سے زیادہ عبارت طویل مین بنالایا بہ نام زد سورۂ انفاق اور کہا
کہ بتلایئے اسمین اور اس عبارت مین جو کہ صاحب دبستان نے
گڑہی ہے کیا فرق ہے تب تو سب دنگ ہو گئے سکتے کے
ڈہنگ ہو گئے حالانکہ مجہے احمد عرب شروانی کی ادنے شاگردون
کے برابر بہی سلیقہ نہین ہے بالجملہ آپ لوگون کو اتنا سمجہ لینا چاہئے
کہ دین اسلام پر کبہو اعتراض کسیطرح کا ممکن نہین اور تفسیر دانی آپ کی
یا آپ کے نائب ثانی کی بالکل سٹ پٹ سے زیادہ کہانتک
خامہ فرسائی کرون مگر ہان یہ قول کسی کا آپ پر صادق آتا ہے قولہ
ہمیشہ کام مین غیرون کے ہین سعادتمند + ہمارا انکے لیے کار عز و جاہ تمہیں

پھر اسکے بعد یہ لفافہ کیا ہے واسطے ملاحظہ ناظرین کے درج کتاب کیا جاتا ہے ۔

ہو المستعان

نامہ والا مقام بجواب سید الاتہام

سید صاحب والا مقام سید الاتہام سید احمد خانصاحب بہادر جج بنارس ادام لطفہ

بعد ما وجب کے آمدم بمطلب وریں ولا نیاز مند بعد عرصے کے دورے سے مکان پر آیا تو دو جلد پرچہ اخبار تہذیب الاخلاق ایک محررہ ۵ تاریخ شعبان المعظم

سنہ ١٢٩٠ ہجری اور دوسرا محررہ ١٥ ربیع الثانی سنہ الیہ ہجری اول ہین
تو تقریر دافع البہتان نسبت جناب حاجی الحرمین شریفین محمد علی بخش
خانصاحب بہادر جج گورکھپور باین مضمون کہ اُنہون نے خدانخواستہ
آپ پر اتہام کیا ہے بڑے شد و مد سے ایک ایک فقرہ بیان
کر کے پیش آپنے بریت اپنی کی ہے حواریان خیر سگال کو خوشخبری دی
ہے مگر انجام کار نہ سوچی کہ سے کلوخ انداز را پاداش سنگ است ؛
حضرت من اتہام کرنا ہماری علماء وبنیاد سعادت شعار محمدیکا کام نہین ہے
یہ خدمت لائقہ پادریان ہند کا کام ہے اور دوسرے یہ جو ہے تو آپنے
بذریعہ دوربین آسمان کو جریب خیال سے خوب پیمایش کیا خوب سے
دوائر بنائے سبع سیارہ ثابت تھی آپنے چوکڑہ کر دکھلائے واہ کیا
بات ہے علم ریاضی مین تو آپ فیثاغورس کے بھی بڑے بھائی ہوئے
ہین لہذا پہلے تو ہم آپکے فقرات دافع البہتان مین درآتے ہین آپ کو
سید الاتہام بناتے ہین آپ فرماتے ہین **قولہ** کہ جناب مولانا علی بخش
خانصاحب جج گورکھپور نے ایک کتاب مسمی بتائید الاسلام تحریر فرمائی
ہے جسمین مجھپر بہت سے اتہام کیے ہین اگرچہ مین ایسی باتون کی
کچھ پروا نہین کرتا مگر بہت سے دوست بجد ہوئے کہ جن عقائد کو
سید الحاج نے اتہاما تمہاری طرف منسوب کیا ہو انکی نسبت بلا بحث

و استدلال صرف اتنا لکہہ دو کہ حقیقت مین وہ تمہارا عقیدہ ہے کہ نہین
یا تمہیرا اتہام ہے پس مین اونکے ارشاد کی تعمیل کرتا ہون الخ اقول
سبحان اللہ سہ وزیرے چنین شہریارے چنان + جہان چون نگیرد قرارے چنان + بھلا مین جہنا
کا آپکے دوستونکو یہ بات آپسے پوچہنے کی کون ضرورت تہی بچند وجہ
سوجہ اول یہہ کہ آجتک کسی شخص نے کبہو اپنی نسبت لغویات مین اقرار
کیاہے کہ ہان فلانی بات جو مین لکہہ چکا ہون وہ صحیح ہے دوسرے
یہ کہ کیا یہ جہ تہذیب الاخلاق اون دوستون کے یہان آپ نہین
سمجہتے ہین تیسرے یہ کہ اسقدر شرح کرنا اتہامات کی آپکو کون
ضرورت تہی فقط اتنی بات کافی تہی کہ یہہ سب جہوٹہ ہے اور خلاف
فطرت نیچر یہ کے ہے ابنیاء علیہم السلام پر لوگون نے اتہام
کیاہے مین کس گنتی و شمار مین ہون بقول شخصے برہما تولی کہما
یہ بات کہ مین کچہہ پروا نہین رکہتا یہ کلمہ آپکا بہت صحیح ہے بلکہ اصح ہے
اور مین آگے بہی خدمت والا مین اپنے نامہ مین تحریر کرچکا ہون
کہ اگر آپکو بدنامی کا ڈر ہوتا تو آپ گردن مروڑی مرغی کا ہیکو کہانے اور
حکم اتباع ساتہہ نصاری کے بابت اکل و شرب جو کہ اہل اسلام مین
مثل آفتاب نصف النہار کہ ہی کا ہیکو دیتے اور اوراونکو مثل مولوی
محمد فصیح صاحب غازیپوری اور اونکے صاحبزادگان وغیرہ کو سیمہتے

جامۂ نیک نامی والحاد اللہ تعالےٰ نے آپ ہی پر قطع کیا ہے لہذا
بندہ کہ دکیل ہے ہادی سبیل ہو آپکے اتہامات آپ ہی پر پھینک مارتا ہے
سید الحاج صاحب کو نہیں و بہارتا ہے کہ وہ کام اپنا دت تحکے ہین
اب ہم ہین اور آپ ہین اس اتہام مسنونی پر آپ ایسے حاجی صاحب
معاف نہین **قولہ** آپ فرماتے ہین کہ سید الحاج فرماتے ہین کہ مجموعہ
موجودہ اسلام مخاطب یعنے میرے نزدیک باطل ہے یہ محض
اتہام ہے میرا یہہ عقیدہ نہین ہے مین نے ایک مقام پر جہان
یہ بحث کی ہے کہ مذہب مخالفہ مین سے کونسا مذہب حق ہو سکتا ہے
اور ایسا ایک لنبی تقریر بیان کی ہے کہ مذہب اسلام کے سوا اور
کوئی مذہب صحیح نہین ہے نہو سکتا ہے وہان مین نے لکہا ہے
کہ اسلام سے مراد یہہ مجموعہ احکام نہیں ہین کیونکہ ان مین احکام منصوصہ
اور اجتہادات اور قیاسات سب شامل ہین جنمین خطا کا احتمال ہے اسمقام
پر میری مراد مذہب اسلام سے صرف احکام منصوصہ ہین لس یہہ کہنا
کہ مخاطب کے نزدیک مجموعہ موجودہ اسلام قطعا باطل ہے کیسا غلط اور
کتنا بڑا اتہام ہے الخ **جواب** پہلے تو اس تحریر مین آپ دہوکہ دیتے
گئے کیا معنے کہ جب آپ خود ہی اقرار کرتے ہین کہ اسلام سے مراد
یہہ مجموعہ نہین ہے اس سے کیا مطلب لیا جاوے آیا یہہ اشارہ

اگر انکی مروسنکے ببیل کی طرف ہے تو یہ بالکل غلط ہے کہ وہان اجتہادات
وقیاسات کہان ہین یہ تو فقط فقہ وحدیث واجتہادیات ائمہ اربع
پر رجوع ہے جس سے کہ اہل اسلام مین کفر کا فتوی صاف صاف بلا اختلاف
سنی وشیعہ دونون مین آپ کی نسبت ہو گیا ہے عقیدہ باطنی آپکا ہویدا
ہو گیا ہے ای سبحان اللہ ایسے ہی باتون کو آپ ہمدردی قومی اور
خیرخواہی اسلامی قرار دیتے ہین یہ تو مشفق من بالکل الحاد ہے آج
ہمکو ثابت ہوا کہ آپ امت محمدیہ کو گمراہ کرتے ہین اور پھر دیکھو سب وشتم
جو آپ واعظین اور صوفیہ پر فرماتے ہین اسکو بھی اہتمام کیجیے گا تقریر نمبر ۲
پرچہ یکم محرم سنہ ہجری مین قولہ واعظین اور پیرجی صاحبون کو مکار اور
خدا کا دشمن لکھا ہے اور جو مولوی تفسیر وحدیث پڑھاتے ہین اونپر
دلیل اور خوار ہونیکا الزام لگایا ہے اور تقریر نمبر ۲۷ پرچہ ۱۵ محرم کا
خلاصہ یہ ہے قولہ کہ جو احکام درباب معاد کے بعد موت کے
ہین جنکو ہم دیکھ سکتے ہین نہ چھو سکتے ہین وہ سب اصل نہین ہین
بلکہ تمثیلی ہین رنج روح سے مراد عذاب قبر ہے اور کٹ ملا ونکے
اس فتوے سے کہ عذاب قبر سے انکار کیا اور معراج سے منکر
ہوئے اور شیطان کے وجود جداگانہ جاننے سے نص قرآنی کا انکار
کیا کچھ ڈرنا نہ چاہیے اور تقریر نمبر ۲۹ پرچہ مذکور کا خلاصہ یہ ہے قولہ

کہ بعض اہل اسلام نے جو یہہ عہد کیا تھا کہ تمام رات نماز پڑہین گے
اور ہمیشہ روزہ رکہین گے کبہو روزہ نہ چہوڑین گے عورت کے
پاس کبہو نہ جاوین گے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
اونکو منع کیا اس حدیث سے بڑی سند ملتی ہے کہ اصلی عبادت
وہ ہے جو قانون فطرت کے مطابق ہو تمام قواے انسانی جو
پیدا ہوئے ہین اسلیے نہین جو بیکار کر دیے جاوین بلکہ سبکو
شاداب رکہنا چاہیے اداے فرائض اصلی عبادت ہے مگر
جو اوسکے سوا اور عبادت ہے ہم اوس سے بحث کرتے ہین
ایک بڑی غلطی مسلمانون مین یہہ ہے کہ انہون نے زہد و ریاضت
کو صرف راتونکو جاگنے اور ذکر و شغل کرنے اور نفل پڑہنے اور نفل
روزہ رکہنے پر منحصر سمجہا ہے قطع نظر اسکے اونکا ایسا کرنا اور حد
اعتدال سے گذرنا مقصود شارع ہے یا نہین اور قانون فطرت
کے خلاف ہے الی **قوله** ہم تسلیم کرتے ہین کہ وہ عبادت صحیح مگر
اوسکے سوا اور نیک باتون کو عبادت نہ جاننا جو اوسنے زیادہ مفید
ہین ایک جہوٹا خیال ہے الخ پہر نمبرہ ۳ پرچہ یکم ربیع الاول سنہ الیہ
ہجری **قوله** خدا نے جو ہمپر فرض کیا ہے وہ بہت تہوڑا ہے اگر ہم واسطے
یزیدوا لالنقص کے مضمون پر یقین کرین تو صرف فرائض کے ادا کرنے

قطعاً بہشتی ہین رہی اوپر کی نیکی وہ نادان خداپرست بننے سے حاصل
نہین ہوتی ہمکو دینداری کے لیے دنیا کے کامون مین مصروف
رہنا چاہیے محرمات شرعی سے بچنا اور مباحات شرعیہ کی مزہ
اوڑانا اور دنیا کو نیک کامون مین برتنا ہی سب سے بڑی نیکی
اور اصلی عبادت ہے الخ نمبر تقریر نمبر ۲۷ صفر ۱۲۹۰ ہجری مین آپ کا
یہ قول ہے **قولہ** یہ بات سچ ہے کہ ہمکو متعدد مسائل مین مسلمانون سے
اختلاف ہے ہم تقلید کو تسلیم نہین کرتے مذہب کو تقلیداً قبول کرنہین
تحقیقاً اوسپر ایمان لانا بہتر جانتے ہین الخ **اقول** اب فرمائیے کہ یہ آپکے
پرچہ ہائے تہذیب الاخلاق خانہ ساز مین اڈیٹر صاحب اخبار نے
الحاق کیا ہے یا جناب حامی الحرمین نے لکھدیا ہے جو آپ اتہام
بتاتے ہین منہ کی کھاتے ہین اب ناظرین منصفین ملاحظہ فرماوین
کہ جناب مولانا علی بخش خانصاحب بہادر نے رسالہ تائید الاسلام صفحہ
۴۴ مین نسبت سید الاتہام صاحب کے معذرتاً یہ لکھا ہے **قولہ**
کیا انصاف اسیکا نام ہے کہ خود ہی نیچرلسٹ ہونیپر آپ افتخار کرین اور
جب ہم وہ لفظ آپکے شان مین لکھون تو بدمذہب سخت لفظ بیان
کیا جاوے اور مسلمانون کے متقدمین و متاخرین و اکابر دین
کے سب وشتم لکھنے کیوقت آپکو ذرا بھی تامل نہو خیر بالعموم کا ذکر

رہنے دیتے مجھے خاص اس خاکسار جو کہ ناصح سرکار ہے اوسکو بھی
حضور والا نے محروم نہین کیا قید اسلام سے خارج کر کے مصداق
اس شعر کا ٹھہرایا ہے سے گر مسلمانی ہمیست کہ واعظ دار دوا ے
گر ز پس امروز بود فردا ے ۰۰۰ اپنے نمبر ۲۳ یکم محرم الحرام ۱۳۰۹ ہجری کے
ماہی پرچہ کو ملاحظہ کیجیے کہ حدیث صحیح پر ایمان اور یقین لانے کے گناہ
پر تو مجکو آپنے کافر ٹھہرا دیا اور اوسکے انکار کرنے پر آپ تو مسلمان
بنے رہے اور عبارت مذکورہ سے آپکے اسلام کا حال بھی ظاہر
ہو گیا کہ جس اسلام کے آپ حامی ہین وہ مغائر جمہور اہل اسلام ہے
اور مجموعہ موجودہ اسلام کو آپ مٹانے والے ہین لیس مین تو اسقدر
آپکو دشمن اسلام کا نہین جانتا نہ کہتا ہون جو مطابق آپکے عقائد سے
اکابر دین فلاسفۂ متقدمین نیچرل ہٹ صاحبون کے ہے اور جنکا حال
کتاب شہاب ثاقب مین بہ کسیقدر لکھا گیا ہے بلکہ اوس مذہب کا
مٹانیوالا بیان کرتا ہون جسکے ابطال کا آپ قصد کر رہے ہین اور جو میرے
نزدیک بلکہ جمہور اسلام کے نزدیک صحیح اور مرضی خدا و رسول ہے
وہ فرقۂ ناجیہ نہ تو مماثل یہود و نصاری کا ہے نہ عقائد ہم لوگونکے غلط
اور مخالف کتاب و سنت کے ہین آپ کو بیشک مخالفت کلی اس مذہب
اسلام سے ہے تو انقلاب دینے والا اسلام کا یا کسی دوسرے

لقب کے ساتھ میں نے اگر کسی جگہہ لکھا گیا گناہ کیا ہر چند کہ تحریرات
مذکورۂ بالا سے خود ہی معلوم ہوتا ہے کہ حضور والا کو اسلام سے
کیا اختلاف شدید ہے تمام اصول و فروع میں آپ کو گفتگو ہے
مگر جسقدر تصریح تحریرات شریف سے جو مستنبط ہوتے ہین اونکی
تفصیل یہہ ہے الی قولہ مخفی نہ ہے کہ تحریرات و تالیفات والاسے
جو عقائد جناب کے ہین بیان کرنا سمجھتا ہون **عقیدۂ اول** وجود
اصلی مادہ عالم کا ازلی و ابدی و ناقابل فنا و لازم ذات باری تعالے
و عین ذات باری ہے وہ بہی ایک صفت ہے ذات کی اور صفات
عین و ذات عین صفات ہے لامحال تقدم ذات باری کا مادہ وجود
عالم پر نہین ہے جیسا کہ ذات کو دیگر صفات پر تقدم نہین ہے اصلی
عالم پر بہی نہین ہے گو تشخیصات کا تبدل ظہور مین آوے مگر اصلی وجود
ناقابل فنا عالم کا عین ذات ہے پس ذات باری تعالے خالق مادہ
اصلی عالم نہین ہوسکتی نہ اوسکے فنا کرنے پر قادر ہے کیونکہ کوئی ملزوم
اپنے لازم کی دفع کرنے پر یا کوئی ہستی اپنے وجود کے معدوم کرنے
کے قدرت نہین رکہتی الخ **عقیدۂ دوم** ذات باری علت تامہ وجود
ہر شے کے نہین ہے بلکہ علت ہی ایک معلول اول کی علت ہی باقی
جسقدر معلول ہوتے جاوینگے وہ اپنی اپنی علت سے قائم ہونگے

یا یون کہو کہ علت العلل و علت ثانیہ مالکر ہر معلول کی علت قائم ہوتی
لامحالہ ذات باری ہر شے کی علت ناقصہ ٹہری نہ تامہ پس خالق کل
شے کہنا ذات باری تعالے کو حقیقت مین غلط ہوجائیگا گو مجازا صحیح
ٹہرے الخ **عقیدہ سوم** اصلی وجود مادہ عالم جب ناقابل فنا ہے
اور وہ عین ذات باری ہے تو قیامت کے دن فنا ہوجانا اوسکا
ممتنع بالذات ہوگا و کل من علیہا فان صحیح نہ ٹہرے گا الخ **عقیدہ
چہارم** اصلی مادہ وجود عالم کا صلاحیت و قابلیت تشخیصات و تغیرات
کے رکہتا ہے ورنہ ظہور مین آنا اجسام مفقودات کا متعذر ہوجاتے
کیونکہ مادی ہونا عالم کا قابل انکار کے نہین ہے لامحالہ ذات باری تعالی
مادی ہے یا یون کہو کہ وہ مادی و غیر مادہ سے مرکب ہے یا محل
مادہ کا ہے الخ **عقیدہ پنجم** ذات باری تعالی عین صفات ہے
اور صفات عین ذات ٹہرین اور مفہوم ذات واحد کا قابل تعدد نہین
ہوگا پس مفہوم صفات کا ہے متحد و غیرہ متعدد ہوگا پس یہ کہنا
غلط ٹہریگا کہ مفہوم ذات و صفات کا باہم متغیر و مغایر ہے اور اسصورت
مین حقیقت علم و قدرت وغیرہ متحد الحقیقت ہونگے الخ **عقیدہ ششم**
ذات باری تعالے پابند قانون فطرت یعنی نیچر کے ہے جو واسطے
مقرر کردیا ہے اوسکے توڑنے یا تبدیل و تغیر کرنے پر آپ اوسکو

اختیار نہین ہے بلکہ ممتنع بالغیر ہو گیا ہے الخ عقیدۂ ہفتم
دوسرا علۃ العلل کسی دوسرے عالم کا ممتنع عقلی نہین ہے گو ہمکو
اوسکا وجود نظر نہ آنے سے یقین کا مرتبہ حاصل نہو سکے مگر تو بھی
شبہۂ وجود دوسرے علۃ العلل کا زائل نہین ہوسکتا الخ عقیدۂ
ہشتم سوا عقل کے کوئی رہنما نہین ہے اور حسن و قبح
تمام اشیا کا احکام عقلی ہے نہ شرعی لہذا باوجود قانون قدرت
کے یعنے نیچر کی بعثت انبیا کی ضرورت نہین ہے کیونکہ انبیا
صرف نیچر کے حالات بیان کرنے والے ہین خود کوئی چیز نہین
لاتے ہین نہ خلاف نیچر کے تعلیم کرتے ہین غایۃ الامر یہ
کہسکتے ہین کہ انبیا علیہم السلام نیچرلسٹ فلاسفہ سے کچھ زیادہ قانون
فطرت سمجھے ہونگے مگر پھر بھی اوسوقت خاص ہین جسمین وہ مبعوث
ہوے تھے نہ اسوقت ہین کہ زمانہ ترقی علوم کا ہے اور لاکھون
نیچرلسٹ موجود ہین اور وہ خود پیغمبر ہین جو لندن مین اڈیسن و
اسٹیل تھے اور اسصورت مین ختم ہونا نبوت کا نبی آخر الزمان
پر صحیح نہ ہوگا الخ عقیدۂ نہم قانون فطرت یعنے نیچر کے خلاف
کوئی امر ظہور مین آنا ممکن نہین ہے لہذا معجزات انبیا پر یقین لانا
صحیح نہوگا کیونکہ قانون فطرت مقتضی اس امر کا نہین ہے کہ سوی

لی لکڑی سانپ بنجاوے اور آسمان سے علاوہ معمولات کی
وہ چیزین برسین جنکا ذکر کتب آسمانی ہین ہے اور دریاے نیل لکڑی
کے مارنے سے دو حصہ علیحدہ ہوکر ایک قوم کے واسطے
خشک ہوجاوے اور دوسری قوم کے واسطے پھر دریا بنجاوے
اور من وسلوی نازل ہو اور ابراہیم کے واسطے آگ مین برودت موجود
ہوجاوے اور پتھر مین سے ناقہ پیدا ہو اور ہوا و پہاڑ وطیور
وغیرہ ذی عقل کیطرح نبی کی تسخیر مین آجاوین اور جن وشیاطین جنکا وجود فی الخارج
نہین ہے قواے جسمانی انسانی ہین اور فرشتے بھی انسان کی
صورت بناکے ابنیاکے پاس حاضر ہون یا حضرت مریم کے
پاس حاضر ہو اور بغیر طریقہ نیچر کے حضرت مریم حاملہ ہوجاوین اور
ایک دن کا بچہ پیدا ہوتے ہی انسان کامل العقل کی طرح باتین کرے
بلکہ نبوت کا دعوی کرے اور مٹی کی چڑیان بنا کر روح پہونکے اور
وہ اچہے خاصے طیور ہوجاوین اور مردہ جی اوٹھے اور آفتاب ایک
نبی کی دعا سے ٹھرا رہے اور تھوڑا سا کہانا بہت سے آدمیون
کو سیر کرے اور سیرادتنے کا اوتنا بنا رہے اور ایک مشت خاک
سے کفار محاربین کو شکست حاصل ہو اور پیشین گوئی کرسکے
وغیر ذالک من المعجزات جونکہ یہ باتین قانون فطرت کے توڑنیوالے

ہین اور اونکا وجود و وقوع ناممکن ہے لہذا نہ تو وہ معجزات صحیح ہین نہ اونکے خبر جس کتاب آسمانی ہین ہے نہ وہ صحیح ہے کیونکہ خدا کا قول اوسکے فعل کے موافق ہونا چاہیے الخ اب اسکے بعد مولانا صاحب نے بطور جواب کے صفحہ ۳۲ اوسی رسالہ ہین کل عقائد آپکے جو ۳۸ ہین تحریر کرکے فرماتے ہین آپکو شرم لگتے ہین جسکو آپ اتہام بتلاتے ہین **قولہ** یعنے جب یہہ عقائد آپکے ظاہر ہوگئے تو اب قرآن مجید کی جزم و یقین کا حصول دالا کیو اسطے کیا موقع باقی ہے جسقدر عبارات ابطالی اجماع امت و اتباع جمہور و ابطال صحت احادیث و اصول و فقہ وغیرہ دینیات کے باب ہین آپنے لکھی ہین اور آزادی رای کا آرٹکل ہی تحریر فرمایا ہے جو مسلمات یقینیات ہین مانع انکار کا نہین ہے سبکو پیش نظر رکھکے مہربانی فرماکے تمام الفاظ قرآنی کا طریقہ بتادیجیے ورنہ صاف فرما دیجیے کہ حدیث سے انکار کرنا باوجود صحت قرآن شریف کے مسلمانون کو کلیتًا ہمارے طرف سے بد اعتقاد نہین کرتا تہا لہذا بالفعل قرآن کی صحت کا اقرار نظاہر مناسب سمجہا گیا ہے ورنہ جو فلسفہ مزاج ہماری اصلی غرض سے واقف ہین وہ بخوبی جانتے ہین کہ ہمارا اصول مقررہ کیا ہے اور اوس سے صحت کلام اللہ خود ہی نہ مانین گے خصوصًا جبکہ ہمنے

قاعدہ کلیہ مقرر کردیا ہے کہ علوم جدیدہ و نیچر کے خلاف جو قول ہو
نہ وہ خدا کا کلام ہے نہ رسول کا اور بالبداہت قرآن شریف مین معجزات
انبیا و نزول اشیاء غیر معمول خلاف نیچر کا بطور عذاب کے آسمان
سے مذکور ہے وہ نیچرل تہالجی کے بالکل خلاف ہے اور سات
آسمان قابل انشقاق و انفطار و گردش و عدم وجود اور تمام کیفیت موجود
اور اونکے مذکور ہے جو پیغمبران یورپ مستر ایڈلیسن و اسٹیل وغیرہ کے
خلاف ہے اور خالق کل شی کا دعوی اوس علۃ العلل کا بیان ہوا ہے
جو صرف ایک معلول اول مادہ وجود عالم کے علت ہو سکتا ہے اور
قیامت کے روز ٹوٹ جانا تمام انتظام نیچریہ کا بیان ہوا ہے
اور ایسے اشیا کے ایمان لانے کی تاکید ہے جسکا وجود فی الخارج
محسوس نہین ہے مثل صراط و میزان و جنت و نار و حور و قصور وغیرہ
اور استرقاق مین احکام نازل ہوئی ہین و قصۂ آدم و ابلیس کا ایسا
بیان ہے کہ سوای تاویلات سے اہل و اہیہ خلاف نیچر کے واقع
ہے تو قول و فعل کے عدم مطابقت لازم آتی ہے ور وہ کلام الٰہی
کسی نیچر کے نہین ہو سکتا باقی رہا یہ امر کہ آپ زبردستی مسائل فلسفہ منطقیہ
ملا کر تاویل کرتے ہین اور استرقاق مین دلیل منطقی قائم کی گئی ہے اور
بحث ابلیس مین قوای انسانی کا قصہ بیلایا گیا ہے اور افلاک مین تاویل

تجنیغ کرکے بغیر معارف حقیقی کے معنی معدوم کیے جاتے ہیں
جسقدر ذیعلم ہیں یا عقل و انصاف سے دیکھنے والے ہیں وہ
خرافات ہونا ایسے تاویلات کا آپ سمجھ لینگے اور جب اس اصول
کو دل مین جما لیا جائیگا کہ ہان اگر وہ تاویلات صحیح نہ ٹھہرین تو قرآن کلام الٰہی
نہ رہے تو وہ لوگ صاف کہدینگے کہ آپکی اصل غرض اور کچھ نہین ہے
سوا اسکے کہ پہلے تو معقولات غیر مذہبون کے صحیح مان لیے
جاوین اور یہ اقرار کیا جاوے کہ اگر وجود اس اغراض کا مذہب اسلام
اور قرآن مین پایا جاوے تو مذہب باطل ہے اور قرآن کلام اللہ
نہ رہیگا بعدہ ایسی تاویلات واہیات بیان کیے جاوین جس سے
مسلمان جاہل تو آپکو حامی اسلام سمجھین اور معترضین و عقلا ہنستے ہنستے
لوٹ لوٹ جاوین اور دو حرف مین اوس تاویلات کو باطل کر دکھاوینگے
اسکے بعد تو آپکو بطلان مذہب اسلام و کتاب اللہ کے سوا کچھ
چارہ نہ رہیگا حالانکہ آپ کو یون کہنا چاہیے تہا کہ جو کچھ قرآن شریف مین
ہے وہ قطعًا و یقینًا کلام الٰہی اور واقعی ہے اگر فلاسفہ کا کوئی قول
اوسکے خلاف ہے تو غالبًا فلاسفہ مذکورین کے تحقیق غلط ہے اور
اونکو دہوکا ہوا ہے جیسا کہ بعضیے تجربات سے ثابت ہوتا رہا ہے
کہ ایک زمانہ مین فلاسفہ نے کوئی بات مسلمات مین ٹھہرائی ہے

بعدہ وہ سب باطل قرار پائی ہے تو مقابلہ قرآن شریف کے
اقوال عباد کا اعتبار کلی کر لینا اور کلام الٰہی کو یا تو جھوٹا سمجھنا یا واہیات
تاویلین کرنی کیا ضرورت ہین برعکس اسکے پہلے اپنا یقین کامل
اہل یورپ پر جماتے ہین اوسکے بعد جو قرآن شریف مین معنی پہناتے
ہین اور کتاب اللہ ہر زمانہ کے فلاسفہ کی رائے سے تابع بنلاتے
ہین ورنہ صاف ارشاد ہوتا ہے کہ قرآن شریف باطل ہوگا وجہ اس
سارے فساد عقیدہ کی یہ ہوئی ہے کہ دلمین یہ بات جم گئی ہے
کہ حکماء یورپ جو کچھ فرماتے ہین وہ سب صحیح اور ناقابل ابطال ہے
پس جب دیکھا کہ حدیث نبوی یا اصول فقہ یا مسائل فقیہ یا اقوال علماء
دین اوسکے خلاف ہین تو قطعاً یہ امر طے کر لیا گیا کہ انہین سے کسکو
مت مانو باقی رہا قرآن شریف پھر پارے کے معنی پہنائے جاو اور
آم کو املی بتائے جاؤ کچھ نہ کچھ کہے جاؤ صاف انکار کرنے سے انقطاع
کلی مذہب اسلام سے ثابت ہو جائیگا اور پھر کوئی ہمارے مذہب جدید
وملت نیچریہ مین داخل نہوگا جو حال نیچرل است مساحبون کا ہے کہ کوئی
مسلمان کان لگا کر سنتا ہی نہین ہے وہی حال ہمارے مقولات
کا ہو جائیگا میرے نزدیک اسکے سوا اور کوئی بات نہین ہے حمایت
اسلام اور خیرخواہی قومی کا محض دعوی ہے ورنہ انقلاب و استیصال

دین اسلام و ترویج ملت جدیدہ کے سوا اور کچھ مد نظر نہین ہے
اب عقلاے اہل اسلام کو غور کرنا چاہیئے کہ بالفرض حضور والا طریق
تحصیل معاش دنیوی تو سکھاتے ہین مگر آخرت مین تو مستحق جہنم
بناتے ہین پہر کیا خیر خواہی قومی ہے اس سے تو وہی لوگ بہتر
ہین جو صاف و صریح مذہب اسلام کے مخالف ہین کیونکہ اونکے دہوکے
مین کوئی نہین آتا مگر یہان سخت مغالطہ درپیش ہے کہ تمام اصول
و فروع مذہب اسلام کا استیصال کر رہے ہین اور دعوی یہ ہے
کہ ہم تو حامی اسلام ہین لا مذہبونکے اعتراضات کو قبول کرکے
انکار کرتے چلے جاتے ہین کہ دین اسلام مین وہ بات نہین جسپر
بناے اعتراض ہے ہان اگر وہ بات نکل آوے تو مذہب اسلام
باطل ہے پہر جواب اعتراض کا ایسا دیتے ہین جو ہر ایک ذی شعور
سمجھتا ہے کہ محض بناوٹ ہے لامحالہ ابطال مذہب اسلام کا کس
خوبصورتی سے آپ کر رہے ہین کہ دونون طرف رضامندی ہوجاوے
یہ نہین کرتے کہ جس اصول پر کہ معترض کا اعتراض ہے اوسکو جانچین
اور سوچین کہ وہ خود ہے واہیات ہے پہر اوسکی بنا پر بمقابلہ کلام خدا
و رسول کہڑا ہونا اور اپنے ہی گہر مین آگ لگانا کیا ضرور ہے پہلے
تو معترض اپنے اعتقادی مسئلونکو بدیہی اور یقینی کر دکہاوے تب

اہل اسلام کے سامنے آوے اور تماشا یہ ہے کہ اہل اسلام کو
دہمکی کے مارے مارے ڈالتے ہین اور علوم جدیدہ کے برخلاف
مسلمات اہل اسلام کے ہے اور علماء اسلام جواب دینے
مین عاجز ہین حالانکہ مین یقین سے کہتا ہون کہ کوئی مسئلہ
علوم جدیدہ کا جو مذہبی اور قطعی ہو ایسا نہین ہے کہ جسکے
خلاف قرآن شریف مین ہو اور جو فلاسفہ جدیدہ قرآن شریف کے
خلاف بیان کرتے ہین وہ اسی قسم کے مسائل ہین جنمین محض اٹکل
اور قیاس ناقص دوڑاتے ہین بدیہی اور قطعی نہین کر دکہاتے ہین
اور پہر اپنے تعصب و غرور سے جسکا قول پاتے ہین اوسپر ہنستے
ہین مگر ہمارے جناب مخاطب وہ نہین کو یقینیات مین سمجہ رہے ہین
لہذا مجکو ضرور ہوا کہ مین یہہ سوال کرون کہ بسم اللہ علوم جدیدہ کا جو مسئلہ
آپکے علم و یقین کے نزدیک قطعی ہو اوسکو آپ خدا کو حاضر و ناظر
جان کے پیش کرین او ثابت کرتے جاوین اور ہماری کتاب
و سنت و اجماع امت سے مخالفت اوسکی دکہاتی جاوین اور ہمسے
ہر ایک کا جواب شافی و کافی عقلی و نقلی و بدیہی لیتے جاوین طعن و
تشنیع و دہوکے بازی سے تو اہل اسلام ڈرتے نہین پس فلاسفہ
قدیمہ و جدیدہ کی طرف سے آپ خم ٹہونک کے میدان مین آوین

اور خلاف بات اہل اسلام کو بدیہی و خلاف عقل اہل تمیز و کہا تے جاوین
ورنہ اس کہنے سے کیا ہوتا ہے **قولہ** کہ اندیس اور اسٹیل کے کچہ
ضرورت نہین ہے مقدس لوتہر کی ضرورت ہے الخ **اقول** یہہ تو
مولانا صاحب جزاک اللہ وسلمہ اللہ نے آپکو آپ سے باتہون لیا ہے
آپکی فلسفیت کو خوب تہہ و بالا کیا ہے مگر اب مین یہہ کہتا ہون کہ یہہ
جو چند عقیدے آپنے تراش کے نسبت ذات باری تبارک و تعالیٰ شانہ
کی بڑی قابلیت منطقی کو بگہارا ہے اور ذات باری کو علت اول اور علۃ العلل
بنایا ہے اس سے کیا ہوتا ہے یہہ تو آپکے مقتدای فلسفہ بہت
کچہ جہک مار گئے ہین آخر کو انہین بہی ہمارے علماء سعادت شعار
سے ہار گئے ہین بلکہ ریزہ ریزہ کر گئے ہین پہلے تو ہمسے اسکا
خلاصہ سن لیجیے **قولہ** حکماء فلسفہ یونان مین دو قسم کے تہے ایک
مشائین اور دوسرے اشراقین مشائین کا تو یہہ مقولہ تہا کہ پہلے
عقل اول ہوئی اوس سے عقل ثانی اوس سے عقل ثالث اسیطرح
عقول عشرہ قرار دیکر کل کائنات کا ثبوت بتاتے تہے اور
ہمارے علماء اسلام نے بعد دلائل بسیار کے یہہ جواب دیا تہا
کہ اگر تمہارا قول صحیح ہے تو ہم یہہ کہتے ہین کہ جسے تم عقل اول کہتے ہو اوسکو
ہم خدا کہتے ہین فقط محاورہ کا فرق ہے لیکن جنس ایک ہی ٹہری

حاشیہ: (margin handwritten note, largely illegible) [illegible]

مثلاً اثنا یہ چون یسان جنس واحد ہے مگر لہجہ و زبان کا فرق ہے
اور اشراقین کا شاید یہ بیان تھا کہ خدا نے سب کچھ بنایا اور وہ
ایک بڑا خدا حکیم ہے مگر اب اسکو کچھ دخل نہین ہے ہم فاعل مختار
ہین الخ **اقول** سو یہ بالکل خلاف عقل ظاہر ہے کبھی ہے یقین ہے
کہ اسکو آپ بھی نہ مانین گے اب رہے آپکے مقتدا نیچرل است
تھا لجی یہ فیسا غورس ہین انکا یہ مقولہ چلا آتا ہے **قولہ** کہ یہ عالم قدیم
ہے اسکا کوئی بانی نہین ہے فقط اسمین ایک مادہ شخصی ہے
اوس سے ہر ایک وقت ہر شے کا نمو و عدم ہوتا چلا آتا ہے الخ
اقول سو اسکو ہم لوگ اور سب اہل دانش و عقل مالیخولیا اور جہل مرکب
خیال کرتے ہین اسواسطے کہ فعل بغیر فاعل کے سرزد نہین ہوسکتا
اسکی نظیر یہہ ہے کہ مثلاً قلم دوات کاغذ ہم سب موجود کردین مگر
جب تک کہ کوئی فاعل یا کاتب نہ قرار دیا جاوے ایک حرف کاغذ
پر نہ برآمد ہوگا یا یون سمجھو کہ گھڑی آپکے جیب مین ہے اور اوسکو
آپکے فلسفہ نیچرل است جدیدہ صاحبون نے موافق گردش فلکی کے
گھنٹے اور منٹ اور پل خوب جانچ کے بنایا ہے والا چار پہر کے
یا ہفتہ کے بعد اگر نہ کوئی چاوے تو جس منٹ پر کہ سوئی جا ٹھہرے گی
ہزار برس تک نہ تجاوز کریگی تو اب ثابت ہوا کہ کوئی اسکا کو کنجی دینے والا ہے

اسیطرح فرض کرو کہ یہ عالم ایک بڑا گھر ہے اور حکیم مطلق نے اسکو
اپنی حکمت بالغہ سے ایک ترکیب دیکر ایسا بنا دیا ہے کہ وہ موافق
اوسکی خواہش کے دائم اور قائم ہے اور یہہ دیکہو موافق تشخیص حکما
کے یہی ہمارا قول صادق آتا ہے کیا معنے کہ حکما کا اسپر اتفاق
ہے کہ اگر سورج نہ نکلے تو کوئی پہل شجار مین پختہ نہو سب خام رہین
اور اگر ماہتاب نہ طلوع ہو تو کسی پہل مین شیرینی نہ آوے اسی طرح
انتظام عالم سات ستارون اور گردش فلکی سے متعلق ہے
لہذا عدم ذات باری تعالے شانہ کسی طرح سمجھ مین نہین آتا ہے
اب آپکے منطقی قواعد پر مین آتا ہون بعونہ تعالی آپ کو سناتا ہون
نیچا دکہاتا ہون اقول پہلے جاننا چاہیے کہ مفہوم شے تین
سے خالی نہین یا عدم اوسکو بہ نفسہ اولی ہوگا و جانب وجود
مغلوب اور ظاہر ہے کہ ترازو کے دو پلے جبکہ برابر وزن ہون
جہک نہین سکتے اور مغلوب بدرجہ اولی نہین جہک سکتا پس جانب
مرجوح ہرگز نہ ہو سکے گی ایسے چیز بالضرور محال ہے جیسے وجود
و عدم بلکہ اجتماع نقیضین یا وجود اسکو بنفسہ اولی ہوگا پس عدم اسکو
مغلوب و محال ہوگا ورنہ ترجیح المرجوح ممکن ہو سکے اوسکا وجود واجب
ہوگا یا اپنی ذات مین نہ وجود اولے ہوگا نہ عدم بلکہ تابع اپنے علت کا

ہوگا اگر علت وجود ہو ثابت ورنہ غیر ثابت اسکو ممکن کہتے ہین
اور یہ بھی کوئی شق نہین اور ظاہر ہے کہ جیسے زید عمرو سے
معنے انسانیت ہم سمجھتے ہین ویسے زید و دیوار سے نہین
سمجھتے پس جبکہ نفس الامر مین قبل ہمارے فہم کے ایک علاقہ
کوچھولۃ الکنہ ہی ہو تا ہین زید و عمرو مشترک نہین کیسے ہم معنی
انسانیت واحد متعدد کو من حیث ہو متعدد سے سمجہ سکتے ہین
اور زید و دیوار سے نہین سمجھتے پس بالضرور ایک علاقہ
ہو امشترک اوسی سے انسانیت کو ہم انتزاع کرتے ہین اور
وہ مطلق ہے اشتراک و امتیاز کی قید سے کہ بنظر اشتراک مشترک
و بوجہ خصوصیت ممتاز بنفسہ کیونکہ مقید کہتے ہین جو بوجہ خاص اوسی
قید کے ساتھہ ہو جس قید سے لیا گیا ہے اور مطلق کے
دو معنی ہین ایک یہ کہ اوسمین اعتبار عدم قید کا کرین یہ بھی مقید بعدم
قید سے ہو گیا گو لحاظ مین ہی سہی دوسرے جسمین نہ اعتبار
قید ہو نہ عدم اعتبار قید پس اس معنی سے مطلق کی صفت یہ ہے
کہ وہ بنفسہ موجود ہو سکتا ہے اور اوس سے طرح طرح کی اعتبارات
واقعیہ و اختراعیہ و خصوصیات منتزع ہو سکتے ہون کیونکہ انضمام
غیر ثابت ہین متصور نہین اور بعد ثبوت کے انتزاع خصوصیت کا

منشا ئیں واضح ہوا کہ عقل جزوی کے نزدیک ثبوت و وجود در اصل مطلق کو ہے متصور عموميت و خصوصیت دو اسکی وصف اعتباری ہو واقعی لیکن اکثر مقلدین دی مقراطیس یوریی اس مطلب کو نہیں سمجھتے اس سبب سے کلی طبعی کے وجود کے منکر ہین الحاصل جیسے زید و عمرو سے انسانیت کے سمجھنے سے معنی انسان فی الواقع مشترک ویسے ہی انسان و جمیع حیوانات سے حیوانیت کے انتزاع سے معنے حیوان فی الواقع مشترک ویسے حیوانات و اشجار و گیاہ ہین معنے جسم بڑہنے والے کے مشترک ویسے جسم نباتی وغیرہ اجسام ہین جو بظاہر ذوی حس دریافت نہیں ہوتے جسم مطلق مشترک و جسم و روح و ملائکہ ہین معنی جوہریت و جوہر عرض ہین معنے ممکن و واجب و ممکن سے وجود بمعنی بودن مصدری منتزع ہے پس اگر ممکن کے لیے وجود حقیقی ہو تو اسکے لیے دوسرا مقید محتاج اپنے مطلق کا ہوتا ہے کہ اگر مطلق ہے نہیں کیونکر مقید ہو سکے اور محتاج ہونا واجب کا بالبداہت باطل ہے یا یہ صورت ہو کہ وجود حقیقی وہی ہے اثبت الوجود و شیونات اوسکے وہ ممکن موجود تو در اصل نہیں لیکن باعتبار منشا کے ثبوت اونکو ہی اور با انتزاع وجود مصدری خود اوس سے

تو نہین کاولاو بالذات اوس سے منتزع ہو لیکن وجود حقیقی ذو آب
سے بالذات ہو وبالطبع شیونات سے ہووی مدعا ہے
اسی مقام سے وجود واجب ثابت کیونکہ ہر خصوصیت محتاج
ہے اپنی ذات مین ثبوت وعدم ثبوت اونکو بنظر ذات
بالمساوی پس کل اپنے ثبوت مین محتاج واجب اور اسی مقام
سے وحدت الوجود ثابت اور توحید باہر کیونکہ اگر دو واجب
الوجود ہون محتاج مطلق وجود کے ہون پس بالضرور سارا
جہان اپنے خصوص ثبوت واعتبار مین محتاج وجود مطلق ہوا
دوسری دلیل اسپر کہ ممکن موجود اصلی نہین یہ ہے کہ وجود حقیقی
ممکن مین ممکن کا منشا ہو یا عین حقیقت ہو منضم یا منتزع اگر عین
حقیقت ہو پس وجود اوسکی ذات ٹہری پس بالضرور وہی او
اولی بالوجود واجب ہے اور انضمام اور انتزاع بالبداہت
فرع ہین ثبوت منضم الیہ ومنتزع عنہ کے پس بالضرور ممکن اعتبارات
واقعیہ وجود واجب نبقہ ہی سے ٹہرا اور وجود حقیقی اوسکا منشا
پس اسی مقام سے حصر ظاہر وباطن فاینما تولوا فثم وجہ اللہ
ولیس کمثلہ شئی واللہ علی کل شئی قدیر ثابت اقول اب جناب
سید البہتان صاحب کی خدمت مین یہ عرض ہے بے غرض ہے

کہ آپ کو اگر علم منطق فلسفہ نصاری مین دخل ہے تو کوئی قاعدہ
قانون قدرت نیچر پہ ہماری تقریر کی رد مین لکھ کے اپنے اخبار
خانہ نسازمین جسکو لوگ تخریب الاخلاق مشہور کرتے ہین چھاپ کر
مشتہر کیجیے یا فقط علماء اسلام ذوی الاحترام کی شان مین آپنے
اتہام لگانے کو وعدہ کر آئے ہین آپ تو یادریان حال سے
بھی کچہ ناقص العقل معلوم ہوتے ہین اور یہ جو آپنے تقریر دافع
البہتان مین تحریر فرمایا ہے **قولہ** کہ ایجاد شریعت مخاطب یعنے
میرے نزدیک منوز ہے لعنۃ اللہ علی قائلہ و علی معتقدہ الخ
اقول اب فرمائیے کہ قول سید الحاج صاحب کا حسب تشخیص ہمارے
آپ پر صادق ہوگیا تو یہ لعن بھی آپ ہی پر آگری مولوی عبد العزیز
صاحب رحمہ اللہ اپنے کتاب تحفہ مین تحریر فرماتے ہین **قولہ**
کہ جو کوئی کسی پر لعن کرتا ہے تو وہ لعن آسمان پر جاتی ہے اگر
جسپر لعن کی گئی ہے وہ مستحق اوس لعن کا ہے تو اوسپر آتی
ہے ورنہ لعن کرنے والے پر واپس ہوتی ہے الخ بس معلوم
ہوا کہ یہ جو آپ پر ہر چہار جانب سے لعن کی بوچھار ہے یہ
آپ ہی کی لعن ہے جو درگاہ باری سے واپس ہو کر آسمان
سے برس رہی ہے شاید اس وجہ سے آپنے آسمان کے

وجود کا انکار کیا ہے جسکا ثبوت جناب مولانا محمد علی صاحب
تحصیلدار بلاری ضلع مرادآباد نے خوب دیا ہے پرچہ اخبار
نورالآفاق دیکھیے مگر استرداد سن سے شاید آپکو خبر نہین ہے
اب مین اطلاع دونگا یہہ آپنے تمامی پرا سے تقریر کی نسبت سید الحاج
صاحب کے یہہ بھی تحریر فرمایا ہے قولہ کہ جناب سید الحاج
صاحب نے کیون ایسی سخت اور محض غلط بہتان محبیر کیے ہین بگز ظاہر
دو سبب اسکے معلوم ہوتے ہین اول صرف اس خوشی خیالی کا
حاصل کرنا تاکہ لوگ کہین جناب سید الحاج کو کہ واہ کیا مسلمان ہین
حضرت مسلمان عالم ایسے ہی ہوتے ہین جب بدیا ون مین تشریف
لیجاتے ہونگے تو دو چار مسلمان محلہ کے آدمی آپکو کہتے ہونگے
کہ واہ کیا لکھا ہے اور جناب سید الحاج خوش ہوتے ہونگے
و دیگر ہیچ دوسرا سبب یہ ہے کہ جناب سید الحاج نے جب یہہ
رسالہ لکھا ہے اوسی زمانہ مین حج کو تشریف لیجانے والے
تھے انہون نے خیال کیا ہوگا کہ لاؤ حج کو تو جاتے ہی ہین جتنے
گناہ ہین سب کر لین حج کے بعد توبہ سے پاک ہو ہی جاوینگے
جیسے کہ بعض آدمی جب مسہل لیتے ہین تو خوب بد پرہیزی کرتے
ہین اور سمجھتے ہین کہ سب نکل جاویگا مگر سید الحاج کو معلوم ہوگا کہ

حج اور زیارتین جو بشارتین اونکو ملی ہون ہی ہون ور جو خطاب اونکو ملا ہو
ملا ہو جسکا تذکرہ آپ وزرات فرمایا کرتے ہین اور حج سے اونکے
گناہ معاف ہو گئے ہون اور آپ شبلی اور جنید کے مرتبہ پر پہونچ
گئے ہون بلکہ اس سے بھی زیادہ مگر حق العباد کبھی نہ حج سے
بخشے جاتے ہین اور نہ کسی بشارت سے بس اب آپنے
جو اتہام مجہپر کیے ہین جبتک ہین نہ بخشون نہ معاف ہونگے
بس مقتضائے ایمانداری یہ ہے کہ اب آپ در احمد کا حرام باندہے
اور گناہون کی معافی چاہیے ورنہ روز جزا کو آپکو اپنی ان کرتونکا
مزا معلوم ہو جائیگا واللہ یہدی من یشاء علی صراط مستقیم الخ راقم
سید احمد **جواب** پہلے قول کا آپکے تو یہ جواب ہے کہ وہ
بیان آپکا سراسر خراب ہے اسواسطیکہ یہہ مافی الضمیر آپکا معلوم
ہوتا ہے کہ آپ جب لندن تشریف لے گئے ہین اور وہان
آپ ایمان سرشتہ نیچریہ پر لائے ہین اور ٹین چاب خنزیری میز
پر بیٹہکے خوب مزے لیکر کہائی ہین بقول آپکے خوب
مزے اوڑائے ہین تو اب آپ سمجہے ہونگے کہ خدا کے
یہان حصہ پانا معلوم لاؤ اور ونکو بھی اپنا شریک کرلین کہ وہان
مصاحب ہم جنس ضرور ہے چنانچہ حواری آپکی قریب ۱۲ اکے

پہونچ بھی چکے ہین اور یقین ہے کہ اہل لندن سے بھی کچھ وعدہ
وعید درمیان مین آئے ہونگے کہ منادی پادریان سے تو کچھ
کام نہ نکلا اب جناب سید البہتان صاحب کچھ کام بنا ئین گے
بقول شخصے گہر کا بھیدی لنکا ڈہا ئین گے انعام پائین گے
سو بہتر ہے مگر ہان اتنا ہوتا ہوگا کہ حواریان کمیٹی جو کہ بہتر مزاج ہین
وہ فرماتے ہونگے ہان مین ہان ملاتے ہونگے کہ واہ سید
صاحب کیا بات ہے روٹی کمانے کی خوب گہات ہے
اگر آپکی حیات بخیر ہے تو عنقریب سب ایک دین شتر بے مہار
ہوئے جاتے ہین ہندو مسلمان کوئی دن مین ایک ہی تہالی
مین کہاتے ہین ادہر ہندوؤن مین برہما سماج کی دہوم ہے
ادہر آپ کی ذات سے مذہب نیچریہ علی العموم ہے یہ کیسے
آپ خوب مزے مین آتے ہونگے بغلین بجاتے ہونگے
میان عزازیل کو بھی شرماتے ہونگے کہ اونکو بھی یہ نہ سوجھی تہی
جواب ۱۲۹۲ ہجری مین آپکو سوجھی حقیقت مین یہ قول آپ پر
صادق آتا ہے بیت زبان زبان سے لڑے اور دہان تک
سے اڑے ہے جو حکم ہوئے تو بندہ فرشتے خان سے لڑے
اب دوسری بات کا جواب یہ ہے لیفٹے آپنے جو فرمایا قولہ

کہ حج اور زیارات سے جو جو بشارتین انکو ملی ہون ملی ہون اور وہ
شبلی اور جنید کے مرتبہ کو پہونچ گئے ہون الخ **اقول** یہہ بات
آپکی نسبت حاجی الحرمین شریفین نہایت صحیح معلوم ہوتی ہے
اکثر لوگون سے سنا گیا ہے کہ جناب حاجی صاحب کو بشارت ہوئی
ہے کہ تم ہندوستان مین جاکر سرشتۂ الحاد ایک شخص لندن سے
لیکر آیا ہے اور ہماری امت کو گمراہ کر رہا ہے اوسکا تدارک کرو اور
ہمارے وکیل کی کمک مین مشغول رہو حج سے زیادہ ثواب پاؤگے
جنت مین حورون سے مزے اڑاؤگے شبلی اور جنید کے
ہمنشینی پاؤگے اور یہ جو آپنے فرمایا **قولہ** کہ حق العباد نہین معاف
ہوتا دز احمد کا احرام باندہو ورنہ ان کرتوتونکا مزہ پاؤگے **اقول** اسکا
جواب یہ ہے کہ اب آپ سزاے اعمال کو پہونچ گئے اب مناسب
یہ ہے کہ توبۂ نصوح کرکے خداوند امراہ علی بخش کہتے ہوے
جناب حاجی الحرمین شریفین کے در اقدس پر چلو اور جناب سید امداد علی
صاحب کو ہمراہ لیکر حاضر ہوجیے اور عذر گناہان ماتقدم فرمائیے ورنہ
بقول آپکے یوم جزا کو آپکو اپنے ان کرتوتونکا مزا معلوم ہوجائیگا پھر پچتاؤگے
سزا پاؤگے آیندہ آپکو اختیار ہے مصرعہ بر رسولان بلاغ باشد و بس
بس ۱۲ الخ اب مین پرچۂ دومی آپکے تہذیب الاخلاق موجد نفاق

مطبوعہ ۱۵ ربیع الثانی ۱۳۱۵ ہجری جلد ۵ نمبر ۵ پر آتا ہوں جسمین آپنی
تفسیر السموات لکہا ہے اسمین بہی آپنے بہت کچہ تحریر فرمایا ہے موافق
قاعدہ یونانیون کے ایک دائرہ بنایا ہے پہر تحریر کیا ہے
کہ یونانیون نے سات آسمان سات ستارون کے لیے قرار
دیے ہین وہ بالکل غلط ہو گئے اور علماء اسلام نے جو لفظ سبع
سموات کی تفسیر مین وہی یونانیون حکیمون کے سات آسمان
سمجہے تہے یقینی ان علماء نے غلطی کی ہے کیونکہ کلام الٰہی کبہو
خلاف واقع کے نہین ہو سکتا بس اس سے ثابت ہے کہ سبع
سموات سے یہ مطلب نہین ہے جو کہ علماء اسلام کی تفسیر مین ہے
اسپر آپنے نظام عالم مطابق مشاہدہ دوربین کے ایک دائرہ فلکی
بنایا ہے اوسمین ۱۴ یا ۱۵ ستارہ قائم کیے ہین اونکو
ہیئت خود صحیح سمجہا ہے اور تمامی پر اس تقریر کے لکہ دیا ہے
کہ باقی آیندہ الجواب اب مجہے آپسے یہ عرض ہے کہ یہہ
کیونکر آپکو ثابت ہوا کہ یونانیون نے سات سیارہ سات
آسمان قرار دئیے ہین وہی علماء اسلام نے بہی بموجب کلام خدا
کے قرار دیے ہین کہتا ہون کہ یونانیون مین کوئی حکیم
کیا آسمان پر گیا تہا اور دیکہہ آیا تہا فقط بات اتنی ہے کہ جب

قرآن شریف نازل ہوا تو اوس زمانہ مین حکمت یونانیونکا بڑا چرچا تھا
جس طرح سے حضرت موسے علیہ السلام کے وقت مین جادو کا
بڑا چرچا تھا اور دستور یہ رہا ہے کہ جس زمانہ مین جس بات کا کفار
کو بڑا دعوئی ہوا ہے وہی معجزہ اوسوقت کے پیغمبر کو دیا گیا ہے
پس معلوم ہوتا ہے کہ اوسوقت مین آسمانون کے باب مین اون کی
تشخیص مین اختلاف تھا لہذا اونکی تسکین کے واسطے اللہ جل شانہ
نے یہ کیفیت سما منفصلاً قرآن شریف مین جناب رسالت مآب کی نسبت
مین بیان فرمائی ہے جسکو اون حکمانے بھی اپنی عقل پر جاری فرمایا اور
تسلیم کیا اور اپنی کتب حکمت مین درج کیا نہ یہ کہ اونکی تشخیص کو علماء
اسلام نے تسلیم کیا یہ ایسی بات ہے کہ کوئی کہے کہ لندن مین
ہیمہ سوختنی نہین ہے وہان ایک پہاڑ ہے کہ اوسکا پتھر ہیمہ کا
کام دیتا ہے اور سننے والا کہے کہ یہ بات قریب قیاس نہیں
ہے یہ تمنے سید احمد خانصاحب بہادر جج بنارس سے سنا ہوگا
کیونکہ وہ لندن گئے تھے اور پھر بھی یا لنا اللہ وچشم بد دور آپنے
تحریر فرمایا ہے قولہ کیونکر خدا کا کلام خلاف واقع کے نہین ہوسکتا
الخ اقول مین کہتا ہون کہ خلاف واقع آپنے کیونکر فرمایا آپنے جو
تشخیص لکھی ہے وہ موجب قواعد فلسفہ اہل فرنگ کے ہے اوسکو

ہونے پر کیا دلیل ہے آپنے پرچہ نور الآفاق مطبوعہ ۴ شعبان سنہ ۱۲۹۲ ہجری نمبر ۱۹ جلد ۳ شاید نہین دیکھا جناب مولانا محمد علی صاحب سلمہ اللہ تحصیلدار پرگنہ بلاری ضلع مراد آباد آپکے کل اقوال قال قال نقل کر کے تحریر کرتے ہین فرماتے ہین اہل علم کو آپ پر ہنساتے ہین وہو ہذا **اقول** ہمنے سما کا ترجمہ بلندی کیا ہے اور اسکی وجہ ہے کہ اس آیہ مین کوئی محل خاص یا کوئی یونانیون والا خاص جسم مراد نہین ہے نہ ہوسکتا ہے کیونکہ کسی ایک آسمان کے سات آسمان بنائے گئے بلکہ وہ الگ الگ جداگانہ سات آسمان ہین الخ **اقول** یہہ خوب بات ہے اگر یونانیون والا آسمان نہ ہوسکے تو زمین کو آسمان ٹھہرا دیجیے اور مصداق اس مثل مشہور کے بنجائیے کہ ہربت عن المطر و وقف تحت المیزاب اور سماوات کا مجسم ہونا تو آیات قرآنی سے یہانتک ثابت ہے کہ مجبور ہوکر آخرکار آپنے بھی اوسکا اقرار کیا اور یہہ بھی ثابت ہے کہ خدا نے اونکو پیدا کیا ہے اور جو چیز کہ متشخص مخلوق ہوئی وہ بحکم ضرورت جسم خاص ہوا بس گو کہ وہ جسم خاص فلاسفہ کے ہیولی صفات پر نہو مگر اسمین تو شک نہین کہ آیہ مین سما سے ایک جسم خاص موسوم بہ سما مراد ہے اور یہی ہے مدعا ہمارا یہ تو ہم بھی نہین کہتے کہ سما ایسا مجسم ہے

جیساکہ فلاسفۂ یونان نے ٹھرایا ہے مگر ہمارا عقیدہ یہ بھی نہیں
بنے کہ مطابق تو ہم فلاسفۂ فرنگ کے خارج ہین اوسکا کچھ وجود نہیں
جیساکہ آپ اونکے تقلید سے فرماتے ہین لاوجود السموات
مجسما اور جیساکہ آپکے ایک بڑی مقلد نے اوسکے وجود
خارجی سنئے اپنے مراسلۂ مطبوعہ ۸ شعبان ۱۲۹۱ھ ہجری ہین
لکھا ہے اور یہ جو آپنے فرمایا کہ ایک آسمان کے سات
آسمان نہین بنا ہے اور پھر تصحیح اوسکی غلطنامہ مین سطر پر فرمایا
ہے کہ اونکے نزدیک آسمان کے سات آسمان الخ **اقول**
اس سے معلوم نہین ہوتا کہ مطلب کیا ہے اگر مدعا یہ ہے
کہ یونانیون کے سے آسمان ایسا نہین ہے تو ہمکو تو یونانیون
سے کچھ بحث نہین اور اسحالت مین یہ قول آپکا صرف ہکلی دلیل
ہوئی کہ یونانیون والا جسم مراد ہی مگر فقرہ اول کہ کوئی جسم مراد
نہین نے دلیل ہا اور اگر مراد یہ ہے کہ عموماً مثبتین سماکے نزدیک
ایسا نہین تو یہ آپکے مقولہ کے بھی خلاف ہے اسلیے کہ آپ
خود فرماتے ہین **قولہ** کہ جو کچھ اوشے ہمارے اوپر کیا تہا وہی
سماوات ہو گئے تو معلوم ہوا کہ سماسماوات ہو گئے بس ایک
آسمان کے سات آسمان ہو گئے علاوہ بران یہ آپکے نا واقفی

یعنی آسمان جسم نہین رہتا ۱۲ منہ

علوم عربیہ سے ہی ہمنے اوپر لکھا ہے کہ ضمیر مین ضمیر مبہم
ہے کہ اوسکی تفسیر سبع سموات ہین ہو گئے یعنے جنس
آسمان بنانیکا ارادہ کیا تو درست کر دیے سات آسمان یعنے
اوس جنس کے سات فرد جدا جدا بنا دئیے پہر سوا اسکے
خود جناب مفسر وہی دخان ہین ترجمہ شاہ عبد القادر کا استحسان
بیان کر کے یہ فرماتے ہین قولہ کہ آسمان ایک تہا دہوان سا اوسکو
بانٹ کے سات کیے پہر یہان اب برخلاف اوسکے کسطرح جبر
فرماتے ہین ایک آسمان کے سات آسمان نہین بنائے گئے
پس جو وجہ آپنے آسمان سے بلندی مراد لینیکے رقم فرمائے خود
آپ ہی کے اقرار سے باطل ہو گئے سوا اسکے ہی
دخان صاف دلالت کرتا ہے اسپر کہ مراد سما سے بلندی یا
فضا نہین ہے کیونکہ یہہ کہنا بلندی دخان تہی محض بے معنی
ہے کہ بلندی اور چیز ہے اور دخان اور چیز ہے نہ پہلے کبہی بلندی دخان تہی
نہ اب ہی اور نہ وہ بلندی عین دخان تہی نہ مادہ دخان قال جب وہ فضا سے مرتفع
متعدد نشانون سے منقسم ہو چکی ہے تو اوسکے ہر ٹکڑے
پر طبقہ یا سما یا ارتفاع کا اطلاق ہو سکتا ہے الخ اقول مثلا زمین
سے جناب کی کوٹھی چہت مین جو بلندی ہے اوسمین ہمنے

سات نشان ارتفاع مین کردے تو بقول آپکے جناب مخدوم
ومکرم کے سقف خانہ ہے تک خاتمہ سبع سماوات طباقا کا
ہوگیا اور ارض وسماسب جناب کی کوٹھی ہی مین سما گئے تو جناب
کی کوٹھی بھی بموجب عقیدۂ جناب کی مصداق سبع سماوات کے
ہوگئے مگر جو لوگ کہ اوسکی چھت پر ہین وہ ساتونکے تحت الاقدام
ہی رہے اور آپکے ساتون آسمانون مین سے ایک پر بھی اولم
یروا الی السماء فوقہم صادق نہ آیا بلکہ برخلاف اوسکے ہر ایک اونمین
سے اولم یروا الی السماء تحتہم کا مصداق ہوگیا پس ظاہر ہوا کہ آپکی
مقرر کیے ہوے آسمان کسی طرح پر مصداق سما منصوصہ قرآن
نہین ہو سکتے آپکے سماوات معتقدہ کے بہ نسبت یونانیون
ہی کے سماوات بدرجہا مطابقت نصوص قرآنیہ رکھتے ہین با
اینہمہ بڑا تعجب ہے کہ آپ اونپر معترض ہوکر اپنے تئین مورد مثل
ہرب عن المطر ووقف تحت المیزاب بنلاتے ہین بنظر ان امور
کے جناب مین عرض کرتا ہون کہ طبقات سما ہمارے اور آپکی
نشان کرنے سے متمائز نہین خالق ارض وسما نے خود اونکو
ایک دوسرے سے متمائز کرکے ہمکو خبر دی ہے کہ خلق
سبع سماوات طباقا جناب کے اعتبار کرنے یا نہ کرنے پر موقوف

نہین رکھا اوسنے اپنا کام آپ پر یا جناب سید محمد یعلی صاحب
پر نہین چھوڑا **اقال** اگرچہ ہم یونانیون حکیمون کے قول کو تسلیم
نہین کرتے الخ **اقول** یعنے اسوجہ سے کہ تقلید فلاسفہ فرنگ
کی آپنے اپنے اوپر فرض کرلی ہے مگر عنقریب معلوم ہوجائیگا
کہ کسیقدر تو آپ پر بہی اونکے قول کی تسلیم بالضرور لازم آویگی
قال اسیطرح اس وسعت کی تقسیم سماوات ہوتی ہے یعنے اس
وسعت کی اس محل کی جہان یہ نیلی نیلی چیز ہمکو دکہائی دیتی ہے
ہم آسمان کہتے ہین کیونکہ یہہ سب محل ہماری لنسبت مرتفع ہین الخ
اقول جناب کی تقریر تعلیل سے یہ ثابت ہوا کہ جو چیز بہ نسبت
آپکے مرتفع ہے اسکو آپ آسمان کہتے ہین تو بالضرور جناب
سامی اپنی کلاہ پہندنے دار کو بہی سما کہتے ہونگے کیونکہ وہ بہی
بنسبت آپکے جسم کے مرتفع ہے اور ممتاز اس پر بہی ہے
اور ہر ہر خط بخیہ سے جو نشانات متعدد و متمایز اوس کلاہ مین درزی نے
کردیئے تو اطلاق سبع یا متعدد سماوات کا جناب کے نزدیک
اسمین بہی صحیح ہوگیا ماشاء اللہ جناب کے پارچہ دوزیکے سبب
اگر آپکے درزی کو بہی خالق سموات کہا جاوے تو جناب کی تفسیر
کے مطابق غلط نہوگا علاوہ بران اس نیلی نیلی چہت سے نیچے

جو ابعد ہے اسکو اور جو کچھ اسکے اندر ہے اون سبکو بدرجۂ
اولے آپ سما فرماتے ہونگے پس آپکے اعتقاد کے
موافق جو سماء الدنیا ہے ہزاروں ہو گئے او مطابقت کلمات
قرآن کی باقی نہ رہی پھر اسکے سوا یہہ نیلی نیلی ہیئت جسکی بابت
آپ آگے بیان فرماوینگے اس سے جو بعد بدار قمر تک ہے
وہ بھی آپ کے نزدیک بالضرور سما ہے علی ہذا القیاس ایک
کوکب سے دوسرے کوکب تک جو بعد ہے اور جو بدار
ہر ایک کوکب کا ہے وہ سب آپکے نزدیک سماوات
ہین اور چونکہ ہر ایک بعد و بدار باہمدگر ملاصق ہین تو عقیدہ
جناب کا بھی مثل عقیدۂ یونانیون کے ہے کیونکہ ہر ایک
سما مقررہ اپنے کے جسمیت کے آپ بھی قائل ہین اور اوسکی
وسعت کو محیط بھی ٹھہرا چکے ہین اور یکے بر دیگرے مثل ورق
پیاز کے ملاصق ہونیکے بھی قائل ہوے اور کوکب کی اونمین
متمکن ہونے کے بھی آپ معترف ہوئی پس آپ مین اور یونانیون
مین بجز نسبت کے کیا فرق رہا او جسطرح پر یونانیون کے اصول
پر برخلاف مثل اہل اسلام ہند کے انحصار سموات سات مین
نہین اسیطرح آپکے نزدیک بھی برخلاف اہل اسلام اور نص

قرآن سے عدد سماوات کا محصور سات مین ہنین پس نفس وجود
سماوات اور اکثر صفات سماوات مین تو آپ بہی یونانیون کی
متفق ہو گئے البتہ ایک صفت حرکت و سکون مین اختلاف رہا
سوا اس صفت کو نفس وجود مین دخل نہین اس قسم کے اختلافات
تو ہاشیہ خراصین مین ہوا ہی کرتے ہین چنانچہ فلاسفۂ فرنگ
بہی اجرام علویہ کے صفات مین باہم مختلف ہین اب غور فرمائیے
کہ وہ توجیہ جو آپنے اپنے قول وجود للسماوات جسمانیات کے کی تہی وہ بہی
غلط ہو گئے کیونکہ خود جناب جود ایسے سموات مجسمہ کے قائل
ہوئے کہ زیادہ تر مطابق اعتقاد یونانیون کی نہین اور دعوی مخالفت
یونانیون کا صرف قول زبانی ہے عوام کے سنانے کے لیے
رہ گیا فقط یہ شکل تو آپ کی تفسیر السماوات کی جناب مولانا و مخدومنا نے
کر دکھائے آپکی قابلیت کچہ کام نہ آئے اب جناب حاجی الحرمین
الشریفین محمد علی بخش خانصاحب بہادر رسالۂ تائید الاسلام کے
صفحہ ۷۴ مین تحریر فرماتے ہین **قولہ** کہ آپکے معقولین و ائمہ دین
خیالے آپ مقلد ہین کون کونسے ہین ہیئت دان اور کس کس کے
قول پر آپکو جزم و یقین حاصل ہے چونکہ میرے نزدیک اب تک
آپ بڑی غلطے مین گرفتار ہین یعنے یہہ سمجہ رکہا ہے کہ جو ہیئت

مدارس میں پڑھائی جاتی ہے تمام فلاسفہ کا مقولہ ہے اور اوسمین
افلاک کا ذکر نہیں ہے لہذا وجود افلاک قطعاً باطل ہے مگر
افسوس اُنہوں نے ہرگز دریافت نہیں کیا کہ ہیئت کے مسائل
مین کیا کیا خرابیان اور خرافات اور اختلافات ہوتے چلے
جاتے ہین ہر وقت رد و بدل جاری ہے کوئی دیندار جو کلام الٰہی
پر ایمان رکہتا ہو گا ایسے اختلافات دار و مدار فلسفہ کا حال دیکھ
کے ضرور یہ کہیگا کہ بعد چہوڑنے ایمان اور قرآن کے جو مصیبت
کہ پیش نہ آوے وہ غنیمت سمجھو بالجملہ مین بقدر ضرورت بعض کتب
علم ہیئت سے کچہ نتائج نکال کر پیش کرتا ہون آپ ہی ذرا جی
لگا کر سن لین فوراً دیکھتے ہی فیصلہ کر دین اور بات کی پروش
پر نہ آجاوین اور ملاحظہ فرمائین کہ اس ہیئت جدیدہ مین ہوائی
آرٹکل اور وہم دوڑانے کے کئے مسئلہ ہین جو قطعی ہو چکے
ہین کتاب ہرشل صاحب اور لوسے ذکیل صاحب کی کتاب
ہیئت کا ترجمہ جو پنڈت اجودہیا پرشاد مدرس علوم انگریزی
ورام چند مدرس انگریزی نے کیا ہے اور سنہ ۱۸۴۵ء مین طبع
ہوا ہے اوسکی پانچوین فصل صفحہ ۱۴۱ کا خلاصہ لکہتا ہون جو
متعلق نظام بطلیموسی ثانی کوپر نیکس کی ہے صحیح صحیح مسائل

نسبت گردش سیارونکی زمانہ قدیم سے معلوم تہی اور حکماء زمانہ قدیم اونکو سکہایا کرتے تہے پہی کورس جو کہ ۵۴۰ سال بیشتر حضرت عیسی علیہ السلام کے ہے پیدا ہوا تہا اس مسئلہ سے واقف تہا بلکہ وہ ہی موجد نہ تہا اور مصنفوں کے تصنیفات سے اخذ کرتا تہا اوسکے شاگرد یہ تعلیم کرتے تہے کہ زمین اپنے محور اور گرد آفتاب کے گردش کرتے ہے اور مدار ستاروں کا وہ ہی حال بتاتے تہے جو فی زماننا مروج ہے اور وہ لوگ یہی کہتے تہے کہ ہر ستارہ ایک دنیا ہے کہ جسمین کہ مثل زمین کے ہوا اور پانی ہے اور قمر مین زیادہ خوبصورت حیوانات بہ نسبت زمین کے بستے ہین یہہ مسائل ایسے خلاف عقل معلوم ہوتی تہے کہ ترقی اونکی زمانہ قدیم مین نہ ہوئی اور نا یوس ہو کر حکماء قدیم نے جمہور کی موافقت اختیار کی مگر اول اول لوگوں نے اصطلاح کے مسائل ایجاد کیے اور دلیل سے اونکو استحکام دینا چاہا اوسنے مثل جاہلون کے یہ فرض کیا کہ زمین نے حرکت مرکز کائنات مین مقیم ہے اور سیارے گرد اوسکے گردش کرتے ہین اور اوسکے اوپر ایک آسمان ہے جسمین ثوابت جڑے ہوئے ہین اور بعد عرش و کرسی

ہے اور واسطے ثبوت مختلف حرکات کے دوایر خارج المرکز
بھی فرض کیے تھے الی قولہ تالی کوپرنیکس نے ان مسائل کی
غلطیان دور کرنے کے لیے چاہا کہ ایک نیا انتظام ایسا مقرر
کرے جس سے لوگ نفرت کرین تب اوسنے آلات بہت سے
تیار کیے اور اجرام فلکی کو مشاہدہ کیا اوسنے نظام فیثاغورس
کو پڑھ کے اوسکی صحت کی اوسکی تعریف کی مگر چونکہ وہ فقرات
انجیل کے برخلاف تھے اوسکے مشتہر کرنے مین سعی نہین
کی اور نہ چاہا کہ ایسا انتظام مقرر کرے جو انجیل کے مقابل ہو اوسنے
یہ فرض کیا کہ آفتاب معہ ستارون کے سال بھر مین ایک مرتبہ
گرد زمین کے گردش کرتا ہے اور تمام سیارے موافق اپنی اپنی
حرکات کے گرد آفتاب کے مختلف زمانہ مین دورا ختم کرتے ہین
اوسکے تجربات سے ہیئت دانون کو بڑا فائدہ حاصل ہوا چنانچہ
اوسکی یہ ایجاد ہے کہ اوسنے انحراف شعاع جو کہ ہوا مین دریافت
کیا اور بصحت تمام ہیئت مقام ثوابت کے جو سابقین کو معلوم نہ تھی
دریافت کیے اور اوسنے یہ بات ثابت کی کہ چاند سے مدار سیارے
بہت بلند ہین گو رائے حکماے کے اوسکے خلاف تھی اور اوسکی
تجربات سے مسائل حرکات سیارون کے مرکب ہوے

بعدہ انقلاب سلطنت سے باوجود ترقی پر پہونچنے کے علم
ہیئت کے بیتی گورس کو پہر تنزل ہوا اور نظام شمسی پہر فراموش
ہوگیا بعدہ کوپرنیکس نے نظام بیتی گورس کو صحیح تصور کرکے سنہ ۱۵۳۰ع
مین معہ دلیلاون کے مشتہر کیا اور چونکہ یورپ مین جہالت
کا زور تہا اوسکی طرف لوگ کم متوجہ ہوئے اور جن حکیمون کے
خلاف اوسکی مسلمات تہے وہ بہی دق کرنے لگے پہر بہی
وہ گردش زمین متعلق اپنے تالیف مشتہر کرنے مین باز رہا ۳۶
سال کے بعد اوسکی کتاب چہاپی گئی اوس زمانہ سے اب تک
دلائل اوسکے استحکام مین چلے آتے ہین اور باوجودیکہ مسئلہ
گردش زمین برخلاف شہادت حواس خمسہ کے ہے اور حکیم
ارسطو برخلاف اسکے تعلیم کرتا تہا مگر پہر بہی وہ مسئلہ مشتہر ہوکر
تمام دنیا مین پہیل گیا سولہوین صدی کے آخر اور شروع ۱۷ صدی
مین کپلر اور گلیلیون نے ان مسائل کو مشتہر کیا اور بذریعہ
دوربین کے بہت سے نئی باتین نکالین زہرہ کو دوربین سے
دیکہا کہ وہ مثل چاند کے گہٹتا بڑہتا ہے اس سے یہ نتیجہ اخذ
کیا کہ وہ آفتاب کی گردش کرتا ہے اوسنے آفتاب کی سطح پر
سیاہ داغون کو متحرک پاکر یہ تحقیق کیا کہ وہ اپنے محور پر حرکت

کرتا ہے اسی باعث سے گردش زمین کا بہت مقر ہے
مشتری کے گرد چار چاند کی گردش دیکہکے تصور کیا کہ قمر بہی
گرد زمین کے گردش کرتا ہوگا اور اوسنے پہاڑ اور گہاٹی قمر
مین دریافت کین اور علم ہیئت نے ایک نئی صورت پکڑی ڈیکارٹ
کارنیٹر اور کوپیڈس کینی اور نیوٹن صاحب نے اس علم کی ترقی
کے لیے بڑی جد و جہد کی اور خاص نیوٹن صاحب نے نظام
کوپرنیکس کو علم ریاضی پر اسطرح مستحکم کیا کہ کوئی اوسکو کبہور دنہ کرسکیگا
جبتک دنیا قائم ہے جاری رہیگا الخ مختصر اب تو معلوم ہوگیا
کہ کوپرنیکس اور نیوٹن کے اقوال پر اس ہیئت جدیدہ کا اعتبار ہے
اور طریقۂ استخراج مسائل کا بہی قیاسات بعیدہ اور مماثلت و مناسبت
غیر ضروریہ کے ساتہہ واضح ہوگیا اور یہ بہی معلوم ہوا کہ ہمیشہ یہ
مسائل مختلف فیہا چلے آتے ہین باقی رہا یہ دعوی ہرشل صاحب
کا کہ جب تک دنیا قائم ہے یا رہیگی یہی مسائل قائم رہینگے
محض جہوٹی پیشین گوئی ہے جو بہت جلد معلوم ہوئی جاتی ہے
ہم ایک دوسری ہیئت کا بہی ذکر کرتے ہین جو مثل نیوٹن صاحب
کے چل نکلے تہے مسٹر دسٹکا ٹیر نے ایک ہیئت ایجاد کی
تہی اور اوسی نے مادہ وجود عالم کو ناقابل فنا اور ازلی اور ابدی اور

جمع ہو جانا انتظام عالم اتفاقات سے قرار دیا تھا اور خلاف
محال فرض کرتا تھا ہرشل صاحب لکھتے ہین کہ یہہ مسائل وقت
ایجاد سے اکثر بدلتے رہے اور مختلف طور پر فرض کیے گئے
اور قریب سو برس گذری ہونگی کہ بہت سے ذہین اور فہیم شخصون
نے اوسکے مقرر کرنے کے واسطے جہد و جہد کی الخ ذرا
غور کرنا چاہیے کہ جس زمانہ مین اس ہیئت دستکار مسٹر کے
ایجاد ہوئی تھی اور بڑے بڑے ذہین و فہیم اوسکی ترویج کرتے
تھے تو کیا اوسوقت مین اوسکا بھی ویسا ہی اعتقاد ہمارے
جناب مخاطب کو نہ ہو جاتا جیسا کہ نیوٹن کے ہیئت کی نسبت
ہے اور خدا جانے قرآن شریف کے معنے کی نسبت کیا کیا
تصنیف کیے جاتے بلکہ مین گمان کرتا ہون کہ شاید ہر سر پین اور
ہیئت کے زمانہ مین دیکھہ کے اور نیوٹن کی ہیئت دیکھہ کر کچھہ
تردد حضور والا کی طبیعت مین پڑجاتا خدا خیر کرے اب تو ہر زمانہ
کی ہیئت تراشون کی راے پر قرآن شریف کے معنے بدلے
جاتے ہین سو آگے چلکر ہیئت جدید یا نیوٹن صاحب کا بھی حال
کھلا جاتا ہے فانتظروا انی معکم من المنتظرین اب ایک اور ڈھکوسلا
پیچ کا بھی سن لیجیے کہ بقول ہرشل صاحب کے مسٹر لیبس کہ مخالف

نیوٹن سے وہ کہتا ہے کہ انتظام عالم سے یہ لازم نہین
آتا ہے کہ وہ موافق اون اصولون کے ہو جو کہ حرکت مادہ سے
متعلق ہین یا موجب قواعد علم ادب کے ہو وغیر ذلک من الاوہام
اب ذرا ہیئت مسئلہ نیوٹن و ہرشل کے استخراج مسائل کا تماشا
دیکھیے کہ تقلیدی ایمان لانے والے جسپر یقین کر رہے
ہین ہرشل صاحب کہتے ہین کہ نیوٹن صاحب جو نہایت مشہور
شخص ہے یہ خیال کرتا ہے کہ کائنات مین ایسے ثوابت بھی
ہین جنکی روشنی باوجود رفتار ۲۰ لاکھ میل فی سکنڈ کے زمانہ ابتدائے
مخلوق سے ابتک ہم تک نہین پہونچی بلفظہ انصاف کیجیے کہ
یہہ مسئلہ کیونکر قطعی سمجھا جاویگا اور کیا دلیل ہے اسپر نہ تو
دوربین سے وہ ثوابت نظر آتے ہین نہ فی سکنڈ ۲۰ لاکھ
میل اونکی ہی روشنی کے چلنے کا کوئی ثبوت ہے اور ہرشل
صاحب کہتے ہین کہ حال زمین کا دیکھ کے خیال آتا ہے کہ
ثوابت مین بھی اجسام صحیح ہونگے اگرچہ ہمسے مختلف
الوجوہ ہونگے اور کوئی مخلوقات مین بہت سا اختلاف پایا
جاتا ہے مگر اونمین ایک طرح کی مشابہت پائی جاتی ہے
اور ایک ہی غرض سب سے دریافت ہوتی ہے بلفظہ اقول

اگر رجما بالغیب اسی قسم کے دلائل سے مسائل قائم کیے جاوین
تو جسکے جی مین جو کچہ آوے قائم کرسکتا ہے اور سیر طرہ یہ ہے
کہ ہرشل صاحب کہتے ہین کہ وہ بہی اپنے سیارون کو روشنی
دیتے ہونگے اور نباتات کی نشو نما کو مدد کرتے ہونگے الخ مین
پوچہتا ہون کہ وجود نباتات کا ثوابت مین فرمایئے کہ سواے وہم
اور خیال کے کس برہان سے پایا جاتا ہے دور بینیون کی تو
یہہ کیفیت ہے کہ بقول ہرشل صاحب کے سب سے قریب
ثوابت مین سے سرس ہے اور درجۂ اول مین داخل ہے پہر
بہی فاصلہ درمیان زمین اور اوسکے اسقدر واقع ہے کہ باوجودیکہ
زمین اپنے مدار مین ساڑہے نو کروڑ میل آفتاب سے قریب ہو جاتی
تفاوت نہین آتا پہر ہرشل
کی ستارہ نہایت نزدیک
بلکہ شمش نہایت زیادہ
نے تاہل آفتاب پر گر پڑے
نہین سمجہے ہین کہ اس نزدیکی سے سیارہ ہٹنا شروع کرتا
ہے اور جیسے فاصلہ پر پہلے تہا وہین چلا جاتا ہے یعنے مدار
پر پہر گہومتا ہے اقول یہہ تقریر ہرشل صاحب کی مخدوش ہے

کیونکہ اگر زور متنفر المرکز اوس سیارہ مین اسقدر قوی ہوتا ہے
کہ پھر اپنے مدار مین چلا جاتا ہے اور قوت جاذبہ شمسی پر غالب
آتا ہے تو ضرور ہے کہ جس وقت وہ سیارہ بہت دور تھا اور قوت
جاذبۂ شمسی نہایت کمزور تھے اور سیارہ کی قوت متنفر المرکز قوی تر
تو وہ سیارہ ہرگز قریب آفتاب کے نہ آتا نہ آفتاب اوسے
کھینچ لاتا دوم وقت معاودت کے جو قوت جاذبۂ شمسی بیکار ہو چکی
تھی پھر اوسکے کھینچنے پر قدرت نہ پاتے وہ خود میل آفتاب کی
طرف کرتا سوم قوت جاذبہ ہمیشہ سیدھا کھینچتی ہے کوئی وجہ
نہین ہے کہ باوجود مغلوب نہ ہونے قوت متنفر المرکز پر کرکے
کوئی سیارہ کروی مدار مین دائرہ بناتا اور جب دائرہ بناتا تو زور
متنفر المرکز ہرگز مساوی نہین رہ سکتا ہے نہ قوت جاذبہ مساوی
ہو سکتی ہے کیونکہ قوت جاذبۂ شمسی جسقدر اوسکے وسط مین ہے
اوسقدر کنارون مین نہین ہے اور بالفرض کنارون مین بھی
ہو مگر قوت جاذبہ مستقیم ہونے کی وجہ ہرگز دائرہ بنانے دیگی
چہارم کیا ثبوت ہے کہ قوت متنفر المرکز و قوت نار بہ کواکب و
و قوت جاذبۂ شمسی سب برابر موافق ہین تو بڑا زاویہ بناتے بناتے
چھوٹا چھوٹا زاویہ بنانا اور قریب آفتاب کے آنا اور پھر غیر منتظم

حرکت کے ساتھ پلٹ جانا متعذر ہوگا وغیر ذلک من ارادتہ
اب ہم سوال کرتے ہین کہ دارومدار علم ہیئت اس امر پر ہے کہ آفتاب
اور زمین مین کسقدر بُعد ہے اور اسی پر قیاس کرتے کرتے تمام قاعدہ
کشش کے اور روشنی کی رفتار کی مرتب کرکے نظام شمسی درست
کیا جاتا ہے مگر ہم دیکھتے ہین کہ آجتک یہ امر ہی طے نہین ہوا
ہے کہ کس قدر بعد واقعی ہے لہذا ایک فہرست اختلافات
معتقدات ہیئت دانون کے ہم لکھتے ہین اسکو دیکھ سمجھیے کہ
کون عاقل اسکو یقین کرسکتا ہے

فہرست یہ ہے

ہی پارکس صاحب	۰۶ ۱۵ میل
لوہی ڈوئیس صاحب	۱۴ ۱۳ ۱ میل
ٹالومی صاحب	۱۰ ۱۲ میل
الفنتی رنگنیس صاحب	۳۶ ۹ ۷ میل
کوپرنیکس صاحب	۴ ۹ میل
کپلر صاحب	۳۸ ۴ ۳ میل
رسلس صاحب	۰۰ ۶ ۷ میل
نیوٹن صاحب	قریب ۰۰۰ ۵ ۱ میل

دیگر ہیئت والون کا قول	۲۱۰۰۰ میل
ہرشل صاحب	۹۵۲۳۹۸۴ میل

یہ فہرست صفحہ ۳۴ کتاب علم ہیئت مصنفہ ارمی مارشین صاحب سے
نقل کی گئی ہے پس افسوس ہے کہ ابتک ہیئت جدیدہ کی تحقیقات
کو ہمارے جناب مخاطب قطعی سمجھ رہے ہین اور قرآن شریف
کے ساتھ مقابلہ کیا جاتا ہے حالانکہ اوسکے مسائل مین اقل و
قلیل ایسے ہین جو کہ قطعی ٹھہرائے جاوین اور اسقدر نہ قرآن شریف
کے خلاف ہین نہ احادیث صحیحہ اب ہم کتاب ارمی مارشین صاحب
سے ایک خط نیوٹن صاحب کا مضمون لکھتے ہین جو اوسنے
بنام ڈاکٹر ٹیلی صاحب کے لکھا ہے اور صفحہ ۶ کتاب مذکور
مین درج ہے ٹیلی صاحب کو نیوٹن صاحب لکھتا ہے قولہ کہ
آپنے فاصلہ آفتاب کا سات ہزار گونہ زمین کے قطر کا قرار دیا
ہے اور فلیمسٹڈ اور کسینی نے بیس ہزار گونہ مین خیال کرتا ہون
کہ دونون حساب درست ہین ابتو کچھ بدلنے کی ضرورت نہین فقط
مسٹر مارشین صاحب اس خط کو نقل کر کے لکھتا ہے کہ نیوٹن
صاحب ٹیلی صاحب سے کہتے ہین کہ فاصلہ آفتاب کا دو لاکھ
اسی لاکھ میل خواہ کرور ۴ لاکھ میل ہے پہر بھی دونون یکسان

ٹھہراتے ہین اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اونکی راے مین
۵ کرور ۶۰ لاکھہ کا فرق کسی شمار و حساب مین نہین ہے الخ
اقول ای عقلاے عالم اس نیوٹن کی بے پروائی اور خود درائی
کا تماشا دیکھیے کہ اسقدر فرق کثیر حساب مین اوسکے نزدیک
ثابت ہوا تیسپر بہی وہ ہیئت جدیدہ کی صحت پر دعوی کیے جاتا ہے
مین کہتا ہون کہ جب ایک نیر اعظم کے حساب مین اسقدر بطلان
اوسکے تحقیق کا ظاہر ہوگیا تو دیگر سیارات کے حساب مین کیا
حال ہوگا الحمد للہ جس نیوٹن کی تحقیقات پر ہمارے حضرت مخاطب با
ہیئت جدیدہ پر مذہب سے بہی زیادہ یقین رکہتے ہین اوسکی
قلعی کہل گئی سبحان اللہ جو لوگ کہ موجد یا بانی و حامی و کاملین
ہیئت جدیدہ کے ہین اونکا تو یہ حال ہے کہ خود ہی اطمینان
نہین رکہتے ہین اور فاصلہ ستارون کا بلکہ آفتاب کا بہی زمین
سے تحقیق نہین کر پایا اگر حضرت اعلی قرآن شریف سے بہی
اونپر ایمان لانیکو زیادہ طیار ہوگئے ہین اب مجکو یہہ خیال ہوتا ہے
کہ جب حضرت مخاطب سمجہ لینگے کہ دوربین سے نہایت شفاف
چیز کا نظر نہ آنا خصوصاً بعد کثیر کے وجہ سے خلاف عقل نہین ہے
اور شیشہ دوربین کے اتبک موجودات قمر کے استدراک

میں ہی قاصر ہیں اور ضروریات علم ہیئت کے نظر آتے ہیں قابل یقین نہیں تو دوربین سے نظر نہ آنا افلاک کا مستلزم انکار وجود آسمان کا نہ ہوگا اور کوئی استحالہ عقلی کسی دلیل سے وجود افلاک پر قائم نہ ہو سکیگا تب مجبور ہو کر یروش بات کی نہ چھوڑیں گے اور تمام علم ہیئت کو غربال کر کے کوئی دوسری دلیل تلاش کریں گے جس سے وجود سبع سماوات طباقا قطعا باطل ٹھہر جائے میری دانست میں انشاء اللہ کوئی برہان نہ ملے گا الخ **اقول** اور بندہ کاتب الحروف جناب سید العقبان صاحب کو چونکہ ریاضیات فرنگ کے پیچھے مقلد ہوئے ہیں جنکی غلطی جناب مولانا و مخدومنا صاحب نے خوب کھولدی اپنے علما ریاضی دان کے بیان سے بتلاتا ہوں جو عقلا و نقلا و علما غلط نہیں ہو سکتے دیکھو مولوی عبد العزیز صاحب رحمۃ اللہ جنکی ریاضی دانی کا شہرہ از مشرق تا مغرب ہو رہا ہے وہ تفسیر عزیزی میں و السماء ذات البروج کی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں ذرا کان لگا کر سن لیجیے **قولہ** کہ بسبب گردش آفتاب کے بیچ آسمان کے ایک دائرہ پیدا ہوتا ہے کہ اوسکو دائرۃ البروج کہتے ہیں اور خورشید اوسکے دائرہ کو بیچ مدت ایک سال کے تمام کرتا ہے اور یہی دائرہ ہے

کہ ۱۲ حصہ برابر پر رہتا ہے ہر حصہ اوسکا موسوم ساتھہ برج کے رہا ہے
اس حساب سے واضح ہے کہ زیادہ ۱۲ برجون سے آسمان مین
نہین ہین اور انحصار اس تقسیم کا اوپر ۱۲ قسم کے ہے کہ زیادہ ہو
نہ کم ملہم غیبی نے ذہنون جمیع بنی آدم مین القا کیا ہے کہ جمیع
طوائف ہنود اور جملہ یونانی اور کل فارسی اور سائر عرب اور ہمہ فرنگی
اور جتنی قومین کہ وجود اونکا اطراف عالم مین ہے اتفاق کیا ہے لہذا
مدت ہونے آفتاب کے بیچ چوتھے حصہ چارون حصہ مین سے فلک
کو ایک فصل مقرر کی ہے کہ ہوا و خاصیت اوسکی مخالف دوسرے کی
ہے مانند ربیع و خریف و تابستان و زمستان اور ہر فصل کو تین
حالتین ضرور ہین ایک ابتدا ایک اوسط ایک انتہا کہ حکم اوس فصل کا
بیچ قوت و ضعف کے مختلف ہوتا ہے لاجرم تقسیم فلک کے
ساتھہ ۱۲ قسم کے واجب ہوئی اور اوس ہر قسم کا ایک برج نام کہا
ہے اور نیز آفتاب کو بیچ عرصہ ایک دورہ تمام اپنے کے ۱۲ مرتبہ
ساتھہ ماہتاب کے اتفاق ایک جگہہ ہونیکا پڑتا ہے اور سبب اجتماع
شمس و قمر تا آخر ماہ قمری ہے اسواسطے فلک کو بعد اجتماعات شمس و قمر
۱۲ حصہ کیا ہے اور ہر حصہ کو ایک برج بنایا ہے اور ہر برج کو ساتھہ
اوسکے نام زد کر دانا ہے مثلاً حمل اور ثور اور جوزا اور سرطان اور اسد او

سنبلہ اور میزان اور عقرب اور قوس اور جدی اور دلو اور حوت
اور ہر ایک کو باون برجون مین سے مقدار ایام حرکت آفتاب
تیس قسم کیا ہے اور ہر قسم کا اوس برج سے درجہ نام رکھا ہے
اور ہر درجہ کو ساٹھہ قسم کر کے ہر قسم اوس درجہ کا دقیقہ نام کیا ہے
کہ لغت ہندی مین مدت قطع اوس مقدار کو گھڑی کہتے ہین اور ہر
دقیقہ کو ساٹھہ قسم کر کے ثالثہ نام رکھا ہے کہ اوسکو ہندی مین
چھن اور پل کہتے ہین وعلی ہذا القیاس اور یہ ۱۲ برج باہم صورت
مین اور احکام مین اختلاف تمام رکھتے ہین پس حمل بصورت برہ یعنی
دنبہ کے بچے کے ہے کہ سر جانب مغرب اور دم بطرف مشرق
رکھتا ہے اور منہ نیچے کو کر کے کسی چیز کو دیکھہ رہا ہے اور ستارے
بہی اوسکے صورت مین واقع ہوئی ہین ۱۳۔ اور ۱۳ ہین اور دو
ستارے اور بہی اوسکی صورت کے ساتھہ متعلق رکھے
گئے ہین گو صورت سے خارج واقع ہوئے ہین اور ثور ایک
گائے کی صورت ہے کہ سر اوسکا جانب مشرق اور دم اوسکی
جانب مغرب اور صورت اوسکی ۳۲ ستارون سے مرکب ہے
اور ستارے بہی مثل عین الثور و ثریا کہ مثل خوشۂ انگور کے ہے
اور اور بہی اوسکی صورت کے ساتھہ تعلق رکھتے ہین اور اکثر

اوسکی صورت سے خارج بھی ہین جوزا بصورت دو آدمی باہم
چسپان و آمیختہ کہ سر اونکے بجانب شمال و مشرق اور پا اونکو
بجانب جنوب و مغرب ہین اور ۱۸ ستارے اس برج کے
صورت مین داخل ہین اور سات خارج کہ ذراع و ہنعہ وغیرہ ہین اور
سرطان بصورت ایک جانور معروف کہ اوسکو فارسی مین خرچنگ
اور ہندی مین کیکڑا کہتے ہین اور ۹ ستارون سے اوسکی
ترکیب پائی ہے اور ستارے بھی مثل قلب الاسد اور زہرا اوسکے
ساتھ تعلق رکھتی ہین اور اسد بصورت شیر کے ہے منہ بطرف
مغرب اور پشت بجانب شمال اور یہ ۳۵ ستارون سے مرکب
ہے ۲۷ داخل اور ۸ خارج اور اونمین کہ داخل ہین ایک ستارہ
ہے کہ نہایت روشن اور سرخ ہے اوسکو قلب الاسد کہتے ہین
اور سنبلہ ایک عورت کے شکل ہے اور اوسکے ہاتھ مین ایک
خوشہ ہے سر اوس عورت کا بجانب دنبال اسد اور پاؤن اوسکے
بجانب میزان اور ۲۶ ستارون سے مرکب ہے اور ستارے بھی
اوس سے متعلق ہین او متصل اوس ہاتھ کے کہ اوسمین خوشہ ہے
ایک ستارہ ہے کہ اوسکو سماک الاعزل کہتے ہین اور میزان بصورت
ترازو کے ہے آٹھ ستارون سے مرکب اور عقرب بچھو کی

شکل ہے ۱۲ ستارون سے مرکب اور قلب العقرب اور
اکلیل اور اور ستارے بہی اوسکے ساتھ متعلق ہین اور قوس
ایک مرد کی شکل ہے اور تیر و کمان ہاتھ مین لیے ہوے ہے
۳۱ ستارون سے مرکب ہے اور جدی بصورت بزغالہ یعنے
بکرے کے بچے کے شکل ہے ۲۷ ستارون سے مرکب ہے
اور سعد ارجج بہی اسکے ساتھ متعلق ہے اور دلو ایک مرد کے
شکل ایک ڈول کندہین مین سے نکال کر ہاتھ مین لیے ہوئے
اور اوس دلو کو اولٹا کیے ہوئے زمین پر پانی گرا رہا ہے اور
صورت اوسکی ۴۲ ستاروان سے مرکب ہے اور حوت دو
مچھلیون کی شکل ہے کہ باہم لپٹی و شکم ملے ہوے پڑی
ہین ایک کو اونمین سے سمک مقدم کہتے ہین اور ۳۴ ستارون
سے مرکب ہے اور پوشیدہ نرہے کہ ستارے دو قسم
ہین ایک ثوابت جسکو بالذات حرکت نہین بلکہ بحرکت تیسرے
آسمان کے بالعرض حرکت کرتے ہین اور شمار اونکا بجز باریتعالی
کے کوئی نہین جانتا ہے اور دوسرے کو ونسات ہین اور
بیان اوپر ہو چکا تفسیر ولقد زینا السماء الدنیا بمصابیح ترجمہ یعنے
تحقیق زینت دی آسمان دنیا کو کہ زمین کے نزدیک ہے

کہ چاند او سمین جڑا ہوا ہے ساتھہ چراغون بہت سے کہ اوس
آسمان پر درجہ بدرجہ معلق ہین اسطرح پر کہ ثوابت کرسی ہین اور
زحل ساتوین آسمان مین اور مشتری چھٹے مین اور مریخ پانچوین
مین اور آفتاب چوتھے مین اور زہرہ تیسرے مین اور عطارد
دوسرے مین اور قمر پہلے مین کہ آسمان دنیا مراد ہے اور روشنی
ان سب چراغون کی آسمان اسفل مین جمع ہوکر اسی نیچے کے
آسمان کو کہ آسمان دنیا ہے زینت فراوان بخشتے ہین اور یہان
اختلاف بروج و احکام اسطرح پر ہے کہ حمل خانۂ مریخ ہے اور وبال
زہرہ و شرف آفتاب اونیسوین درجہ مین ہے اور ہبوط زحل
بھی اونیسوین درجہ مین سے اور حمل مذکر و نہاری و حار یابس
و صفراوی اور برج منقلب و ربیعی و شمالی جانتے ہین اور ثور خانۂ زہرہ
ہے اور وبال مریخ اور شرف قمر تیسرے درجہ اوسکے مین ہے
اور اسکو مونث و لیلی و سرد و خشک و سوداوی و ثابت گمان کرتے ہین
اور جوزا خانۂ عطارد ہے اور وبال مشتری ہے اور شرف راس
اور حوت ذنب اور اسکو مذکر و نہاری اور گرم و تر و دموی اور ذو جسدین
کہتے ہین اور سرطان خانۂ قمر ہے اور وبال زحل اور شرف مشتری
اور ہبوط مریخ اور مونث و لیلی اور برج منقلب اور اسد خانۂ شمس ہے

اور وبال زحل اور اسمین شرف و ہبوط نہین ہے اور ثابت
ہے اور مذکر اور نہاری ہے اور چار پا یبس اور صفراوی اور سنبلہ
خانہ عطارد ہے اور شرف عطارد اور وبال مشتری اور ہبوط زہرہ
اور ذوجسدین اور مونث ولیلی اور سرد وخشک اور سوداوی اور
میزان خانہ زہرہ ہے اور وبال مریخ و شرف زحل اور ہبوط آفتاب
اور برج منقلب و مذکر و نہاری اور گرم وتر و دموی اور عقرب خانہ مریخ
ہے اور وبال زہرہ اور ہبوط قمر اور برج ثابت و مونث و سرد و بلغمی
اور قوس خانہ مشتری ہے اور وبال عطارد اور شرف ذنب اور
حوت راس و جسدین و مذکر و نہاری و گرم وخشک و صفراوی و جدی
خانہ زحل ہے اور وبال قمر اور شرف مریخ و ہبوط مشتری اور برج منقلب
اور مونث اور دلو خانہ زحل ہے اور وبال آفتاب اور کسی کوکب کو ہے
شرف و ہبوط نہین ہے اور برج ثابت ہے اور گرم وتر اور
مذکر اور نہاری اور ہبوط خانہ مشتری ہے اور وبال عطارد اور شرف
زہرہ اور مونث ولیلی و سرد وتر و بلغمی اور ذوجسدین با لجملہ خواص اور
احکام ظاہرہ ان بروج سے کہ بنسبت باذہان عوام غیلے روشن و
پیدا ہے اختلاف فضول ہے الخ لہذا ہمارے سید البہتان
صاحب جبکہ کسی طرح کی قاعدۂ علمی سے بہرہ نہین رکھتے ہین تو ہم

ہر علم مین بحث شروع کردینا دنیا کو ہنسانا ہے یا نہین اب مین یک قول فیصل لکھ کے مقدمہ کو ختم کرتا ہون ـ

قول فیصل

سید احمد خانصاحب بہادر جج بنارس مدعی بنام جناب حاجی الحرمین شریفین محمد علی بخش خانصاحب بہادر جج گورکھپور مدعا علیہ دعوی اتہام

اگلی بار جو ہم دوسرے مکان پر آنا مزہین آسئے اور دفتر کو دیکھا تو یہ روبکار بات جسکا ذکراو پرسے چلا آتا ہے مطالعہ مین آئین صاف واضح ہوا کہ مدعی صاحب کی تقریر پریشان ذہنی سے ثابت ہوتا ہے اور قاعدہ طبی بہی گواہی دیتا ہے کہ جسوقت ثقبیہ چشم انسان کا ہیل جاتا ہے بسبب خلل دماغ کے اوسکو مثل شمیم چراغ کے ایک کے دو معلوم ہوتے ہین یا وہ اشیا جو ضوئیہ ہون وہ بہی دو معلوم ہوتے ہین یہ قصور انسان کا نہین یہ خلل دماغ کی دلیل ہے عنقریب خوف مالیخولیا کا ہے اور بہت سے امراض دماغیہ کا نتیجہ حاصل ہوگا امید پنشن بہی جاتی رہیگی اکثر امراض دماغیہ کے لوگ پاگل خانہ مین رونق افروز رہا کرتے ہین بقول شاعر ؎ وید پرستیرے دوئی حق ہونگا ہو خلل

ایک سے دو نظر آتی ہین بتقسیم اول مین ابتدائے آدم علیہ السلام تا ایندم کل
انبیا و علما و عقلا نے بذریعہ کتب صحف آسمانی کوکب سیارہ سات ہی بیان
کر گئے ہین کہ جسپر کل فریق کا اتفاق چلا آتا ہے مگر مدعی کو ۷ کے ۱۴ نظر
آئے یہ عین دلیل خلل دماغ کی ہے اگر یہان تشریف لاتے تو بندہ
ان مصنوعی التہاب اطفال سے ایک چیز کے بیس چیزین دکھلا سکتا ہون
شیشہ مین جتنے پہل ہون اوتنے چیزین معلوم ہوتی ہین یہ بات
بداہتًا ثابت ہے دوسرے یہ کہ کوکب ۷ دن ۷ زحل کو شنبہ کہتے
ہین شمس کو اتوار قمر کو پیر اور مریخ کو منگل اور عطارد کو بدھ مشتری کو
پنجشنبہ اور زہرہ کو جمعہ کہتے ہین اگر ۱۴ ایوم بھی قرار دیے جاوین
تو سیارے ۱۴ ہو سکتے ہین اور پہر سواے اسکے کتب عہد
عتیق مین انہین ۷ یوم کی تصدیق ہے اور متعلق سات کواکب
کے ہے اور معتقد علیہ سرکار عیسویہ کی ہے تو پہلے دین عیسوی ہی
باطل ہوا جسکی روش پر مدعی صاحب خم ٹہونک کے علماء اسلام
سے بر سر مناظرہ ہین سبحان اللہ اہل ہند کہ ۱۲ اکو ۱۳ اکیا کرتے ہین وہ
تین برس مین دہوکا کہاتے ہین اور جناب مدعی ہر روز خرابی
اعمال اور پریشانی عقل سے سات کو ۱۴ اقرار دیتے ہین چونکہ
بندہ علم جراحی سے بخوبی ماہر نہین ہے مگر قیاسا ایسا معلوم

ہوتا ہے کہ طبقہ قرنیہ مین مشار الیہ کے پہل پڑ گئے ہین اب مجکو
اندیشہ بہت ہے کہ ایام گرما قریب ہے افراط حرارت اور تفکرات
افراط مذہب نیچریہ اور نیز کا سرکار سے خشکی طبقہ مین زیادہ ہو گی
افراط پہل ہو جائین گے ۱۴ سے ۲۰ دکہائی دین گے اکثر تجربہ
ہوا ہے کہ جب سب خشک ہو گئی ہے تو وہین شگافین اور پہلو
پڑ جاتے ہین غرضکہ تجویز ہوا — کہ دعوی مدعی بابت اتہام بنسبت
مدعا علیہ باطل اور مدعا علیہ کا دعوی صحیح بس سجل ہماری سرکار ابد قرار
سے بحق مدعا علیہ بنام مدعی نافذ ہووے — لہذا حکم ہوا
کہ منشی علی حسین خان نقل کو عدالت ہذا کے ایک ایک پرت بعد ثبت
مہر کے خدمت مین فریقین کے ارسال کرین فقط
۱۳ صفر المظفر سنہ ۱۳۰۹ ہجری

الراقم نعمان خان وکیل سرکار ابد قرار پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ
علیہ وعلی آلہ وسلم بقلم خود اللہم اغفر ذنوبہ —

(مہر) صلی اللہ علیہ وسلم ... پیغمبر آخر الزمان ... نعمان خان وکیل سرکار

جناب عالی

حسب الحکم حضور نقل کو اغذات ہٰذا کا ایک ایک پرت نقل کر کے
بعد ثبت مہر کے خدمت مین فریقین کے تاریخ ۷ مئی ۱۸۹۶ھ
کو مقام لکھنؤ سے ٹکٹ چسپان بطور رلبندہ پیم فلٹ کے ارسال
کیا گیا اطلاعاً گذارش ہے۔

عرضی فدوی محمد حسین خان
منشی سید حسین نقل نویس

در ہنولا منشی ظہیر الدین صاحب بلگرامی جب بنارس سے سید احمد خان
صاحب بہادر سی ایس آئی سے ملاقات کر کے تشریف لائے
تو کتاب ہدایت الہنود تصنیف کی لہٰذا اوسکا جواب بھی درج کتاب
ہٰذا کیا جاتا ہے۔

ہو المستعان

نامۂ مجوزہ بجواب کتاب ہدایت الہنود

مؤلفہ منشی مسعود خلف الصدق منشی ظہیر الدین صاحب مدرس کیننگ کالج واقع لکھنو زاد الطافہ قلم

منشی صاحب مکرم ہنود مصنف کتاب ہدایت الہنود

بعد سلام و تسلیم و پیام و تشکر و رام رام از طرف ہنود دان مطبع
الاسلام آنکہ مطالب کتاب ہنود اسمین مصنفہ آپکی جو کہ مطبع
اسلامیہ باہتمام سید احمد لاحول ولا قوۃ الا باللہ چھپی
اور مشتہر ہوئی ہرکارہ اسلام نے ہمین پہونچائی کیفیت
واقعی ذہن نشین ہوگئی اول تو آپکا دعوی یہ ہے قولہ
کہ جب تک صحت اوتاران ہنود قرآن سے نہ کرلیجاوے
تب تک اونکے اقوال سے صحت رسالت ناممکن الخ سو اسکا
جواب یہ ہے کہ ثبوت دعوی کو مناظران اسلام نے
مسلمات مدعی کو سند گردانا ہے کہ جواب خصم کا مسلمات

خصم سے ہونا چاہیئے ہیہات ہیہات ابن جبیر الانشاء نے آپکو تا ایں اتنا بھی نہیں معلوم کہ جواب کے تین قسم قرار پائے ہیں الزامی و تحقیقی و تنزلی الزامی اوسکو کہتے ہیں جو کہ مسلمات خصم سے ثبوت دیا جاوے کچھ اس سے یہ نہیں مراد ہے کہ وہ ہمارا بھی مسلم ہو دوسرا تحقیقی وہ یہ ہے کہ اپنے مسلمات سے ثابت کیا جاوے خواہ عقلی ہو خواہ نقلی اور تنزلی اوسکو کہتے ہیں کہ بالفرض محال یون ہے سہی اور سیدی یہ بات یا وہ بات ثابت نہیں تو اب اس صورت مین آپکا وہ دعوی کہ جبتک اوتاران ہنود کے صحت نہ ہوا اور انکے معاذ اللہ رسالت قرآن سے پائیہ ثبوت کو نہ پہونچے تب تک ثبوت رسالت پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غیر ممکن محض باطل و ہباطل ہوگیا اب اسکے بعد آپنے بہت آیات قرآنی کو اپنے مطلب سے تطبیق دیکے یہ طرح ڈالی ہے خوشنودی ہنود کی تجویز نکالی ہے

قولہ صفحہ ۱۰ اکہ ۱۴۲ - اوتار خاص واسطے رہنمائی اور ہدایت کے اوترے ہین اونکا صالح اور برگزیدہ اور مقبول خدا ہونا ضرور تر ہوا اور مفہوم معنے ولکل قوم ہاد اونکی صلاحیت اور ہدایت پر دلالت کرتا ہے جو اون ہنود کو ونکو گمراہ اور باغی تھے

راہب کہلائے گئے اور جو اونمین ہادی وراہ راست پر تہے
وہ دیوتا و اوتار کہلائے گئے جو اونمین نیک اور صالح اور ہدایت
پذیر تہے دیوتا اور رکہہ اور سادہ اور مُن کہلائے گئے اون
دیوزادون مین جو سب سے بڑا اور اصلح ہادی کامل تہا
مہادیو کہلایا کہ مہا ہندی مین بڑے کو کہتے ہین جیسے مہاجن
و مہاراجہ بعد اوسکے ہر زمانہ اور ہر وقت مین بمقتضائی مصلحت
جیسا کہ مناسب مقام ہوا اوسکے موافق اوتار پیدا ہوتے گئے
وہان برعایت وقت اور مقام کچہ تخصیص دیو اور جن اور حیوان و
انسان کے ہی نہ رہے جیسے رام اوتار کرشن اوتار بہانگ
کہ کچہ اوتار اور مچہہ اوتار نرسنگہ اوتار باون اوتار پرسرام اوتار
باراہ اوتار جگناتہ اوتار و پارس ناتہ وغیرہم علی ہذا اس حساب سے
ایک لاکہ چوبیس ہزار کی تکمیل جو امام حجت الاسلام علیہ الرحمہ نے
کی ہے بخوبی تمام ہو سکتی ہے اور منافی عقیدۂ اہل اسلام
نہین بلکہ موافق نص قرآنی حسب عقاید اہل اسلام کے جیسا کہ جز
آٹہ رکوع ۳ سورۂ انعام مین رسولون اجنہ کے شمول مین رسولون
انس کے اس صراحت سے خبر دیتا ہے یا معشر الجن والانس
الم یاتکم رسل منکم ترجمہ۔ اے گروہ جن و انسان کے آیا نہین آئے تم

رسول تم مین سے یعنی تمھاری جنس سے الخ جواب مشفق
من اول تو عذر یہ ہے کہ اس آپکے بیان سے ثابت ہوا
کہ دین اسلام و دین ہنود دونون صحیح ہین کوئی ہندو یا مسلمان
آپکو بجائے منشی ظہیرالدین کے گنگا دین یا کالکا دین تحریر کرے تو آپ تسلیم
کیجیگا کچھ انعام دیجیے گا یا برا مانیے گا دوسرے یہ کہ سورۂ
انعام مین اس رکوع ۳ کا پتہ نہین ہے مگر ہان ۱۶ رکوع سورۂ
انعام کا اب مین بتادون شاید آپنے اسپر خیال کیا ہو مگر وہ آپکے
مذاق کے موافق کب ہے بلکہ آپکے حق مین زہر ہلاہل ہے
وہو ہذا ولقد ارسلنا الی امم من قبلک فاخذناہم ترجمہ ۔ اور تحقیق
بھیجا ہمنے طرف امتون کے پہلے تجھسے یعنے پیغمبر الخ
تو اب مطلب آپکا اس آیہ سے بالکل فوت ہوا بلکہ مغالطہ دہی
ثابت ہوئی کہ ایسی ہی اور آیۂ قرآنی آپنے تحریر کی ہونگی اور
صاف ثابت ہوا کہ تجھسے پہلے بھی اور امتون پر پیغمبر آئے ہین
جنکا قرآن ناطق ہے اور جب امتون کی لفظ آئی تو اس سے
فقط انسان سے مراد ہوئی کچھ بنی جان یا خلقت شیطان نہین
پائی جاتی اور یہ ترجمہ آپکا بالکل لغو ہوا یعنے تمہاری جنس سے ہمارے
نزدیک آپسے بڑی غلطی ہوئی اگر آپ اپنے کو بھی مرسلین مین

شمار کر لیتے تو ایک لاکھ پچیس ہزار کا شمار ہو جاتا اسواسطے کہ
اسوقت آخر مین آپ بجای ایک ہزار کے ہین اور خبر آپکی ہم نامہ
اول آیۂ ظہر الفساد فی البر والبحر مین بخوبی دے چکے ہین اب ولکل قوم
ہاد کا مطلب سنیے جس وقت جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی نسبت علماء یہود ونصاری نے یہ عذر پیش کیا کہ
اگر آپ پیغمبر ہی ہین تو اپنی قوم عرب کے واسطے ہین ہمارے
واسطے نہین ہین اسپر اللہ تعالے فرماتا ہے کہ آپ تو ہر قوم
کے لیے ہادی ہین ایسا نہین ہے جیسکہ ماقبل تیرے
ہر ہر قوم پر ہی ایک ہادی ہوا ہے اب تا یوم حشر کل فریق کیواسطے
تو ہی ہادی ہے قاعدہ نحوی ملاحظہ کیجیے جب کلمہ مین لام کے
نیچے کسرا ہوا تو وہ لام جر کا کہلاتا ہے اور جب لام جر کا قرار پایا
تو اوس سے مخاطب مراد ہوا افسوس ہے کہ آپ اس علمیت پر
دبیر الانشا کہلاے گھڑی تو پائی مگر گھنٹی غلط بجائی ایصاحب آپنے
کتب سیر اور تواریخ اہل اسلام بہی شاید نہین دیکھین دیکھو کتاب
ناصر الابرار مناقب اہلبیت اطہار مین روایت ۷ اقولہ حضرت علی مرتضی
شیر خدا سے روایت ہے بیچ بیان آیۂ انما انت منذر ولکل
قوم ہاد کے کہ رسول اللہ منذر ہین اور مین ہادی ہون اب اوس

آیۂ متذکرہ بالا کا ذکر سینے وہ پارہ ولو اننا کے شروع رکوع ۲ میں ہے
یون ہے ترجمہ۔ ای جماعت جنون اور آدمیون کی کیا نہ ائے
تھے پیغمبر تمہارے پاس پیغمبر تمہین مین سے بیان کرتے
تھے اوپر تمہارے نشانیان میری اور ڈراتے تھے تمکو آلخ
اقول اسکا منشا بھی آپ نہین سمجھے حاشیہ پر فائدہ ۳ جو
مولانا عبدالقادر صاحب رحمۃ اللہ نے کیا ہے آپنے نہین
دیکھا یا فقط مغالطہ دہی مراد ہے وہ یہ ہے یعنے مولانا تحریر
فرماتے ہین قولہ کہ دنیا مین انسان بت پوجتے ہین وہ فی الحقیقت
جن ہین الخ کچھ اس سے یہ نہین مراد ہے کہ جنون مین بھی پیغمبر
ہوئے ہین پیغمبر آدمیون ہی مین مبعوث ہوئے ہین اور جنون
نے بھی اونہین کی اطاعت کی ہے چنانچہ سورۂ جن مین ایمان
لانا جنون کا ظاہر ہے آپنے خوب ترجمہ کیا اور اپنے مطلب پر
جایا اب کچھ حال اصلحت مہادیوجی کا حسب مقولہ ہنود سن لیجیے
دل کو شاد کیجیے ادھیان اٹھ شیوپران ترجمہ منشی شنکر دیال صاحب

بکذا۔ قولہ نظم

بیان کرتے ہین یون سوت نکو دات	سنو یہ اتفاق حسن کی بات
رکھیشر ایک جا خلوت نشین تھے	سر کیلاس پر مسند گزین تھے

مبعوث نام دیوتا راون ۴
سرکھیسر پیدا ہر یہ ۱

غرض اکدن وہ ارباب پرستش — گئے لینے کو ارباب پرستش
ہوا سُنہوں کی دلمیں جوش مستی — ہوئی آمادہ عشرت پرستی
زنونکے پاس بیتابانہ پہونچے — کہ جیسے شمع پر پروانہ پہونچے
ہوئیں غائب ہزاروں صورت ہوش — ہزاروں نے شراب وصل کی نوش
بیابان سے رگمیشر سہر کے آئے — شگفتہ غنچہ سب اتر مردہ پائے
ہوے غواص دریای قلق میں — دعایوں کی سدا شیوجی کے حق میں
کہ انگ شب گرے کٹ کر زمین پر — نہ رغبت ہو سکے زہرہ جبینوں پر
اوسیدم لنگ شنکر گر پڑا صاف — جدا قالب سے ہوکر گر پڑا صاف
مگر اوس لنگ نے آفت مچائی — قیامت دیونوں کے سر پر آئی
رکھوں نے فرط غم سے ہوکے لاچار — حقیقت کی سری برہما سے اظہار
سری برہما نے فرمایا کہ مہیات — ہری تمسے قباحت کی ہوئی بات
رہے مہمان شیو شنکر تمہارے — ہوے خود رونق افزا گھر تمہارے
قدم دھو دھو کے حرمت لیتے — جگہہ شنبھو کو سنگاسن پہ دیتے
عوض میں اوسکے تمنے بد دعا کی — جہالت کی حماقت کی خطا کی
غرض سب رکہہ ہوے مصروف طاعت — دہائی کہینچ کے چاہی شفاعت
ہوا گوری کو جوش مہربانی — بنی خود صورت ارگھا بہوانی
ہوا وہ مستقل لنگ آخری کار — ہوئی خلقت بھی عشرت سے سرشار

پرستش سب نے کی آنکھون سے سر سے	زمین پر آسمان سے پہول برسے
لیا پہر یون سداشبوجی نے ارشاد	کرین سب لنگ پوجا با دل شاد
اسی سے حاصل آرام ہو گا	پس از مردن بخیر انجام ہو گا الخ

اب فرمایئے آپ تو مہادیو جی کو اصلح اور ہادی فرماتے ہین اور اونکے پوتہیان اور مقلدین ایسا کچہ سناتے ہین کہ زنا معیوب نہین بلکہ جن لوگون نے مرتکبین زنا کو بد دعا دی اور لعن کی اونپر آفت عظیم آئی اور برہا جی سے اونکو ملامت فرمائی اور آکہ زنا کی طاعت نجات آخرت ٹہرائی پہر دیکہو ادہیان ۴۰ ہسکند پران مین مرقوم ہے قولہ کہ جب عورت ہنود کی سن بلوغ کو پہونچتی ہے اور اونکے فرج پیر بال نکلتے ہین اور اونکی چہاتیان نوک نکالتے ہین تو دیوتا اور گندہرب اونسے درجہ بدرجہ معاشرت فرماتے ہین الخ اقول تو اب ظاہر ہوا کہ آپنے بہی اسی لحاظ سے دین ہنود کو پسند کیا ہو گا کہ ایسے دیوتا اونکی اتباع سے مواخذہ گناہون سے البتہ نجات ممکن ہے بقول سہ عبث ہے رندون کے حق مین ملامت ای ناصح ٭ جو غرق بحر ہین شبنم سے اونکو ڈر کیا ہے ٭ کتاب ظفر المبین جو کہ بجواب لالہ اندرمن مراد آبادی مصنفہ جناب مولانا محمد علی صاحب سلمہ اللہ تفصیلاً

بلاری ضلع مراد آباد و شاید آپکی نگاہ سے نہین گذری اوسمین جناب
موصوف صاف صاف بلا خلاف تحریر فرماتے ہین قولہ کہ پیشوایان
ہنود مین اکثر مرتکب زنا ہوئے ہین ہان ایک مرتبہ مہادیوجی
نے ارادہ تعزیر چندر ما دیوتا کا فرمایا تہا جسوقت کہ اوسنے
سماۃ تارا زوجہ پیر و مرشد سے زنا کیا تہا چونکہ جناب برہما
صاحب خود اسی بلا مین مبتلا تہے کہ اپنی بیٹی سرستی کے ساتھ
مشغول رہے تہے اس سبب سے ہمیشہ ملجا و ماوا انیون اور بدکارونکے
رہا کرتے تہے لہذا چندرما کے سفارش پر آمادہ ہوئے اور
مہادیوجی کے ہاتھ سے اُسے بچادیا اور چونکہ مہادیوجی خود بہی اس
بدکاری مین ملوث تہے کہ رکہیشر منکے جورون سے اُنہون نے
بکمال بیحیائی فعل بد کیا تہا کیا ہوا کہ ازراہ ظاہر داری کے حوصلہ
تعزیر دینے چندرما کا کیا تہا جب سفارش برہماجی کے موافق
مرضی باطنی کے اون تک پہونچے تو تعزیر دینے سے باز
رہے اسیطرح ازود پوتے سری کشن جی کے بعلت زنا کے
ساتھ اوکہا کے ماخوذ ہوئے اور اوکہا کے باپ نے اس
جرم مین اسکو قید کیا اور یہہ خبر جب کرشن کو پہونچی تو اوس زانی فاسق
کے حمایت پر مستعد ہوئے اور بید راوکہا پر فوج کشی کے اور

بعد مقاتلۂ عظیم کے اوسکو مع اوکہا مرتبہ کے اپنے
گہر لائی اور گہر لاکر اون دونون کا نکاح کرادیا الخ اور دیکھیے
راجہ دیو داس کے عہد مین یعنے ست جگ مین کسقدر زنا
وغیرہ کثرت سے ہوئے ہین ادہیان ۵۸ کاشی کہنڈ پران
ملاحظہ کیجیے اوسمین صاف لکہا ہے قولہ ترجمہ فارسیہ کہ زنان
شوہر اگذاشتہ باہر کہ دل رغبت می شد می پیوستند وہمان قسم
مردان نیز بعمل مے آوروند بلکہ بسیار زنان و دختران محل خاص
راجہ ہمانہج پردہ افتند الخ اور عہد پرسرام مین بہت چہترانیان برہمنون
سے زنا کراتی تہین اور اون سے اولاد حاصل کرتی تہین پرب
مہابہارت کا دیکہیے اوسمین لکہا ہے قولہ ترجمہ فارسیہ کہ در
ایام گذشتہ در عالم چہتہری نماندہ بود زنان چہتریان بعد طہارت
از حیض غسل کردہ پیش برہمنان می آمدند و برہمنان از ایشان
صحبت میداشتند وآنہارا فرزندان پیدا می شدند ہمچنان باردگر
از برہمنان چہتریان پیدا شدہ اند الخ اقول غرضکہ کوئی دور ایسا
نہین ہوا کہ جسمین فحوش گروہ ہنود مین جاری نہ ہوا ہو شفق
سن حسب دین کی یہ شکل ہو اور اونکی پوتہیان یون گواہی دین تو پہر
اونکا صالح ہونا اور معاذ اللہ رسولون مین اونکو شامل کرنا یہ

کیونکہ آپ کی راے مین آیا جو آپنے قرآن مین اونکے مصلحت
کو ملایا پہر مہابہارت اسمید پرب مین مرقوم ہے قولہ ترجمہ فارسیہ
کہ زن دیوسے گفت کہ من نیتانہای خود را کہ بدرازی چہار
گروہ است گردانیدہ ارجن را خواہم زد الخ بہاگوت کے نوین
اسکند سے ثابت ہے کہ راجہ سگر کے چہہ ہزار بیٹے قابل
جنگ کے ایک وجہ سے اونکی حیات مین موجود تہے
کہ اسمید جگ کے گہوڑیکے ساتہہ وہی تہے الخ اب کرشن جی
کا کچہہ نسب نامہ بہی سُن لیجئے مولوی محمد علی صاحب کتاب ظفر المبین
مین بجواب اندر من تحریر فرماتے ہین صفحہ ۵۰۳ قولہ قصہ حاملہ ہونے
بہائی کرشن جی کا اور دستہ آہنی جننے کا یاد کیجیے بہت مرد
اکابر ہنود ہین سے غلبہ شہوت نسائی کے سبب عورت ہوگئے
اور مردون کے ساتہہ منعقد ہوے منجملہ اونکے ایک فرزند
ارجمند خاص سورج دیوتا کے ہین کہ عورت ہوجانے کے بعد
نکاح مین بدہ کے جو زنا زادہ چاند کا ہے آئی اور مہاراجہ کرشن جی
اونہین کی نسل ہین ہین الخ اقول مشفق من آپنے ہدایت الہنود کا سکو
تصنیف کی بلکہ تخریب الہنود اسکو کہنا چاہیے یقین ہے کہ
جب اس نامہ کی نقل مہاراجہ بلرام پور کی نگاہ سے گذریگی تو

آپ کی تنخواہ جو کچھ ہو گی موقوف ہو جائیگی آپکی خوش آمد کچھ کام
نہ آئیگی جناب من دیوتایان ہنود اور اونکے بیدون کی کچھ
اصل نہین ہے آپنے تواریخین نہین دیکھین صاحب مصنف
کتاب خلعت ہنود یون تحریر فرماتے ہین قولہ کہ جب بمقابلہ موسے
علیہ السلام فرعون مع فوج غرق دریای نیل ہوا تو اوسکے
ارباب نشاط بہاگ کر ملک ہندوستان مین آئے اور یہان
کے راجگان بت پرستون سے ملاقی ہوئے اور اونکو گانا بنا
سنا کر خوب محظوظ کیا تو وہ گویا اون بت پرستون مین بڑے
عابد خدا پرست مشہور ہوئے چنانچہ آپنے زبان ہندی مین اونکا
نام برہمن قرار دیا برہ بمعنی درد اور من بمعنی دل ہے یعنے
اونکے بیان سے دل مین محبت الٰہی کا اثر پیدا ہوتا ہے
اور وہ لوگ اہل ولایت اور ذی علم اور مصاحب پادشاہ فرعون
کے تو تہی سے انہون نے سونچا کہ یہ قوم ہندی کہ نہایت
ابلہ اور سندے دین محض تو ہین انکو کسی سرشتہ باطلہ پر لگائیے روٹی
کہائیے تب اون لوگون نے کل قواعد اپنے نفع کی تلقین کرنا
شروع کیے کہ جس سے پوتہیان مملو ہین چنانچہ لفظ مصر جنکا
ہمارے اس بیان کی صحت کرتا ہے کہ وہ لوگ مصر ہی کے

رہنے والے تھے پس اسیوجہ سے برہمنوں مین اقوم مصر
بہت معزز اور کہرے برہمن کہلاتے ہین کسی نے سچ کہا
ہے یہ شعر ہے اپنے عدو کی ذلت خالق کو بہی خوش آئی ٭ جسکے
کا رزق لکھا تقدیر برہمن ہین ٭ جیسے میان عزازیل جب
قریش مین ایک مرد ضعیف بنکر آئے ہین تو انہون نے اپنے
تئین شیخ نجدی ملقب کر کے بیان کیا ہے کہ مین نجد کا رہنے والا
ہون اسیوجہ سے صاحب غیاث نے اُسکو شیخ نجدی ملقب کیا ہے
چنانچہ آپ بہی بلگرامی کہلاتے ہین فقط اسی راہ سے کہ آپکا
مولد گاہ قصبہ بلگرام ہے چنانچہ بعد عرصے کے جبکہ زمانہ زرتشت
کا ہوا تو بیاس جی نامے ایک برہمن ہندوستان سے طرف
خطۂ ایران کے چلا گیا اور زردشت سے ملاقات کی اور اوسکا
آئین پسند کر کے واپس آیا ہندوستان کو پس اوسنے کہ
پوشیان اور آئین پرستش اہل ہنود کو تلقین کیا ہے اب ہم
اپنے اس قول کی صحت کو عبارت دساتیر زردشتی مین جو نامہ
موسومہ بنامہ ست دخشور ہے آپکے پیش کرتے ہین **قوله**
چون بیاس ہندی به بلخ آمد گشتاسب زردشت را بخواند و باد خشور
یزدان آمدن آن گفت نخستین پاسخ واو که یزدان اسمان کند پس

شہنشاہ فرمود تا از ہر کشور فرزانگان را خواند چون ہمہ گرد آمدند زردشت
از فرزین خانہ بر آمد بیاس بنزد ان انجمن در آمدہ باخشور یزدان گفت
ای زردشت از پاسخ دراز گذارے جنگ بکار چہ جہانیان آہنگ
گزیدن کیش تو دارند و خرد این فرجودہاے تو بسیار شنیدہ ام
و من مردے ام ہندی نژاد و بدانش در کشور خود بے مانند رازے
چند در سینہ دارم کہ از دل من بر زبان نہ آوردہ ام چہ گروہے
گویند کہ اہرمنان آگہی با ہرمن کیش پیوستہ دہند جز از دل من ہیچ
گوشے نہ شنیدہ اگر درین انجمن یک یک ازان رازہا خواندے
با آئین بود در آئیم زردشت گفت کہ پیش آمدن تو یزدان ازان رازہا
آگہی بخشیدہ پس این دبیر را از آغاز تا بانجام بر خواند چون
بشنید بیاس بپرسید پیغمبر رسید یزدان را نماز برد و بہ آئین
در آمد و بہ ہند باز گشت الخ اقول دیکھیے دساتیر تاریخی بنائی ہوئی
نہین ہے پارسیونکی کتاب ہے وہ اسکو کتاب آسمانی سمجھتے
ہین گو وہ کتاب آسمانی نہو مگر پہر بھی خالی اس سے نہین کہ اسکو
مثل کتاب تاریخ کے سمجھنا چاہیے بہر صورت مدعا ہمارا ثابت ہوا
کہ بیاس جسے نامے بلخ مین جاکر دین زردشت مین داخل ہوگئے
ہین چنانچہ یہ قول دساتیر کا کہ بہ آئین در آمد گواہی دیتا ہے اور

یہ عقیدہ عناصر عبادت و آفتاب کی پرستش کا جو ہنود رکھتے
ہین بلاشک عقیدہ زرتشتی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ آج سے
سات سو برس پیشتر ہر شخص خوب جانتا تھا کہ دین ہندؤنکا بعینہ
دین آتش پرستون کا ساتھا اور کتابین اونکی تراجم استا و ژند
کتب آتش پرستون سے ماخوذ ہین چنانچہ سومنات مین جو
شیخ سعدی علیہ الرحمہ نے برہمن تبخانہ کی تعریف کی ہے تو اوسنے
اوسکو اوستاد اوستا و ژند سرا ہا ہے وہ لکھتے ہین بیت
مہین برہمن اسلتو دم بلند + کہ ای پیر دانای اوستا و ژند + اور
تاریخ ہند مولفہ الفنشٹین صاحب مین مرقوم ہے قولہ کہ ہندون
کی بنیاد بیاس جی سے جو ہندون کے مفروضہ مولف ہین قریب
۱۴۰۰ برس قبل مسیح علیہ السلام کے ہوئے ہین غالبًا ایسا معلوم
ہوتا ہے کہ اس مولف نے گو وہ کوئی کیون نہ ہو اون تالیفون
کی نشا اور ضروری مسئلو پر ایک رسالہ لکھا ہے لیکن کلبروک
صاحب کی یہ رائے ہے کہ بانی یا پانچ فرقہ اس سے پہلے کے
ہین بلکہ بدہ اور جین کے فرقون سے یہ فرقہ نیا ہے اسلیے
کہ جس کتاب مین اس فرقہ کے مسائل اور عقائد کا بیان ہے
چھ سو برس پیشتر حضرت عیسی سے نہ لکھے گئے ہونگے الخ

اقول میری رای مسٹر الفنسٹین صاحب و کلبروک صاحب سے کہ
ہے مگر مین زیادہ معتمد اس باب مین و ساتیر کے بیان کو ٹہرا کر
یہ کہتا ہون کہ خروج بیاس کا بعد زرتشت تہا اور زرتشت ہی کی
تعلیمات سے وہ بہرہ اندوز ہوکر اور ہند مین آکر پیر مغان نبے
اور وہی آئین زرتشتی اور عقاید تناسخ اور ترتیب ادوار زمانہ اور
دین آتش پرستی وغیرہ کا اُنہون نے ہند مین شایع کیا اور باتفاق
اہل تاریخ ثابت ہے کہ زرتشت ایک مدت دراز کے بعد جناب
ارمیان پیغمبر علیہ السلام سے پیدا ہوا چنانچہ روضۃ الصفا مین
مرقوم ہے قوله در تاریخ بیاس حی درجہ مسطور است کہ زرتشت
حکیم در زمان گشتاسب ظاہر شدہ او سبدار حال شاگردی یکے
از تلامذۂ ارمیان پیغمبر می نمود تا عاوم عربیہ بیاموخت الخ اور چونکہ
زمانہ ارمیان پیغمبر علیہ السلام قریب ۶۰۰ برس پیشتر جناب مسیح
علیہ السلام سے تہا اس کچھ شک نہین کہ خروج بیاس کو عرصہ
زیادہ دو ہزار یا پچھو برس سے نہین گذرا اور مین یہ امر بھی بیقینی
لکھتا ہون کہ تالیف ایکہنڈ کی بلا شک و شبہ بعد طلوع نیر عالمتاب
اسلام کے ہند مین ہوئی ہے کیونکہ ہندو ک ایکہنڈ اتہرین بید مین
سال سکراجارج کا اسطور پر لکھا ہے کہ جب وہ وحدت سے کثرت کا

معتوجہ ہوتا ہے تو پہلے ہندا موجود ہوتی ہے الخ اب دیکھو
یہ خبر زمان ماضیہ کی ہے کہ جس سے صاف واضح ہے کہ سنگرت
اچارج قبل تالیف اکہنڈ کے گذرا ہے اور زمانہ شنکر اچارج
کا سنہ اٹھ عیسوی ہے کہ جس عرصہ مین آفتاب عالمتاب اسلام
نے ظلمات ہندروشن کر دیا تھا اور اکابر دین اسلام رونق افروز
ہند ہو گئے تھے پس منکران وجوہات متذکرہ بالا سے صاف
واضح ہوا کہ دین ہنود کا کچہ وجود نہین ہے تو پہر آپ کیونکر اور کس
دلیل عقلی یا نقلی سے اس دین کی صحت قرآن قوی البرہان سے
تطابق کرتے ہین بدنامی کا ٹوکرہ اپنے سر پر دھرتے ہین اب رہی
یہ بات کہ آپنے بزعم فاسدہ خود ثبوت پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ
علیہ وسلم بیش خود تجویز کیا ہے سو وہ فقط بہزار خرابی بصرہ آپنے
اس لفظ پر گفتگو کی ہے کہ مہامت سے محمد ثابت ہوتا ہے اسپر
اشلوک ہی چہاپا ہے سو یہ تجویز آپکی مثل آپکے نہایت ضعیف
ہے کہ ہندو کہہ سکتے ہین کہ مہامت اور محمد مین کسیطرح کی
مناسبت نہین اسلیے کہ مہامت کے معنی اردو مین بڑے
مت والا اسکے برا عاقل ہوگا اور محمد کے معنے حمد کیا گیا اور تعریف
کیا گیا اور صفت کیا گیا ہوگا تو یہ نظیر آپ کی درست نہ آئی اہین وہ کہین گے

بڑے عقل والی ہے بیان البقراط و فلاطون و ارسطو مرادہین
کہ وہ لوگ بڑے عقلمند تھے کہ ظاہر ہے لہذا آپکے ہنود سے
ابھی تک آپ بشارات ہمارے حضور اقدس کے نہین لئے ہین
لہذا نہایت مناسب معلوم ہوا کہ اب ہم آپکو کتب ہنود سے
ہی بشارات واضحہ مع متن و ترجمہ سناوین وہی ہذا قولہ دیکھو
کلکی پران مین لکھا ہے الی قولہ کلکی بغلہ اسکے کہا جاتا ہے
کہ کلکی کو دور کرینگے جو وہانکے دلوپر چھایا ہوا ہوگا جیساکہ
باب چہارم مکاشفات انجیل سے ابراہیم علیہ السلام کو فرشتہ کا
قول کہ اسمعیل سے بادیہ یعنی بریبی بڑے گروہ پیدا کرونگا صاف
صاف تطبیق ہے بہر پران مذکور مین لکھا ہے قولہ کہ قوم کلکی اوتار
گرک اپنے رشی ہوگے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم قوم قریش
رشی عابد نصری ہے جوکہ اولاد پاک قیدار بن اسمعیل بن ابراہیم
علیہ السلام کے ہین کہ اپنی عقل سے حق تعالے کو ایک جانکے
عبادت کرتے تھے (۲) یہ بھی لکھا ہے کہ نام والد ماجد کلکی
اوتار کا وشنو ولیس ہوگا اور وشنو اللہ کو کہتے ہین اور ولیس
بیٹے عبد کے ہین دیکھو والد ماجد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
عبد اللہ نام تھا (۳) نام والدہ ماجدہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نا شنوفتی لکہا ہے جسکے معنی معتمد کے ہوے وہی آمنہ
کے معنی ہوتے ہین (۴) پران مذکور مین لکہا ہے کہ کلکی اوتار
کے چار بہائی ہونگے پہر تین بہائی کے نام بہی لکہے ہین ایک
کا نام کوی دوسرےکا نام سمنت تیسرےکا پراگ جیسے کتاب حزقیل
وذکریا و مکاشفات مین چار یارون کے نام کی طرف اشارہ
ہے ویسے ہی جینی لوگ کلکی اوتار صاحب کے چار جانشین لکہتے
ہین کہ کتاب ڈوالی گلب کتب معتبرہ اپنے سے جینی لکہتا ہے
ویسے ہی اسمقام پر کلکی پران مین یون معلوم ہوتا ہے کہ بجاے
اسکے کہ کلکی اوتار کے چار جانشین ہونگے چار بہائی لکہدیا
(۵) مقام مولد کلکی اوتار کا شنبہل نگری یعنی عرب کی بستی
لکہی ہے (۶) پران مذکور مین ہے کہ اپنے وطن سے شمالی
پہاڑون مین ہجرت کرینگے اس سے مدینہ منورہ جانا حضور اقدس
کا ثابت ہے (۷) پران مذکور مین تلوار کی بڑی تعریف لکہی
ہے اس سے ثابت ہوا کہ اونکا دین تلوار کے ذریعہ سے
پہیلیگا جیسےکہ مکاشفات انجیل مین صاف لکہا ہے قولہ وہ لوہے کے
عصا سے تمپر حکومت کریگا اور تم کمہار کے برتنون کے مانند
چکناچور ہو جاؤگے (۸) یہ بہی لکہا ہے کہ تمام مقدسین کے

الفاظ کے لیگا یہ بات قرآن سے عیان ہے کہ کل انبیا علیہم السلام
کی تعریف اوسمین موجود ہے الخ اب مین آپکو تیرسے یکے تحقیق کرسنہ
ہسمت ملاکے دیتا ہون کہ میلاد مبارک یوم دوشنبہ تاریخ ۱۲ ربیع الاول
۱ یا ۱۲۱ - اپریل ۵۷۱ء ولادت باسعادت صبح کے وقت عرب مین
شہر مکہ معظمہ مین ہوئے کہ وسط ہند مین دو ہزار میل کے فاصلہ
مکہ معظمہ سے دو گھنٹہ کا فرق پڑتا ہے اوسوقت مین ہند کے
وسط مین دو گھڑی دن صبح صادق عرب کے وقت مین چڑھتا ہے
اور بغیر اسکے کنڈلی ادتار صاحب عرب مین ہون یہ مطابقت بہت
مشکل ہے کہ حمل کا طالع ہو اور دو گھڑی پر ۲۱ اپریل زیادہ دن
چڑھے ولادت باسعادت ماہ بیساکھ بارہوین چاندکے ہوا
۱۲ ربیع الاول سنہ ولادت ۱۱ یا ۱۲ ماہ - اپریل کو آفتاب حمل مین
تھا اور تاریخ ۱۲ چاند کے تھی چاند سرطان مین ہوا جیسے ابو اشعر
نے آفتاب حمل مین اور ذنب قوس مین اور راس جوزا مین لکھا ہے
بدستور مطابق ہے اور حساب سے زہرہ حوت مین اور عطارد
ومشتری ثور مین اور مریخ جدی مین اور زحل میزان مین ہوتا ہے
پس اس صورت مین زائچہ وہی نکلتا ہے جو کنڈلی پران کے
اشلوک مین ہے اور وہ اشلوک یہ ہے آپ کی خاطر سے ترجمہ

اُردو مین کیے دیتا ہون ہکذا۔ ترجمہ قولہ بارہوین چاند سدی بیساکہ ہشت نام نچھتر ہرسن جوگ کرن بالب مین سورج حمل چاند سرطان مشتری ثور زہرہ عطارد ثور مریخ جدی مین یہ گرہ عمدہ اوقات مین راس جوزا ذنب قوس زہرہ حوت میزان کا زحل وقت عمدہ نام پر بیہوش ہین دو گہڑی سورج نکلے پر حمل کے طالع مین جسنم کلکی کا ہوگا بیساکہ سدی چاند کی بارہوین ہشت نام نچھتر ہین ہرشن نام جوگ بالب نام کرن مین پیر کے دن جبکہ اکیس گہڑی پل جو بیس کا ہوگا سورج کے دو گہڑی نکلے پر ۲۱۱ ۱ پل اکیس ہوے تکے عبداللہ راست گو کے گہر سنوہنتی آمنہ کے شکم سے کلکی نام دہرم کا پانے والا ایسے وقت مین تشریف لاویگا۔ جسکا کہ زائچہ یہ ہے

زہرہ حوت	آفتاب	عطارد و مشتری
دلو		راس جوزا
مریخ جدی		قمر سرطان
ذنب قوس	زحل میزان	اسد
عقرب		سنبلہ

اب آپکو مناسب ہے کہ اس مقدمہ کو کسی صاحب نجوم سے دریافت کرکے دل کو تسکین دے سکیے ہرچند آپنے بردۂ اسلام مین

بہت سی تدبیر کی مگر سواے ایک گھر بگڑے اور کچھ حاصل نہوا پہلو
نہیں سے تحریرات شہادت جناب امام حسین علیہ السلام پر اس
پردہ مین لکہا کہ کوئی نہ سمجھا پھر کتاب اسرار نبوت ضعیف القوت
اس ترکیب سے تصنیف کی کہ کسی کی سمجھ مین نہ آیا ہر چند کہ ہمنے
اسکا جواب تحریر کرکے آپ کو سنایا آپنے ایک کا بھی جواب
نہ دیا ذہن مبارک کو سوزن معقولیت سے سیا بس اب
غرض یہ ہے کہ ان خیالات فاسدہ سے باز آئیے عاقبت
نہ گنوائیے مشفق من دروغ کو فروغ نہین ہوتا ہے یہی وجہ ہے
کہ شیطان سر پر ہاتہ دہرے روتا ہے زیادہ وبس فقط

[illegible]

درینولا ایک نامہ تازہ بتازہ جو لکہا گیا ہے وہ بہی درج کتاب ہذا کیا جاتا ہے کہ واعظین کے کام آوے ۔

نامۂ مبارکباد

یوم کلان

سید صاحب حامی مسلمانان نشین واقع علیگڈہ زاد لطفہ

بعد واجب کے مطلب یہ ہے کہ آج پرچۂ تہذیب الاخلاق مطبوعہ شوال ۱۲۹۳ ہجری ہرکارۂ اسلام نے ہمین پہونچایا مژدہ مبارکباد عید کا خوب ہماری سمجہ مین آیا واہ کیا خوب طریقہ ہجو ملیح کا آپ کو

آپ کے دوست خیالی نے بتایا العذا کچھ خلاصہ اونکا قلم بند کرتے
ہیں پہی مبارکباد یوم کلان کی آپکو سناتا ہون ونہو نے کہا۔ قولہ
السلام علیک وعلیکم السلام حضرت مبارکباد شد مل تو لیجیے معانقہ
تو فرمائیے اسکے جواب مین آپ فرماتے ہین قولہ آیئے آیئے
تشریف رکھیے دل سے ملے ہوئے ہین معانقہ کیا ہے اسپر وہ
آپکو جواب دیتے ہین قولہ کیا آپ معانقۂ عید کو جائز نہین سمجھتے
اسپر آپ فرماتے ہین قولہ جناب مین کوئی مولوی ملا مفتی تو
ہون نہین کہ جائز ناجائز سے بحث کرون اس جھگڑے کو جانے
دیجیے بیٹھیے مزہ مزہ کی خوش کن باتین کیجیے اسپر وہ فرماتے
ہین قولہ نہین صاحب پہلے اس بات کا تصفیہ کر لیجیے کہ عید کا
معانقہ جائز و مستحب ہے کہ نہین اسپر آپ فرماتے ہین قولہ حضرت
میرے کی جب آپ سنیں گے تو چونکین گے اور متعجب ہونگے
اور فرماوینگے یہ تو سب سے انوکھی رائے ہے الی قولہ خیال
کیجیے کہ جائز ناجائز یہ سب قسمین افعال مذہبی کی ہین عید کا
معانقہ کوئی مذہبی افعال میں نہین ہے جسپر جائز ناجائز کا
اطلاق ہو سکے یہ بات صرف باہم معاشرت کی ہے اگر اسپر بحث
ہو سکتی ہے تو یہ ہو سکتی ہے کہ آیا یہ طرز معاشرت قابل

پسند ہے یا نہین مہذب ہے یا نہین سو اسکا یہ حال ہے
کہ جبتک قوم کے خیالات نہین بدلتے اور تعصب نہین دور
ہوتا اوسوقت تک جو رسمین اوس قوم کی ہین گو وہ کیسی ہی نامہذب
ہون مہذب ہی معلوم ہوتے ہین اسکے فیصلہ کرنیکو کوئی پیمانہ
نہین ہے جس سے اس رسم کا مہذب یا نامہذب ہونا ناپ
لیا جاوے اگر کوئی پیمانہ اسکے لیے ہوسکتا ہے تو فقط ترقی
علوم و فنون سے ہوسکتا ہے گو یہ مثل مشہور ہے کہ لیلی را
بچشم مجنون باید دید ہر ایک شخص اپنے معشوق کو سب سے
زیادہ خوب سمجھتا ہے الخ اسکے بعد آپنے بڑی لنبی چوڑی تقریر
محض بے فائدہ یعنے عید کے معانقہ کو آپنے فرمایا ہے قولہ
کہ یہ دو سانپون کا سا گتہنا یا دو کتے بلون کا لڑنا ہے اسکے بعد
اپنی تمامی پر لکہا ہے قولہ یہ بات سنکر میرے دوست خیالی آنسو
بہر لائے اور کہا میان کہتے تو تم سب سچ ہو پہر چاہے کوئی مانے یا نہ مانے
زیادہ والسلام — راقم سید احمد خان — جواب واہ سبحان اللہ
حضرت من گدہین ہین پوچہتا ہون کہ بہیت اسلام کا دعوی اور روش
اسلام پر یہ خرخرافات بہلا آپ تو فرماتے ہین کہ ہین ملا یا مفتی نہین
پہر بہلا تفسیر قرآن مجید کی آپ کیون کرتے ہین عید کے معانقہ پر

تو آپنے دوسانپون کا گتهنا یا دو کهری نیولون کا لڑنا فرمایا یہ معاشرت
آپکو ناپسند معلوم ہوئی حقیقت مین بقول آپکے لیلی را بچشم مجنون باید
دید کسی نے سچ کہا ہے ؎ ہر کہ خسید درمیان آن ہما بیند بخواب
تشنہ آب و خواجہ در سگ استخوان بیند بخواب مگر مین حیران ہون
کہ یہ معانقہ آپ کو کیونکر پسند آیا ہوگا جو کہ آپکے صاحبان علم و فنون
یعنے علم کے دیوتا ؤن مین رائج ہے مثلاً بروقت رخصت کسی
عزیز یا عزیزہ کے بہائی جوان بہن جوان کا منہ سر بازار چومنا یا
ایک کا دوسرا سر رکہ کے بہنت ہاتہہ مین لیے ہوے سیٹی
بجاتے کتا آگے آگے لیکر چلنا اور بعضے آپ ایسے تہذیب یافتہ
کو مین نے دیکہا ہے کہ کتے کا پلا جیب مین یا گود مین لیے رہنا
یا خوشی کے دن مین بگانی جورو بیٹی بہو کے گلے مین ہاتہہ ڈالکے
ناچنا منہ اور ہونٹونکو چومنا قبل از نکاح امتحان پسند یا ناپسند عورت
کا ہر دکو پسند کرلینا کہ ظاہر ہے مناسب تو یہ تہا کہ پہلے ان صاحبان
تہذیب کو نصیحت کی ہوتی نیکنامی لی ہوتی جو سنتا وہ آپکو سراہتا
برخوردار بنا تا نہ یہ کہ برعکس آپ ایسے تہذیب یافتہ سے وقوع
مین آیا یہ کچہ عجیب بات ہے مشفق من ہنگام جہالت کی رسمین
ابہی آپنے سنے نہین جسکو اسلام نے مٹا دیا خیر ایک آدہ مین بیان

کرو دن اقول کسی کتاب مین مین نے دیکھا ہے کہ جب اسلام
پھیلا اور حدود دوم اسم اسلامیہ جاری و شایع ہونے لگے اور
رسمیات ہنگام جاہلیت اٹھنے لگے تو ایک عورت مثل آپ کے
ہمارے حضور اقدس روحی فداک کی خدمت مین حاضر آئے اور
عذر کیا کہ ہمپر رسمیات اسلامیہ نہایت شاق ہین حضور نے اپنے
اصحاب رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ اس سے پوچھو کہ وہ کون سا امر
ہے جو تجہپر شاق گذرتا ہے اوسنے عرض کی کہ عدت کی رسم
جوکہ اسلام مین مقرر ہوئی ہے کہ جس عورت کا شوہر قضا کر جائے
وہ چار ماہ اور دس یوم خانہ نشین رہے سرمہ کنگہی کچہ نکرے
اسکے بعد پہر اختیار ہے نکاح ثانی کا یہ شرط ہمکو نہایت شاق ہے
آپنے فرمایا کہ ہنگام جہالت مین کیا دستور تہا اوسنے عرض کیا کہ ہنگام
جہالت مین یہ دستور تہا کہ جس عورت کا شوہر قضا کر جاتا تہا تو جو کپڑا
کہ وہ اپنے بدن پر پہنے ہوتے تہے وہی کپڑا سال بہر تک پہنے رہتی
تہے اور ایک کوٹہری مین جو کہ اسقدر ہو کہ لیٹ رہے اوسمین رہتی
تہے اور سال بہر کے بعد خانہ کعبہ مین حاضر ہو کر ہبل نام بت جو
اندر خانہ کعبہ کے دہرا تہا اوسکے آگے برہنہ ہو کر بیٹہتے اور
ایک سو مینگنی بکری کے یا اونٹ کی اپنے سر سے ایک ایک کرکے

طرف پشت کے پہینک دیتے تہے اور ایک جانور پرندہ
اپنی شرمگاہ سے مس کرکے اوڑا دیتے تہے تب عدت سے
باہر آتے تہے اسپر حضور اقدس نے تبسم کیا اور فرمایا کہ بڑہیا اس سے
تو رسوم اسلامیہ کہین آسان ہین لہذا میری عرض یہ ہے کہ آپ
جو رسمیات اسلامیہ کو رسم جہالت تصور کرتے ہین یہ کون نادانی ہے بلکہ سراسر
ذلت اوٹہانی ہے کسی نے سچ کہا ہے یہ شعر سرہ کوئی دیکہے
الا ہے ہزار یکے بہول ہم اپنے کسو تجہی کی جڑ دت کہتے ہین
جناب ہین آپکے حواریون مثل منشی چراغ علی صاحب و مولوی فرید الدین
صاحب نے تو مجہسے آپکی علمیت و تواریخ دانی کی وہ تعریف کی تہی
اور ڈرایا تہا کہ اگر دوسرا شخص کوئی مدرسات حال کا تعلیم یافتہ ہوتا تو
آپکے مقابلہ پر قلم بہی نہ اوٹہاتا بلکہ ایک آدہ صاحب نے تو آپ کے
تعلیات کے یہہ اشعار بہی سنائے مگر چونکہ تائید الہی و پیروی ش
جناب رسالت پناہی ہمیان شامل حال تہی کچہ خیال مین نہ آئے
اشعار یہہ ہین قولہ تعلی سید احمد خانصاحب بہادر

آجکل ہو نہین سر بستر خواب راحت	تشنۂ علم سے مستفرو مغرور نخوت
مزہی لیتا ہون بڑا علم دعمل کے اپنے	ہی تصور مرا اسرار مین التصدیق حقیقت
ہوگیا علم حصولی سے حضوری مجہکو	ہی مرادین نہ محتاج حصول صورت

جو مسائل نظری تھے وہ بدیہی ہیں تمام
عقل کو وقفہ یورپ سے ہوئی ہے کثرت

لندن پاک کی تاثیر یہ ہے مجکو حصول
کہ جسے چاہوں کروں عقل سے باطل ثابت

کبھی میں کرتا ہوں تصریح معانی و بیان
کبھی میں کرتا ہوں توضیح نجوم و ہیئت

کبھی تقسیم فرائض کبھی تفہیم اصول
کبھی تعلیم عقائد بکتاب و سنت

کبھی ہوں علم الٰہی کیطرف ذہن رسا
کبھی کرتا ہوں طبیعی میں بطبعی جودت

کبھی ہے معقل پہ مذہب مرا مانند حکیم
کبھی مثل متکلم مجھے پاس ملت

کبھی کرتا تھا قدم چرخ کا اثبات کہاں
اور کبھی کرتا تھا باطل بہ ہزار شفقت

کبھی انکار قیامت پہ میں لاتا تھا دلیل
کبھی تکرار تناسخ پہ مجھے سو حجت

حشر اجساد میں تھا گاہ تردد مجکو
کبھی تھی عالم برزخ میں مجھے اک حیرت

کبھی تھی عرصۂ تدویر فلک کی تحقیق
کبھی میں ناپتا تھا سطح زمیں کی وسعت

کبھی میں کرتا تھا اعراض میں جوہر قائم
کبھی میں کرتا تھا معلول سے ثابت علت

کبھی منقول پہ مائل کبھی سوی معقول
کبھی میں فقہ پہ راغب کبھی سوے حکمت

کبھی کرتا تھا مجسطی پہ حواشی تحریر
کبھی کرتا تھا اشارات و شفا کی صحت

کبھی میں کرتا تھا قانون سے تشریح علاج
کبھی میں کرتا تھا قاموس میں تصحیح لغت

کبھی میں نفی حقایق میں تھا سوفسطائی
کبھی میں مغربی باطل در رویت

کبھی میں جبری و مجبور بعقل تدبیر
کبھی میں قدری و مختار بقدر طاعت

کہ ملاحدہ کی تھی تردید کلام الحاد
کہ وجودی و شہودی سے بیان وحدت

کبھی ہش نظر انجیل و زبور و توریت	کبھی مصحف یہ نظر میری سر بسر آیت
کبھی زرتشت بومغین ایسا کہ ساری ہو بید	زند بارند کی کرتے تھی میری تبعیت
کبھی تھی آگہی شاستر و بید و پران	کرتا تھا بات میں پنڈتکی کہتا میں کہندے

غرضنکہ اسی طرح اور بہت زیادہ گوئیان آپکے سنی ہین کہانتک قلمبند ہون پہر صفحہ میں آپ یون جھکے ہین یا بہکے ہین قولہ اجی یہہ آٹھوین خاتم النبیین کیسے آپنے سنا نہین کہ مولوی یعقوب صاحب اور اونکے ساتھی سات خاتم النبیین تو زمین سکے اوپر اور اندر بتلاتے ہین اور اب اونپر وحی آنا شروع ہوئی ہے پہر آٹھوین ہوگئے کہ نہین الخ جواب یہہ آپنے خوب نئے پرکی اوڑائی ہے الصاحب یہ جھگڑا سات و آٹھ خاتم النبیین زیر زمین ہونیکا بالنس بریلی میں ایک آپکے شاگرد صاحب ہم مذہب نے اوڑایا تھا سو وہ بالکل تہمات شیطانی جھوٹی کہانی ہمارے علمار دیندار سعادت شعار نے رد کہا یا کتاب تنبیہ الجہال مین دیکھیے اگر آپکو بہم نہ ہوسکے تو ہمسے عاریتا طلب کر لیجیے کہ ہمارے کتب خانہ مین موجود ہے ہمارے حضور کے خاتم النبیین ہونے مین تو کوئی کلام کی گنجائش ہی نہین اللہ جل شانہ نے خود اپنے کلام پاک مین خاتم النبیین فرمایا ہے ہان البتہ خاتم شیاطین

ابھی تک نہین ہوا ہے اگر آپ فرماوینگے تو یقین ہے
کہ چند انفار مین گن بھی دونگا جیسا کہ مولوی محمد یعقوب صاحب نے
اپنے خط مین لکھا ہے قولہ یعنے عالم رویا مین مین دیکھتا ہون
کہ کوئی شخص کہتا ہے کہ سید احمد خان دجال ہے یہ سنکر مین نے
عذر کیا کہ وہ دجال کیونکر ٹھہرا تو وہ فرمانے لگے کہ تمنے یہ حدیث
نہین سنی کہ جناب رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما گئے ہین
ثلاثون دجالا یعنے میری بعد تیس دجال ہونگے اب فرمائیے
کہ ہمین آپکو یا آپکے نائب جدید منشی چراغ علی صاحب ہمارے
دوست کو کیا عذر ہے دیکھو چند تو مین گنے بھی دیتا ہون ہو کو
یعقوب صاحب تو آپ ہی تک رہے مثلاً علیگڑہ مین آپ اور صوبہ اودہ
ضلع سیتاپور مین منشی چراغ علی صاحب اور حیدر آباد دکن مین
مولوی سید محمد یعلی اور دہلی مین تارا چند اور جبلپور مین مولوی صفدر علی
رئیس آگرہ اور امرتسر مین مولوی عماد الدین پانی پتی لا امتی
اور بنارس مین آپکی اول الحواری مرزا رحمت اللہ صاحب یہ سب
بقید حیات موجود ہین باقی تا یوم قیام ہوتے چلے جاوینگے
اور جو مر گئے اونکا شمار ہے نہین بس آپکے خیالات جو بعد
واپسی لندن کے جو بہک گئے ہین اونکا او ترنا معلوم

بقول شاعر ﴿ چڑہی ہے ایسی بتمہاری دلپر شراب الفت ؛
کتاب حکمت ہزار دیکھیں کہیں نہ اوسکا اوتار دیکہا ؛ فقط

راقم نعمان خان وکیل سرکار ابد قرار پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم بقلم خود اللہم اغفر ذنوبہ یہ نامہ تاریخ ۱۳ نومبر ۱۸۷۶ء کو لکھنو
سے روانہ ہوا ٹکٹ چسپان ار

نقل خط ہذا بذریعہ عرضی تاریخ ۱۲ مارچ ۱۸۷۸ عیسوی کو الہ آباد سے
خدمت میں سر ولیم میور صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر سابق مغربی
وشمالی کے روانہ ہوئی ہے لندن ٹکٹ چسپان اطلاعاً لکہی ہوا

پھر اسکے بعد یہ نامہ بطور ہدایت کے تحریر ہوا
درج کتاب ہوتا ہے جو سنتا ہے وہ روتا ہے
سید صاحب کی قابلیت کو بحر ندامت میں ڈبوتا ہے

ہو المستعان

نامۂ ششم

زاد لطفہ
بنارس
حب بہادر جج

سید صاحب مظہر الطاف و کرم سید احمد خانصا

بعد با وجب کے آدم مطلب قطعہ نامۂ نامی گرامی از ان
زبدۃ العلما جناب محمد علی بخش خانصاحب بہادر
جج واقعہ باندا محررہ ۲۵ - اگست سنہ حال بنام
نیازمند مشعر باین مضمون آیا سرفراز فرمایا قولہ جناب

خانصاحب ابتو ہمارے مخالفین مذہب کا یہ حال ہے کہ قواعد
عربیہ و علم تفسیر و حدیث سے کوئی معنی کسی آیہ کے نکلنے سے
معذور ہوئے ہین نسخہ تورات کہ محض واہیات ہے اصل ہے
سامنے رکہہ کے تفسیر چراغ علی معنی قرآن کی لکھتے ہین نہ وہ الفاظ
قرآن ہین موجود ہین جنکے معنی تصنیف کیے جاتے ہین نہ تورات
مین وہ الفاظ موجود ہین جنکی سند لاتے ہین حتی کہ طیر کا لفظ اونکی
معلم اول نے بمعنی آفت اخذ کیا ہے اور اونکے حواری نے
بمعنے لشکر اختیار کیا ہے اور نمل سے مراد قوم انسان قرار دی
ہے اور ہدہد نام رکھدیا ہے حضرت سلیمان کے لشکر کے سردار
کا جب یہہ حال ہے تو اب ہم کیا خاک بحث کرین ہر شخص کو اختیار ہے
کہ قواعد صرف و نحو و لغت و معنی و بیان کو چھوڑ کر جس آیۂ قرآنی کے
جو چاہے معنی بیان کر دیا کرے اور احادیث کی نسبت متعدد تحریرات
مین لکھدیا ہے کہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم معاذ اللہ افترا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم پر کیا کرتے تھے مفسرین کو کذاب اور مفتری اور فسانہ گو
لکھتے ہین جب یہ حال گالیان سنانیکا اکابر دین کی نسبت ہے
تو بھلا وہ لوگ قابل خطاب علماء دین کے کیونکر ہو سکتے ہین ابتو
بحث علمی و مذہبی نہ رہی بھٹیار خانے کی آوازین اور گالی گلوج

پہلے لوگ آگئے ہین اور طرفہ یہ کہ مفسرین پر طعن کرتے ہین کہ وہ
اہل کتاب سے اخذ مطالب کیا کرتے تھے مگر خود بدولت بہی
اوسی طعن مین شریک ہین سواے اقوال اہل محرفہ کے کوئی
سند نہین لاتے ہین اسی سے اونکی سخن سازی والحاد وزندقہ خبیث
ظاہر ہے الجواب مین کہتا ہون کہ بہلا یہ کون تہذیب اور ٹہیٹ
اسلام کی روش ہے الصاحب ایسے تاویلات تو یہود ونصاری
جو کہ قدیم سے ابطال اسلام کی مدعی ہین اونسے بہی سرزد نہین
ہوئی برا نہ مانئے یہ تو وہی مثل ہوئی بلکہ آپ کی نسبت اصل ہوئی
بیت بر زبان تسبیح و در دل گاو خر ٭ این چنین تسبیح کے دارد اثر
فرمایئے کسی دین آئین کی نسبت کلمات لاطائل تو ہینا لکہکے
طبع کرانا کس قانون مین جائز ہے اہل فارس کا قول ہے چیزے بگو
کہ نگوید گستاخی معاف ابہی کوئی تاویل کرے کہ سید احمد خان صاحب
بہادر ہیچ مدان کے گلے مین آماس ہے لہذا اس سے مرکب
بنارس یا علیگڈہ کا نجم کدہ مراد ہے اور منشی چراغ علی صاحب جونکہ
ہمارے بہی شفیق ہین اور رنگ گورا ہے اس سے دودہیا
لٹو مراد ہے تو آپ کو کیسا ناگوار ہوگا جو سنیگا وہ کہیگا یہ
محض واہیات ہے قابل تاویل ہذا الکم ذات ہے دیکہو کتاب

مویدالاسلام جو کہ دہلی مین ترجمہ ہوئی مصنفہ مسٹر جان ڈیونپورٹ
صاحب کا پہلا صفحہ قولہ مین اقرار کرتا ہون کہ اس زمانہ کے عیب
اون لوگون کے بات ہرگز میری خیال مین نہین آئی جو کہتے ہین
کہ آنحضرت معاذ اللہ جعلساز تھے اور اونہون نے قرآن ایسا
لکھا ہے یعنے قصداً فریب کیا ہے جیسے کوئی جعلساز لکھے
میری رای مین جو منصف آدمی قرآن کو پڑہیگا اوسکا یقین اس
قول سے بالکل مختلف ہوگا الخ از کتاب کارلل صاحب جلد ۲ صفحہ
۲۴۱ مطبوعہ لندن اقول سبحان اللہ مدعی الابطال اسلام تو یون
فرماوین مدعی تہیث اسلام اونکے مفسرین اور صحابہ کرام کے
لنسبت یہ ایمانداری جتاوین پس قربان اون مسلمانون کے اسلام
کے جو کہ آپکے شریک چندہ ہین نہین معلوم حاکم مطلق سے
یوم جزا کو کیا عذر پیش لاوینگے جب آپکے ہمراہ کر دیے
جاوینگے دیکھو قرآن مین جہان چونٹیون کا ذکر ہے وہان
خدا فرماتا ہے کہ کہا چونٹیون نے گھس چلو اپنے سوراخون
مین ایسا نہو سلیمان کا لشکر تمہین پیس ڈالے وہم لا یشعرون
یعنے اونہین معلوم نہو اب فرمایے وہ کون قوم ہے پردہ
زمین پر جو کہ سوراخون مین رہتے ہون ہان اگر امتیان پیغمبران

یورپ ہوں تو یہ اور بات ہے باقی ہفت اقلیم میں تو ہمنے
نہیں سنا کسی تواریخ میں لکھا دیکھا ہے مشفق مکن آپ علم
تواریخ سے بھی نابلد ہیں دیکھو کسی اوستاد نیک نہاد کا شعر ہے
ع آپ ایسے عاجز ہو دنیا میں اوسے ہرگز نہ جیتیں + حق نے
فرمایا ہے قرآن بیچ چیونٹی کو نمل + اور جہان ہدہد کا ذکر ہے
اوسکے اول آیہ دیکھیے یعنے اللہ تعالی فرماتا ہے وتفقد
الطیر یعنے خبر لے پرند جانور کی اب فرمایئے کسی محاورہ میں
سردار لشکر کو کسی نے پرند جانور بولا ہے اور پھر اسکے
بعد آیہ ولااذبحنہ شہادت دیتی ہے جانور سے اگر سردار
آدمی ہوتا تو حضرت سلیمان کہتے ولاقتلنہ آپ اجتہاد فی اللغت
تو کرتے ہی تھے اب خیر سے فی العبارت بھی شروع ہو گیا جناب
من اب بھی باز آیئے توبہ فرمایئے کہ ہنوز در توبہ باز ست آیندہ آپکو
اختیار ہے بندہ لاچار ہے بقول مصرعہ بر رسولان بلاغ باشد و بس
اطلاعاً گذارش ہوئی

اُسکے بعد یہہ نامہ لکہا گیا مناسب معلوم ہوا کہ یہہ بہی بہر دست داخل کتاب ہے ۔

ہو المستعان

نامہ ہفتم

لطفہ زاد گدہ واقع علی پیشن دار بنارس

سید صاحب مظہر الطاف و کرم سید احمد خان صاحب ادرج خبسا

بعد یاد حب کے آدم مطلب یہ پرچہ اخبار مطبوعہ مطبع منشی نولکشور صاحب واقع ۲۴ رمضان المبارک سنہ ۱۲۸۹ھ ہجرے آج ہمارے نگاہ سے گذرا جسمین آپکی رائے مالک مطبع نے نسبت مسلمانون کے لکہی ہے

اوسکو پڑہ کر نیازمند بہت محظوظ ہوا مگر مناسب معلوم ہوا
کہ اپنی راے بہی نسبت آپکی راے کے ملانا چاہیے پس
چند فقرات اوسمین سے منتخب کرکے مع اپنی راے کے
عرض کرتا ہون معاف فرمائیے گا **قال** ہماری یہ راے
ہے کہ اس زمانہ مین مسلمانون کی ایسی حالت ہے کہ جو لفظ
خراب سے خراب اور سخت سے سخت اونکی نسبت استعمال
کیجاے وہ سب درست اور بجا ہے الخ **اقول** اس آپ کی
راے سے کچہ ہم بہی اتفاق کرتے ہین بدو وجہ اول یہ کہ
باوصف دستخط ہوجانے استفتا ثبوت کفر نسبت جناب
والا کی کل علماء ہند کا فر یقین سے پہر آپکے اجراے مدرسہ
کے تائید مین لاکہون روپیہ کا جمع ہوجانا اور خزنیۃ البضاعت
قرار پانے شک قول آپکا بعد استثناء دو سہ علماء ہند کے
صحیح معلوم ہوتا ہے لقولہ تعالے شانہ تعاونوا علی البر والتقوی
ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان حاصل یہ کہ اللہ تعالے اپنے
کلام پاک مین صاف صاف فرماتا ہے کہ باہمدگر اعانت کرو تم
اوپر نیکی کے اور پرہیزگاری کے اور ایکدوسرے کی اعانت
نہ کرو تم اوپر گناہ اور تعدی کے دوم یہ کہ باوصف اسکے کہ اجانب

رد از (۱)
ازواردہ علما
صاحب
مولوی محمد
بخش فاضل
مولوی
محمد علی صاحب
مرادآبادی
...

حالم وقت سے ہمنے اپنی تحریرات طبع کرانیکو لوکل گورنمنٹ اودہ
سے حاصل کیا جسکو عرصہ ہوا اور یقین ہے کہ نصف ہندوستان
مین گشت کرآئی ہونگے اور مسلمان صاحبون سے بخوبی
سمجھایا کہ آپ لوگ اگر چندہ اسقدر جمع کردیتے تو ہم بہی جوابات
جو کچہ الطال قرآن اور رسالت مین ہوئی ہین اونکو طبع کراکے مسلمانونکو
تقسیم کرتے استمداد کنندگان یوم جزا کو ثواب پاتے مگر باوجود
جد و جہد کے ابہی تک کہ عرصہ ہفت سال کا گذرتا ہے پایچسو روپیہ
کی نوبت بہی نہ آئی ہو گی پس ادہر سستی اور ادہر چستی کہ جسکا مآل
ظاہر ہے تو اس صورت مین آپکے فقرات بعض مسلمانان کی
نسبت نہایت درست اور ہمدردی قومی کا تقاضا معلوم ہوتا ہے
مگر جب یہ قول حق سبحانہ تعالی کا یاد آتا ہے کہ ہل جزاء الاحسان
الا الاحسان یعنی عوض احسان کے احسان لازم ہے
تو البتہ کوتہ بٹہ آپکی لیاقت مین عائد ہوتا ہے پہر اسکے بعد
یون نشان دہی کرتی ہو قال کہ سلیکٹ کمیٹی خواستگار ترقی
تعلیم مسلمانون مین یہہ سوال بحث مین آیا تہا کہ ہندوستان
مین انگریزی تعلیم کا اثر کیون نہین ہوتا جیسا کہ انگلستان
مین ہوتا ہے پس اسکا جواب انبرور کا آرٹکل لکہنے والا

یہ دیتا ہے **قولہ** آپکو (یعنے مسلمانون کو) گورنمنٹ سے کے
ذات سے یہ توقع نہ کرنا چاہیے کہ وہ سور کے بالون سے
ریشم کی ہتیلی بناوین الخ اسپر آپ فرماتے ہین **قولہ** پس اب ہم
اپنی قوم سے پوچہتے ہین کہ علم کے دیوتا نے ہمین سور کا خطاب
دیا ہے پس ہمکو اسی خطاب مین خوش رہنا چاہیے یا کوشش کرکے
اور اپنی حالت کو درست کرکے دنیا کو بتلانا چاہیے کہ اس خطاب کا
مستحق کون تہا الخ **اقول** مشفق من سلیکٹ کمیٹی کی نظر کا جواب
تو یہ ہے کہ اسی طرح مجالسات اسلامیہ جو کہ اکثر جابجا ہوتے
ہین اول مین آپ کی اور آپکے حواریین اور صاحبزادگان کے
نسبت بہی یہی سوال کیا گیا تہا کہ کیا وجہ ہے کہ ان اشخاص مین باوصف
آپکے ہر چہار جانب کی نصیحت اور بعض وعظون کے ایسا اثر کیون نہین
ہوتا جیسا کہ صاحبان اہل فرنگ مین ہوا اور مسلمان ہو گئے
پس اسکے جواب مین یہی کہا گیا کہ انکو (یعنے سید احمد خانصاحب
اور اونکے حواری و ہر دو لپسران) کو ہند کے مسلمانون کو یہ امید
نہ رکہنا چاہیے کہ وہ نصیحت پذیر ہون اسلیے کہ سور پاسی ہے
سے پیتا ہے ہر چند کہ غذائے لطیف پیش کرو وہ غلیظ ہی کہاتا
ہے رہا وہ دوسرا فقرہ آپکا **قولہ** کہ ہم اپنی قوم سے پوچہتے ہین

کہ علم کے دیوتا نے ہکو سور کا خطاب دیا ہے الخ جواب اسکا یہ ہے
اقول کہ اب آپکی قوم ہندوستانی ہو نہین سکتی اب آپ اونہین
خطاب دہندگان سے رجوع کیجیے بلکہ ہمارے شفیق منشی
چراغ علی صاحب کو بھی ہمراہ لے لیجیے کہ اونکو بھی ان علم کے
دیوتاؤن سے کمال رجوع ہے مشفق من روشن اسلام اور
اسلامیون پر آپکا کوئی اعتراض جمتا نہین دریا کے بہاؤ کین خس و
خاشاک تھمتا نہین کسی نے سچ کہا ہے یہ شعر ؎ تکلف سے
بری ہے حسن ذاتی ٭ قبای گل مین گل بوٹا کہان ہے ٭
آپنے سُنا نہین حکما کا اتفاق ہے کہ سر امرا اپنے باطن سے
خبر دار ہے اور ظاہر ہے کہ باطن امور ظاہر کا اوسکے ظاہر
ہونے سے آشکارا ہے مگر چشم بینا درکار ہے اور ظاہر و باطن
نیک و یکسان رکھنے سے آدمیکا اعتبار ہے جو لوگ کہ ظاہر ادعوی
حمایت اسلام بتاتے ہین اور باطن حمایت مدعیان اسلام فرماتے
ہین وہ انجام مین شامت اعمال سے مطعون خلائق ہو کر ذلیل
و خوار ہو جاتے ہین بقول شاعر ؎ برا اوسکا ہوا جسنے کسیکا
کچھ برا چاہا ٭ ہمیشہ دیکھتے رہتے ہین ہم گردش مین گردون کو ٭ اطلاعا
گذارش ہوئی فقط ۔

الراقم

نعمان خان وکیل سرکار ابد قرار پیغمبر آخر الزمان صلی الله

علیه وآله وسلم بقلم خود اللهم اغفر ذنوبه بیع نامه تاریخ ۲۳ رمضان المبارک

سنه ۱۲۹۳ هجری کو روانه ہوا از نام تک چسپان ۔

پھر اسکے بعد یہ نامہ بھیجا گیا ہے

ہو المستعان

نامۂ ہشتم

سید صاحب مظہر الطاف و کرم سید احمد خان صاحب بہادر پنشن دار واقع علیگڈہ زاد لطفہ

بعد واجب کے عرض پرداز ہون آج ایک پرچہ اخبار علیگڈہ مسمے انسٹیٹیوٹ گزٹ محررہ تاریخ ۹ ماہ مئی ۱۸۷۰ء مقام اعظم گڈہ مین ایک مسلمان نے پیش کیا آپکو ہماری سرکار ابد قرار کا خیر اندیش کیا

جسمین آپ کی یہ تحریر ہے بس کچھ خلاصہ اوسکا قلمبند کرکے
مین بہی عذر کرتا ہون نکوئی آخرت پر قدم دہرتا ہون آپ کے
کان در معنے سے بہرتا ہون **قولہ** غرض ہمارے پاس جو کچہ ہے
وہ یہہ ہے **الی قولہ** کہ ای مسلمانون ای کمبخت بد نصیب مسلمانون
بادشاہ بابو نکے غلام فرزند معزز بابون کی ذلیل اولاد مالداربابون
کے مفلس ذریات تمکو کچہ خبر ہے تاریخ کی کتابون مین تمہارے
بزرگون کے کارنامے لکہے ہین مین سچ کہتا ہون ابہی انکی سیاہی تک بہی
نہین سوکہی روے زمین پر تمہارے بزرگون کے فتوحات
کے شادیانے بج رہے ہین یقین جانو کہ ابہی تک اوسکی گونج
بند نہین ہوئی الخ غرضکہ اسیطرح صفحہ بہر مین کل تقریر آپ کی
اشتعال طبع ہر صغیر وکبیر ہے **جواب** سبحان اللہ یہ آپ ہی
کی دلیری ہے کہ ایسے وقت مین ایسے پوچ خیالات فاسدہ بفائدہ
خلاف قانون چہاپ کر مشتہر کرنا اور سرکار وقت کا خیال نہ کرنا کہ
جنکی بدولت آپ لاکہون روپیہ کے آدمی ہوگئے حتی کہ خزینۃ البضاعت
قرار پایا کسی ہندی نے سچ کہا ہے دوہا اصل نہ چہوڑے
نسل کو کم اصل اصل نہو وے لاکہہ برس تپ کرے سو کاگا ہنس
نہ ہووے + پہر اسکے بعد آپکا یہ بیان ہے یا ہذیان ہے

قولہ ہمنے یہانتک مضمون کو بند کرکے تہوڑی دیرتک سوچا
کہ کس پیرایہ مین مسلمانون سے خطاب کرین کہ جو کچہ ہم
کہنا چاہتے ہین مسلمان اوسے دل سے سنین لیکن
غور کرنے سے معلوم ہوا کہ ایسی فکر کرنا لاحاصل ہے
مروج اسلام کو برا کہے بن ہم رہ نہین سکتے اور مذہب
کی برائی سنین اور آگ بگولہ نہ ہوجائین یہ مسلمانون سے
نہ ہوا ہے نہو سکتا ہے الخ جواب واہ شاباش نمکحلالی
اور خیر خواہی کی یہی معنی ہین بہلا مین پوچہتا ہون کہ آپنے
جو آجتک توہین اسلام پردہٗ اسلام مین تحریر کی اور طبع
کرائی اوسپر تو مسلمانون نے تحریر جواب مین کچہ کمی نہین کی
کہ جواب ترکی بہ ترکی ہوتا ہے پہر آپ کیا فرماتے ہین
کہ یہ تو مسلمانون سے نہوا ہے نہو سکتا ہے ہان اگر
یہ مراد آپکی ہے کہ یادری لوگ جو بازارون مین ابطال
اسلام کا دعوی ظاہر کرتے ہین اسپر مسلمان لوگ آگ بگولہ
کیون نہین ہوتے سو یہ بات خلاف آئین اسلام ہے
دیکہو ہمارے پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت
کس قدر گستاخیان کفار عرب نے کین مگر آپنے کبہی صبر

تحمل سے کچھ نہین کہنا تاوقتیکہ مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کو
تشریف نہ لے گئے یعنی ہجرت نہ کی پس شفق من جسکی عملداری
مین رہے اوس سے مذہب کی مقدمہ مین مستعد بجنگ
ہونا سررشتۂ محمدیہ کے خلاف ہے یہ سب مسلمان جانتے
ہین آپکی اشتعالک سے کیا ہوتا ہے اور نہر آپکے
اعتقادات مولوی محمد علی بخش خانصاحب بہادر دام اقبالہ
نے اپنی کتاب تائید الاسلام مین صاف صاف بلا خلاف
بیان کردیے کہ آپتو ملحد بیدین ہین نہ کسی انبیا کی نبوت کا اقرار
ہے نہ خدا کی ذات وصفات پر یقین ومدار ہے آپکا تو فلسفیت
مین دارومدار ہے تواب اس صورت مین مسلمانون کی نسبت
آپکو اپنے خیالات ظاہر کرنا کون ضرورت ہے مگر یان اگلونکا
قول صحیح معلوم ہوتا ہے ع نیش عقرب نہ از پی کین ہست مقتضای
طبیعتش اینست اب سنیے یہ فقرات آپکے قولہ کہ مسلمان
خود مٹی کوئلے کی طرف دوڑتے اور قدر کرتے ہین مگر ہم تو ایک
نوکیلا تیز نشتر لائے ہین اور مسلمانون سے کہتے ہین کہ تمہارے
دماغون مین خلل ہے ادہر آؤ تمہاری فصد کھولدین ہمارے
ہاتھ مین دوا کڑوی کا پیالا ہے اور ہم مسلمانون کو بلاتے ہین

کہ تو بیو اگر سلمان نشتر کی تکلیف نہین سہتے نہ سہی مگر طیار
رہین اوس بڑی تکلیف کیواسطے جسکی بوٹی بوٹی کاٹی جائیگی الخ
جواب حضرت من اسکا جواب سلمان یہ دیتے ہین کہ سائل
سے کہدو بقول محمد علی بخش خانصاحب بہادر **قولہ** یعنی مانا
ہے ہمنے کہ آپ فکر معاش تو بتاتے ہین مگر آخرت مین تو مستحق
جہنم بناتے ہین اور یہ قول آپکا **قولہ** کہ ہم ایک نوکیلا نشتر
لائے ہین اور سلمانون سے کہتے ہین کہ تمہارے دماغون
مین خلل ہے آؤ تمہاری فصد کھولدین الخ اسکا جواب یہ ہے
کہ سلمانون کے دماغون مین خلل نہین ہے فقط آپہی کے
دماغ مین خلل ہے اور خشکی آگئی ہے اور نزلہ نیچے کو اوترگیا
ہے جسکا مادہ گلوگیر ہو رہا ہے جسپر اہل دہلی نے شاید
یہ مصرعہ موزون کیا ہے **مصرعہ** نیست در دین رسولے کر
رسولی دارد ٭ لہذا اگر آپ لکھنؤ مین تشریف لاتے تو حکیم
سلطان جان صاحب ہمارے ہم مکتب اب مصر سے طبیب
الظاکلیہ پڑہکے تشریف لائے ہین وہ فرماتے ہین کہ حقیقت
مین سید صاحب کے دماغ مین بسبب کھانے اغذیۂ حارہ
و ملبوسات گرم و رلندن حسب تشخیص جناب سید امداد العلی

بہادر ڈپٹی کلکٹر مؤلف کتاب امداد الآفاق مثل پوشش کلاہ بندفی دار
الیسا کہ سرخ اونکے دماغ مین خلل آگیا ہے اگر بیانات تکلیف
کرتے یا مجھے بلاتے بطور سرگ ریل پر تو مین وہ نشتر تیز
اوس ملک سے لایا ہون اور تشریحات سے کل رگ و پٹھے
انسانی سے واقف آیا ہون کہ ایک ہی نشتر مین کل مفسدات دماغیہ
وحرکات مجنونانہ مثلاً صرعہ مانیا قطرب جنون خبط و مالیخولیا یک بار دفعتاً
دفعہ ہو سکتی ہین اور اس تشخیص پر حکیم عزیز احمد سلمہ انام خاص اور
ممتاز علی خانصاحب ساکن اٹاوہ ہمارے شفیقون کی رائے
متفق ہے پھر اسپر بھی اگر سید صاحب نشتر کی تکلیف سہنی نہین
چاہتے تو طیار رہین اوسدن کیواسطے کہ جسدن اونکی بوٹی بوٹی
اس روٹی کے عوض مین کاٹی جائیگی لقولہ چاہ کندہ را چاہ درپیش
وبمصداق شعر ؎ برا اوسکا ہوا جسنے کسیکا کچھ برا چاہا ٭ ہمیشہ
دیکھتے رہتے ہین ہم گردش مین گردونکو ٭ مشفق من ابھی آلہ آباد مین
مولوی فریض الدین صاحب جو کہ ایک اعلی درجے کے حواری
آپکے ہین مجھے ملے انہون نے تو فرمایا کہ مین نے سید صاحب
کو ہجویات اہل اسلام کی بیان کرنی اور طبع کرانی سے باز رکھا
ہے والا اس پرچے کے دیکھنے سے تو مقدمہ بالعکس معلوم

ہوتا ہے پس ثابت ہوا کہ آپ اپنے حواریون سے کے بڑی ہیز
ملسبتے ہین تھو کو ن ستو سا نتے ہین حسب القلب شیطانی سکو
بکہانتے ہین اب ہمین تصدیق ہوا کہ شاید کوئی ہوا ہندوستان
مین ایسی آئی ہے کہ لوگ خبطی ہوتے چلے جاتے ہین چنانچہ یہان
ضلع اعظم گڈہ مین ایک مقام موضع گہوسی مین ایک مولوی صاحب
کو یہ خبط ہوا ہے کہ مین امام ہون اور شاید بعضونکا قول ہے
کہ اوس موضع مین ایک مسجد اڑہائی اینٹ کی احداث کی ہے
اوسکا نام بیت الحرام قرار دیا ہے اور کچہ جولاہونکو مثل اپنے
حواریونکے متفق کرلیا ہے اور جمعہ کے دن اس بات کا وعظ
فرماتے ہین کہ مسلمان انگریزی بنا کپڑا نہ پہنین جولاہونکا بنا دیسی
کپڑا پہنین کہ پرورش قوم اور ہمدردی قومی لازم ہے ہمارے
نزدیک اگر اونہین آپ اپنا نائب بنا لیتے تو عین مناسب تہا
بقولہ ؎ دو دل یک شود بشکند کوہ را ＊ پراگندگی آرد انبوہ را ＊
اس مذہب نیچر سراسر پیچ سے یہ ترکیب مولوی صاحب مسبوق الذکر
ثابت ہی کیا معنے کہ اصول کو اگر لیے رہے اور فروع مین تفرقہ
ڈالے تو ممکن ہے اور جینے جو آپکے جوابات اونکو سنائی
تو بہت محظوظ ہوے اور بڑے جوش و خروش مین آکر فرمانے لگے

مصرعہ ہم دونون بہائی الطرف ساری خدائی الطرف ۔ آپکے
بین ہم نے عذر کیا کہ آپ اونکو اپنا بہائی نہ بنایئے اونکی حواریون
کی نسبت جو کچہ اخبارون مین چہپا ہے آپنے شاید نہین دیکہا
فرمانے لگے کہ وہ کیا ہے مین نے کہا کہ اپنے پرچہ اخبار
نیرا عظم واقع مراد آباد مطبوعہ ۱۲ مئی ۱۸۸۰ء صفحہ ۹ مین رقم طراز
ہے **قول** علیگڈہ ایک موذنہین معلوم کہان سے مسیح اللہ
صاحب جج ماتحت کے بنگلہ مین گہس گیا اوسوقت وہان کوئی
آدمی موجود نہ تہا خانصاحب نے خود ہی اوسکا نکالنا چاہا وہ
موذی نہ ٹلا بلکہ اولٹا حملہ آور ہوا اور بائیان ہاتہ اونکا منہ مین لیکر
چابنے لگا پہر تو سخت کشتی ہوئی آخر جب اُنہون نے دیکہا کہ چہوڑتا
ہی نہین تب نے تحاشا چلائے کہ دوڑیو مارڈالا حسن اتفاق سے
ایک بہنگی اونکے بنگلے کے پاس رہتا تہا وہی اونکی فریاد کو پہونچا
اور بہزار مشکل اوس موذی کے پنجہ ظلم سے چہوڑایا مگریاران ظریف کہتے
ہین کہ اوس مسئلہ کی رو سے جس سے گردن مڑوری مرغی جائز
ہے اوسکو برائے طلبائے مدرستہ العلوم حلال کرتے تہے وہنے ہاتہ
مین چہری تہی اور بائین سے اوسکے تہوتہنی دبایا چاہتے تہے مگر وہ
اونکے زبردست تہا نہ دبا اور تہوتہنی چہوڑا کے ہاتہ چبا گیا

اور اگر ایسا نہوتا تو یہ غیر ممکن تہا کیونکہ سور بجانے حمایہ کا نپ مارتا ہے
ہاتہہ ہرگز نہین چہاتا تا یہ کہ خاموش ہوئے روپوش ہوئے پہر ملاقات نہین کی

[illegible]

یہ نامہ بنارس سے روانہ ہوا ہے

ہوالمستعان

نامۂ نہم

سید صاحب مظہر الطاف و کرم سید احمد خانصاحب بہادر پنشندار واقع علیگڈہ زاد لطفہ

بعد ما وجب کے عرض رسا ہون نیازمند درینولا یہان
مقام بنارس مین بطور دورہ کے آیا اکثر رؤسا
سے مثل مولوی اسمعیل صاحب علماء اثنا عشری
کہ بہت بڑے عالم متقی ہین اور آپکے دوست ہین

اکثر آپکی تعریف فرماتے رہے کچہ بندیکی بہی تحریرات کو سنا اور
تعریف کے بابعد مولوی محمد عمر صاحب ساکن جونپور کہ علم عربی
مین مہارت کامل رکہتے ہین اونسے بندیسے صحبت رہی مولوی
محمد علی صاحب سلمہ اللہ ساکن مراد آباد کی تصنیفات کے ملاحظہ کا
بہت اشتیاق ظاہر کیا مین نے کہا کہ آپ ایک خط مولوی صاحب
موصوف الصدر کی خدمت بطلب کتاب رد انشقاق جواز الاستراق
کے لکہ کے بہیجدیجیے یقین ہے کہ اوسیوقت وہ رسال کرینگے
پس بموجب میرے اظہار کے مولوی صاحب نے خط لکہا کتاب
آئے اوسکو ملاحظہ فرما کے مجہ سے فرمانے لگے کہ درحقیقت
اکثر علیمان سید صاحب کی جو مولانا محمد علی صاحب نے پکڑی ہین
مین بہت صحیح ہین بلکہ قابل خندیدگی طفلان مکتب ہین عربیت مین
تو جناب ممدوح کو کچہ وقفیت ہے نہین معلوم ہوتے اور تو انکی
دانی کا دعوی اونکا تو صاف نادانی ہے کیا معنے کہ جب اونکو
یہی نہین معلوم کہ فرزدق شاعر ایام جہالت کا نہین ہے تو پہر
اور کیا وقفیت اونکی دیکہی جاوے رہی عربیت تو اوسکی باب مین
اس کتاب کی صفحہ ۲۸۳ مین ایک حدیث سید صاحب نے
پیش کی ہے یعنی بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

سے روایت ہے جسکا ایک لفظ یہ ہے اسہم غائر اسکا ترجمہ
سید صاحب نے کیا ہے کہ پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم
کا ایک غلام تہا اوسکے ایک مقام پر تیر لگا الخ اسکے جواب
مین مولوی محمد علی صاحب نے لکہا ہے **قول** مجتہد صاحب
اصابہ سہم عائر کو لکہتے ہین اور ترجمہ کرتے ہین کہ اوسکے ایک
مقام پر تیر لگا حال آنکہ یہ ترجمہ غلط ہے اور محض بے علمی ہے
جناب مجتہد صاحب کو عایر کے معنی نہین معلوم حال آنکہ عائر
کے معنی ایک مقام کے نہین بلکہ سہم عائر اوس تیر کو کہتے ہین کہ
جسکا پہینکنے والا معلوم نہ ہووے کہ کسنے پہینکا ہے کہا جاتا
ہے جیساکہ جوہری نے صحاح مین لکہا ہے جسکا ترجمہ
یہ ہے **قول** یعنی عائر سہام اور حجارہ سے وہ ہے کہ نہ معلوم
کسنے پہینکا الخ اسپر مولوی صاحب نے لکہا ہے کہ عربی دانی مجتہد صاحب
کے ظاہر ہے اور پہر دعوی اجتہاد ہے یہ بیان کرکے مجہسے
مولوی محمد عمر صاحب نے فرمایا کہ آپکے اور جناب سید صاحب
کے خط کتابت ہے اگر آپ اونکو اطلاع دین تو مین عارتیا چند
اونکو عربی پڑہا سکتا ہون چاہین خزینۃ البضاعت مین بہی نہ شریک
کرین لہذا بندہ عرض پرداز ہے کہ اگر مناسب ہو تو مین جناب

مولصاحب موصوف الصدر کو بر سبیل بیرنگ روانہ کردن
کچہ مضائقہ نہین ہے مگر یہ عذر البتہ بندے کی طرف سے
قابل اظہار ہے کہ منشی چراغ علی صاحب ہمارے دوست
کے اونکو بہی اپنے حواریون مین شامل نہ کر لیجیے گا کہ یہ مثل
ہمین پر صادق آجاوے مصرعہ این روشنی طبع تو بر من بلا
شدی ۔۔ اطلاعاً عرض کیا فقط

پھر یہ نامہ لکھنؤ سے لکھا گیا درج کتاب ہے -

ھو المستعان

نامۂ دوم

سید صاحب فضیلت پیرای مجتہد بالرای سید احمد خان صاحب بہادر پنشن دار واقع علیگڈھ سلامت

بعد ما وجب کے عرض پرداز ہون بندہ دورے
سے مع الخیر والظفر مکان پر آیا تو دو قطعہ پرچہ
اخبار اودھ پنچ ایک مطبوعہ ۲ جولائی جلد ۲ سنہ ۱۸۷۹ع
اور دوسرا جلد ۲ مطبوعہ ۹ جولائی سنہ الیہ عیسوی

اول مین تو آپکے تہذیب کی حقیقت کا بھانڈا اور دوسرے مین آپکی
قماربازی نیز بوچہار ہمنے پایا جسکے مطالعہ سے نہایت سرور
طبیعت مین آیا بہت شکر خدا بندہ بجالایا معلوم ہوا کہ خدا کے
فضل سے اور مسلمان بہی آپکی خبر لیتے ہین خلعت ندامت آپکو
دیتے ہین آپکی انانیت کو تہ و بالا کرتے ہین کسی نے سچ کہا
ہے شعر ؎ حق تو یہ ہے یہ انانیت عجب غماض ہے +
قصہ مختصر پہونچا بازبان دار تک +اب مین پوچھتا ہون کہ حلت
قمار آپنے کس ملت قانون سے جائز ٹھہرائی ہے یہ کیا حرکت
لغو آپکی راے مین آئی ہے حلت منخنقہ مین تو آپکے شاگرد اول
نے یہ تاویل کی تہی کہ یہ تا تانیث کی ہے اور یہان والمیسرہ
مین تو میم مذکر موجود ہے اسمین آپ یا آپکے حواری کیا
تاویل کرینگے کسطرح پیمانہ خوش آمد کو بہرینگے اور نماز مشکرہ
کا حال بہی بنارس مین آپکے خوب معلوم ہوا جو کہ مسلمانون سے
آپنے پڑہوائی ایک صاحب جو کہ اوس نماز مین موجود تہے
انہون نے مجھسے کہا کہ بعد اجتماع لوگون کے سید صاحب
منبر پر تشریف لے گئے اور آیات سجدہ پڑہنا شروع کین
اسپر سب مسلمان سربسجدہ ہوے بعدہ سب لاحول پڑہتے ہوے

اپنے اپنے گھرونکو روانہ ہوئے مگر حکام کو یہ ثبوت ہوا کہ سید صاحب
نے معہ اور مسلمانون کے نماز شکرانہ ادا کی خیر الماضی لا یذکر اب بندہ
وہی مضمون صداقت مشحون اور وہ نسخ جو کہ آپکی قمار بازی کی نسبت
طبع ہوا ہے پیش کرتا ہے باین لحاظ کہ شاید آپکے ملاحظہ مین
نہ آیا ہو جواری صاحبون نے چھپایا ہو قولہ جلد ۲ مطبوعہ ۹ جولائی
سنہ الیہ عیسوی

غزل

اب ارادہ ہے بدل الین نیشن اپنا
کوٹ و پتلون سے کر دین موٹیشن اپنا

مسلمانو مژدہ کہ سرکار سے ساقی کو مری
نشہ اک رم کا ہوا آج سے راشن اپنا

چھوڑ کر حج و حرم و دیر و کلیسا ہمنے
اوسکی کوچہ کو بنایا ہے سٹیشن اپنا

قوم ہمدرد کی کونسل مین شراکت کو لیے
اب علیگڈہ مین گذارینگے وکیشن اپنا

رات اک بوسہ پہ کیا کیا بت انگلش بگڑا
ہمنشین سننے کے قابل ہے مرشین اپنا

وصف مین مارگرٹ کے یہ مضامین باندھے
برک آنکھونسے لگاتا ہے اوریشن اپنا

شوق مین رغ وٹن چاہیے اہل نجر
کھودیا تمنے سوی لائیریشن اپنا

مغربی جاری خیلات کرینگے عاقل
ہمنے ٹھہرالیا لبس یہ الیوشن اپنا

باقی آیندہ قولہ شعر جو دل قمار بازمین بت سے لگا چلے + وہ کعبتین چھوڑ کے
کعبہ کو جا سکے + حضرت کل زمانہ کی اولٹا بٹی یارون کی پھیر

بدل دنیا کی تلا بازیوںپر نظر سوچتے سوچتے جون ہی آنکہہ جہپکی ہو
کہ متخیلہ نے جہپاک ایک بڑی لمبی چوڑی عالیشان دربار مین جا اوتارا
اہا ہا یہان تو اور ہی سامان ہے ایک نہٖبت بُرا کمرہ ہیت آسمان سے
باتین کرتی ہوئی کمیشن کا اجلاس تہا او سیر ایک وجیہ لائق فائق عالی
دماغ جج بلکہ ججکر سیوںپر ڈٹے ہوے ہین اور داہنے بائین جوری
لوگ جمع سامنے کٹہرے کے پاس چار شخص کہڑے ہین اور خلقت
ہے کہ ٹوٹی پڑتی ہے کہین تل رکہنے کا ٹہکانا نہین مگر بندہ گہس پل
رتی گہستا اون تک پہونچ ہی گیا معلوم ہوا کہ ایک صاحب نے
لاٹری یعنے چٹہی ڈالی جو اونکو شرعًا عقلًا نقلًا قانونًا ناجائز تہی دوسرا
چوری مین ماخوذ تیسرا فریب مین گرفتار چوتہا قتل مین پکڑا گیا
تہا کہ اتنے مین مشیر قیصر نامی ایک حضرت نے لاٹری والے صاحب
کی اسپیچ مثلًا الزام دہی اسطرح پر کہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑہکر
شروع کی ہمارے حضرت ہی ہمیشہ نئی بات نکالتے ہین کیون نہو
خیر سے شاعرانہ طبیعت پائی جاتی ہے ہر وقت ایک نیا مضمون
سوجہتا ہے سچ تو یہ ہے کہ تمام دنیا مین کل جدید لذید کا مذاق
آپ ہی نے حاصل کیا ہے لاٹری جسکے معنی قمار بازی اور
جوے کی ہین اور جو عقلًا و نقلًا و قانونًا سبطرح ناجائز تہی آپکا

خیال جو ادہر رجوع ہوا تو اپنی طبیعت کی زور سے اوسکو بھی جائز
کردیا مقصود اس سے فقط جدت ہے نہ بدعت ماشاء اللہ چشم بد دور
بڑہ ہو تجدید سے حضور کو یہانتک شوق ہے کہ شاید ایک مرتبہ خود
بخود پرانی مسجد ڈہاکر نئی کہڑی ہوئی تعلیم کا طریقہ سنئے طور پر تبدیل
ہوا لباس کا خاکہ کوٹ وپتلون سے اوڑایا گیا بجائے ہاتھ کے
چہری کانٹے سے کہانا کہایا گیا بیت الخلا مین آپ ہی کا راج
وپاٹ ہی سبحان اللہ کیا بات ہے دینیات مین اسقدر تجدید
کو کام فرمایا گیا تفسیر گڑہ ڈالی اجتہاد کا وہ شوق کہ گاگہونٹی مرغی
بہی حلال کردی گئی نئی روشنیت سے نیچریت کی شمع جلادی گئی
غرضکہ تجدید مین تو ہمیشہ توغل رہتا ہے حضور کی ذات والا صفات
قریب الممات نہایت مغتنمات سے ہے بات کی بات مین جدت
پسندی کا جلوہ ہے ایسے لوگ کہان پیدا ہوتے ہین خدا
سلامت رکہے اسکے جواب مین مجرم صاحب نے پہلے تو
ریش مبارک پر ہاتہ پہیرا اور کہل کہلا کے خوب ہنسے پہر سکرا اسکا
اسطرح جواب شروع کیا ہان بلاشبہ ہمنے مدرسۃ العلوم کی عمارت
کی تائید کی سے لیے لاٹری ڈالی ہے بلاشبہ گورنمنٹ نے اپنی مہربانی
سے ہمکو اجازت بہی دیدی ہے ہمکو تعجب تہا کہ ابتک ہمارے

اسی شفیق نے اس امر کی نسبت ہمپر اعتراض نہین کیا تہا ہمارے
خیال مین نہ تہا کہ ہمنے متعدد دفعہ تسلیم کیا تہا کہ ہمکو آیسے پرہیزگار کا
دعوی نہین کہ اوس شے سے پرہیز کرین کہ جسمین نفع دنیا ہو اوس سے
پرہیز کرین گو آخرت مین مواخذہ ہو کیونکہ آخرت ایک گمانی بات ہے سو جو
کہ مقصود پر ترجیح نہین مگر ہم شکر کرتے ہین کہ ہمارا یہ خیال غلط تہا ہمارے
شفیق مشیر قیصر نے ہمپر لے دے کر ہی دی بس جو کچہ ہمارے شفیق
نے اوس جوش قلبی سے جو ہماری نسبت فرمایا ہے ہم نہایت
جوش قلبی سے اوسکا شکریہ ادا کرتے ہین اور اپنے دوستون
کو اوسکی خوشخبری سناتے ہین کہ لاٹری بہت کامیاب ہوئی ہے
اور بہت ٹکٹ فروخت ہو چکے ہین اور تہوڑے سے جو باقی ہین
وہ بہی بہت جلد فروخت ہو جائینگے واللہ در من قال **بیت**
اگر شراب خوری جرعۂ فشان بر خاک ؛ ازان گناہ کہ نفعی رسد بغیر
چہ باک ؛ اسپر اسپیچ کا تمام ہوتا تہا کہ ایکبارگی لوگ ایک زبان
ہو کر نات گلٹی اور نہین مجرم پکار اوٹہے پہر کیا تہا وہ تالیان بجین
کہ ضرابت سکے پڑاتے بات ہوئے اور وہ خوشی کے نعرے ہوئے
کہ سارا مکان گونج گیا وہ ہینڈ نے وار ٹرکی ٹوپیان اوچہلین کہ
گویا سارے جہان کے شہاب ثاقب ٹوٹ پڑے حضرت علی غبار

آنکھ جو کھلتی ہے تو علیگڈہ انسٹیٹیوٹ اخبار ہاتھ مین ہوتے پہرتے
ہین کیون بہئی علیگڈہ کی راہ کدہر ہے جہان قمار بازی بہی روا
ہے اب ہمکو یہ فکر ہے کہ سید صاحب کی دیکہا دیکہی اگر وہ تینون
مجرم بہی کہین کہ مدرسۃ العلوم کے واسطے جب روپیہ سیدہے
طور سے نہ ملا تو ہمنے چوریکے قتل کیا فریب دیا ہم تو خود وہ
جمع جو اسطرح ہاتھ لگی کمیٹی خزنیۃ البضاعت کے سپرد کرتے جاتے
تہے کہ اتنے مین پکڑ آئے تو کیا وہ بہی بری ہو جائین گے ممکن
ہے کیونکہ آج ہی کے دنکو حافظ فرما گئے ہین مصرعہ از ان گناہ کہ نفعی
رسد بغیر چہ باک ۰۰ ہمارا تو خذ ما صفا ودع ما کدر مسلک لاتقربوا الصلوٰۃ
پر عمل ہے الغرض اب سنیے پرچہ دوئمی جسمین آپکی تہذیب پر لیدی
ہوئی ہے **قولہ** تہذیب وہ پرندہ ہے جسکا آشیانہ اہل دانش کے
دماغ مین ہے یہ وہ کتاب ہے جسکو پڑہکر احمق سا احمق آٹہون
گانٹہ کمیت ہو جاتا ہے وہ چست لباس ہے جسکو پہنتے ہی بدن
مین چستی آجاتی ہے وہ پہل ہے جسکے کہانے سے آدمیکا
خاکہ اور سے اور ہو جاتا ہے چیستان تو درکنار آپنے تو بدرجانچ
تو بہی بات کیا ذرا افراط نہ پہرسیے ذرا باگ کو روکے ہوئے دیسی
زبان مین حرفا حرفا سمجہائیے جہی جہی ہم موٹی سمجہ کا آدمی اکل کے

پیچھے ڈنڈا لیے پہرتا ہے خیر تمہارا قول یہی سنو اول حرف (ت) اسکے
معنے تڑاق پڑاق مزاج کا جواب ننگ ہو تقدیر کوئی چیز نہین
تخفیف مد نظر تو تو مین مین سے کام تین تیرہ کر دینے سے غرض
دوسرا حرف (ہ) ہر کس بخیال خویش خبطی دارد مصرعہ ہم بہی ہین
پانچوین سوارون مین ہر گہڑی وضع نئی بات نئی چال نئی رباعی
ہر کس بضمیر خویش صفا خواہد داد آئینۂ خویش را جلا خواہد داد
ہر لحظہ پی صفای دل بادہ بنوش بشنو کہ ہمین کاسہ صدا خواہد داد
تیسرا حرف (ذ) ال ہو کر خیر آپکا کچہ بڑے شیطان سے بہی ہے
ذراسی چاٹ پر لات سے اپنے ہاتہ دہو بیٹہے ذراسی آدمیت
تہی او سے بہی آپ کہو بیٹہے چوتہا حرف (ی) یا وحشت یک
نہ شد دو شد مصرعہ یہ بہی لہو لگا کے شہیدون مین مل گئے
پانچوان حرف (ب) بکر کو دین چاق چوبند مصرعہ بادہ پیالے
سے ہے آٹہ پہر کام ہین بڑے بڑے بہے جائین
گڑبڑ یا بوسے جیسے کتنی تہاہ وقت تہوڑا ہے گرانی سے اگر جیتے
بچے تو پہر کہین گے ڈنڈ البغل مین لیے کہٹ پٹ یہ چل
وہ چل حمیت النخ الراقم اع شوق ۔ اب فرمائیے اس پیرانہ سالی
مین آپ پر یہ بوچہار کہلا یہ کون تہذیب ہے قمار بازیسی

مدرسہ قائم کرنا یہ کون وضعداری ہے جناب سن وقت اخیر ہے
کچھ گناہان ماقبل کے تدبیر کیجیے ناحق کا کاغذ سیاہ کرنا قدم
کو جادہ راستی سے باہر دہرنا یہ کون دانائی ہے بقول حافظ شیراز

بیت چون پیر شدی حافظ از میکدہ بیرون شو ٭ رندی و ہوسناکی
در عہد شباب اولی ٭ زیادہ والسلام

الراقم
نعمان خان وکیل سرکار انگریز بہادر خراسان
[illegible]
[illegible]

نامہ ما قبل کے بعد یہ نامہ لکھا گیا درج کتاب کیا گیا

ہو المستعان

نامہ یازدہم

لطف زاد گڈہ واقع علی پنشن دار جناب بہادر نواب

سید صاحب مجتہد لاثانی مفسر کتب آسمانی سید احمد خاں

بعد با وجب کے عرض یہ ہے کہ بعد ارسال نامہ ما قبل

محمد عمر خانصاحب کہ قرابت دار اور خصوصیت واقعی

نیازمند سے رکھتے ہیں بہت مسن جہاندیدہ

سن رسیدہ گرم و سرد چشیدہ ہمیشہ عہد شاہی تیز

شاہ اودہ کی سرکار مین عہدۂ معزز پر سرفراز رہے ہین بندہ جب
یہان لکھنؤ مین آتا ہے تو اونہین کے مکان پر اوترتا ہے
مجھسے فرمانے لگے کہ آپکے اور سید احمد خانصاحب بہادر کے
خط وکتابت رہتی ہے لہذا میری طرف سے بعد اداے
آداب تسلیمات فقط اتنا دریافت کر دیجیے کہ اُنہون نے
جو تفسیر توراۃ کی کی ہے نیکنامی لی ہے تو اس عبارت کتاب
حزقیئل باب ۲۳ کے کیا تفسیر کی ہوگی لہذا مجبوراً نیاز مند
بعینہ عبارت مذکور قلم بند کرکے بذریعہ نیازنامۂ ہذا ارسال
خدمت کرتا ہے جو کچھ اسکی تفسیر آپنے کی ہو ضرور مرحمت فرمائیگا
مجکو ہیش خانصاحب معزالیہ جھوٹا نہ ٹھہرائیگا **قولہ** باب ۲۳ کتاب
حزقیئل۔ اور خداوند کا کلام مجکو پہونچا اور اوسنے کہا (۲) اے
آدمزاد دو عورتین تہین جو ایک ہی ماں کے پیٹ سے پیدا
ہوئین (۳) انہون نے مصر مین زناکاری کی وہ اپنی جوانی
مین یار باز ہوئین وہان اونکی چھاتیان ملی گئین اور وہان اونکی
بکر کی پستان چھوئی گئی (۴) اونمین کے بڑیکا نام اہولہ اور اوسکی
بہن اہولیبہ اور وہ میری جورو ان ہوئین اور بیٹے بیٹیان جنین اونکے
نام اہولہ سمرون اور اہولیبہ یروشلیم (۵) اور اہولہ نے جن دنون

وہ میری تھی چھنالہ کرنے لگے اور اپنے یارون سے یعنی
اسوریون پر جو ہمسایہ تھی عاشق ہوئی (۶) کہ وے سرشکر اور
حاکمان تھے اور سبکے سب دلپسند اور جوان مرد اور سوار تھے
جو گھوڑون پر چڑھتے تھے اور ارغوانی لباس پہنے ہوئے تھے
(۷) اسطرح اوسنے اون سبکے ساتھ جو اسور کے برگزیدہ مرد
تھے چھنالہ کیا اور وہ اون سبکے ساتھ جنپے وہ عشقبازی کرتی
تھے اور اونکی ساری بتوں سے ناپاک ہوگئی (۸) اوسنے ہرگز
اپنی زناکاری کو جو اوسنے مصر مین کی تھی نہ چھوڑا کیونکہ انہون نے
اوسکی جوانی مین اوس سے خلوت کی تھی انہون نے اوسکے
بکر کی پستانونکو ملا تھا اور اپنے زنا او سپر اونڈیلی تھی (۹) اسلیے
مین نے اوسے اوسکے یارون کے ہاتھ مین یعنی اسوریون
کے ہاتھ مین جنپر وہ مرتی تھے کر دیا (۱۰) انہون نے اوسکو
بے ستر کیا اوسکے بیٹون اور بیٹیون کو چھین لیا اور اوسی تلوار
سے مار ڈالا سو وہ عورتون کے درمیان انگشت نما ہوئی
کیونکہ انہون نے اوسے عدالت سے سزا دی (۱۱) اور اوسکی
بہن اہولیبہ یہ سب کچھ دیکھا پر وہ شہوت پرستی مین اوس سے
بدتر ہوئی اور اوسنے اپنی بہن کی زناکاری کی نسبت

زیادہ زناکاری کی (۱۲) وہ بہی اسور یعنی اون سرشکرون اور حاکمون
پر جو اوسکی ہمسایہ تہی جو بہرکیلی پوشاک پہنتی تہی اور گہوڑون پر چڑہتی
تہی اور سبکے سب دل پسند جوان مرد تہے عاشق ہوئے (۱۳)
اور مین نے دیکہا کہ وہ بہی ناپاک ہو گئے اون دونون کی ایک ہی
راہ و رسم تہی (۱۴) بلکہ اوسنے زناکاری زیادہ کی کیونکہ جب اوسنے
دیوار پر مردون کی مورتین دیکہین کسدیونکی تصویرین جو شنگرف
سے کہچی ہوئی تہین (۱۵) اور کہ اونکے کمرون پر پٹکے کسے ہوے
تہے اور اونکے سرون پر اچہی رنگین پگڑیان اور دیکہنی مین سب کے
سب سرلشکر ہین بابل کے بیٹون سے مشابہ جنکا وطن کسدستان
ہے (۱۶) تب دیکہتے ہی وہ اونپر مرنے لگی اور قاصدون کو
کسدیون کے ملک مین اون پاس بہیجا (۱۷) سو بابل کے بیٹے
اوس پاس آکے عشق کے بستر پر چڑہے اور انہون نے اوس
زناکری او سی آلودہ کیا اور وہ جب اونسے ناپاک ہوئی تو اوسکا
جی اونسے پہر گیا (۱۸) تب اوسکی زناکاری علانیہ ہوئی اور اوسکے
برہنگی نے ستر ہوئی تب جیسا میرا جی اوسکی بہن سے ہٹ گیا تہا
ویسا میرا دل اوس سے بہی ہٹا (۱۹) تسپر بہی اوسنے اپنی جوانی کے
دنون کو یاد کرکے جب وہ مصر کی سرزمین مین چہنالا کرتی تہے

زناکاری پر زناکاری کی (۲۰) سو وہ پھر اپنے اون یارونپر مرنی لگی
جنکا بدن گدہونکاسا بدن اور جنکا انزال گہورون کاسا انزال تھا
(۲۱) اسیطرح سے تونے اپنی جوانی کی شہوت پرستی کہ جسوقت
وہ مصری تیری جوانی کے سبب تیری چہاتیان ملتے تھے پھر
یاد دلایا (۲۲) اسلیئے اے اہولیبہ خداوند یہواہ یون کہتا ہے دیکھ
مین اون یارونکو جنسے تیرا جی پہر گیا ابہارونگا کہ تجھسے مخالفت
کرین اور انہین بالاؤنگا وے تجھے چارون طرف سے گہیرینگے
الخ اب فرمائیے جنکا خدا اپنی جوروونکا یہ بیان کرے اون لوگون
مین تہذیب کی جا او رآپنے اونکو علم کا دیوتا فرمایا ہے ہمکو اسکا
یقین ہے کہ آپنے ان آیات کے تفسیر لندن کی پادریون سے
دریافت کرکے خوب لکھی ہوگی اور مسٹر اڈیسن اور مسٹر اسٹیل
پیغمبران یورپ سے خوب آپنے دریافت کرلیا ہوگا لیکن امیدوار
ہون کہ اسکا جواب ضرور تحریر فرمائیےگا اور حواریان خیرسگال کو
بہی یہ نامہ دکھائیگا شاید اونکے ذہن مین کوئی تاویل آجاوے
زیادہ والسلام علی من اتبع الہدی

اسکے بعد یہ نامہ مقام پٹنہ عظیم آباد سے روانہ ہوا ہے۔ درج کیا جاتا ہے۔

هو المستعان

نامۂ دوازدہم

لطف نزاو سید صاحب مجتہد بالرای سید احمد خان صاحب بہادر

بعد ما وجب کے کاشف مدعا ہون ورنیولا بندہ بطور
دورہ جو نمازمیوز سے ہوتا ہوا مقام پٹنہ مین آیا تو ہرکارہ
اسلام ذوالاحترام نے ایک پرچہ رسالہ تہذیب الاخلاق
جسمین ایک نائب تحصیلدار صاحب آپکے ہم مذہب نے

ایک خط آپ کو بسوال ملحدانہ بطلب جواب از جانب آپ لیسے لکہا تہا اور آپنے اوسکا جواب بقول مشہور پیران نمی پرند مریدان می پرانند لکہنؤ کے طبع کرایا ہے ہمنے پایا لہذا کچہ خلاصہ اوسکا قلمبند کرکے مین بہی جواب دوٹہی آپکو سناتا ہون وہو ہذا ۔ پرچہ تہذیب الاخلاق جلد ۴ نمبر ۲ مطبوعہ یکم صفر سنہ ۱۲۹۰ ہجری مسئلہ جبر و اختیار از جانب سید محمد حسین صاحب نائب تحصیلدار واقع الہ آباد خلاصہ سوال تحصیلدار صاحب کا یہ ہے **قولہ** کہ جب خدا نے قرآن مین فرمایا ہے کہ ہمنے بہتونکو جن و انسان سے دوزخ کی واسطے اور اکثرونکو جنت کے واسطے بنایا ہے اور اونکے دلونپر اور آنکہونپر مہر اور پردہ ڈالدیا ہے کہ حق بات سنتے نہین تو پہر انبیا کا آنا اور ہدایت کرنا فضول ٹہرا اسکے بعد تحصیلدار صاحب نے تحریر فرمایا ہے **الی قولہ** کہ اسکا جواب من حیث العقل و النقل تواریخ البرہی ہو لکہیے گا الخ — اسکے بعد آپنے جو کچہ خامہ فرسائی کی ہے وہ فقط خیالی لا اوبالی اور معقولیت سے خالی موافق مذہب نیچریہ کے بہ چند تاویلات و تمہیدات جسکو ہم لوگ وکل اہل علم بالیخولیا خیال کرتے ہین لکہا ہے بقولہ مصرعہ او خویشتن گم است کرا رہبری کند اگر بان بقول جناب منشی علی بخش خان صاحب کہ آپنے اپنے دل کے پہپولے اس پردہ مین خوب

بہوڑ رہے ہین بشلکہ آپ ہی تو دہلی کے روڑے ہین لکہتے ہو
قولہ کہ خدا نے ان پڑہ بدوون کے لیے قرآن انکی زبان مین
اوتارا ہے بس ہمیشہ قرآن مجید کی سیدہی سیدہی صاف صاف
معنے لیے جا ئین اور نکات بعد الوقوع اور کنایات و استعارات
و دلالات کے قسم کو اوسمین گہسیڑ کر اوسکو کہینچنا اور تاننا نہ چاہیے
الخ **الجواب** بہلا مین پوچہتا ہون کہ آپکو پہلے تحصیلدار صاحب
سے یہ بات اقبال کرا لینا تہا کہ آیا آپکو خدای وحدہ لاشریک لہ
کی ذات کا اقرار ہے یا نہین اگر وہ اقرار کر لیتے کہ ہان بموجب
عقیدہ اہل اسلام کے مین اس بات کا قایل ہون کہ خداوند تعالی
اس کائنات کا بانی ہے تب آپکو اونسے پوچہنا چاہیے تہا
کہ جب ذات باری تبارک وتعالے کا ثبوت ہوا تو پہر اوسکے اوامر
ونواہی کے تمہیدون انبیا علیہم السلام کے تشریف آوری کے
کیونکر ہوتے مثلا جناب ملکہ معظمہ دام اقبالہا اس ہندوستان کے
بادشاہ ہین تو اب کوئی کہے کہ وہ یہان ہندوستان مین کبہو
تشریف لائین نہین تو اب کیا ملکہ صاحبہ کا کچہ وجود نہ ٹہرا اسکے
جواب مین مدعی یہی کہیگا کہ لاٹ صاحب اور کمشنر صاحب اور کلکٹر صاحب
کی زبانی ہمنے سنا ہے کہ جناب ملکہ معظمہ یہان کے بادشاہ

ہین اور ایسا حکم فرماتے ہین اب اگر کوئی رعیت یا غیر رعیت کہے کہ ہم ان احکام مذکورہ بالا کا اعتبار نہین کرتے تو فرمائیے سوافق قانون کے احکام وقت حکم صلیحانہ نسبت منکر کے صادر فرماوینگے یا نہین لہذا جبکہ آدم علیہ السلام جنت سے دنیا مین تشریف لائے اور اولاد کثیر چھوڑی تو ہر وقت اور ہر زمانہ مین انبیا علیہم السلام اور کتاب ہدایت کی اللہ جل شانہ کو ضرورت ہوئی ورنہ خلقت یوم جزا کو عذر دار ہوتی کہ ہمکو کسی نے احکام خداوندی سے مطلع نہین کیا جو ہم اوسکی پابندی کرتے تو اب معاذ اللہ صفت عدالت مین حاکم مطلق کے بٹہ لگتا دیکھو شیطان علیہ اللعنۃ جب تک کہ قصور ظاہری سرزد نہولیا ملعون نہین کیا اور نہ کیا خدا پہلے سے نہ جانتا تھا کہ یہ مردود ہے اب رہی یہ بات کہ خدا قرآن مجید مین جو فرماتا ہے کہ بہتونکو جنت اور بعضونکو دوزخ کے لیے بنایا ہے یا اونکے دلونپر اور آنکھون پر مہر یا پردہ ڈالدیا ہے سو یہ آپکے اور آپکے سائل صاحب کی عقل کی خوبی ہے اور اونکے بیان کی خوش اسلوبی ہی ایصاحب قرآن کا مخاطب کون ہے بس اللہ جل شانہ اپنے مخاطب سے فرماتا ہے کہ توجو معجزات باہرہ دکھاتا ہے

اور سمجھاتا ہے اور لوگ ایمان نہین لاتے سو تو استعجاب نہ کر
جب تک کہ ہم ہدایت نہ کرین کوئی ہدایت نہین پا سکتا تو فقط
واسطے پہونچانے حکم کے بھیجا گیا ہے اب اگر یہ کہیے کہ برائی
وبھلائی تو پہلے ہی سے ہماری نام یوم ازل سے لکھدی گئی ہے
تو ہم قصوروار کیونکر ہو سکتے ہین تو اوسکا جواب یہ ہے کہ
اگر اللہ تعالے نے تمکو شعور اور عقل معاش اور انبیا واسطے فہمائش
کی نہ بھیجی ہوتی تو البتہ تمہارا قول کچھ جا رکھتا تھا مثلاً ایک شخص صاحب
شعور وتمیز کو ہمنے نوکر رکھا اور سبطرح کی پرورش اور ہزار دن مشاہرہ
اوسکو مہیا کردین اور اختیار بھی اچھے برے کام کا دیدیا اور منع
کردیا کہ اگر یہ کام تمسے سرزد ہوگا تو تم سزا پاؤگے اور اگر ایسا کروگے
تو تمکو انعام ہوگا اور پھر اوسپر بھی اوسنے منہیات کو اختیار کیا
تو اب اسکو آقا اگر سزا دی تو کیا جاے الزام ہے ہان اگر منع نہ کرتا
اور اختیار اوس فعل پر نہ دیتا تو البتہ جاے گفت تھی دوسرے یہ کہ جو صاحب
کہ جبر واختیار کے مسئلے مین گفتگو کرتے ہین کہ یہ مسئلہ لاحل ہے
پہلے اوسنے یہ پوچھنا چاہیے کہ آپ اس مسئلہ کو زبان ہی سے
فرماتے ہین یا عمل بھی ہے اگر کہین کہ عمل بھی کرتے ہین تو خوردنی
وغیر خوردنی اونکے آگے رکھہ دیجاوے اور کہا جاوے کہ یہ دونون

اگر آپ بلا اکراہ کہا جاویں تو ہم جانین کہ آپ اس مسئلہ پر قائم ہیں
بس جبکہ آپکو اچھی چیز کہانے اور بری نہ کہانیکی تمیز ہے تو اعتراض
آپکا باطل ہے اور یہ جو آپنے بعض عقلمند فرماتے ہین کہ خیرہ وشرہ
من اللہ تعالےٰ یعنے خیر وشر سب خدا کی طرف سے ہے یہ محض غلط
فہمی ہے ایصاحب اسکا مطلب یہ ہے کہ بانی خیر وشر خداتعالے
سے دوسرا کوئی نہین ہے حسب عقائد پارسیون کے یعنے وہ
دو خدا بتاتے ہین ایک خیر دوسرا شر کا اب رہی یہ بات کہ جو کچھ خدا
نے ہماری تقدیر مین لکھدیا ہے وہی ہوگا اب ہمکو عبادت
اور اطاعت کی ضرورت نہین ہے یہ عذر بدتر از گناہ ہے اوّل
یہ کہ امور باطنی پر دلیل کا قائم ہونا دشوار دوسرے یہ کہ عندالرو بکاری
جب خدائے تعالے پوچھیگا کہ تمنے یہ کیونکر جانا تھا کہ ہماری تقدیر
مین کفر لکھدیا ہے ہم مسلمان کیون بنین تو اسکا کیا جواب ہوگا
اور آپنے جواب مین اللہ جلشانہ اور دنیا کو علت اور
علۃ العلل فرمایا ہے یہ بالکل غلط فہمی آپکی ہے کیونکہ ذات باری تبارک
وتعالےٰ شانہ صیغہ اشتقاق نہین ہے کہ کوئی چیز اوس سے
مشتق ہو وہ حاکم مطلق ہے فرماتا ہے کن فیکون یعنے کہا
ہمنے بس ہوگئے تم مجھے معلوم ہوتا ہیکہ آپ حکما کے قول پر

کار بندی کر رہی ہین مگر یہ دریافت نہین کیا کہ حکماے فلسفہ کا
کیا قول ہے دیکھو حکیم رضی جو بڑا فلسفی ہے وہ اپنی کتاب الٰہیات
مین لکھتا ہے **قولہ** کہ اتحاد متقدم الوجود و متاخر الوجود محال
ہے عند العقل اور ساتھ اسکے مخلوق متاخر الوجود کو حدوث
لازم ہے اور خدا کو قدم تو اتحاد قدیم اور حادث کا لازم ہوا اور یہ بھی
عند العقل محال ہے کیونکہ قدیم وجود ابد الآباد ہے اور وجود حادث
کا مسبوق العدم ہے اور اتحاد درمیان قدیم و مسبوق العدم
کے محال ہے کہ اگر اتحاد ہو تو لازم ہو قدم حادث کا اور
حدوث قدیم کا اور یہ دونوں متضاد ہے اور اتحاد آپکا عند العقل
محال ہے کہ اتحاد علت معلول کا لازم آتا ہے کہ علت مقتضی تقدم
کو ہے اور معلول مقتضی تاخر کو ہے ذاتاً اگرچہ تقدم زمانی نہو پس
اتحاد ذاتی عند العقل محال ہے پس ہرگاہ کہ اتحاد ذاتاً ناممکن ہے
لازم ہوا تغایر ذاتاً اور یہ مقتضی تعدد کا عقلاً و نقلاً باطل ہے **الجواب**
فرمایئے کہ آپ تو موافق عقیدہ فلسفہ کے بھی باطل ہوئے ابو الفضل
نے سچ کہا ہے ع ولد الزنا ست حاسد منم آنکہ طالعم ✣
ولد الزنا کش آید چو ستارہ یمانی ہ اور یہ قول آپکا **قولہ** کہ خدا نے
قرآن مجید ان پڑھ بدو پیغمبر پر اتارا ہے اور بعض معنی کہیں کہیں بتا نہ بتائے

صاف صاف سیدھے سیدھے معنے لینا چاہیے اسکا جواب
یہ ہے کہ یہ بات ہی آپ ہی پر منقلب ہوتی ہے تقدیر ہنستی
ہے تقریر روتی ہے آپکی قابلیت کو بحر یاست مین ڈبوتی
ہے اسلیے کہ آپنے جو تاویلات لاطائل الفاظ قرآنی مین
کیہی ہین جسکا جواب ہم دیچکے ہین یعنے سورۂ نمل مین نمل سے
مراد قوم لی ہے اور ہدہد کی تاویل حضرت سلیمان علیہ السلام
کے لشکر کا سردار مراد لیا ہے ارشاد فرماییے یہ تان توڑن آپکی
سعید ہے یہ سیدھے معنی رکھتے ہین دیکھو قرآن مین جہان
نمل کا ذکر ہے اوسکی عبارت کی آیت یہ ہے یعنے کہا چیونٹیون نے
کہ گھس چلو اپنے سوراخون مین ایسا نہو کہ سلیمان کا لشکر تمہین
پیس ڈالے وہم لا یشعرون یعنے اونکو معلوم نہو اب
فرمایئے کہ وہ کون قوم ہے کہ آدمی کے پاؤن کے تلے پین آجاوے
اور اوسکو معلوم نہو اور جہان ہدہد کا ذکر ہے آگے صاف صاف
یہ آیت ہے کہ کہا سلیمان نے ہدہد کو کہ اگر تو یہ خبر نلاتا تو مین
تجھے ذبح کر ڈالتا اب فرمایئے آپکا قول اور تاویل کیسی باطل
ہوگئی والدہ عزازیل آپکے سرانے رو گئی باقی یہ الفاظ ان بیہ
بیہودون کی نسبت ہمارے آقاے نامدار فخر الانبیا کے محض

بیہودہ گوئی ہے آپنے سنا نہین جسوقت مین کہ جس بات کا
کفار کو دعوی ہوا ہے وہی معجزہ اُسوقت کے پیغمبر کو دیا گیا
ہے لہذا اُسوقت فصاحت و بلاغت کا کفار مکہ کو دعوی تہا
اسواسطے مشیت الٰہی مقتضی ہوئی اس بات کی کہ بڑے
مرتبہ رسالت خاتم النبیین کا دیا گیا اور وہ عبارت پیش کرائی
گئی کہ کسی سے الا الآن اور سبکے مقابلہ مین ایک اقصر سورہ نہ بن سکے
اب آپ ایسا منہ پیٹ رذالی کا لٹھہ نہ مانے تو کیا ہوتا ہے میان
جرأت نے سچ کہا ہے ؎ اب اونکو طائر معنے کی صبا کی ہے
تلاش + کرتے ہین کے تتے کو اکہڑے جنکی معاش + لگا کے
مسند قالین پہ بیٹھے جب فراش + تو کیون نہ قصر ہو پیدا کے
اودہ موے خفاش + حضور بلبل بستان کرے نوا سنجی + لہذا
اسی مختصر پر نامہ تمام کیا فقط۔

پھر یہ نامہ لکھا گیا درج کتاب ہے

ہو المستعان

۱۳

نامۂ سیزدہم

لطف
نزاد
علیگڈھ
واقع

سید صاحب منظور الطاف و کرم سید احمد خان صاحب بہادر

سبحان اللہ والحمد للہ و جزاک اللہ علی مصنفہ کہ بعد عرصہ
دراز کے تحریر نامہ کی نوبت آئی عرصہ سے مزاج والا
کی خیر ملی تھی قلم انداز بیٹھے تھے کہ قطعۂ اخبار
مسٹر اودہ پنچ مطبوعہ ۱۹ جولائی ۱۸۷۹ء نازل ہوا طبیعت

مسرور ہوئے تھے اور ٹھہایا اطلاع تھا جناب والا کو تحریر سے مسٹر اودہ پیچ
صاحب تحریر فرماتے ہین چونکہ آپکے مفید مطلب کی بات ہے لہذا اسمین
آپکو جتاتے ہین کیا عجب کہ اسکے صلہ مین آپکو مرحبا فرماتے
ہین قولہ تعلیم مسٹر اودہ پیچ صاحب ہزار کوئی سر پٹکے سمجھا
بجھائے کچھ ہی کیون نہ کرے یہ ہندوستان کے پہلی باش
تہذیب کو گرد نہ پھٹکنے دینگے سبب یہ کہ اُنکا طریقہ تعلیم درست
نہین بلکتب غیر مہذب مولوی غیر مہذب کتابین غیر مہذب خربزہ کو دیکھ کر خربزہ
رنگ پکڑتا ہے یہ مہذب کیون ہونے لگے ہان مین وہ بات
سوچتا ہون کہ جس سے نئے مہذب بنے کچھ بن ہی نہ پڑے
وہ کیا بہت آسان اور بڑی دور کی بات نہین پہلے تو مسلمانون
کی کتابون سے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بالکل محو کردیا جاوے
اور دوسرے آمدنامہ قدیم کی ترمیم ضرور ہے لہذا آمدنامہ مین
بیشمار تہذیب ختم کیے دیتا ہون وہو ہذا الی قولہ خوردن گائے
گھوڑی مرغی کھانا۔ نوشیدن شراب پینا۔ پوشیدن جاکٹ
پتلون یا لال ٹوپی و کالا بوٹ پہننا۔ آویختن لال ٹوپی کا سید بالکل
دادن گالیان دینا۔ فروختن دنیا کے واسطے دین بیچنا۔
پروردن کتا پالنا لینڈی ہو یا ولایتی۔ آرمیدن شراب پیکر

ڈکار لینا - بازیدن لاٹری یا کوئی اور جوا کھیلنا - شاشیدن کھڑے
ہوکر موتنا - گفتن سواے اپنے سبکو برا کہنا - گریختن آبادی
سے دور بہاگنا آوردن اچہے اچہے یورپ سے بلا لینا - یافتن
رشوت سے روپیہ پانا - بوسیدن کتے کا منہ چومنا الخ اور بہی
اسی قسم کے الفاظ خیال کر لیجیے گا راقم اع شوق پہر اسکے بعد
ایک نیا سلام بہی درج ہے چونکہ آپکے مفید مطلب ہی لہذا درج
نامۂ ہذا کرتا ہوں رہت وودروغ برگردن راوی دہرتا ہوں قصور معاف
تمام آور ہی تو آپ پر ختم ہے **قولہ** وہ لکہتے ہین کہ چند جولاہون
نے ایک روز سعید دیکھ کر پنچایت مقرر کی اس بات کی کہ ہمارے
پیغمبر صاحب کی وفات کو ایک زمانہ کثیر گذر گیا اور اون حضرت کا سلام
تسلیم یعنے والیکم بہت پرانا ہوگیا اور پرانی چیز سے ستہرا کام نہین چلتا
اسلیے کوئی نیا سلام ایجاد کیجیے یعنے بجاے سلام والیکم کے
(ڈ فلانون بہائی ڈ فلانون) مقرر کیا جاوے اور اسی پر سبہون نے
عمل کیا بس یہی حال نیچریہ کا ہے الخ راقم بنارس پنچ اور اس سے
پہلے اودہ پنچ پرچہ اخبار مطبوعہ ۱۰ دسمبر ۱۸۷۳ء مین تحریر فرمایا تہا
میرے دیکہنے مین آیا تہا یعنے کسی صاحب نے بطریق خیرخواہی آپکے
لکہا تہا **قولہ** تہذیب الاخلاق اسلیے بند نہین ہوا جیسا آپ بتلا

بتاتے ہین اور نہ اوسکے مصنف کا اتباب لنگوٹ کہلاتا ہے
وہ لنگوٹ باندہے ہوئے تیار ہے اور یہ لنگوٹ خدا کے
سامنے کہلیگا جہان ادہر بہلوان کے سر پر پگڑی بندہیگی الخ
اسیر اودہ پنچ جواب دیتے ہین قولہ حضرت ہمین ایک بات کا شبہ
رہا کہ یہ لنگوٹ کہلا کے جو فرق مبارک پر پگڑی بندہیگی تو آیا وہ
لنگوٹ اوچہو ہوکر اول باآخر نسبتی دار کے موافق سر پر پہونچیگا
یا کوئی جدید پگڑی ہوگی فقط آب راقم یہ عرض کرتا ہے کہ آپکا حال
سنکر اکثر کف افسوس ملنا اور رونا آتا ہے کہ آپکی ذات سے
بدمینی شائع ہوئی چنانچہ ابھی چندروز کا عرصہ ہوا بندہ بطور دورہ
عظیم آباد پٹنہ مین وارد ہوا اور آپکے حواری صاحبان مثل قاضی
رضا حسین صاحب سید شمس الہدیٰ و مولوی فضل الرحمن صاحبون
سے ملاقات ہوئی اور آپکے اعتراضات نسبت قرآن کے
اور اونکے جوابات جو کہ میرے قلم سے نکلے ہین سنا تو سکوت
کیا اور بعضے صاحبون نے یہ چند اشعار فرمائے اور فرمایا
کہ خدا کے کامون مین کسکو دخل ہے اشعار یہ ہین نظم

زادہ آذر خلیل اللہ ہو	اور کنعان نوح کا گمراہ ہو
کعبہ مین پیدا کرے زندیق کو	لاوے بتخانہ سے وہ صدیق کو

عالم و فاضل ہو شیطان لعین	امی مطلق ہو خیر المرسلین
چاہ بابل میں معذب ہون ملک	ہو مقام زہرہ بالاے فلک
بلعم باعور کو دوزخ سلے	جتنے ساحر ہیں فرعون کے
زوجۂ فرعون ہووے طاہرہ	اہلیہ لوط نبی ہو کافرہ
کربلا میں قرۃ العین نبی	لال زہرہ کا حسین ابن علی
ظالمون کے ہاتہ سے یون ہو شہید	اور اپنا کام دل پاوے یزید
ہو حسن کا زہر سے ٹکڑے جگر	دشمنان حق کو ہو یون کروفر
دیر کو مسجد کرے مسجد کو دیر	غیر کو اپنا کرے اپنے کو غیر

غرضکہ اسیطرح اور بہت کچہ افسوسانہ لوگ کہتے رہے اور اکثر اشخاص آپکے معتقدین تائب بہی ہوے اور میری نسبت فرمایا کہ خدا آپکو جزاے خیر دے اطلاعا گذارش ہوئی فقط

الراقم نعمان خان وکیل سرکار ابد قرار پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لقبلم خود اللہم اغفر ذنوبہ یہ نامہ اثام سے تاریخ ۲۷ شعبان المعظم سنہ ۱۲۹۶ ہجری کو روانہ ہوا انگشت حیران

صلی اللہ علیہ و
محمد پیغمبر آخر الزمان
نعمان خان وکیل سرکار

اسکے بعد یہ نامہ بطور خوش طبعی کے لکھا گیا
چونکہ سید صاحب کا مزاج شاعرانہ یگانہ ہے
اسلیے بندے نے بھی خالی مباحث کچھ کیا کر یہ نامہ
لکھا حسب کتاب کیا -

ہو المستعان

نامہ پنجاہم

ازلفظ
زاد
علیگڈھ
واقع

سید صاحب خوش رای قابلیت گرامی سید احمد خان صاحب بہادر
بعد یاو حسب کے آمدم بطلب پرچہ اودہ اخبار مطبوعہ ۲۴ ستمبر
۱۸۷۶ء جسمیں آپکے کلام موضح درباب تعریف لفظ نیچر

جسکی تفسیر شاید ایک اونٹ کا بار ہو یعنے خلاصہ اوسکا یہ ہے
قولہ معاذ اللہ نیچر خدا و پیغمبر رسول و موسیٰ و جملہ انبیا نیچر لہذا جو کوئی
ہمکو نیچری کہے اوس سے برا ماننا نچاہیے اسپر شعر بھی غیرت
موزون کیا ہے سد تو و طوبا و قامت یار ہر فکر ہرکس بقدر ہمت
اوست الخ جواب ہست کلید در گنج حکیم بسم اللہ الرحمن الرحیم

نظم

سپاس از جہان آفرینی
حکیم دانش و دانش آموز
بلندی بخش ارباب اطاعت
رہنے پیرو رسائی اہل تحقیق
لوا افراز حق از حق پسندی

نہ جان بل جملہ کیہان آفرینی
درون جان چراغ بینش افروز
بہ پستی افگن اہل ضلالت
شکست انداز در خصمان زندیق
بحق جویان بہ بخشد ارجمندی

جناب من اول تو لفظ نیچر کے معنی ہماری تحقیق مین از روی اقوال
علماء وقت جو کہ نامی گرامی ہیچ آئے ہین مولوی لطف اللہ سلمہ اللہ
جواب استفتای ثبوت کفر نسبت جناب الاجو کہ پرچہ اخبار
نور الآفاق دافع نفاق مین طبع ہو کر مشتہر ہوا ہے اور درج کتاب
امداد الآفاق اوسمین بہت شرح و بسط کے ساتھ تحریر فرماتے ہین
آپکو جتلاتے ہین قولہ کہ لفظ نیچر بروزن کیچڑ ایک لغت یوج یاد رہے ہوا

انگریزی زبان مین اسکے معنی بہت ہین ازانجملہ خواہش قلبی اور
خود طلبی یعنی جس چیز پر جی جہکے اوسکے کرنے کرانے مین
نہ رکے مرغوب کو حلال جانے گو کسی مذہب مین حرام ہو مہروب
کو حرام مانے گو کسی مشرب مین حلال ہو اور یہی حال ہے اور
معنونکا کہ قطع نظر اطلاق عنانی اور بے قیدی اور بے ایمانی کے ہزار ہا
منفرداً و مطرداً بیدینی اور خودرائی اور خودبینی اور خودنمائی و ما فی معنا ہا
پر دلالت کرتا ہے اور اس قاعدہ کے پیرونکو انگریزی مین نیچرل ایسٹ
کہتے ہین یعنے پیروی کرنیوالا نیچر کا پس نیچرل اسٹ نے اگرچہ
فی زماننا یورپ مین اسقدر زور پکڑا کہ تقریباً ستر لاکھ کے نوبت
پہونچی ہے ازانجملہ چہیاسٹہ ہزار انگلنڈ مین اور چالیس ہزار
لندن مین لیکن بحمد اللہ کہ عقلاے مسیحیہ اونہین دیار و امصار مین تحریراً
بالمکاتبہ و تقریراً بالمشافہہ نحوبی گوشمالی فرمارہے ہین اور اونکو آٹے
دال کا بہاؤ بتارہے ہین استاد صاحب کی کتاب ایڈ وانسڈ ریڈ
اور ہارنصاحب کی کتاب انٹراکشن ٹو اسکرپ وغیرہا مین دیکہو تو
کسطرح کہلم کہلا نیچریونکے مذمت اور مکاری اور نالائقی اور عیاری وغیرہ
سن قبائح بالا تحیفے مذکور و مسطور ہین اسپربہی اگر نیا نیچری نہ شرماے
اور بطمع ترقی جاہ جا ہے کہ اس نیچری بلا کو اس ہندوستان مین

پہیلائے تو ہمارے علماء محمدیہ نے جسطرح فلاسفہ اور اہل
اعتزال اور اونکے کوچک ابدال ارباب خیال کی دہجیان اور ائے
ہین اور اونکو عدم کی راہین دکہائے ہین اوس سے زیادہ اس
نیچر کا سفینہ اوتارینگے اور شواظ من نار کی براہین مارینگے ذرا
نگڑے ول نیچر پیرو نیچر سر دست یہ تو فرماوین کہ قبل قبول نیچریت کے
تو پہلا دہرم کہو چکے تہا اور آپکے سارے کرم ہو چکے تہے لندن
مین جا کر جا کٹ پتلون پہن آئے خمر خنزیر در کنار کلا گہونٹی مرغی
کے کہانے مین نہ شرمائے منہیات و محرمات کی نسبت مشاقی
ہے بنات و امہات کی نسبت انقباض باقی ہے سی ایس آئی
یعنی نحوست دیس جائیگا خطاب پائیگا پہر کیا باقی تہا جو نیچریہ
طریقہ کی جانب للچائے کیا یہی چاہتا ہے کہ لاٹ پادری نیچائے
اور جناب بیم صاحبہ کو لیڈی کہلائے سو یہ بحر ہے ؎ کلاہ
خسروی و تاج شاہی + بسرکل کے رسد حاشا و کلا + ہان بقول بعض
نیچریونکے کہ ہر قوت جسمانی کے ہر اقتضا کو پورا کرنا چاہیے
تاکسی قوی کے حرمانے لازم نہ آئے شاید بمقتضای قوت
شہویہ پانی پت کرنال کا خیال آیا ہوتا اوس جانب کو لوٹتے
کچہ دنون وہان کا مزا لوٹتے برای خدا ذرا پیش و پس کا خیال فرمائیے

بیش و پیس کو یکسان بنانے الخ اب نیازمند یہ عرض کرتا ہے
کہ لفظ نیچر کے معنی جو آپنے مشخص کیے ہین اونکے یاد رہنے کے
ایک نیا الجھیڑا ہے یہ فقط عندیہ آپکا ٹھہرا جب تک دعوی پر کوئی
برہان عقلی یا نقلی نہ قائم ہو وہ مالیخولیا کہلاتا ہے مگر ہان یہ فرمایا آپکا
مصرعہ فکر ہر کس بقدر ہمت اوست یہ دوسری بات ہے مگر ہمین
عرض کرتا ہون کہ آپ کچھ دنون ہمارے علماء دیندار کے صحبت میں بیٹھیے
سعی مین کرو نگاہ دیکھو مولوی محمد علی صاحب تحصیلدار بلاری واقع
ضلع مراد آباد نے جو کتاب تحفۃ المبین بجواب اندرمن لکھی ہے
اور طبع کرائی ہے اوسکے صفحہ ۲۷ مین پہلے قول اندرمن کا
ہے قولہ حاصل آنکہ قبول ایمان ارادی ہے الخ اسپر جناب مولانا
صاحب سلمہ اللہ جواب دیتے ہین اقول حرف درویشان بدزد
مردون تا نخواند بر سلیمی صد فسون لالہ جی تمکو ہرگز مناسب نتھا
کہ بات تراز و چھوڑکر مباحثہ دینے پر ساتھ اہل اسلام کے آمادہ
ہوتے تمنے کرشن جی کی نصیحت گوش نہ فرمائی انجام کار بہت لیت
اوٹھائی تم قبول ایمان اور وحدت ارادی کو کیا جانو بقول شخصی مصرعہ
چہ داند بوزنہ لذات ادرک سنو تو قبول ایمان تو مقولہ انفعال سے
ہے اور وحدت مقولہ کم سے اور ارادہ مقولہ فعل سے پھر تمنے

کیا سمجہ کے یہ کہا کہ قبول ایمان وحدت آزادی ہے کچہ الفاظ
کے معانی بہی سمجہا کرتے ہو اتنی ہی سنے بضاعتی پر دہیری کا دم بہرتے
ہو تمنے صرف روٹی کما کہانیکی یہ صورت پیدا کی ہے یہ سمجہا ہے
کہ جاہلوں میں بیٹہ کے اس قسم کے الفاظ بیان کرین گے
چونکہ وہ معنا کچہ ہو سب نجے سمجہتے نہین البتہ اسقدر تو بے شبہ
دشنک آپ شے کے مدح مین زبان پر لاتے ہین نگے وہ ہوئی
شکست اگرچہ نصیب براندر مقابلہ تو دل ناتوان نے خوب کیا
مگر خوب سمجہ لیجیے کہ مدح جاہلونکے مانند مزاح گہانس کی ہے
انجام اسکا بخیر نہین صاحبان عقل جب دیکہین گے تو آپ پر
سخت لعن کرین گے کہین گے کہ اس آگندہ جہل کی عقل میں
فتور آگیا ہے کہ ایسی چیز جو معقولہ انفعال سے ہے کسطرح پر
عین اوس شے کا جو مقولہ کم سے ہی ٹہرا سکے ہے اس سے صاف
معلوم ہوتا ہے کہ فنون حکمیہ اہل ہند مین مفقود ہین ورنہ ایسا کیم
کل سربد حکمای ہند کا مبادی فنون حکمیہ مین مثل خر در گل عاجز
نہوتا الغرض بس نیازمند بنی نوع سمجہ کے عرض کیا کرتا ہے امیدوار
ہے کہ ناگوار خاطر عاطر نہو ہان ایکبات میرے خیال مین گذرتی
ہے کہ شاید آپکا خیال ادہر گذرتا ہوگا کہ کچہ ایسا کام کیجیے کہ

جس سے آئندے کو یادگار رہے سو ایسے خیال سے ملحد
بننا فضول ہے دیکھو کتاب اصول عجیبہ مصنفۂ محمد جمال الدین
خانصاحب بہادر مدار المہام ریاست بھوپال مطبوعہ مطبع نظامی
واقع کانپور ۱۲۸۰ ہجری انہوں نے کیا خوب اصول عجیبہ تجویز
کرکے واسطے تعلیم مبتدیان حال کے ایک کتاب ضخیم طبع کرایا ہے
لہذا آپ بھی اگر ایسے ہی کوئی کتاب تصنیف کرکے حسب ملحوا بدید
اپنے حواریون کے طبع کراکے تقسیم کرتے تو آجکل
ہندوستان بالکل ایک پاگل خانہ کے تو ہو ہی رہا ہے واسطے
یادگار ذات والاصفات عین مناسب تھا بدین وجہ دو رقعہ اوس
کتاب کے بطور مشتے نمونہ از خروارے درج نامہ ہذا کرتا ہون
ملاحظہ فرما لیجیے گا وہو ہذا رقعہ اول مہربان من سلامت بیخ سماعت
سے آیا کہ نوکر تمہاری نے نوکر ہمارے کو ایسا مارا اور مارا ہے کہ کسی نے
ایسا نہ مارا تھا نہ کوئی کسیکو ایسا مارتا تھا نہ ماریگا نہ مارتا ہے بہر کیف
جیب ہنا تمہارا واسطے تمہارے زیب نہ دیا اور زیب نہ دیا ہے
اور نہ زیب دیتا تھا اور نہ زیب دیگا اور نہ زیب دیتا ہے درحقیقت
نوکر تمہارا ہیچ دنیا کے ساتھ بدنامی کے جیا اور جیا ہے کہ نہ کوئی
ایسا جیا تھا نہ جیتا تھا نہ جیے گا نہ جیتا ہے کسی مادر نے ایسا بیٹا

جیسا کہ نوکر تمہارا ہے نہ جنا نہ جنتا ہے نہ کسی نے ایسا جنا تھا
نہ کوئی ماں جنی تھی نہ جنے گی نہ جنتی ہے لیکن بسبب موقوف
کرنے تمہارے کے اپنے نوکر کو اتنے قصور پر نہ لگا اس غریب
کا دل سر سے چھوٹا اور چھوٹتا ہے کہ کبھو ایسا نہ چھوٹا تھا نہ چھوٹیگا
نہ چھوٹتا ہے اگر موقوف نہ کرتے تو دل سر سے یہ زنگار کبھی نہ چھوٹتا
باقی خیریت ہے الحمد و شکر رقعہ غریب پرور سلامت
کوئی مثل جناب کے عنایت فرما ہمارا نہ ہوا نہ ہوا تھا نہ ہوا ہے
نہ ہوگا نہ ہوتا ہے جو کوئی حضور سے پھرا اوسکا غضب سے
ٹوٹا اور ٹوٹا ہے اور ٹوٹتا ہے کہ کسی کا سر ایسا نہ ٹوٹا تھا
نہ ٹوٹیگا نہ ٹوٹتا ہے وصف تمہارا کسی نے زمانہ میں نہ سنا بلکہ
تمام خلق نے سنا ہے اور سنا تھا اور کون نہ سنتا تھا اور
سنیگا اور سنتا ہے اور کسی نے آپ کو رفیق پرور نہ گنا
ملک نے گنا ہے اور ہر ایک نے گنا تھا اور ہر کوئی گنتا تھا
اور گنیگا اور گنتا ہے یہاں سوای ذات عالی کے میں نے
دوسرے کو نہ پہچانا اور نہ پہچانا ہے اور نہ پہچانا تھا اور نہ پہچانتا تھا
اور نہ پہچانیگا اور نہ پہچانتا ہے بلکہ دوسرے کا خیال اپنے دل
سے دھویا اور دھویا ہے ایسا کسی نے نہ دھویا تھا

نہ کوئی کبھی دہوتا تھا نہ دہوئیگا نہ ہوتا ہے گھوڑا زبان کا
میدان تعریف تمہاری میں دوڑا اور دوڑا ہی جو کبھی ایسا دوڑا تہا نہ دوڑتا تہا
نہ دوڑیگا اور غنچۂ دل میرا کیا ہوا ہے نسبت تمہاری کہلا اور کہلا ہی کہ کبھی کوئی غنچہ کہلا تہا
نہ کہلیگا نہ کہلتا ہے اور سپر غیر کو ایسا چرا اور چرا ہے کہ کسی نے
نہ چرا تہا نہ کوئی کبھی چرتا تہا نہ چریگا نہ چرتا ہے دل میرے نے
غیر کے نام پر موتا اور موتا ہے کہ کسی نے ایسا نہ موتا تہا
نہ کوئی موتتا تہا نہ موتیگا نہ موتتا ہے الخ **اقول** میرے نزدیک
ایک رئیس کلان کی یہ تصنیف ہے اور نئی بات ہے اور آپکو
جدت پسند ہے اگر آپکے مدرسہ میں اسکی مزاولت ہو تو عین
مناسب ہے ۔

الراقم نعمان خان وکیل سرکار ابد قرار پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم بقلم خود اللہم اغفر ذنوبہ

ہو المستعان

نامۂ پانزدہم

لطفہ زادہ علیگڈہ واقع نقش اڑ بہادر انصاب سید احمد خان

سید صاحب معدن تمہات و خیال از روح شیطانی اللآل بعد واجب کے عرض پرداز ہوں کہ بندہ در سنواد دورہ کرتا ہوا علیگڈہ میں وارد ہوا اکثر مشتاقین سے آپکے جوابات کے میرے پاس حاضر آئے اور فرمایا کہ آپکے جوابات جو کہ جانب سید صاحب ہوئے ہیں ہمیں سنائیے ثواب دنیا و آخرت کمائیے

چنانچہ بندہ دو جمعہ مقیم رہا اور وہانکے مسلمانونکو آپکے جوابات جامع مسجد میں ممبر پر بیٹھکر سنایا سب محظوظ ہوئے

من بعد آپکے مدرسہ کی سیر لی ایک جلد کتاب آیات بینات خریدی
اور کچھ کتب درسی طفلان جو آپکے مدرسہ مین پڑہائی جاتی ہین دیکھنے
مین آئی ہین جس سے ثابت ہوا کہ اس تعلیم کے لڑکے ضرور تہذیب
یافتہ ہونگے اور ایک پرچہ اخبار اسٹیوٹ گزٹ مطبوعہ تاریخ
۱۰ ماہ جولائی سنہ ۱۸۸۰ء ایک مسلمان نے پیش کیا اوسمین ایک
تقریر پیرا از تزویر منجانب آپکی دیکھنے مین آئی جسکا خلاصہ یہ ہی
قولہ یعنے آپ فرماتے ہین کہ خلیفہ جس سے اشارہ ایک مذہبی
پیشوا سردار نکلتا ہے مدت سے معدوم ہے شیعہ لوگ
تو کسی شخص کے خلیفہ ہونے کی قایل نہین ہین البتہ امام کو مذہبی
پیشوا اور سردار سمجھتے ہین باقی رہے سنت جماعت اُنکے
پیغمبر صاحب نے فرمایا تہا کہ خلافت تیس برس رہیگی
اور اُسکے بعد ظالم بادشاہون کا زمانہ ہوگا پس اہل سنت کے
مذہب کی رو سے خلافت جس سے مذہبی پیشوا کا اشارہ
نکلتا ہے حضرت ابوبکر صدیق سے شروع ہوئی اور حضرت امام حسن
علیہ السلام پر ختم ہوئی بلکہ اگر ٹہیک مذہب اسلام پر غور کیا جاوے
تو ان پانچون کو بہی جنکو اہل سنت و جماعت خلیفہ برحق جانتے ہین
مذہبی پیشوا ہونیکا کوئی استحقاق نہین ہے فقط اقول آپکی وہی

مثل ہوئی کہ ایک بہوکے سے کسی نے پوچہا کہ دو اور دو کے
اوسنے کہا چار روٹیاں بہلا فرمایئے جبکہ آپکو رسالت اور معجزات
اور ثبوت ذات باری تبارک و تعالے سے انکار ہے جیساکہ
جناب حاجی الحرمین شریفین محمد علی بخش خانصاحب بہادر کے
بیان سے ثابت و ظاہر ہے تو پہر خلافت کی ثبوت و عدم ثبوت
چہ معنی دارد رہی یہ بات کہ ان پانچوں کو اہل سنت و جماعت خلیفہ
برحق نہیں جانتے ہیں یہ آپکا عندیہ ہے یا اسپر کوئی دلیل
عقلی یا نقلی بہی آپکی جیب مین ہے ثبوت خلافت صحابہ رضوان اللہ
مین بمقابلہ شیعان مولوی سید مہدی علی صاحب آپکے اول
حواری نے کتاب آیات بینات لکہی جوکہ اب ہمنے آپکے مدرسہ
سے خریدی کتاب مذکور کیا آپکے ملاحظہ مین نہین گذری جو
آپنے یہ تقریر طبع کرائی رہے خطرات شیعہ دو فقط تین سے انکار اور
دو کا اقرار کرتے ہین میرے نزدیک آپکو مانیا قطرب جنون یا خبط
یا مالیخولیا ان پانچ مین سے ایک نہ ایک عارضہ ضرور لاحق دماغ
ہے اب ضرور کسی طبیب حاذق سے خواہ مخواہ رجوع کرکے
تنقیۂ دماغ فرمایئے لندن مین جو آپ رہے اور وہان غذا
حارہ و ملبوسات گرم حسب التشخیص سید امداد العلی صاحب بہادر

جوکہ استعمال میں آئین اوس سے کیا عجب کہ نصیب دشمنان
خشکی دماغ میں آگئی ہوگی جس سے یہ خیالات سوجھتے ہین خدا
نخواستہ اگر بلد اوست جنون فاحش کا احتمال ہے اور آپکی
دیکھا دیکھی جناب مسیح اسد خانصاحب مع صاحبزادگان بلند اقبال
لندن کو تشریف لے گئے ہین مجھے اسٹیشن ۱۲ وہ پہلے سے
خدا اونکی خیر کرے اب دوسری بات یہ ہے کہ بندے نے
جو آپکے مدرسہ کی سیر کی تو اوسمین یہ کتاب جسکا پہلا باب یہ ہے
نظر پڑی چونکہ ایک آدہ بات قابل ترمیم ہے عرض کرتا ہوں
قولہ کتا - نام کو جانور ہے - پر آدمیکا اور اسکا قدرتی ساتھ ہے
جہان دس گہر بہی آدمیون کے ہونگے وہان ایک کتا ضرور ہوگا -
اسکی خوبیان ایسی ہین کہ خواہ مخواہ اسکا رہنا غنیمت معلوم ہوتا ہے
ایسا غریب ہوشیار ایسا محبت کرنیوالا کوئی جانور نہین ہے امیرونکا
دربان ہے - کنگطریون کا چوکیدار غریبونکا مددگار - اسکی
سمجہ بہت اچہی ہے جسطرح سدہاؤ اسیطرح کام کرتا ہے اسے
غریبی اور امیری برابر ہے جسکا ہو رہا اوسیکا ہو رہا سوکہے
ٹکڑے آدہے پیٹ کہائیگا مگر جس گہر کا ہے وہین رہیگا اچہی
کہانے نکلے لیے امیر کے گہر نجائیگا اپنے مالک کی برے

وقتون مین رفیق ہے اور وقت پڑنے پر جان دیدیتا ہے
یہ نیک جانور نیکی کو یاد رکھتا ہے برائی کو بھول جاتا ہے نیکی کرنیوالا
اسکے ذکر بھی دے تو خیال نہین کرتا اہی پاسئے تو دم ہلاتا چلا آتا ہے
جسنے جس ہاتھ سے مارکہاتا ہے دم بھر مین اوسیکو چاٹنے لگتا
ہے اسکی پہرتی اور دور غضب سے بڑے بڑے نہ بہت
اور جنگلی جانورانکے شکار مین خرگوش لومڑی قسمت ہی سے بچ
نکلتے ہین شکار کی بو دور سے لیتا ہے اور بو کے بچہ پر زمین
کہودتا ہے نگران باتون کے واسطے سدہانا ضرور ہے ہمارے
ملکون مین کسیکو خیال نہین ولایت مین لوگون نے قسم قسم کے
کتنے پالے ہین اور انہین سدہایا ہے الخ **اقول** غرضکہ اسطرح
اوسمین اور بہت تعریف کتے کی لکہی ہے اسپر مجہے خیال آیا کہ وہ کونسی
خاصیت کتے کی ہے جو مصنف کے خیال مین نہ آئی ہو مین خدمت
والا مین بذریعہ نامہ ہذا عرض کرتا ہون اگر بطور ترمیم حاشیہ اوس کتاب
مین کر دیا جاوے تو لڑکون کی تعلیم کو یقین ہے کہ بہت مفید ہو وہ
یہ ہے **قولہم** پرچہ اخبار مہر درخشان مطبوعہ یکم جنوری ۱۸۶۷ء نمبر ۱
جلد ۲ مین مرقوم ہے پیرس کے جارڈن ڈے انگلش مین چاہتا
ہے کہ کتون کے پلون کا گوشت عام طور پر کہانے مین آنے لگے

چنانچہ پہلا جلسہ کتون کے کہانیکا اس ماہ مین ہونیوالا ہے مگر پیرس
والون مین ایک بات کی کمی ہے کہ جبین ولسے کہانے کے
بلون کو تقریبًا ایک سیر روپیہ کا گوشت گاے یا بیل کا کھلا کر یا ہتو
مین یہ بات فرانس والے شاید نہ کر سکین روزنامچہ پنجاب مطبوعہ
۱۰ دسمبر ۱۸۷۵ء مین دیکھیے اوسمین لکھا ہے **قولہ** یہ ممکن نہین کہ
بعضے بے عقل اور دہقانی محض غیر تہذیب یافتہ اسکے تعنے
کتے کی خوبیون کو پہچان سکین کتے مین بہت سے نیک خصائل
ہین مثلا قناعت کہ اپنے مالک کی دی ہوئی چیز اور ٹکڑے پر
گذر کرتا ہے پھر وفادار ہے پھر شب زندہ دار کہ تمام رات جگا کر
صبح کر دیتا ہے پھر قوت بالغ پھر انسان سے انتہا درجہ کی محبت
وغیرہ پس ہر غذا انسان کی بدن مین گرم یا سرد تاثیر کرتی ہے تو کتے
کے گوشت ہی کھانیوالون کے دل مین کتے کی خاصیتہا ئے
مذکورہ بالا اور اوصاف حمیدہ ضرور پیدا کریگا پس اسلیے اگر دو دفعہ
کا گوشت گائے یا بکری وغیرہ کا کھلا کر کتے پالے جاوین تب بھی
صحیح فائدہ ہے اگرچہ تورات مین فاحشہ کی خرچی اور کتے کی قیمت
تک کو ناپاک لکھا ہے لیکن بھیجنا اور بات ہے اور نوش فرمانا
اور بات ہے اور بلاؤ نکے منہ بند کرنیکے لیے تو یہی دو باتین

کافی ہین اگر انہین کا قول تسلیم کیا جاوے تو کتنے کے کو شت کہانیکی ایک گناہ پر از روی نیچر ان سب بیشمار خوبیو نپر ترجیح نہین ہوسکتی الخ۔ اور تیسری بات یہ ہی کہ بندہ جو آپکے بار مکانپر آیا تو ایک لفافہ آمدا ز بنارس بنام نیاز مند باین مضمون کہ آپکے اور سید صاحب کے خط کتابت ہے لہذا یہ عرضی شیطان اونتک خبر ہونچا دیجیئگا قصور معاف بعینہ نقل عرضی مذکورہ ملاخطہ والاہین گذرانتا ہون معاف فرمایئے گا وہو ہذا

عرضی شیطان علیہ اللعن

ایکدن شیطان گیا پیش خدا
یا الٰہ العالمین دانا ہے تو
پہلے کی بعیت اُنہون نی بعد ازین
مین نے ہی شایق لئیق اونکو سمجہ
طمع دی روزی کی اور یکا کیا
دہلوی پوشاک لی اونسے اوتار
لیگیا لندن کو وان کی مرغیان
پختہ کار و ہوشیار و ذی فنون

عاجزی سے اسطرح کہنے لگا
تیری بندون نی ہی کی تہی وفا
علم ممنوعات سب مجہسے پڑہا
جسقدر معلوم تہا سکہلا دیا
دلکو پہیرا اور انگریزی بڑہا
کرتی اور پتلون و جاکٹ پہنا
نخیر بدبوجہ گلا گہونٹی کہدا
جان فشانی اور محنت سے کیا

اب وہ سب تجھسے ہی منکر ہوگئے
کیا شیطان کسنے دیکھا ہوا ہو
یا الٰہی تجکو تو معلوم ہے
کیا نہین اوسوقت مین موجود تھا
عدل کر عادل ہے تو ای کبریا
یعنے کر لندن سے اوسکو زرد رو
نیچری ملت سے دی اوسکو نکال
بس ہوا حکم خداوند کریم
ایسا ہی وہ بھی نکالا جائیگا
اور دنیا مین بھی وہ ہوگا خراب
فتوی تکفیر اوسپر ہوئیگا

بر بلا اسباب کا دعوی کب
خارج از انسان کب پیدا ہوا
تو نے جب آدم کو تھا پیدا کیا
کیا نہین سجدہ سے مین منکر ہوا
دی مرے منکر لعین کو کچھ سزا
پیرون کی میرے وہ یاوہ ہو
پیرونکو اوسکی تو کر پامال
جیسا تو فاخر ہو اہمارے جسیم
بعد مرنیکے یہان جب آئیگا
منہ سے بولیگا تو پاویگا جواب
تا ابد پچھتائیگا اور روئیگا

الراقم

بنارس چوخنبہ محلہ اودھہ بار ٹولہ — کتبۂ ع ن ق

اقول اب نیاز مند عرض یہ کرتا ہے کہ اس مذہب جدید کے اختیار کرنے سے تو البتہ شہرت آپکی اس قدر ہوئی کہ خدا تک نوبت پہونچی میرے نزدیک اب آپ مذہبی گفتگو سے ہاتھ اوٹھا بیٹھیے کچھ خیر خواہی سرکار دولت مدار بجالائیے لقوا ٓپکا کہا ٹیے اوسکا گائیے

بدیہات سے تو انکار نہ فرمایئے - اب جوتھی بات بطور خیر خواہی
آپکے عرض کرتا ہون کہ اسکا تدارک آپ پر چونکہ آپ ممبر کمیٹی کونسل
ہین لازم والزم ہے فقط ابطال روش اسلامیہ سے تحریہ
خیر خواہی مبر کار متصور نہین ہوتی دیکھو اخبار عام واقع لاہور ۶ جون
۱۸۹۸ء نمبر ۱۸۶ امین لکھا ہے قول لیٹے شریر یعنے عبدالرحمن خان
کو امارت دنیے کیا اب یہی سرکار چاہتی ہے - اگر نہین تو وہ اب
افاغنہ اور افغانستان سے کیونکر فراغت حاصل کرین گے
اس امر مین سنجیدہ مضامین کو ہم لکھ نہین سکتے لہذا افغانستان
سے فراغت حاصل کرنیکے طریقے جو ہمارے دوست لکھنوی ظریف
نے لکھے ہین اور بتائی ہین ذیل مین لکھتے ہین - اول تو امارت
نیلام کردی جاوے کہ سہل الوصول ترکیب ہے دوم چٹھی ڈالی جاوے
اسمین ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ اگر ہماری ہی چٹھی نکلی تو روپیہ کا روپیہ
ملا اور بیر ناک گھاتے ہین سوم پشیائی ملکون مین جیسا دستور
پایا جاتا ہے صبح کو جو شخص پہلے داخل شہر ہو وہ شہریار بنایا جاوے
چہارم ہما تو عنقا ہے باز کی تلاش ایسی عجلت مین وقت سے خالی
نہین لہذا مناسب ہے کہ کابل مین ایک جلسۂ عام معقر ہو اور
بالا حصار سے الّو اوڑایا جاوے جسکی طرف میل کرے وہ امیر

بنایا جاوے اگر امیرون کی طرح الوکا ملنا بھی کابل مین سہل ممتنع ہو تو فرقہ کمشنر ڈویژن سے درخواست کیجاوے وہ ولایت سے باسانی پہونچ سکتے ہین -

پھر اسکے بعد یہ نامہ لکھا گیا درج کتاب ہوا

ہو المستعان

۱۶

نامۂ شانزدہم

سید صاحب مظہر الطاف و کرم عالی ہمم سید احمد خان صاحب بہادر پنشن دار واقع علیگڈہ سلامت

بعد ما وجب کے مدعا طراز ہون ایک پرچہ اخبار شعلۂ طور کانپور مطبوعہ ۱۲ - اکتوبر سنہ ۱۸۸۱ع میرے دیکھنے مین آیا چونکہ آپکے مطلب کی بات ہے گو کہ تمام عالم کے نزدیک مزخرفات سے ہے اسلئے

نیاز مند بطور اطلاع حضور والا مین عرض پرداز ہے
قولہ ولایتی تہذیب اخبار پروشنہ ماہ سے مین لکھا ہے کہ جناب
مسٹر ارسٹھ بارلٹ صاحب بہادر طولعہ ممبر پارلیمنٹ آجکل
اس غور و فکر مین ہین کہ ایک اس قسم کا مسودہ قانون پارلیمنٹ
کے جلسہ آیندہ مین پیش کرین کہ پہر اسکے رو سے ہر شخص اپنی دادی
شادی کر سکے اور کوئی معترض نہو ایڈیٹر صاحب اخبار نے یہ لکھا ہی
قولہم سچ ہے تہذیب بڑی نعمت ہے الخ اقول لہذا بندیکی
عرض یہ ہے کہ آپ ہندوستان مین کل ہندیون کے اعلی افسر
یا سرگروہ ہین آپکو اس جلسہ آیندہ مین مع حواریون کے شریک
ہونا ضرور ہے نیازمند جو ابھی آپکی طرف سے دورہ کرتا ہوا ماہ
شعبان مین گھر کو آتا تھا تو راہ مین شاہجہانپور مین اتفاق قیام کا
ہوا لوگون نے جناب زین العابدین خانصاحب سے ملاقات کرائی
کچھ میرے روبکاری سنکر بعدہ یہ فرمایا کہ سید صاحب ہمدردی
قومی اور رفاہ خلایق کی مدعی ہین چاہتے ہین کہ وہ علم خلقت حاصل
کرے کہ جس سے صورت معاش مقصود ہو ایسے مین نے عرض کیا
کہ معاش کسی علم پر منحصر نہین ہے دیکھو لندن مین کوئی بشر ایسا
عورت و مرد نے علم نہ ہی نہو گا مگر افلاس کا یہ حال ہے کہ بہ جیہ [illegible]

مشیر قیصر واقع لکھنو مطبوعہ ۱۸۸۲ع واقع تاریخ ۲۹ جون مین رقمطراز ہے قولہ لندن کے فقیر ہفتہ گذشتہ کو جو شمار کیے گئے تو اونکی تعداد ۹۹ ہزار ۳ سو ۹۰ آدمی نکلے اس سال گذشتہ کی بنسبت ۳۳ ہزار ۶ سو ۹۴ فقیر زیادہ ہین الخ اب فرمایے کہ علم حاصل کرنیکا نتیجہ کیا ہوگا جو آدمی اپنی عمر عزیز انگریزی دانی یا جغرافیہ مین صرف کرے رہا مذہب جدید نیچریہ اوسکی شکل دیکھیے پوچھ اودہ پنچ مطبوعہ ۱۰ - اگست ۱۸۸۲ع کسی صاحب نے اودہ پنچ سے استفسار کیا تھا قولہ حضرت مدتون سے تمام ہند مین اور خصوصاً آپکے اخبار مین نیچری نیچر نظر آتا ہے مین گرداب فکر مین غوطے کھارہا ہون کہ یہ کیا بلا ہے کس کھیت کی مولی ہے کس جنگل کا جانور ہے افریقیہ کا شتر مرغ ہے یا عرب کا اونٹ ہے یا برہما کا ہاتھی ہے عوج بن عنق کا ساتھی ہے حشرات ارضی ہے یا اسم فرضی ہے جمادات سے ہے یا نباتات سے ہے حیوانات سے ہے آخر یہ کیا ہے اسپر اودہ پنچ نے جواب دیا ہے اول حضرت سنیے یہ موالید ثلاثہ سے باہر ہے اس سے کوئی نہین باہر ہے مین حلیہ بتاتا ہون آپ علیگڈھ جاکے

دہونڈ لیجیے حلیہ سر پر لال لال سر پوش اور اوسپر کالی دم منہ
مین جلتا سوختہ ہاتہہ مین کبڑی ساتہہ مین کتا بدن مین جاکٹ ٹانگ مین
پتلون پیر مین توبڑا کمیٹیون کا شائق لانڈہون مین لائق لاٹری
پر عاشق کالون سے نفرت گورون سے الفت روش اسلام سے
کلفت منہ مین سور گڈام یا نجون سوارون مین نام گڈ مارننگ
بجاے سلام بس بس حلیہ تمام ۔ الراقم جوئیندہ) اب فرمایئے
اگر نیچر مذہب یہی ہے تو ایسے مذہب کو ہمارا اسلام ایسے تو کانپور
کا ٹہنگ ع ۔ ن بہتر ہے جیسے ہمارے دوست شیخ رحمت اللہ
سلمہ اللہ متخلص بہ رعد نے کیا خوب کہا ہے ؎ نہ دام زاہد
مکار مین تو آ اے دل ۔ ۔ کو ان بچھائے مگر بوریا کے لیے ۔ مگر
ہان شہرہ آپکا البتہ از شرق تا غرب خوب ہو رہا ہے چنانچہ ایک
پرچہ اخبار مشیر قیصر واقع لکھنؤ میری نگاہ سے عرصہ ہوتا ہے
گذرا تہا اوسمین ایک مضمون کی غزل جو یقین ہے کہ آدم سے
تا ایندم بہت شعرا گذرے ہین کسی نے نہ کہی ہوگی دیکہنے مین
آئی ہے چند شعر اسوقت یاد پڑتے ہین بطور ہدیۂ احباب
جناب والا کو سناتا ہون **قولہ** ہر زبان اور ہر قوم مین اپنی اپنے
محاورہ کے موافق قسمون کا رواج ہوتا ہے چنانچہ خود خداوند کریم

نے حسب عادت اور اہل عرب کہیں اپنے رسولوں کے اور کہیں اپنے فرشتوں کی قسم کھائی ہے اور کہیں تاروں کی کہیں درخت زیتون کی کہیں دوڑتے گھوڑوں کی وغیرہ وغیرہ یہی حال زمانے کے لوگوں کا ہے اگر تمام جہان کی قسموں کو جمع کیا جاوے تو سوائے غالب صاحب کے ڈکشنری کی اور کہیں گنجایش نہ ہو مگر ہم مختصراً لکھتے ہیں۔ مثال اہل اسلام واللہ باللہ سوگند بخدا قرآن کی قسم باباجان کی قسم حضرت عباس علمدار کی قسم۔ مثال اہل ہنود علم کی قسم گنگا کی قسم رام دوہائی وغیرہ وغیرہ یہ سب قسمیں تو تھیں علاوہ اسکے اس زمانہ کے مناسب حال نامہ نگار مسٹر اودھ پنچ نے اپنے ایک نظم میں کچھ قسمیں لکھی ہیں جو سب زمانہ کے حسب ہیں چنانچہ انتخاب اوسکا ہم بھی اپنے مذاق پسند ناظرین کے نذر کرتے ہیں وہو ہذا

نظم

تجھے اپنی زندگی ہے کچھ خبر
کرم ہم پہ کر آبرو آج رکھ لے
برانڈی پلا بر فمیں جہل کی آج
کسی شرم تہذیب باقی رہے

بیا ساقیا کم ہیر کم سہر
ذرا کوٹ پتلون کی لاج رکھ
دنادن لوڑی کاگ بوتل کا آج
پیالہ نہیں لال ٹوپی سہی

قسم اپنے بل ڈانس کے جہان کی — قسم ہے بکالن کے دوکان کی
قسم ٹی ای کی جسپر ٹپکتی ہے رال — قسم ٹوپیون کی جو ہین لال لال
قسم بوٹ کی جو پہنتے ہین ہم — قسم کوٹ کی جس سے بنتے ہین ہم
قسم الٹری کی قسم سود کی — قسم مبدر و سنکے اوچھل کود کی
قسم چار انگل کے بالونکی ہے — قسم اپنے عمدہ خیالون کی ہے
گلا گھونٹی مرغی کے سر کی قسم — ہین بنگلے پہ گدا دنکے بسر کی قسم
قسم کرسیونکی قسم میز کی — قسم وادی وحشت انگیز کی
قسم اپنے پتلون کی جو ہے چست — قسم لہو کی جو ہے عرفاً درست
قسم خودسری کی کہ مرغوب ہے — قسم طرز یورپ کی جو خوب ہے
قسم کعبۂ لندن پاک کی — قسم انگلستان کے خاک کی
لٹن کی قسم حاضری کی قسم — غرض اس نئی روشنی کی قسم الخ

اقول اگر یہ ہدیہ میرا ناپسند ہو تو جواب تحریر فرمائیگا فقط
الراقم نعمان خان وکیل سرکار ابد قرار پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم بقلم خود اللہم اغفر ذنوبہ یہ نامہ تاریخ ۱۶ - اکتوبر کو کانپور سے
روانہ ہوا انگشت حیران ۰/

صلی اللہ علیہ و
ابد قرار پیغمبر آخر الزمان
نعمان خان وکیل سرکار

اسکے بعد یہ نامہ لکھا گیا

ہو المستعان

نامہ ہفتدہم ۱۷

سید صاحب مجتہد بی شعور پیر ایاز دور سید احمد خان صاحب بہادر نشین دار واقع علیگڈھ سلامت

بعد با وجب بد عا طراز ہون سے رہنائی خلق کی جاے تو ارادہ کج بیل پشیخ ہونے سے عصا محروم چوب تاک ہے۔ در ینولا تفسیر مصنفہ آپکے تعدادی دو پارہ قرآن مجید مرسلہ علمار اسلام میرے پاس آئی کیفیت واقعی ذہن مین سمائی واہ کیا بات ہے خراسونی تو آپکہ

ختم ہے پہلے تو عرض یہ ہے کہ آپنے جو تفسیر سورۂ جن اور
سورۂ فیل کی کی تہی نیک نامی لی تہی اوسکا جواب نیاز مند
نے عرصہ ہوا کہ لکہکے خدمت سراپا ندرت مین روانہ کیا
اوسکا جواب آپنے لکہہ لیا ہوتا تب حوصلہ کیا ہوتا مین حیران
ہون کہ جبکہ آپکو جواب دینے کی لیاقت نہین ہے تو پہر بحث
کرنا کیا ضرور ہے اور پہر بحث بہی ایسی کہ نری زٹل سے بہری
ہوئی دوسرے یہ کہ توریت کے آیات سے مطابقت آیات
قرآنی یہ محض نادانی ہی مثلاً آپنے تحریر فرمایا ہے قولہ - جبرئیل)
اسپر آپ نظیر لاتے ہین کہ توریت کی پیدایش کی کتاب مین لکہا
ہے کہ یعقوب پیغمبر رات بہر ایک شخص سے کشتی لڑتے
رہے اور صبح ہوتے یعقوب کے یا اوسکی رانونکی بہتر سے
نس مڑورکے دیمارا اور چل دیا وہ فرشتہ تہا لہذا یہودیون
کی کتب مقدسہ مین بیماری پربہی فرشتہ کا اطلاق آیا ہے کیونکہ
یعقوب کو وجع الورک کی بیماری تہی الخ - اقول واہ سبحان اللہ
مجہے معلوم ہوتا ہے کہ آپنے تالمود یہود بہی شاید نہین دیکہین
اور قرآن کی تفسیر کرنیکو مستعد ہوبیٹہے تاریخ یوسیفس مورخ دیکہیے
اوسمین لکہا ہے اور کل یہود کا اتفاق ہے کہ وہ کشتی لڑنیوالا

تالمود دیکہیے
یہود ۱۲ منہ
تاریخ یوسیفس

خدا تھا چنانچہ یعقوب یہودی جو کہ اب فوت ہوا ہے مین نے
اوس سے پوچھا کہ یہ بات یعنی خدا سے کشتی لڑنا صحیح ہے
اونے کہا کہ صحیح ہے اور یہی وجہ ہے کہ ہم لوگ جانور
کے بہتیر رانکا گوشت نہین کھاتے ہین باین وجہ کہ خدا نے
مڑوری ہے الخ اور آپ فرماتے ہین کہ وہ فرشتہ تھا اور ہماری
تہی اب مین خدمت سراپا ندست مین عرض کرتا ہون کہ اگر کوئی کہے
کہ سید احمد خانصاحب بہادر جج بنارس حاجی لندنی صاحب کے
جو سگلے مین آیا ہے یا مسکن خناس ہے لہذا یہ ایک فرشتہ
ناری ہے جو گلوی نا مبارک سید سے چپاں ہے تو پہر اسکا کیا جواب
ہوگا مجھے اس آپ کی لیاقت پر بڑا افسوس آتا ہے کہ اب تہانیے
سے انکار کرتے ہین ایصاحب فرشتہ ایک خلقت خدا ہے
اور جبرئیل علیہ السلام تو جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی خدمت مین حضرت دحیہ کلبی کی شکل پر اکثر تشریف لائے ہین مجمع عامرین
اور فتوح شام وغزوات محمدی مین دیکہیے مثل جنگ بدر واحد
مین فرشتونکا جنگ کرنا آدمیون کی شکل پر صاف ظاہر ہے چنانچہ
روایت ہے کہ جنگ بدر مین حضرت عباس رضی اللہ تعالے
عنہ کو ایک شخص نے چونکہ آپ قوی الجثہ تھے باندھ کے ایک

صحابی کے حوالے کیا تھا اور کہا تھا کہ انہیں اسیطرح سے حضرت
کی خدمت مین لیجانا جب وہ صحابی اونہین خدمت عالی مین اسیطرح
لائے تو حضور نے فرمایا کہ تمنے اسطرح انکو کیونکر باندہ پایا صحابی
رضوان اللہ نے عرض کیا کہ حضرت ایک شخص سفید پوش کہ اوسکو
مین نہین پہچانتا ہون مجھے انہین باندہ کے دیدیا اسپر حضور اقدس
نے ارشاد کیا کہ وہ فرشتہ تھا تیسرے یہ کہ پہلے توریت و انجیل
رائج الوقت کے اپنی تصدیق کرتے ہوتے کہ یہ وہی توریت
و انجیل ہے جسکا قرآن ناطق ہے ہماری کتاب کا دوسرا طبقہ طبع
ہورہا ہے انشاء اللہ پہلے خدمت والا مین مرسل ہوگا اور ہمارا
ہفت جلسہ مدت ہوئی جو دو ہزار جلد طبع ہوکر تمام ہندوستان
مین مشتہر ہوگیا ہے اوسکو ملاحظہ فرمایئے ایک جلد مولوی اسمٰعیل
صاحب کے پاس موجود ہے کہ جسمین میر مجلس سحرآ صاحب
بہادر ڈپٹی کمشنر راے بریلی میر مجلس تھے تو یقین ہے کہ آپکے قلب
مشتقلب کو تسکین ہوگی اگر ختم اللہ علی قلوبہم وعلی ابصارہم کے اگر آپ
مصداق نہین ہوتے ہین ورنہ مصرعہ تربیت نااہل راچون گردگان
برگنبدست ٭ جناب من آپنے تکلیف بہت کی مگر چونکہ اللہ تعالے
اپنے کلام پاک کا خود محافظ ہے کچھ نہوا کسی نے سچ کہا ہے

بے کار خراد سے ہرگز نہ گئے بندے کے خار؛ بند رخنہ نہ ہوا آپکے گل بانے سے؛ اب اور سینے ہر چند کہ مجکو لکہتے شرم آتی ہے مگر باین خیال کہ شاید آپ متنبہ ہون اسلیے بطور اطلاع تحریر ہے ہمچیۂ اودہ پنچ مطبوعہ ۱۲ جولائی ۱۸۸۱ع قولہ منقطان مدرسۃ العلوم کو شرم و غیرت دلانیکی واسطے چند شعر درج کرتے ہین یہ اشعار ہمارے دو نامہ نگارون نے اوس ناپاک مقدمہ کے بابت لکہے جو بقول مرادآبادی ہمعصر کے مدرسۃ العلوم مین ۱۴ مئی سنہ حال کو مولوی مشتاق حسین صاحب کے روبرو پیش ہوا تہا۔ اسمین تین لڑکے ایک ۱۲ سالہ لڑکے کے ساتھ فعل شنیع کرتے پکڑے گئے جسمین سے دو نکال دیے گئے اور ایک کی ساتھ کسیقدر رعایت کی گئی وہو ہذا۔

اشعار

چودہوین مئی کا ماجرا ہے یہ	ماجرا کیا کہ ایک بلا ہے یہ
قوم کے حق مین سنکہیا ہے یہ	مجکو افسوس آرہا ہے یہ
ایک لونڈے پہ تین تین سوار	ایسے اسکول پر علی کی سنوار
اے علیگڈہ تجہے سلام مرا	بگڑا اسکول مین غلام مرا
بد ہوا مفت ہی مین نام مرا	اب تو یہ ہی سدا کلام مرا
ایک لونڈے پر تین تین سوار	ایسے اسکول پر علی کی سنوار

کوئی کاظم حسین کو سمجھاؤ
کوئی احمد رضا کو عقل بتاؤ

کوئی عبد المجید کو دھمکاؤ
یا ور کھو بڑین گی پھر نے بہاؤ

ایک لونڈی پہ تین تین سوار
ایسے اسکول پر علی کی سنوار

راقم

دوسرے صاحب فرماتے ہین

اغلا نخست بروزن اہونخست
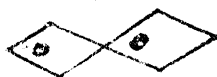
ایسا تو علیگڈہ کبھی بدنام نہوتا
اخبار و ن مین اس طور سے کہرام نہوتا

بازار ون مین چرچا سحر و شام نہوتا
تہذیب کا یار و یہ بد انجام نہوتا

سید تری کالج مین جو اغلام نہوتا

تذکیری الف ہای مین ادغام نہوتا
طلاب مہذب سی تو اقدام نہوتا

آب جو پدر سے جو بھرا جام نہوتا
وہ فیض سے اسکام کی ناکام نہوتا

سید تری کالج مین جو اغلام نہوتا

گھر سے تو وہان جاتی ہین سب پڑہنے پڑہانے
جب رہنی لگی لگتے ہین شیطان کو حیرانے

تہذیب کو کہتے ہین یہ ہین امر بُرا نے
سید کو یہ آتے ہین ہر گشت سنانے

سید تری کالج مین جو اغلام نہوتا
بیدین نہ تو ہوتا اور بدنام نہوتا

راقم
مٹر گشت خان ازگنڈر کی ضلع مراد آباد

اقول اب فرمایئے کہ ذات قریب الممات والا نے اون امور کو تازہ کیا جو یزید ملعون نے اپنی حکومت مین شایع کیے تہے مولوی عبد العزیز صاحب رحمہ اللہ اپنی تصنیف سر الشہادتین مین تحریر فرماتے ہین اب ہم آپکو جتاتے ہین **قولہ** کہ یزید ملعون نے اپنی حکومت مین منہیات شرعیہ کو مثل زنا و لواطت اور بہن کا بہائی سے بیاہ علانیہ جاری کیا تہا الخ بس معلوم ہوا کہ وہی سر رشتہ آپنے نام تہذیب قایم کیا ہے اور تاریخ اکبری مین لکہا ہے کہ اکبر بادشاہ نے جب مذہب الحاد اختیار کیا ہے تو اس فعل کا نام مشغلۂ آمیہ رکہا تہا جواسی بدکام جانتا تہا اوسی قتل کا حکم دیا جاتا تہا میرے نزدیک اب اسکے رواج مین دھم نہ ماریگا کہ عمائد سرکار مذاہین اسپر سخت سزا مرقوم ہے کسی وکیل ڈبابو یافتہ سے دریافت کرلیجیے گا جناب من ہت باتون مین ہم آپکے خیرخواہی کر رہے ہین اطلاعًا گذارش ہوئی ۔ بر رسولان بلاغ باشد وبس

کسی نے اسوقت کیواسطے یہ غرکمہ رکہاتہا سے یکدہ ہین کو
سرا سر فعل نامعقول ہے ۰:۰ مدرسہ دیکہا تو وان بہی فاعل یہ نوا

الراقم

نعمان خان وکیل سرکار ابد قرار پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
بقلم خود اللہم اغفر ذنوبہ یہ نامہ تاریخ ۱۲ شعبان المعظم کو لکہنو سے
روانہ کیا گیا ٹکٹ چسپان ۰

اب کچھ جوابات اعتراضات مولوی سید مہدی علی صاحب
کے بھی درج کتاب ہذا مناسب معلوم ہوئے کہ
واعظین کے کام آویں پہلے تو وہ جب
تحصیلداری مرزاپور پر سرفراز ہوئے اور
جناب سید احمد خان صاحب بہادر جج بنارس
سے دست بیع ہوئی تو یہ اعتراض نسبت شہادت
جناب امام حسین علیہ السلام کے لکھا۔

ہو المستعان

نامہ اول

العطف زاد مرزاپور تحصیلدار صاحب سید مہدی علی

مولوی صاحب معدن فضل و کمال سرایا الفہم ضعیف المقال اخوی مولوی
بعد از سلام سنت الاسلام ہدایت التیام مشہود رائے
سامی باد درینولا قطعہ اخبار مطبع منشی نولکشور صاحب

واقعہ ۷ جون ۱۸۸۳ء مقام لکھنؤ کا ہمنے پایا تتمہ جواب حضرت
سید احمد خانصاحب منجانب آپکے ہمارے مطالعہ مین آیا کیفیت
واقعی ذہن مین آئی اجازت تحریر جواب باصواب آپنے جناب
معلے القاب سے پائی دگفتگو باز ہوا سلسلہ رسل و رسائل آغاز
ہوا آپکا قول ہے بالکل ڈانواڈول ہے جسکی ناپ ہے نہ تول
ہے بقول نعمت خان عالی قطعہ بسر حد رسید خلق را افراط تا وارکے
کہ معنی ہم ندارد این زبان حرف سخن دانی + محاسب سال را بنوشت
ماہ روزہ در رفت + برای آنکہ معلوم نشد شوال شعبانی ❊ آپ فرماتے
ہین **قولہ** کہ اب ہم آنکہ سے دیکھتے ہین کہ ہم مین علم معقول رہا نہ
منقول نہ عقلی مسائل سے وقف نہ نقلی سے اب صرف اپنے
پرانے قصون پر اتراتے ہین اور اپنے باپ دادا کی چال چلن
پر چلتے ہین اور ذرا عقل و فہم کو دخل نہین دیتے جو بات ہمارے
دلون مین عادتاً سما رہی ہے نیک و بد مین ذرا تمیز نہین کرتے
اور اگر بعضے عقلمند کچہ سمجھتے بھی ہین تو عوام کے خوف اور تکفیر
کے فتوی کی ڈر سے کچہ زبان سے نکال نہین سکتے کسی قصہ
کو گو کیسا ہی جھوٹا ہو کسی حضرت کی کیا مجال جو زبان سے کہہ سکے
کہ جھوٹہ ہے اور کسی مسئلہ کو کیسا ہی پوچ ہو کسی حضرت کی کیا

طاقت کہ زبان پر لاسکے کہ یہ غلط ہے چنانچہ ایک مرتبہ ایک
حضرت واعظ صاحب سے ہمنے یہ سنا کہ جب امام حسین
علیہ السلام شہید ہوئے ہین تب سے آسمان پر شفق کی سرخی
نمودار ہوئی ہے تاکہ ایک نشانی خدا کی غضب کی دنیا مین ظاہر
ہو اگرچہ اسکو سنکے سبھون نے واہ واہ کے پر مین نے
دل سے آہ کی اور رویا لوگ مجکو رقیق القلب سمجھے اور بڑا محب
حسین کہنے لگے ہین نے کہا کہ مین امام کو نہین روتا مولوی
صاحب کی عقل پر روتا ہون جو ایسی جھوٹی باتون اور ایسی لچر
روایتون سے ہمارے مذہب کو بگاڑتے ہین اور اسی قسم
کی ہندوون کے پنڈتون کی طرح بیٹھے کتھا کہتے ہین بس
یہ سنکر سب مجھے خارجی اور ناصبی کہنے لگے اور دشمن
اہلبیت جاننے لگے مینے کہا کہ بھائیو امام حسین کی بزرگی اور
فضیلت کے لیے اونکی سیادت اور قرابت جو رسول مقبول کے
ساتھہ ہے کیا کم ہے جو تم ایسی جھوٹی باتون سے اسمین داغ
لگاتے ہو اور جو مجکو اونسے محبت ہے اوسکا ہزاروان حصہ بھی
تمہارے دلون مین نہ ہوگا کہ اگر امام حسین تمہارے آقا ہین تو میرے
دادا ہین اونکی مصیبت پر رونیکا حق ہمیں زیادہ ہے یا تجہیں بس

جس صورت مین کہ خواص و عوام کا یہ حال ہے اور کسی طرح پر اپنے
پرانے چال ہائی چھوڑنیکا کوئی قصد نکرے تو ترقی اسلام کی امید
معلوم اور مذہب کی ان کدورتون سے صفائی دشوار الخ جواب
مستفق من یہ تقریر آپکی سراسر نے بنیاد ہے اونٹ کا پاد ہے
اسواسطے کہ متقدمین کے قول پر متاخرین کا قول کسیطرح ترجیح نہین کہا سکتا
دیکھو مولانا شاہ عبد العزیز صاحب رحمہ اللہ دہلوی کہ جنکے قول
کی صحت از شرق تا غرب ہو رہی ہے اسکو کون چھوڑیگا کو جہ راستی
سے منہ موڑیگا اور ایک شخص زردوست دنیا پسند خوش آمد باب جو کہ
اپنے قول مین خود مقر ہے کہ ہم مین علم معقول رہا نہ منقول نہ عقلی
مسائل سے واقف نہ نقلی سے بقول شخصے خانۂ آخرت گور کے
ہین اپنے ہی بیان سے اپنی علمیت کی ٹانگ توڑتے ہین بہلا
کب یقین کرین گے علماء متقدمین کے قول سے پہرین گے

ایضاً جب مولانا صاحب رحمہ اللہ کتاب سر الشہادتین مین یون
فرماتے ہین آپکو جتاتے ہین قولہ کہ ابن سیرین اور ابن سعد سے
منقول ہے کہ سرخی شفق کی کنارون آسمان پر قبل شہادت جناب
امام حسین علیہ السلام کی اوسکا کچہ وجود نہ تہا ابن جوزی نے لکہا
ہے کہ آسمان کی سرخی کا بہید یہ تہا کہ جب کوئی غضبناک ہوتا ہے

خون جوش مین آتا ہے چہرہ سرخ ہوجاتا ہے اور اللہ تعالی
چونکہ جسم اور عوارض جسمانی سے منزہ ہے تو اوسنے
اپنے غضب کے اظہار کے واسطے تمام آسمان کو سرخ کردیا تھا
اور یہی روایتون مین آیا ہے کہ امام حسین علیہ السلام کی شہادت
کی دن سورج گہن ایسا پڑا کہ دوپہر کو تارے نظر آنے لگے اور
لوگون کو گمان ہوا کہ شاید قیامت آج ہی ہے تحریر از صواعق
محرقہ الخ **اقول** اب فرمایئے خجالت نہ دکھایئے کہ کون جیتا
کون ہارا کسنے میدان مارا حضرت من علمیت پر بزرگی نہین ہے
عمل پر بزرگی ہے اور عمل نیت پر منحصر ہے اگر نیت مین فتور ہے
تو عمل بہی سراسر زور ہے اسلیے کہ علمیت پر بزرگی ہوتی تو
شیطان کی اتباع لازم آتے اسواسطے کہ اوسکی علمیت کو
آپکی علمیت پر فوق ہے ہر چند کہ آپ اکثر لوگونکو اوسکی پیروی کا
ذوق ہے **قطعہ** خوشنا بہ دل خور کہ شراب بہ ازین نیست ٭
دندان بجگر زن کہ کباب بہ ازین نیست ٭ در کنز و ہدایا نتوان یافت
خدارا ٭ در صفحہ دل بین کہ کتاب بہ ازین نیست ٭ اسلئے یہ جو آپنے
فرمایا **قولہ** کہ مولوی صاحب کی عقل پر روتا ہون کہ ایسی پوچ
قصے دین مین داخل کرکے دین کو بگاڑتے ہین الخ **اقول**

تو اب یہ پوچ بیان آپکا کیسا پوچ ہوگیا مادہ معقولیت آپکا اور آپکے
مقبل الدولہ کا کھو گیا بقولہ اک نچا حجام پہرتے تہے سبہونکو
مونڈتے + آج اس کوچہ مین اونکی ہی حجامت ہوگئی ﷺ اب لیجیے
یہ فقرہ **قولہ** کہ ہین اونکی اولاد ہون اور وہ میرے جد امجد ہین اونکا
ماتم جو مجہپر ہے وہ دوسرے پر نہین الخ **اقول** یہ بہی آپکا خیال
خام ہے زبانی ہے جہوٹی کہانی ہے ابلہ فریبی کی نشانی ہے
حضرت سعدی علیہ الرحمہ فرماتے ہین **بیت** پسر نوح بابدان بہ نشست
خاندان نبوتش گم شد ﷺ پس اس صورت مین آپ اسکے مصداق
ہوئے ہم وکیل ہین ہادی سبیل ہین اپنے عہدہ جواب دینے
سے بیباق ہوئے ہان اب اگر شاید کوئی کہے کہ وہ سادات
تہے اگر ایسا نہ تہا تو یہ اعتراض انہون نے کیون کیا تو اوسکا جواب
یہ ہے جو سعادت نہین رکہتے ہین وہ سبکو عزیز + ناخلف
بیٹا کرے اپنے پدر کا سامنا + برانہ مانیے گا ہمکو جواب باصواب
سے ضرور سرفراز فرمائیے گا مثل مولوی صفدر علی صاحب جبلپوری
عقل سے دوری اور مولوی عماد الدین پانی پتی لاامتی مسئہ خاموشی
نہ کہائیے گا زیادہ والسلام ـــــــــ

ـــــــــ

الراقم

نعمان خان وکیل سرکار ابد قرار پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بقلم خود اللّٰہم اغفر ذنوبہ یہ نامہ ۳ فروری ۱۸۹۸ء کو انام سے روانہ ہوا انگشت چسپان ار

پھر اسکے بعد مولویصاحب کا نمبرہ ہو پڑھا آگو
پڑھے قرآن شریف پر اعتراض کرتے
اوسکا جواب بھی لکھکے روانہ ہوا درج کتاب کیا

ہو المستعان

نامۂ دوم

نامۂ علی الاطلاق بجواب اخبار تھذیب الاخلاق

مولوی صاحب فضیلت مآب قابلیت انتساب گرامی اصحاب ضیا موجد تفسیر بالرای مولوی سید مہدی علی صاحب زاد لطفہ
بعد سلام سنت الاسلام ہدایت انجام مشہود رای سامی
باد انجب کالعجب کہ درین ایام فرخندہ فرجام قطعۂ اخبار

مسمی بہ تہذیب الاخلاق شہرۂ آفاق ہرکارہ اسلام والاکرام حضرت
خیرالانام ہمارے پاس لائے عجائب وغرائب مضامین پر
اونمے مشتمل پایا معلوم ہوا کہ کچھ فتور آپکی رای مین بھر آیا یعنی
اول مین آپنے ماتحریر فرماتے ہین **قولہ** کہ اس پرچہ مین صرف
مضامین مفیدہ جوکہ مسلمانون سے متعلق ہین طبع ہوتے
ہین اور اس سبب سے اخبار دیار وامصار اسمین مندرج نہین ہوتے
مقصود اس پرچہ کے اجراسے یہ ہے کہ مسلمانون کی حسن
معاشرت اور تہذیب کی ترقی ہو اور غلط اوہام جو اس فرقہ کے
مانع ہین وہ مٹائی جاوین الی **قولہ** کے بعد آپ تفسیر بالرای
پر آتی ہو قرآنی قرینہ کو اپنی راے سے ملاتی ہو کہتی ہو کہ
مسلمان جو یہ اعتقاد رکھتے ہین کہ اپنی عقل سے قرآن کی تفسیر
کرنا منع ہے اور اپنے اس اعتقاد کی ثبوت پر اس حدیث کو
پیش کرتے ہین ترجمہ۔ یعنے جس شخص نے قرآن کی تفسیر
اپنی عقل سے کی تو وہ اپنی جگہہ دوزخ کی آگ مین ٹھہراتا ہے
الخ غرضکہ اس بحث سے نظر مین لگے علما کے قول آپ
بیان کرکے یہ نتیجہ نکالتے ہو کہ خدا کی کتاب پر غور کرتے
اور اوسکے الفاظ سے معانی مطلب کے تحقیق کرنا اور صرف

اسکلے مفسرین کی بہی پیروی کرنا منع نہین ہے بلکہ جو علوم
کہ اب حاصل ہوئے ہین اونکا قرآن سے جانچنا منع نہین ہے
اور یہ ایسا کرنا تفسیر بالرای ہے مابعد پہر یہ فقرات ہین **قولہ** بلکہ
وہ تفسیر تو فی الحقیقت حقیقت قرآن ہے جسکی روشنی خدا اسکو
نصیب کرے الخ راقم مہدیعلی ڈپٹی کلکٹر مرزاپور۔ اب اسکے بعد
آپ تحریر فرماتے ہین آسمان پر جاتے ہین **قولہ** وجود آسمان
مسلمان جو یہ سمجھتے ہین کہ قرآن کی روسے ہر ایک مسلمان کو
اس بات کا اعتقاد فرض ہے کہ آسمان ایک مجوف کروی گنبد
کے مانند ہے اور انڈے کے چھلکے کی طرح دنیا کو گھیرے
ہوئے ہے اور زمین اسمین مثل انڈے کے زردی کے
ہے اور تمام ستارے جڑے ہوئے ہین یہ سمجھ اور یہ اعتقاد
انکا غلط ہے **الی قولہ** اب کہتے ہو کہ حکماء یونان نے اپنی
حکمت سے ایسا کچہ اسوقت مین تشخیص کیا تھا لہذا مسلمانون نے
بہی قرآن سے آیات متشابہات کی معنی ایسا ہی کچہ سمجھ لیا ہے
ورنہ قرآن شریف کی آیہ سے یہ معنی ہرگز نہین پیدا ہوتے
ہین بس اب ہم مسلمانونکو یہ اعتقاد کرنا چاہیے کہ درحقیقت آسمان
کوئی وجود مجسم مثل گول گنبد کے نہین ہے نہ چوبیس چھت سکے ہی

بلکہ تمام ستارے چاند اور سورج جنمین زمین بھی ایک ستارہ
ہے فضائے بسیط مین معلق ہے اور قدرتی ستون کے ذریعہ
سے جسکو ہم دیکھ نہین سکتے جسکا نام ونشان شرع مین
عمد غیر مرئی اور زبان اہل علم مین جرب ہے اپنی اپنی جگہہ
پر قائم ہے جو کہ ہمارے سر کے اوپر ہے اسکا نام آسمان
ہے پھر نہ کہتے ہو کہ یہ ہمارا ہی قول نہین ہے بلکہ اگلے مسلمان
عالم بھی اسکے قایل ہین اسپر امام فخرالدین رازی کی نظیر لائے ہو
کہ انہون نے فرمایا ہے **قولہ** یعنے آسمان کا لفظ ہر ایک اوپر کی
چیز پر بھی بولا جاتا ہے قرآن مجید مین بھی سما کا لفظ انہین معنون
مین بولا گیا ہے جہان خداے تعالی فرماتا ہے وانزل من
السماء ماءً یعنے برسایا اوپر سے خدانے پانی پس اسجگہہ سما یعنے
آسمان کے لفظ سے اگلے لوگون کے نزدیک بھی یونانی
حکیمون والا آسمان مراد نہین بلکہ صرف اوپر کے سمت مراد
ہے قرآن مجید سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ آسمانون کا
ایسا وجود جیسا کہ یونانی حکیمون نے بیان کیا ہے نہین ہے
کیونکہ خداے تعالی نے ستارون کی نسبت مین فرمایا ہے
کہ وہ تیرتے پھرتے ہین پھر اگر وہ جڑے ہوئے ہوتے تو

تیرتے ہیں کیونکہ پہرتے اس سے ثابت ہوا کہ آسمان کوئی وجود
مجسم نہیں ہے نہ ستارے اوسمین جڑے ہوئے ہین
بلکہ معلق ہین اور خود اپنی اپنی جگہہ پر تیرتے پہرتے ہین فلک کے
معنی بہی جو مسلمانون نے مثل آسمان کے جسم مجوف کروی
محیط ارض قرار دیے ہین یہ بہی غلط ہے بلکہ فلک کے معنے
مثل اوس دائرہ کے ہین جو کسی ستارے کی گردش سے ذہن مین
یا خیال مین پیدا ہوجاتا ہے جیسکہ بنبٹھی کے گہمانے مین
تمنے دیکہا ہوگا کہ ایک گول چکر بنجاتا ہے حقیقت مین وہ چکر
نہین ہے بلکہ بنبٹھی کے سرون کی گردش کی راہ ہے جو خیال
مثل فلک کے یعنے دائرہ کے دکھائی دیتا ہے یا کبہی لڑکے
ڈورے کے سر مین پتہر یا گیند باندہ کر زور زور سے گہماتے ہین
تو ایک وہمی حلقہ معلوم ہوتا ہے حقیقت مین وہ حلقہ نہین ہے
بلکہ اوس پتہر کے یا گیند کی گردش کی راہ ہے جو وہم مین مثل فلک
یعنے دائرہ کے دکہائی دیتی ہے قرآن مجید کی اس آیہ سے
وکل فی فلک یسبحون یعنی ہر ستارہ ایک گہر مین تیرتا پہرتا ہے
بالکل ٹہیک ٹہیک فلک کے یہی معنی پیدا ہوتے ہین جو ابہی
ہمنے بیان کیے ہین شارح چغمنی نے بہی لکہا ہے **قولہ** یعنے

فلک ایک دائرہ بہی ہوسکتا ہے اور فلک کا لفظ بخیر مجسیم چیز
پر بہی بولا جاتا ہے جیسیکہ دائرہ پر یا حلقہ پر اور امام فخر الدین رازی
لکہتے ہین **قولہ** یعنے فلک ایک دائرہ بہی ہوسکتا ہے جو ستارہ
اپنے چال سے بناتا ہے الخ غرضکہ ہر صورت آپکا اصل مطلب
ومنشا یہ معلوم ہوا کہ آسمان کا کچہ وجود نہین ہے جس طرح سے
حکماء انگلستان کا قول ہے کہ آسمان ایک حد نگاہ ہے
اب اسقدر کا جواب ہم دیتے ہین تو آگے کو بڑہین **جواب** لاحول
ولا قوۃ الا باللہ لعنت بکار شیطان مشفق من اول تو عذر یہ ہے کہ جو
دیکہیگا وہ کہیگا کہ یہ شخص جہل مرکب مین پہنسا ہے یا آپکے دشمنون
کو مالیخولیا ہوگیا ہے اسواسطیکہ جب تفسیر بالرای پر مدار ٹہرا تو ہر وقت
وہر زمانہ مین لوگ اپنی رائے کے موافق ہر ایک قاعدہ
جملہ امور دینی و دنیوی مین گڑہ لیا کرینگے تو پہر علم سیاق
وسباق یہ سب کچہ محض لچر و پوچ ٹہرا جو کہ خدا نے بنا کر دنیا مین رواج
دیا ہے اور پہر بڑی ابتری کارخانہ دنیا و دین مین پڑ جائیگی اور
تمام عالم کا دفتر درہم و برہم ہو جائیگا ہر ایک شخص اپنی نمود کے واسطے
ایک قاعدہ نیا بنا کر کہا کریگا کہ متقدمین کا مطلب یہ تہا نہ یہ تہا دوسرے
یہ کہ جو نظایرات شارح چغمینی یا امام فخر الدین رازی کے آپ پیش

کرتے ہین قابلیت کادم بہرتے ہین کہ شارح چغمینی یا امام فخرالدین
رازی نے لکہا ہے کہ فلک کی معنی لفظ غیر مجسم چیز پر بہی بولاجاتا
ہے اور فلک ایک دائرہ بہی ہوسکتا ہے یہ سب باتین استعارات
مین داخل ہین جیسیکہ چشم کو نرگس یا قد معشوق کو سرو کہتے ہین
اور نظیر دیتے ہین تواب اس سے یہ نہین ثابت ہوتا ہے
کہ چشم کا وجود یا قد معشوق کا کچہ وجود ہے نہین ہے مین حیران
ہون کہ یہ نیا منطق آپنے کس مدرسہ مین پڑہا ہے یا اپنی طبیعت
سے گڑہا ہے تیسرے یہ کہ اس آپکے بیان تہذیب الاخلاق
سے ایک بڑی طرح تخریب الاخلاق کے پیدا ہوتی ہے
وہ یہ ہے کہ فرقہ یہود نا بہبود اس آپکے بیان کو پیش کرکے
حضرات عیسائیہ سے کہین گے کہ دیکہو سید مہدیعلی صاحب
جو ایک فاضل زبردست اور رنمکخوار سرکار عیسویہ کے ہین وہ
کہتے ہین کہ آسمان کا کچہ وجود ہی نہین ہے یہ فقط ایک وہمی
دائرہ ہی جیساکہ بنیٹہی گہماتے مین نظر آتا ہے اور ستارے
بہی معلق ہین توپہر حضرت عیسی علیہ السلام تو تم کہتے ہو کہ با بن جسم
خاکی آسمان پر تشریف لے گئے ہین اور آسمان کا وجود حسب تشخیص
باطلہ آپکے نہ ٹہرا توپہر وہ کہان تشریف رکہتے ہین جو قریب حشر

آویختگے عدالت فرماوینگے وہ تو معاذ اللہ ایک مشتبہی سے کے
جا رہین پڑے ہین یا مثل ستارون کے معلق ہین بین السماء
والارض سے لٹکے ہوے ہین بس معلوم ہوا کہ آپکے نزدیک خدا
کا گھر چمگادڑ کی دعوت ٹھہرا جیسے کہتے ہین کہ چمگادڑ کی دعوت
ہے جو آئے وہ لٹک رہے مین نہین جانتا کہ اسکا آپ کیا
جواب دینگے یا الزام خلاف بیانیکا لینگے ہو تے یہ جو آپنے
فرمایا کہ قرآن مجید کے اس آیہ وکل فی فلک یسبحون کی جو تفسیر کی کہ
ہر ستارہ ایک گھر مین تیرتا پھرتا ہے یہ معنی معلق ہونے پر
ستارون کی کہان دلالت کرتے ہین تفسیر حسینی مین دیکھیے اوسمین
لکھا ہے کہ مثل ماہی کے تیرتے ہین تو اب فرمائیے کہ ماہی کو معلق
بدریا نہین کہینگے یہ تو کہین کا محاورہ نہین ہے اگر اٹاوے کا
ہو تو یہ اور بات ہے کہ وہان کے کاریگر مشہور ہین اور آپکا مولد
ہے پھر سوا اسکے دو آیہ اوپر سے بڑھ کے پڑہ آئیے یہہ
اشارہ فقط بنسبت سبع سیارہ کے ہے کل پر اسکا اطلاق نہین
ہو سکتا ہے چنانچہ مولوی عبد العزیز صاحب دہلوی رحمہ اللہ
اپنی تصنیفات مین بنسبت سبع سیارہ کے لکھتے ہین کہ وہ کبھی
اولٹی چال اور کبھی سیدہی چال آسمان پر چلتے ہین اسیطرح تو اب

نیاز احمد خانصاحب رئیس بانس بریلی جنہون نے اب تاریخ روہیلکھنڈ
حسب فرمائش کمشنر صاحب روہیلکھنڈ کے تصنیف کی ہے اونکا
شعر موجود ہے ؎ قطرے چہرہ پہ پسینے کے نہین تارے ہین
پر ہلکنے سے یہ ثابت ہے کہ سیارے ہین + بس مناسب ہے
کہ آپ پھر سے عربی پڑہیے اگلی تحصیل پر خاک ڈالیے سیحان رافعے
کو آستین مین نہ پالیے واہ واہ صاحب کیا خوب پرچہ تہذیب الاخلاق
آپنے مسلمانون کے لیے چہاپا ہے زمین پر بیٹھے بیٹھے
جریب خیال سے آسمان کو ناپا ہے لوگ سچ کہتے ہین میان
عزازیل نے آپکو خوب بہا نیا ہے اور یہ بیان آپکا قول کہ اسوقت
ہین جیساکہ عقیدہ حکما ریونان کا نسبت آسمانون کے تہا کہ مثل ایک
جسم کروی کی ہے اور زمین اسمین مثل انڈے کے زردی کے
ہے ایسا ہی مسلمانون نے بہی آیات متشابہات قرآنی سے ثابت
کر لیا ہے یہ خیال آپکا سراسر غلط ہے ای سبحان اللہ بہلا یہ تو
فرمایئے کہ یہ آپنے کس کتاب مین دیکہا ہے اور کس سے
سنا ہے کہ جو آیات آپنے نسبت آسمان کے اخذ کرکے
تحریر کیے ہین یہ منجملہ آیات متشابہات کے ہین متشابہات
تو آیات جیسے ید اللہ فوق ایدیہم یا فاینما تولوا فثم وجہ اللہ یا حروف مقطعات

کو البتہ علماء اسلام کہتے ہین اور یہ آیہ جو کہ آپنے پیش کیے ہین
یہ تو متشابہات سے نہین ہوسکتین اُنکے تو لفظی معنی جابجا
مترجمون نے لکھدیے ہین جناب من کچھ عجب ہوا جلی ہے
کہ عالم جاہل ہوئے جاتے ہین جسکا کہاتے ہین اوسکا بہی نہین گاتے
ہین فقط اتنی بات پر فخر ہے کہ ہم بہی مانگ سونگ کے ایک
کمیٹی جانتے ہین دوسرے یہ کہ یہ آیہ قرآنی آپنے کیون چہوڑ دی
کہ والسماء ذات البروج بہی تو اللہ تعالے نے فرمایا ہے یہ لکھکے
کوئی تاویل تفسیر بالرای کردی ہوتی اس سے تو صاف جسم آسمان
پیدا ہے وجود آسمان ہویدا ہے پس معلوم ہوا کہ اسمین کوئی
تاویل آپکی راے مین نہین آئی نہ آپکے مشیر نے اسمین تفسیر بالرای
فرمائی یہ آیہ آپکے الطال ہوے کو چہوڑ دی قابلیت آپ کی بوڑہی
مین آتا ہون کہ اگر یہ آیہ لکھکے آپ کہدیتے کہ یہ آیہ ماول ہے
اسکو یون تفسیر بالرای پڑہنا چاہیے اسکے معنی یون گڑہنا
چاہیے کہ یہ آیہ اصل مین والسماء ذات المفقود تہی مسلمانون نے
بسبب تمادی ایام اسکو ذات البروج پڑہ لیا ہے بُرا نہ مانیے یہ
فقرہ ہمنے آپکو کیسا مفید مطلب گڑہ دیا ہے مناسب ہے کہ
آپکے کسی پرچہ تہذیب الاخلاق مین اسے بہی چہپوا دیجیے گا ہمکو

دعاے خیرسے یاد کیجیگا اور ہماری اس تحریر کو اپنی کمیٹی مین
ضرور پیش کیجیگا دیکھیے ارباب کمیٹی ہماری نسبت کیا فرماتے ہین
کسی نے سچ کہا ہے ؎ صدر نشین شد شغال ترکش و باطہ
آدمیان گم شدند ملک خدا خر گرفت + اب دوسری بات کے
جواب پر مین آتا ہون آپکو سمجھاتا ہون ہرچند کہ آپ نہین شرماتے
ہین کسی کی نہین ملتے ہین اپنی ہی کہے جاتے ہین **قولہ** طعام
اہل کتاب کے باب مین جبسے کہ ہم لوگون مین اباحت وحرمت
کی نسبت گفتگو شروع ہوئی ہے تب سے اکثر لوگون مین اس امر
کی تحقیق کی خواہش ہو کہ اصحاب نبوی اور اون لوگون کا جو کہ قرون
ثلثہ مین تھے کیا طریقہ تھا آیا وہ اہل کتاب کے کہانے اور اونکے
ساتھہ کھانا کھانیکو حرام جانتے تھے یا حلال یا مکروہ سمجھتے تھے
اور اونکی دعوت کو قبول کرتے تھے یا نہین چنانچہ جن لوگون نے
اہل کتاب کے کہانے اور اونکے ساتھہ کھانا کھانیکو مباح اور جائز
تصور کیا انہون نے اسلاف کرام کے اقوال سے اسکے جواز
کو ثابت کیا مگر ابتک کسی نے صحابۂ کرام کے عام رسم ورواج کو اس
معاملہ کی نسبت ہمارے پچھلے محققین اور علما کے کلام سے ثابت
نہ کیا **الی قولہ** مین مدت سے اس تلاش وتحقیق مین ہون چنانچہ اتنا

تو مجھے معلوم ہوا تھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب کسی اہل کتاب
سے مصالحہ کرتے تو اونسے عہد لیتے اور عہد نامہ مین منجملہ
اور شرائط کے ایک شرط یہ بھی کرتے تھے کہ جب کسی مسلمان کا
اونکے یہان گذر ہووے تو تین دن تک مہمانی کرین مگر یہ بات
صاف معلوم نہوئی تھی کہ اوس وقت مین مہمانی کا کیا دستور تھا آیا اہل
کتاب خشک جو اونے دیدیا کرتے تھے یا قیمت کھانیکی نذر کیا کرتے
تھے یا اپنے گھر کا پکا کھانا کھلاتے تھے یا اون مسلمان مہمان کی
ساتھ بیٹھکے کھاتے تھے چنانچہ مدت سے مجکو اس امر کے
تلاش تھی کہ آج مین کتاب تبعید الشیطان جو خلاصہ کتاب اعانۃ اللہفان
فی مصائد الشیطان تصنیف علامہ ابن قیم کا ہے دیکھہ رہا تھا کہ اوسمین
ایک مضمون دیکھا جس سے صاف ثابت ہو گیا کہ صحابہ نبوی نہ صرف
اہل کتاب کے کھانیکو جائز جانتے تھے بلکہ اونکی ضیافت کو
قبول کرتے اور اونکے یہان کی سپکے ہوئے کھانیکو اون کے
گھرون اور عبادتخانون مین جاکر کھاتے چنانچہ اوس کتاب کی اصل
عبارت اور ترجمہ کو ذیل مین درج کرتا ہون بس جو دیندار مسلمان
آجکل کے لوگون پر اطلاق کفر و تنصر کا اس بات کے کرنے سے
جو صحابہ نبوی کیا کرتے تھے نہ کرین اور صرف پابندی رسم

وروا ج سے دربردہ الزام اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نہ لگاوین

ترجمہ عبارت

اصل کتاب

قولہ اور اسیمین سے ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جو شخص دعوت کرتا آپ قبول کرتے اور اوسکا کھانا کھاتے اور ایک یہودی نے آپ کی دعوت جو کی روٹی اور بکرے کے سالن سے کی تھی اور خدا یتعالے نے اہل کتاب کے کھانیکو حلال فرمایا ہے اور مسلمان اونکا کھانا کھایا کرتے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اونسے شرط کر لی تھی کہ جو مسلمان تمھارے پاس آوے اوسکی ضیافت کرو اور تم جو کھاتے ہو اوسکو کھلاؤ اور جب آپ شام تشریف لے گئے تو آپکے لیے اہل کتاب نے کھانا تیار کیا اور بلایا آپنے پوچھا کہ وہ کھانا کہان ہے انہون نے کہا گرجا مین ہے آپنے اوسکے اندر جانا مکروہ سمجھا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا کہ تم لوگون کو لیجا کر کھلاؤ چنانچہ وہ لے گئے اور کھانا کھایا کھلایا حضرت علی کرم اللہ وجہہ گرجا کی تصویرونکو دیکھتے اور فرماتے تہے کہ اگر امیر المومنین عمر رضی اللہ

آپ نے اور کہا تھا تو اونکا کچھ ہرج نہ تھا — واضح ہو کہ شاہجہان پور اوس
زمانہ میں عیسائی زور کا تہلکا تھی فقط الراقم مہدی علی ڈپٹی کلکٹر
رابرٹس گنج ضلع مرزاپور الخ **جواب** مشفق من یہ ڈھنگ آپنے
خوب ڈالا صلت طعام اہل کتاب کو خوب سنبھالا اگر اول تو عذر یہ
ہے کہ شاید اوس وقت میں اہل کتاب اپنی کتاب کے پابند ہونگی
جیسا کہ پانچوین باب نامہ پولوس میں لکھا ہے **قولہ** کہ تمکو لکھتا ہونہ
کہ تم خلط نہ کرو ساتھ اوس شخص کے جو کہ بھائی تمہارا کہلاتا ہو اور زنا کا
یا بت پرست یا طامع یا شراب خوار یا ستمگر ہووے بلکہ ایسے شخص کے
ساتھ تم کھانا نہ کھاؤ اور نہ پانی پیو اور حرمت اوس جانور کی جسکا گلا گھونٹ
کے مارا ہو الخ پھر دیکھو اکیسوین فصل مین بنسبت اعمال حوارین لکھا ہے
قولہ ہم نے قبائل مومنین میں حکم کیا ہے کہ یہ لوگ یعنے مومنین کے
کسی عمل کو بجا نہ لاوین مگر یہ کہ اون قربانیون کو جو کہ نام پر بتون کے
ذبح کیے گئے ہون اور خون سے اور ان جانورون سے جو کہ گلا گھونٹ
کے مارے گئے ہون پرہیز کرین الخ **اقول** اب فرمایئے کہ آجکل
کے عیسائی چہ جا کہ اوس کتاب سے ہی منحرف ہو گئے ہین اور بالکل
مردار خواری مین پھنسے ہین تو اسکے ساتھ کھانا کھانا آپ کیونکر جائز
کردین گے نیک نامی لین گے اور لفظ طعام کا اطلاق اگرچہ ہر کھانے پر

ہوتا ہے لیکن غالبا اور اکثر عرب مین اوس پر گیہوں کے دانو نپر تہا اوسوقت مین چنانچہ اہل لغت فیروز آبادی وغیرہ قاموس مین اور جوہری نے صحاح مین اور ابن اثیر نے نہایہ مین اور صاحب مجمل اور شمس العلوم نے تصریحا مصباح مین لکہا ہے کہ اہل حجاز جہان کہین لفظ طعام بولے ہین اوس سے گیہونکا دانہ مراد ہے ظاہرا معلوم ہوتا ہے کہ اوس زمانہ مین عرف مین گندم کو طعام بولتے تھے اور پہر دیکہو جیسا آپ تحریر فرماتے ہین کہ مین آج کتاب تبعید الشیطان دیکہہ رہا تہا اوسمین یہ عبارت نظر پڑی اور سطح خدا کی شان سے عقل حیران ہے کہ نیاز مند آج تفسیر کشاف دیکہہ رہا تہا کہ یہ عبارت کسی نے ذہن مین جمادی آپ کی بگاڑدی ہماری بنادی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے لا تتخذوہم اولیاء تنصرونہم وتواخونہم وتصافونہم وتعاشروہم ومعاشر المومنین ترجمہ یعنی بہائی نہ جانو نصاری کو بلکہ مصافحہ بہی نکرو ای مسلمانون اور پہر اس باب مین نصوص قطعی بہی سن لیجیے یا ایہا الذین آمنوا لا تتخذوا الیہود والنصاری اولیاء ومن یتولہم منکم فہو منہم ترجمہ یعنی ای لوگو جو کہ ایمان لائے ہو نہ پکڑو یہود و نصاری کو دوست اور جو اونسے محبت رکہے وہ اونہین مین سے ہے اب فرمایئے

مسلمان بھلا آپ کی کتاب تمہید الشیطان پر عمل کرین گے
یا تفسیر کشاف اور نصوص قرآنی پر مین پوچھتا ہون کہ جب معدانجہ
تک منع سے اوان لوگون سے تو پھر کھانا کھانا چہ معنی دارد ظاہر
ہے کہ جب اکل و شرب باہم ہوا تو قولاً ثابت ہوئی اور یہ تمہید الشیطان
کون ایسی معتبر کتاب حدیث کی پرانی ہے یا تفسیر قرآنی ہے
علماء متقدمین نے مانی ہے جو آپنے اوسے معتمد سمجھ کے پیش
کیا آپکو سرکار وقت کا خیر اندیش کیا معقولیت دائمی اپنے ذمہ
لیا جناب ہمن اکثر نصاری ہندوستان مین موجود ہین جنکے پاس
مین نے تفسیر کشاف و مدارک و بیضاوی وغیرہ دیکھی ہین اور
بہت بڑا عربی دان پایا ہے چنانچہ سنا ہے کہ ولیم میور صاحب
بہادر لفٹننٹ گورنر شمالی بہت بڑے عالم علم عربی کے ہین جنھون
نے تفسیر قرآن شریف بھی لکھی ہے اگر ایسا ہوتا تو ضرور ہے
جناب موصوف لکھتے کہ مسلمانون کو ہمارے ساتھ کھانا کھانا
درست ہے ہمین معلوم ہوتا ہے کہ شاید اسی لحاظ سے
سید احمد خانصاحب بہادر جج بنارس نے آپ کی تحریر کے
عقب ۴۷ حدیث غیر مستند کا ترجمہ لکھوا کر اسی لیے پیش
کیا ہے اور چھپوا دیا ہے کہ مسلمان ہوشیار ہوجائین کہ جیکہ

غیر مستند حدیث پر عمل کرنا ممنوع ہے تو پھر کتاب تبعید الشیطان
پر کب جائز ہوگا ہکذا۔ تقریر سید احمد خانصاحب احادیث
غیر مستند **قولہ** اسلام کا ادب اور اسکی دوستی کا کمال اس بات
مین ہے کہ حدیثون کی تنقیح کیجاوے اور جسمین ذرا بھی شک
ہو اوسے دودہ کے مکھی کی طرح نکال کر پھینک دی حدیث
کی تنقیح نہ کرنا اور ہر حدیث کو سمجھنا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کا قول ہے نہایت بی ادبی اور اسلام کی دشمنی ہے بس
دوستی حقیقی اور سچی کا ادب یہی ہے کہ غیر کے کلام کو اپنے نبی
پاک کی کلام سے علحدہ کر دی الخ اسکے بعد حضرت علامہ مجدالدین
فیروزآبادی کہ اکابر دین علماء سید المرسلین سے گذرے ہین
اونکا حال لکہے کہ پھر حدیثین لکھی ہین گوکہ اونمین مستند بہت
اور غیر مستند تھوڑے ہین گڈ بڈ کر کے ذیل مین لکھدیا ہے
اپنے نزدیک ادہر اودہر دونون طرف نیک نامی لیا ہے
خیر بقول میان جعفر زٹلی مصرعہ گندم اگر بہم نرسد بہس غنیمت ست
فقط امیدوار ہون کہ اگر جواب نہ دیجیے گا تو رسید نامہ سے
ضرور سرفراز کیجیے گا چونکہ ہم وکیل ہین ہمپر زیادہ گوئی کا الزام
نہ دیجیے گا مشفق ہن ایلچی بادشاہان جلیل القدر کی آتے ہین

تو صاف صاف بلا خلاف بات کرتے ہین مقدمہ بھگتاتے
ہین لقولہ تعالی شانہ وما علینا الا البلاغ ـــ

جاننا چاہیے کہ باوصف تحریر بذا کے مولویصاحب
مذکور الصدر نے پھر یہ اعتراض پیش کیا آیلو سرکار دولت
کا خیر اندیش کیا لہٰذا اُسکے جواب باصواب
سنایا وہو ہذا —

ہو المستعان

نامۂ رد ظالم بجواب اخبار عالم

مولویصاحب شریعت مصطفوی کی نائب مولوی سید مہدی علیصاحب زاد لطفہ

بعد سلام بالاکلام مدعا یہ ہے کہ آج پرچہ اخبار عالم
مورخہ ۲۳ مئی سنہ ۳ء ہماری نگاہ سے گذرا آپکی
طرف سے جواباً راقم مظہر الحق کو جو فقرات آپنے

تحریر فرمائے ہمارے مطالعہ مین آئے متفق من آپکی علمیت
پر ہمکو رونا آتا ہے کہ آپ ناحق اپنی خواہش نفسانی کے واسطے
یا رسوخ دنیوی درمیان مدعیان دین احمدی کے جان بوجہ
کے اولٹی تقریرین چھپواتے ہین یعنی اول تو آپنے یہ دعوی لکھا
ہے **قولہ** کہ شق القمر کے انکار پر کفر کا اطلاق کرنا اوسوقت زیبا
ہے کہ آپ اس معجزہ کو متفق علیہ قرار دین حالانکہ سب مفسرین
اس سے منکر ہین اور بعض محققین نے بدلائل اس سے
انکار کیا ہے اسپر آپنے نظیر دی ہے کہ تفہیمات الٰہیہ مین مولوی
شاہ عبدالعزیز کی والد نے صاف انکار کیا ہے اور لکھدیا ہی
قولہ کہ عندنا لیس من المعجزات اور حدیثین جو حضرت ابن عباس
سے اس باب مین ہین اونپر بہی جرح ہوچکی ہے کہ وہ اسوقت
تک پیدا نہوئے تہے اور حضرت انس کی حدیثون پر بہی قدح
ہوچکی ہے کہ وہ مدینہ مین چار برس کے تہے پس جبکہ علما مین
بحث اسکی منصوص اور متواتر ہونے پر ہورہی ہے تو کفر کا اطلاق
کرنا اسکے انکار پر تحقیق سے بیخبری ہے الخ **جواب** بہت
دن کے بعد آپ بولے عقدۂ سربستہ اب اس طرح سے
کہولے پہلے تو اخبار تہذیب الاخلاق مین آپنے وہ تقریر چہاپی تہی

کہ جس سے آسمان کا وجود نہ ٹھہرتا تھا فقط ایک ننھی کا جگہ قرار
دیکر معاذ اللہ مسیح علیہ السلام کو آپ جگہ مین ڈالتے تھے یہود نا بہبود
کے اعتراضون کو سنبھالتے تھے اور اب آپ معجزہ شق القمر پر
جھکے ہین سو اسکا جواب اول تو یہ ہے کہ یہ فقرہ آپکا کہ سب
مفسرین اس معجزہ پر متفق علیہ نہین ہین یہ آپ کی سمجھ کی خوبی ہے
تفسیرون مین جو لفظ بعض کی ہے تو یہ لفظ اول دلیل ہے
اس بات کی کہ اس بعض سے کافرین قریش مراد ہین مثل ابوجہل
وغیرہ کہ انہون نے جو یہ معجزہ دیکھا تو کہا کہ انہون نے ہمارے
آنکھون پر سحر کیا ہے کہ ہمکو معلوم ہے ایسا ہوتا ہے مگر یہ بات ہی
اونہین کفار مین قرار پائی کہ اگر سحر ہے تو ہمارے اوپر ہوگا سارے
عالم پر تو ہو ہی نہین سکتا اب باہر کے آنیوالون سے پوچھا چاہیے
کہ تمنے بھی ایسا دیکھا یا نہین پس جبکہ قافلہ باہر سے آئے اور
اونسے جو پوچھا گیا تو اکثرون نے مشاہدہ اوسکا بیان کیا اور
پھر آپتو عالم کہلاتے ہو سیاق کلام کو تو دیکھو دوسری آیہ تو کہتی
ہے کہ اگر وہ دیکھین کوئی نشانی تو ٹال دین اور کہین کہ یہ جادو ہے
قدیم پھر مین پوچھتا ہون کہ اکثر لوگ جو کہتے ہین کہ شق قمر سے روز
قیامت مراد ہے یہ کس دلیل سے کہتے ہین دوسری آیہ تو کہتی ہے

کہ اگر وہ دیکھین پھر چاند تو شق ہوا ہے نہ تہا دیکھین کس چیز کو خدا
نے کہا اور کفار نے تو دیکہا ہے نہ تہا پہر کیون کہا کہ انہون نے
ہماری آنکھون پر سحر کیا ہے الصاحب اگلون کی کتابین دیکھیے
مولوی آل حسن صاحب مرحوم و مغفور مصنف کتاب استفسار تحریر
فرماتے ہین **قوله** کہ جسوقت علماء یہود و نصاری نے مجتمع ہوکر یہ
مشورہ کیا کہ یہ اگر جادو گر ہے تو جادو آسمان پر نہین چلتا ہے
یہ ہمکو کوئی معجزہ آسمانی دکھاوین جسطرح سے حضرت عیسی علیہ السلام
پر مائدہ کا ایک خوان اوترتا تہا کہ اوسمین ایک مچہلی بہونی ہوئی
اور کچہ روٹیان ہوتی تہین اور اوسکے سر کے پاس نمک اور دم
کے پاس شہد ایک برتن مین رکہا ہوتا تہا اور تاثیر اوسمین
یہ ہوتی تہی کہ جس مرض کا بیمار اوسے کہاتا تہا اوسیوقت شفا پاتا
تہا اور ہزارون آدمی کہاتے تہے اور وہ کہانا پہر پورا ہوجاتا تہا
لہذا تم بہی اگر سچے پیغمبر ہو تو یہ معجزہ ہمکو دکہاؤ کہ چاند آسمان پر
دو ٹکڑے ہوجاوے تب ہمکو یقین ہوگا کہ تم سچے پیغمبر ہو آپ
حضور اقدس سے نے تامل کیا پس اوسیوقت یہ حکم نازل ہوا اقتربت
الساعۃ وانشق القمر ترجمہ یعنی قریب ہو گئے وہ ساعت اور
پہٹ گیا چاند مراد یہ کہ تو تامل نکر ہمنے وہ ساعت جو کہ ہمارے

مشیت مین تہی کہ ایک وقت چاند شق ہوگا وہ قریب کردی دیکہو
تیسری آیہ بالکل ہمارے بیان کی صحت کرتی ہی وکذبوا واتبعوا اہواءہم
وکل امر مستقر ترجمہ اور جہٹلایا اور پیروی کی اپنی خواہشون کی اور
ہر امر قرار پکڑا ہوا ہے الخ ورنہ مشفق من اللہ تعالے یون
فرماتا کہ قل ان اللہ شق القمر یعنے تو کہہ کہ ای اللہ شق ہوجاوے
قمر ای سبحان اللہ آپکا ذہن کیا خوب لڑتا ہے تو اب دیکہئے
قاعدہ تفسیر کا مقتضی ہمارے مطلب کو ہے نہ کہ آپکو مفید اور
بعد اسکے جو قیامت کا ذکر کیا تو اوسکی تمہید کے لیے اسکا ذکر
کیا ورنہ اسکے ذکر کی کچہ حاجت نہ تہی یعنے قیامت سے بدین
لوگ جو منکر ہین تو اپنے انکار کی وجہون مین بعضے یہ بہی کہتے
ہین کہ قیامت مستلزم ہے اجرام علویہ کی خرابی کی اور اجرام
علویہ کا خراب ہوجانا یعنے ٹوٹ پہوٹ جانا محال ہے پس قیامت
بہی محال ہے اسواسطے شروع سورہ مین شق قمر کا ذکر کیا یعنے
استدلال استبعاد عقلی ماخوذ ہوتا ہے بدیہات سے اور
جبکہ بداہتا عقل گواہی دیتی ہے کہ ٹوٹنا اجرام علویہ کا محال
نہین ہے تو نظر وفکر کی حاجت دریاب اوسکے استحالہ وعدم
استحالہ کی کیا رہی پس معنے آیہ کے یہ ہین کہ دور آخر الزمانکا

پہونچا اور قیامت پاس آلگی اور چاند بہی پہٹ چکا اب قیامت
کے آتی ہین ویسی شہادت اہیہ نہ کیا کرو اور یہ جو بعضے عیسائی
مزاج کہتے ہین کہ بیضاوی والے یا اور مفسرین نے اس آیہ
کو بمعنی سینشق القمر کر لکہا ہے یعنے آگے چلکر چاند پہٹیگا
سو یہ فقط مغالطہ مثل آپکے کہا یا ہے یا یہ کہ لغزہ تر جو بدعیان
اسلام نے پایا ہے تو مغالطہ دینے کے لیے یہ تقریر
چہانٹی ہے اسلیے کہ کسی مفسر معتمد علیہ نے جنکی کتابین معتمد اول
دستند ہین اور جنکی جلالت شان اور وثاقت حال کمال شہرت
سے ثابت ہے اپنا مذہب اور اپنی تحقیق اسطرح پر نہین لکہی
ہے کہ انشق القمر بمعنے سینشق القمر کے ہے ہاں جسنے لکہا ہے
بلا ذکر نام قایل یون لکہا ہے کہ بعضے ایسا کہتے ہین تو اب
نہین معلوم کہ وہ بعض مثل تمہارے ہین یا مانند ہمارے ہین
اور پہر اونکے قول کو رد بہی کیا ہے اور بیضاوی والے نے
بطور اپنی تفسیر کے دستور کے اوسے رد تو کیا مگر رد کی
تقریر شد و مد سے نہین کی بخلاف اور مفسرون کے چنانچہ
تفسیر کبیر مین ہے کہ یہ سخن یعنی انشق القمر کو بمعنی سینشق القمر
کہنا اون نہین لوگونکا قول ہے جنپر مسئلہ طبیعیات ارسطو کے

غالب آ گئے تھے اور اسلام اونکا مثل آپکے اور سید احمد خان
صاحب جج بنارس کے برائے نام تھا کسی صحابی یا عالم تابعی
جلیل القدر یا کسی مجتہد شیعہ اور سنی کا یہ قول نہین ہے اور
اصل حقیقت یہ ہے کہ اکناف عالم مین اسلام کے پہیلنے کی
سبب سے بہت لوگ ظاہر مین مسلمان اور باطن مین شیطان
مثل وقت ہذا معتقد تثلیت کے ہوئے تھے جیسا کہ اکثر اشخاص
ظاہر مین مسلمان باطن مین دشمن پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم دنیا طلب خوش آمد باب ابطال اسلام مین خاک پہانکتے ہین
اندہے کنوئین جہانکتے ہین چنانچہ اوسوقت مین مجوسی لوگ تھے
جیسا کہ خود اونہین کے پیغمبر چہاردہم ساسان پنجتین نے خبر دی
ہے پس جبتک کسی عالم کا حقیقت حال بجمال وضوح معلوم نہو
اور اوسکی بات کے لئے شواہد اور متابعات بہم نہ پہونچین تبتک
اوسکی بات قابل پذیرائی کے نہین ہو سکتی دیکہو ڈاکٹر سیل صاحب
نے لب التواریخ کے دفتر اول کے ۴۵ باب کی چوتہی فصل
مین لکہا ہے قولہ ابتدا اسی دن قابل شخصون کے سبب سے
جنہون نے قصد کیا کہ احکام دین مسیحی کو حکما کی حکمت سے
تطبیق دین اسوجہ سے مسیحی کلیسا نے بہت ضرر اوٹھایا

الخ لہذا میں کہتا ہون کہ شاید بعضے علماء اسلام بہی مبتلا ہین پرگئے
ہونگے بموداے لتتبعن سنن من کان قبلکم سے کہ حکماء پارس اور یونان
کے پچہلے مذہب کے موافق جسکا رواج بہت ہوگیا تہا
ختے انوسے آیات قرآنی واحادیث کے ہیر پہار کی تاویل سے
بس کسی اگلے شخص نے شق قمر کے مضمون کو خلاف مسئلہ حکمت
مشہورہ یونانیون اور گبرون کے دیکہا اور توجیہ کی اور
انشقاق وانفطار جو قیامت کو ہونیوالا ہے اسکو محمول
تجویز کرکے کہنے لگے کہ یہ اشارہ ہے داہیہ کبرا اور مصیبت
عظمے کے واقع ہونیکا جیسا کہ عیسائی حضرت عیسا کی اوس بات
کو کہ آسمان کے تارے جہڑینگے اور قوت فلکی لودی ہوجائیگی
بعضے جہتون سے تاویل کرکے کہتے ہین کہ یہ اشارہ ہے
ایک بڑی مصیبت سے جسکا ظہور بعد واقع صلیب کے پچاس
برس گذرنے پر طیطوس رومی کے ہاتہ سے اورشلیم پر
ہوا بالجملہ ہر ایک مستور الحال کے کچہ کہنے سے قرآن وحدیث
نبوی کے معنی نہین بدلتے ہین لہذا فی الحال اگر کسی نے
اپنے فہم ناقص کے موافق مثل میان عماد الدین پانی پتی لامتی
اور مولوی صفدر علی صاحب جبلپوری عقل سے دوری جوکہ

نئے بگڑے ہین خدا کے یا اوسکے رسول کے کلام مین
تاویل بیجا کرنے سے اگر اصل مطلب مین فتور آتا ہو تو جا ہیے کہ
رومن کاتہلک اور یہودیون کی باتون سے جو کہ انجیل کے معنی
اپنے طور پر پہیر پہار کے تاویل کیا کرتے ہین اصل دین عیسوی
بہی غارت غول ہو جاوے غرضکہ جس طرح سے معجزۂ شق القمر کا
صادر ہونا اور ثبوت واقعی حضرت خاتم رسالت سے ثابت ہے
اوسطرح پر معجزہ توقف شمس دس درجہ تک حضرت یوشع علیہ السلام
سے اور تاریک ہوجانا آفتاب کا حضرت عیسی کے صلیب کے
وقت بلکہ کوئی معجزہ کسی نبی کا معاذ اللہ ثابت نہوگا اور یہ فقرہ آپکا
قولہ کہ مولوی عبد العزیز صاحب کے والد نے تفہیمات الٰہیہ
مین لکہدیا ہے کہ ہذا لیس من المعجزات الخ یہ جب قابل تسلیم
ہوتا جو دوسرا قول اونکا ثبوت معجزۂ شق القمر مین پایا نہ جاتا دوجگہ پر
مولانا صاحب نے اسکی التصدیق ہی کی ہے اگر آپ چاہینگے
تو ہم ثابت کردینگے یہان ہم دورہ پر ہین کتب خانہ ہمراہ نہین
ہے اور مولانا رفیع الدین صاحب جو کہ اونہین کے صاحبزادہ
ہین اونکا رسالہ شق القمر تو ملاحظہ کیجیے انہون نے تو بہت شرح
وبسط کے ساتہہ اثبات شق القمر کردیا ہے اب فرمایئے یہہ

ہو سکتا ہے کہ جس بات کے باپ تصدیق کر جائے اوس
بات کی بیٹا تکذیب کرے اور تاریخ فرشتہ مقالہ یازدہم مین لکھا ہے
قولہ کہ شہر دہار کہ متصل دریاے چنبل ہے صوبہ مالوہ مین اب
اسکو شاید دہار انگری کہتے ہین وہا کا راجہ اپنے محل کی چھت
پر بیٹھا تھا ایکبار گی اوسنے دیکھا کہ چاند دو ٹکڑے ہو گیا اور پھر ملگیا
بس اوسنے اپنے یہان کے پنڈتون سے جو پوچھا تو سبھون
نے اپنی کتابین دیکھہ کے کہا کہ ہماری کتابون مین لکھا ہے
کہ ایک پیغمبر عرب مین پیدا ہونگے اونکے ہاتھہ پر معجزہ شق القمر کا
ظاہر ہوگا چنانچہ اوس راجہ نے ایک ایلچی انیا جسکا نام بابا رتن تھا
بہیجا اور یہ ایلچی اوسوقت پہونچا جبکہ معرکہ جنگ خندق درپیش تھا
جسکی قبر اب موضع شیر پور ضلع مراد آباد کنارہ دریای گنگ کے
موجود ہے اور جب یہ ایلچی واپس آیا تو وہ راجہ مسلمان ہو گیا
اور قبر اوس راجہ کی ابتک شہر دہار کے باہر زیارتگاہ ہے
اور مولانا رفیع الدین صاحب نے اوس راجہ کا نام راجہ بہوج
لکھا ہے اور تاریخ مفضلی سے نقل کیا ہے تو اب آپ ہوش مین
آوین امت محمدیہ کو نہ بہکاوین مقولہ شعرا کے مصداق نہو جاوین
کسیکا شعر ہے تقریر ایسی چہانٹی کہ مضمون کیا خراب

ٹھہرے سے کے پینے والیکو دیدی کڑ ہی شراب + اور پہر مین پوچہتا
ہون کہ مثلاً اگر کسی کے تحقیق اول مین غلطی ہوئی اور آخر کو بعد
دریافت واقعی کے صحت حاصل کی اور اقرار کیا اوسی امر کا جسکا
پہلے انکار تہا تو اب اس سے یہی ثابت ہوگی کہ پہلے تحقیق
غلط ہے قابل اعتبار کے نہین اور یہ کلمہ آپکا **قولہ** حضرت
ابن عباس سے اس باب مین جو حدیثین ہین اونپر جرح ہو چکی
ہے کہ اُسوقت تک وہ پیدا نہ ہوئے تہے اور حضرت انس
کے حدیثون پر بہی قدح ہو چکی ہے کہ وہ مدینہ مین چار برس
کے تہے الخ **اقول** مشفق من اسکا جواب اول تو یہ ہے
کہ بعد گذر جانے اسوقت دجالی کے آپکی بنسبت بہی لوگ
یہی کہین گے اور گمان کرین گے بعض تو کہین گے کہ اونکے
کل اقوال پر جو کہ ابطال رسالت یا قرآن کے انہون نے اخبار
تہذیب الاخلاق مین یا جہان کہین تحریر کرکے بپاس ملحدین
بیدین طبع کرائی تہی اون سبکا جواب معقول ازروے معقول و منقول
لعنا نخان کیل پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے
جرح و قدح ہو چکی ہے اور بالفرض جو ہمکو نہ جانتے ہون گے
وہ یہ گمان کرین گے کہ ڈپٹی سید مہدی علی صاحب علماء اسلام سے

تھی اونکا یہ اعتراض بیہودہ نہ ہوگا یا یہ فقط اسم فرضی ہے
اونکے وجود خارجی کا کچہ وجود نہین ہے جس طرح سے سید
احمد خانصاحب آپکے دوست کا نسبت شیطان کے قولہ
نمبر دوسری یہ کہ جو آپنے فرمایا نسبت حضرت ابن عباس
کے کہ وہ اسوقت تک پیدا نہ ہوئی تھی یہ کس قاعدہ سے آپنے
فرمایا اور کیونکر اور کس کتاب سے یہ بات آپنے اخذ کی ہے
اوس کتاب اور اوس راوی کا نام تحریر فرمائیے تب البتہ اوسپر
غور کیجاویگی ورنہ نفی ثبوت بات کو عقلا کہتے ہین کہ شترگوزہی
اور پہر مانا ہمنے کہ اگر آپکا گمان نسبت ان صحابہ رضوان اللہ کے
صحیح بہی سمجہا جاوے تو اور صحابہ جنکا اوسوقت اوس جلسۂ خاص
مین موجود ہونا بروایت معتبرین ثابت و متحقق ہے اوسکا
کیا جواب دیجیئگا الزام کفر سے بریت لیجیئگا دیکہو قاضی عیاض
محدث نے اپنی کتاب مین لکہا ہے قولہ کہ شق قمر کے
دیکہنے کی گواہی جناب علی مرتضیٰ شیر خدا اور حذیفہ بن الیمان نے
بہی دی ہے الخ اب لیجیے یہ فقرہ آپکا قولہ بال قایما الخ اسکا
جواب یہ ہے کہ آپکا جی جو کہڑے ہوکر موتنے کو چاہتا ہے
تو آپنے یہ مغالطہ بتایا ہے یا یہ بیان آپکا بطور رزو رہی الخ

عالی دین بلوگهم مشہور ہے سو اللہ کے فضل سے سرکار نگاشتہ
بڑی ذیشعور ہے وہ کہتے ہین کہ اہل ہند جب خوش آمدید آتے
ہین تو اعزت کی خاطر مسجد ڈہاتے ہین لہذا مشکات مین بھی
امام احمد اور ترمذی و نسائی سے منقول ہے قولہ کہ حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہین کہ جو کوئی تمسے کہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب کہڑے ہو کر کرتے تہے اوسے
سچا نہ جاننا کہ آپنے ہمیشہ بیٹھ کے کیا ہے الخ اور پھر مشکات
مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے قولہ کہ
حضرت نے مجھے ایکبار کھڑے ہو کر پیشاب کرتے دیکھا
تو فرمایا کہ عمر کھڑے ہو کر پیشاب مت کیا کر پھر مینے کبھو کھڑے
ہو کر پیشاب نہین کیا الخ اور آپنے جو بال قایماً کی روایت
لکھا ہے سو وہ بھی اللہ کے فضل سے تمہارے یا کسی
مدعی الابطال رسالت کے مفید نہین اسواسطیکہ بیہقی اور حاکم
نے جو کہ بڑے محدث ہین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
کیا ہے قولہ کہ یہ فعل آپسے اس وجہ سے سرزد ہوا تہا کہ وہ
رگ جسکو حکما باسلیق کہتے ہین اوسمین کچھ خلل تہا اور بیٹھا نہ جاتا
تہا تب یہ فعل آپسے سرزد ہوا تہا اگر آپ کتاب تحفۂ اثنا عشری

مصنفہ جناب مولانا شاہ عبد العزیز صاحب رحمہ اللہ محدث دہلوی ملاحظہ فرماتی تو یقین
ہے کہ یہ اعتراض نہ کرتے بدنامی کا ٹوکرا اپنے سر پر نہ دہرتے
مگر بقول آپکے کہ ایسے ہی وجہون سے علم سے بیخبری ثابت ہوتی
ہے والا ہان اگر یہی عذر متذکرہ بالا پیش کیجیے کہ حضرت ابوہریرہ
بہی چار برس کے تہے تو پہر ہم بہی یہی سمجہین گے کہ آپ ابتک بہی نابالغ
ہین زیادہ و بس فقط

اس نامہ کے جواب مین ایک نامہ مولانا صاحب
کا آیا اوسکا جواب لکھا گیا درج کتاب ہوتا ہے

ہو المستعان

نامۂ جوابی

جناب مولانا صاحب معدن جود و الکرم سید مہدی علی صاحب زاد لطفہ

بعد سلام ہدایت انجام کے عرض یہ ہے کہ قطعہ
خط آپکا بجواب ہمارے نامہ رد مظالم کے آیا حال

مفہوم ہوا آپنے تحریر فرمایا کہ یہ خط بطور رسید خط کے بھیجا جاتا ہے
اور آنکے قیام کا پتہ نہین معلوم جو جواب لکھا جاوے سو حال یہ
ہے کہ سب بھائیو خطا نام سے کہ وہان مکان نیاز مند کا ہے بابت
ابطال شہادت جناب امام حسین علیہ السلام ایک تقریر آپنے
منشی نولکشور صاحب کے مطبع مین مقام لکھنو تاریخ ۷ جون ۱۸۷۶ء
کے پرچہ مین چھپوایا تھا اوسکا جواب تاریخ ۲ فروری ۱۸۷۷ء کو تحریر
کرکے اور ایک آدھ ٹکٹ لگا کے بھیجا اور پھر دوسرا لفافہ نامہ علی الاطلاق
بجواب اخبار تہذیب الاخلاق مطبوعہ علیگڈہ کے جواب مین آپکے
نام لکھا مگر یہ لفافہ ثانی سید احمد خان صاحب بہادر کے نام سے
تھا فقط اس لحاظ سے کہ وہ آپکے دوست ہین اوسکو ملاحظہ کرکے
دیدین سے گے مرسل کیا تھا اور یہ خط آپکا فقط ایک نامہ کے رسید کا ہے
کرتا ہے اسکی حال سے نیاز مند کو مطلع فرمائیے اور اب جو جواب
میرے خطونکا تحریر فرمائیگا تو لفافہ پر لکھیگا کہ لفافہ ہذا بمقام انام
خاص محلہ بدہواری پاس لغمان خان وکیل سرکار ابد قرار پیغمبر آخر الزمان
صلی اللہ علیہ وسلم کے مکان پر پہونچے پس اس پتہ پر لاہور
وجبلپور اور دور دور سے خط بنام نیاز مند آتے ہین جب
دور سے فراغت کرکے مکان پر جاتا ہون تو جواب ہر ایک خط کا

لکھتا ہون اور آج تک ۲۳ کتب رد اسلام ہین سوای اخبارات
وغیرہ کے نیاز مند کے پاس آ چکے ہین کہ اونکا جواب مصنفون کے
خدمت سراپا مذمت ہین جا چکا کہ قریب چالیس جز کے کتاب ہو گئی
ہے جو کہ انشاءاللہ عنقریب طبع ہونیوالی ہے اور بجز آپکے اس
خط کے کسی صاحب نے رسید نامہ سے سرفراز نہین کیا لہذا ہین
آپکا نہایت مشکور ہوا اور یقین ہوا کہ آپ ضرور جواب تحریر فرماوینگے
یا معقول ہو جاوینگے اسواسطیکہ معقول معقول ہوتا ہے نامعقول
معقول نہین ہوتا ہے اور اگر دونون پہلے خط نہ پہونچے ہون
تو اطلاع دیجیے کا نقل اونکی داخل کتاب ہے پہر اور نقل کر کے
بمہر و دستخط خود رجسٹری کرا کے مرسل ہو جناب من ہین ایک وکیل
اور اوتنی بہت اور حکم یہہ کہ ہمارے کل ہتیون کو اطلاع دو اسوجہ
سے مکان پر رہنے کا اتفاق کم ہوتا ہے انشاءاللہ اگر آپکی طرف
دورے کا اتفاق ہوگا تو آپ کی ملاقات ضرور حاصل کرونگا جس طرف
ریل نہ تہی اودہر سے پہلے فراغت حاصل کی اب فقط جدہر ریل ہے
اوسطرف کو دورہ ہوگا فقط مگر یہ کہ جو خط نیاز مند کو لکھیے گا تو جتنی خط
ہین نہ لکھیے گا کہ پڑہنے ہین دقت ہوتی ہے فقط

الراقم نعمان خان وکیل سرکار ابد قرار ہنگیہ

آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بقلم خود اللہم اغفر ذنوبہ یہ نامہ تاریخ ۱۲ جون ۱۸۷۳ء مقام بانس بریلی روہیلکھنڈ سے روانہ ہوا ٹکٹ

چسپان ہو

اسکے بعد جب بندہ دورے سے مکان پر آیا اور
کتب خانہ دیکھا تو یہ نامہ چہارم لگا گیا درج کتاب
ہوتا ہے وہو ہذا

ہو المستعان

۴

نامہ چہارم

مولوی سید [illegible] علی صاحب زاد لطفہ

حسب مولوینا معدن العلم والکمال از کروہات دنیوی فارغ البال
بعد ما وجب کے [illegible] ہوں نیاز مند بفضلہ و کرمہ دورے سے
مکان پر آیا کتب خانہ دیکھا بالائے مضمون کا لفافہ
آپکی شان میں نکلا عبارت تفہیمات الٰہیہ مصنفہ مولانا

شاہ مولوی ولی اللہ صاحب رحمہ اللہ قولہ وانشق القمر عندنا
لیس من المعجزات بل ہو من علامات القیامۃ کما قال اللہ تعالٰی
اقتربت الساعۃ وانشق القمر لکنہ اخبر عنہ قبل وقوعہ فیکون معجزۃ من
ہذہ الحیثیۃ ترجمہ اور لیکن شق قمر ہمارے نزدیک ہمارے نہ تھا
معجزات سے بلکہ علامات قیامت سے تھا جیسا کہ فرمایا اللہ
تعالٰی نے کہ قریب آگئی قیامت اور پھٹ گیا چاند لیکن آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر دی ہے قبل واقع ہونے
اس بات کے اس سبب ہو جاویگا معجزہ شق القمر اس وجہ سے
انتہی اقول مطلب یہ کہ نفس شق القمر معجزہ نہ تھا لیکن جب خبر
دی آنحضرت نے قبل وقوع کے اس شق قمر معجزہ ہو جاویگا اور
یہی دلیل اس بات کی کہ شاہ صاحب منکر اس معجزہ باہرہ کے
نہیں ہیں اور مطلب عبارت ہذا سے یہی ہے جو ہمنے بیان
کیا ہے کہ فتح الرحمن ترجمہ قرآن فارسی مولانا صاحب اور
فوز الکبیر فی اصول التفسیر شاہ صاحب موصوف نے خوب شرح بسط کی ساتھ اس
معجزہ کے اثبات کا اقرار باللسان و تصدیق بالقلب کر دیا ہو اور لکھدیا ہے جس سے معلوم ہوتا
کہ یہ بات آپنے شاید فرسول پادری نے جو اڑایا ہے کی اوس سے
عرصہ ہوا کہ حیدرآباد دکن میں اس بات پر شور و غل کیا تھا اور

ٹھہرہ دیا تھا کہ شاہ ولی اللہ صاحب نے اس معجزہ سے انکار کیا
ہے چنانچہ اس بات مین علماء اسلام نے مہرین کر دی ہین کہ
شاہ صاحب مرحوم و مغفور کا یہ مطلب نہین ہے جو تم سمجھے ہو اور
رسالہ بھی اس باب مین چھپ گئے ہین اگر آپکو ہم نہ پہونچے ہون
تو ہم منگا دین جیسکہ آپکے اوستاد صاحب کی نسبت کتاب
امداد الآفاق و امداد الاحتساب لاجواب درباب رد طعام اہل کتاب
کے جناب مولانا و مخدومنا حاجی سید امداد العلی صاحب بہادر
ڈپٹی کلکٹر کانپور دام اقبالہ نے چھپوایا ہے اجتماع ذخیرۂ دنیا
و آخرت فرمایا ہے علماء اسلام ذوی الاحترام مین سر برآوردہ ہو
ہین میان عزازیل کے اوڑا دیے دہوئین ہین اب قاعدۂ نحوی
ملاحظہ کیجیے دون کی نہ لیجیے کہ لاکن واسطے دفع شبہ ماقبل کے
آتا ہے لہذا عبارت کتب نحو کی بعینہ نقل کرتا ہون قولہ لاکن للاستدراک
ای لدفع التوہم الناشی من الکلام سابق مثل غاب زید الاکن بکرا حاضر
ترجمہ لاکن ثابت ہے واسطے استدراک کے معنے واسطے
دور کرنے وہم کے ایسا وہم جو پیدا ہوتا ہے کلام سابق سے
جیسکہ مثال مذکورۂ بالا سے ظاہر ہے یہ بات کہ غائب
ہونے زید سے کلام سابق مین شبہ پڑا لاکن کے آنی سے نے

اوسکو دفع کیا الصاحب اہل فہم سے شرمائیے تھوڑے سے
علم پر اتنی دور نہ جائیے نقل مشہور ہے چھوٹا منہ بڑی بات
تفسیر کرنیکو بڑے ذہن اور فہم کی ضرورت ہے جیسا کہ ہم پہلے
بھی لکھ چکے ہین کہ آپ پہرسے عربی پڑہیے اگلی تحصیل پر خاک
ڈالیے بجہ واقعی کو آستین ہین نہ پالیے اب دیکھو انشق کی تفسیر
مین جسبکسی نے مثل آپکے سینشق القمر کا گمان کیا ہے
اوسکا بہی یہ مطلب نہین ہے کہ قمر ابہی شق نہین ہوا آگے
چلکر ہوگا ایسے بڑے معجزہ کا تو چرچا گہر ہو گیا تہا شک کے
گنجایش کہان تہی بلکہ مطلب یہ ہے کہ جیسے اور پیشین گوئیان
ہوتی تہین اور اونکے بیان کے لیے کبہی آیات خداوندی
نازل ہوتی تہین اور کبہی زبان فیض ترجمان نبوی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کاشف راز مستور ہو جاتے تہے ایسے ہی یہان
بہی قبل وقوع انشقاق رفع اضطراب و تسکین جناب ختمی مآب
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہلے سے اطلاع دیا اور آیہ
اقتربت الساعۃ وانشق القمر نازل کی گئی تاکہ دونون معجزہ علمی وعملی
مجتمع ہو جاوین اول اخبار بالغیب دلیل اعجاز ہو دوسرے
سانحۂ عجیبۂ انشقاق قمر کاشف غطای کفار حیلہ ساز ہو مگر بانیوجہ

کہ آنیوالی باتون مین جسکا یقین کامل ہوتاہے اوسکے لیے صیغہ استقبال کو چھوڑکے لسا اوقات بصیغہ ماضی تعبیر کردیا انشق فرمایا ینشق القمر فرمایا کہ اوسکے ہونے مین کسیکو شک نہ باقی رہے دیکھو کلام اللہ مین سورۂ اعراف مین آیہ ونادیٰ اصحاب الجنۃ واصحاب النار و نادیٰ اصحاب النار واصحاب الجنۃ بصیغۂ ماضی فرماتے ہین حالانکہ ابھی جنت ودوزخ مین جانے اور باتین کرنے کرانے کی وجہ و قصہ کہین دور پڑا ہے فقط اپنے محاورات سے تسکین خاطر منظور ہے اور سونیوالے کو صبح کو جگاتے ہین تو کہتے ہین کہ دن نکل آیا اور ابر کو دیکھتے ہین تو کہتے ہین کہ مینہ آیا علیٰ ہذا القیاس سیکڑون باتین اور نظیرین ومثالین ہماری تمہاری زبان پر جاری ہین کچھ قاموس وصراح مین ڈھونڈھنے کی ضرورت نہین بالجملہ کفار نابکار کو اوپر قیامت کے وقوع مین انکار اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت مین تکرار لہذا رفع شبہ کے لیے ضرور پڑا کہ پہلی آیہ نازل فرماوین پھر سانحہ معہودہ دکھاوین تاکہ تکلیف کفار کے نیے سرا یہ یقین ہو ورنہ پھر کسیکو کہنے کی جگہہ تھی کہ اتفاقاً انشقاق قمر ہوا واقعۂ عجیبہ دیکھہ کے لوگون کے بہکانے کے لیے ایک آیہ گڑھ لی اسلیے شاید بعض مفسرین نے انشق کے

تفسیر مین سنیشق القمر فرمایا ہوا یعنی باعتبار وقت نزول یہ وقعہ
قصص مستقبلہ سے ہے واقعۂ گذشتہ نہین جو کوئی عقل کا اندہا
احتمالی کو ہنت پیش کرے مگر آفرین ہے ایسے فہم والونپر
جنہون نے آپ ہین کہ مفسرین مذکورین کے ذمہ حسب مثل مشہور
نیکی برباد گنہ لازم او لٹے الزام انکار کا لگایا اور در پردہ اپنا
کام بنایا الغرض صاحب مولانا صاحب کا مطلب یہی ہے کہ اگر کوئی
کہے کہ انشقاق قمر تو ہونیوالا ہے تہا کچہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے وجود باجود پر مثل دیگر معجزات کے موقوف
نہ تہا لیس آپنے جو قبل وقوع کے اطلاع دی اسیلیے یہ معجزہ حضرت
کا ٹہرا و باعتبار وقوع مثل کسوف وخسوف وتعاقب لیل ونہار
کے وطلوع وغروب وگردش فلکی منجملہ وقائع عالم نہ تہا مولوی صاحب
کے کلام کے سیاق کو ملاحظہ کیجیے اور رہاک العلام کے
کلام کو دیکھیے کہ اقترب پر انشق کا عطف کرنا وجود اسباب پر
شاہد ہے کہ اس واقعہ کو قیامت سے علاقہ نہین تو اب یہ
بات ایسی ہے جیسے آنکہونکا پہٹ جانا سانس کا اوکہڑ جانا
موت کا علاقہ ہوتا ہے پس چاند کا پہٹ جانا دلیل قیامت
کی تہی اسیلیے فرمایا کہ قیامت پاس آلگی اور چاند پہٹ چکا الخ

اب مولانا رفیع الدین صاحب کی عبارت رسالہ شق القمر کی ملاحظہ فرمائیے **قولہ** در تاریخ فرشتہ دیدہ ام نقل مے نمایند از کتابے کہ راجہ را از راجہ بلیبار ملاقات واقع شد با جماعۂ از مسلمانان کہ بزیارت قدم حضرت آدم علیہ السلام در سراندیپ بجہاز سوار شدہ در اثنای راہ بارادۂ نزول بر ساحل در شہر و مملکت او افتادہ بعد دریافت اعتقادات ایشان از زبان اہنا قصہ شق قمر شنیدہ از برہمنان خود در حوادثات آن سالہا تفحص کنانید و تصدیق آن از روی کتب خود دریافت نمود و ہمین معنی موجب اسلام او گردیدہ نیز در قصص بابارتن نام بخاطر ما ماندہ اما نام کتاب فراموش شدہ ظاہرا تاریخ فصلی ست کہ راجہ بہوج حاکم دکن وقت شب بر بستر خود این ماجرا دیدو از استیان و منجمان علی الصباح تفحص و تجسس نمود او شایان از روی کہانت پیدا شدن پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در زمین عرب اظہار کردند آن راجہ بابارتن را با دو دیگر برای ملاقات آنجناب و امتحان صدق ایشان فرستاد و ایشان در ایام غزوہ خندق رسیدند پس دیدن این معجزہ در ان اقلیم از تواریخ امم دیگر مذکور ست اما ترویج آن دران گروہ و اطلاع بہر خاص و عام ہر آئینہ ضرور نیست و اما اہل فرنگ پس بسبب قلت

ارتفاع قمر در غایت عرض جنوبی و بعد اقلیم ایشان در ناحیہ شمالی ندیدہ باشد محل تعجب نہ بود بعد ازین ثابت شد کہ حمل آیہ کریمہ بزبان قیامت وجہی ندارد چہ اگر شق قمر محال ست در حال و در قیامت یکسانست و اگر محال نیست نیس حوالہ بران چہ ضرور الخ **اقول** یہ تو مولانا صاحب نے تحریر فرمایا ہے کہ ہمنے تحقیق اسکی بذات خود کیا تو دریافت ہوا کہ بابا رتن کی قبر موضع شیر پور ضلع مراد آباد کنارہ دریای گنگ کے موجود ہے اب آپکی قرابت کا کچہ ذکر ہی ضرور ہے آپنے ترجمہ اخبار تہذیب الاخلاق بنی تفاق مطبوعہ یکم جمادی الاول ۱۲۹۰ھ مین لکھا ہے **قولہ** کہ جب مین عالم مثال سے لوٹا تو لوگون سے یہ قصہ کہا تو وہ سب مجھسے ایک ایک بات اور لفظ کی حقیقت پوچہنے لگے الی **قولہ** جسکا نتیجہ مسخ انسانیت ہے جو کہ ہم اپنی آنکہہ سے دیکھتے ہین اور جسکا علاج اب ہم سوای دعا کے اور کچہ نہین پاتے الخ **اقول** سو اسکا جواب یہ ہے کہ اوس عالم مثال کی تاویل مین آپنے بالکل غلطی کی ہے لہذا بطور اطلاع آپکو لکھا جاتا ہی معاف فرماییگا اگر کچہ ناگوار طبع اقدس ہو تو موعد اول پر جا بیٹےگا دیکہو پرچہ اخبار نور الانوار نمبر ۳ تاریخ ۲۶ جولائی روز شنبہ مطابق ۳ جمادی الاول ۱۲۹۰ھ قدسی مطبوعہ کانپور مین راقم کشاف حقیقت لکہتے ہین

قولہ پرچہ تہذیب الاخلاق مین جناب سید مہدیعلی صاحب
کے عالم مثال تک سیر کی کیفیت دیکھنے مین آئی اور ونکو شاید
اوسکے دیکھنے سے استعجاب ہوا ہو کہ جناب ممدوح کو رسائی
اوس عالم تک کیونکر ہوئی مگر مجھے کچہ اسکا تعجب نہین ہوا اسلیے
کہ جناب مولویصاحب نے حقیقت مین اپنا عالم مثال تک پہونچنا
نہین لکہا ہے بلکہ یہ لکہا ہے کہ خیال نے مجھے عالم مثال
تک پہونچایا تو واقعی وہ عالم مثال نہوا بلکہ اونکا عالم خیال ہوا
اور ایسے تخیلات سابق ہی لوگون کو ہوئی ہین یہ واردات جناب
موصوف پر کچہ نئی نہین ہوئی امیر ایک جولاہی کی کیفیت لکہہ کے
پہر تاویل معقول ہر ایک فقرہ کی کی ہے لہذا چند فقرات از انجملہ
بطور نمونہ کے پیش کرتا ہون سمجہ لیجیے گا ہمیر درغناوی کا الزام
نہ دیجیے گا اول فقرہ قولہ یہ جو انہون نے لکہا ہے کہ مین نے
اوس عالم مین مغرب کی طرف ایک باغ ہرا بہرا دیکہا اور مشرق کی
طرف ایک باغ اوجڑا اور ویران اور آخر مین فرماتے ہین کہ جو
باغ مغرب مین دیکہا وہ علوم اور فنون جدیدہ کا باغ ہے اور جو
باغ مشرق مین دیکہا وہ ہمارے علوم قدیمہ کا باغ ہے الخ
اقول یہان پر مولوی صاحب کی رای نے سخت غلطی کی ہے

جسکو وہ سمت مغرب کہتے ہین وہ درحقیقت جانب مشرق ہے
اور جسکو وہ سمت مشرق سمجھے وہ در اصل مغرب کی سمت ہے
اس صورت مین وہ آباد اور شاداب باغ ہمارے علوم قدیمہ
کی ہوئی اور مغالطات سے اس غلطی ہونیکا سبب یہ ہوا کہ اونکے
ذہن رسا مین جو علوم جدیدہ کی خوبی سما رہی ہے اور ہر وقت
اوسیکے خیال مین رہتے ہین تو اچھی چیز دیکھتے ہین جانتے
ہین کہ یہ علوم جدید کی تشبیہ ہے لقولہ ہر کہ خسید درمیان
آن ہا بیند بخواب ٭ تشنہ آب و خواجہ ز رسگ استخوان بیند بخواب
اور علوم قدیمہ کی شادابی کی دلیل یہ ہے کہ بارہ سو برس گذرے
پر اب بھی ایسے عالم اوسکے موجود ہین کہ ملحدین و مرتدین اپنی
جگہ جو چاہین کہین مگر اونکے جواب مین پھر زبان نہین کھول سکتے
اور سوای اسکے کہ سکوت کرین اور کچھ چارہ نہین دیکھتے ادہر
زبان کھولی اودہر جواب دندان شکن پایا کہ دانت کھٹے ہو گئے
اپنا سا منہ لیکر رہ گئے اور ذرا بلند پروازی کی بس شہاب ثاقب
نے پر جلا دیے اور علوم جدیدہ کے باغ کی شکستگی اور
ویرانی کی یہ علامت ہے کہ باوجود جد وجہد کے ایک بھی اعتراض
ایسا نہین نکال سکتے کہ جسکا جواب نہو اور ادہر کے کسی اعتراض کا

جواب شافی نہین دے سکتے اور یہ فقرہ جو ارشاد ہوا قولہ کہ جس
طرح اور جس چال خرد نے چلایا چلا الخ اقول مین عرض کرتا ہون کہ خرد
نے نہ چلایا ہوگا بلکہ قرینہ سے ثابت ہوتا ہے کہ بجز خرد نے
چلایا ہوگا جو ایسے گھبرائے کہ آنکھون کے تلے اندھیرا
آگیا اور مغرب و مشرق کی تمیز جاتی رہی چنانچہ یہ فقرہ مولانا کا اسکا
مصداق ہے قولہ کہ اپنے ہوش مین نہ رہا اور یہ جو فرماتے ہین
قولہ کہ اوسکی صورت بھی ویسی ہی تھی جہان سے مین نکلا تھا مگر دروازہ
کھلا ہوا اور دیوار شکستہ الخ اقول یہ جملہ تو مولویصاحب کا
ایسا فصیح و بلیغ ہے کہ کچھ اوسکی تعریف ہی نہین ہوسکتی جہان سے
نکلے اوسکے حسن کو کس خوبی سے بیان کیا اور جہان گھسے
اوسکی کھنگی کی کیا اچھی تشریح کی ہیچ ہے خوش بیانی مولانا صاحب
پرختم ہے والا اتنا اکر اور لکھہ دیتے کہ نیچے کھلا ہوا دروازہ تھا
اور اوپر پرانا گنبد تو پوری تعریف ہوجاتی اور پھر یہ جو مولانا نے
لکھا قولہ کہ چند خوبصورت نوجوان آئے اور نہر کے پانی پیتے اور
اوسمین غوطہ لگانے سے اونکے سینگ نکل آئے ایک
دوسرے سے لڑنے لگے ایک نصف وحشی و نصف انسان
سکے پاس گئی اور اوسکا حلیہ لکھہ سکے لکھتے ہین کہ وہ کبوتر کیطرح

غٹر غوں کر رہا تہا الخ اقول اسکو پڑہکر مین حیرت مین آیا کہ اسے
کیا سمجھون اگر یہ سمجہتا ہون کہ وہ شہر اور وہ جوان طلبہ وغیرہ غٹر غون
بولنے والا عالم تہا تو چونکہ مولانا بہی علم قدیم ہی کی طالبہ مین کبہی
ولایت ایکے کالج مین نہین پڑہے اور اونکے اوستاد بہی علم قدیم
کے عالم ہین کوئی ماسٹر نہین ہین تو یہ قباحت پیدا ہوتی ہے
کہ مولانا کے سر پر بہی سینگونکا نکلنا اور وحشیانہ لڑنا اور اونکا نصف
وحشی ہو نصف انسان اور خونخوار اور درندہ ہونا اور مسنح ہوجانا او
غٹر غون کرنا ثابت ہوتا ہے اسی سوچ مین تہا کہ مولانا کی صورت
مثالی میرے سامنے آئی اور کہنے لگی کہ ہرگز تم ایسا خیال نہ کرو
مین کیا ایسا ناسمجہ ہون اور ناخلف ہون کہ اپنی اور اپنے اوستاد
کی مذمت کرتا اور کیا ایسا احسان فراموش ہون کہ جس علم کی
بدولت آج میرے قلم اور زبان مین یہ روانی ہوئی اوسکو برا کہتا
اور کیا ایسا عقل سے خالی ہون کہ جس علم کا ایک حرف نہین
جانتا اوسکی ایسی تعریف کرتا کہ اپنا علم اسکے آگے ہیچ و پوچ
ہوجاتا اور کیا میری اوستاد پہلے ولایت گئے تہے اور اپنی
زبان چہوڑنے اور وہان کی زبان نہ آنے سے از ین سو راندہ
واز انسو ماندہ ہوکر غٹر غون بولتے تہے اور ہمت کی غلطی

جو تم سمجھے ہو صحیح سمجھے ہو یہ بہر علم جدید کی نہر اور وہ نوجوان ہین
ہون اور میرے ہم مشرب ہین دیکھو جب تک مین ادہر نہین آیا
تہا بہلا چنگا انسان تہا جبسے اس نئے مشرب مین آیا اور اوس
نہر مین غوطہ لگایا ہے سینگ نکل آئے ہین ناحق لوگون سے
وحشیانہ لڑائی کرتا ہون ہر ایک کو برا بہلا کہتا ہون گو چوٹ
سے سینگ ٹوٹ گئے ہین لیکن توبہی لڑتا ہون مین نے کہا
پہر آپنے نصف وحشی او نصف انسان کسکو کہا ہے فرمانے لگے
اب صاف صاف کیا کہون ع خوشتر آن باشد کہ سر دلبران
آید در حدیث دیگران الغرض کہ اوسب تاویلات راقم کشاف حقیقت
درحقیقت سچا ہین مین نے اسقدر پر اکتفا کیا پہر اوسی اخبار مین
دوسرا مضمون آپنے یہ بہی چہاپا ہے قولہ یعنے جوتا ہین کر نماز پڑہنا
اسکو بہت سی حدیثون سے تطبیق دی ہے مگر پہر کچہ انصاف
پر بہی آگئے ہو کہ بعضے فقہا نے لکہا ہے کہ جو نجاست ایسی ہو
کہ جسکا جرم نہو مثل پیشاب و شراب کے اگر وہ جوتے مین لگی
تو نے دہوئے پاک ہے مگر امیر یہ عتراض ہی جڑ دیا ہے قولہ
کہ یہ اونکی احتیاط ہی طہارت ہی پہر اسکے بعد امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا یہ قول
تحریر فرمایا ہے قولہ کہ جب جوتے مین نجاست اس قسم کی لگجاو

یعنے پیشاب وغیرہ اور ریت پر چلے اور یو غیرہ ڈالے تو جوتیاک
ہے بعدہ آپنے یہ بھی تا بلیت لوکام فرمایا ہے تقدم بالحفظ
جتا یلے یعنے فاخلع نعلیک کی حوانی سے اگلے لوگون نے ادب
تصور کیا ہے اور بہتون نے لبعض سے ایسا کیا ہے جواب
مین کہتا ہون کہ اول تو ایسا اعتراض لاناروش اسلامیہ پر آپ
لوگونکا محض نادانی سے ندلت اوٹھانی ہے اسواسطے کہ جب
یہ عقیدہ اہل اسلام کا ٹھہرا کہ حکم اخیر حکم اول کا ناسخ ہوا ہے تو اب
ہم کہہ سکتے ہین کہ ابتدا مین جب تک کہ فرش مسجد نبوی کا بگڑا ہوا
تھا گرد وغبار پڑا ہوا یا کہڑے ہونے مین تکلیف ہوتی تھی اسوقت
ایسا حکم حضور نے شاید دیا ہوگا حسب منشار آیہ کریمہ لا یکلف اللہ
نفساً نص قرآنی موجود ہے مگر بعدہ جبکہ سطح حکی درستی ہو گئی
بسبب خلاف ادب جیسا کہ بموجب آیہی کی نشاندہی سے کہ حضرت
موسی علیہ السلام کو اللہ تعالی نے فرمایا ہے فاخلع نعلیک
جوتا اوتارنیکا حکم دیا ہو کیا بعید ہے اور سیرے طعن آپکی کہ یہ
احتیاطی طہارت ہے یہ کون عقلمندی سے خود پسندی ہے
کسی نے سچ کہا ہے ❊ نے ہنر مسند نشین اہل ہنر در در خراب
عقل پنہان ست خدا کا کارخانہ دور ہے ❊ بھلا فرمایئے

کہ یہ تو احتیاطی خیالی طہارت تہری اور پولوس مقدس نے تو
بعد عروج مسیح علیہ السلام کے حواری بنکے عیسائیوں مین
حکم عام سنادیا کہ شریعت کی تکمیل جو کچہ کہ تہی وہ مسیح نے اپنے اوپر
تمام کر گئے اب کسی طرح کی پابندی شریعت نجات ہے جو جسکا جی
چاہے کہائے کل حشرات الارض کو ہری ترکاری بنائے
تو اب اس خیالی طہارت خیالی عمارت پر آپنی رجوع کیا اور کوئی
نقص نہ نکالا کہ جس سے بقول آپکے علم کے دیوتا خوش ہوتے
علم و تہذیب کی ترقی ہوتی جو سنتا وہ آپکو مراہتا برخوردار بنا تا
آپکے مرشد کا قول مائی ڈیر یعنے میرے پیارے مہدی راست
آتا یہ وہی مثل ہوئی کہ ایک صاحب کو شعرگوئی کا شوق ہوا کسی نے
اونکے سامنے یہ شعر حافظ شیراز صاحب کا پڑہا اور تعریف کی لالہ تنا
بہت جوش و خروش مین آنکر فرمانے لگے کہ پہر تو پڑہیے مین ابہی
اوسکے موافق کہہ دونگا وہ اپنی زبان اور اپنے زمانے کے
حافظ تہے بندہ اپنی زبان اور اپنے زمانہ کا حافظ ہے اونہون نے
پڑہا کہ شعر حافظ شیراز یہ ہے ؎ دل میرود ز دستم صاحبدلان خدارا
دردا کہ راز پنہان خواہد شد آشکارا + لالہ صاحب نے بہت سے
اوسے وزن پر یہ شعر موزون کیا ؎ دہوتی بہی پرانی گر دید

فاریارا + جو اُنکی چھپا تھا بس ہوگا آشکارا + میرے نزدیک آپکے
خیالات بھی اسے قبیل سے ہین دوسرے یہ کہ ہم نے
خوب تجربہ کیا ہے کہ ملک عرب نہایت جاذب رطوبات
ہے مثل ہند کے نہین ہے چنانچہ یہی وجہ ہے کہ وہان
خاکروب نہین ہے پاےخانہ تیسرے دن مٹی ہوجاتا ہے تو
پھر ایسے ملک مین گمان نجاست کہان ہوسکتا ہے اب
اگر آپکو یہ خیال گذرے کہ جوتا اوتارنے مین کوئی حدیث
نہین وارد ہے تو ہم یہ کہتے ہین کہ جب خدا ہی کے کلام
مین فاخلع نعلیک نسبت موسی علیہ السلام موجود ہے تو اب
اسمین حدیث کی کون ضرورت رہی تیسری یہ کہ ابتدا مین بہت
باتین تھین جو کہ اخیر مین موقوف ہوگئین جیسے حرمت شراب
اور سجدہ سمت بیت المقدس اور جواز نکاح ساتھ مشرکہ کے مسلمان
کا ایسا ہی صاحب ہمارے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے اپنے اجتہاد
مین تحقیق کرکے جو امر کہ حضور سے آخر مین ہوا ہے اوسکو
لیا ہے اور دوسرے مجتہدون نے اپنے اجتہاد مین کل
امرون کو لیا تو یہ کچھ جاے اعتراض نہین ہے نہ خیالی طہارت
ہے بلکہ مستحکم عبارت ہے کہ کوئی یاجوج ماجوج اسمین خلل انداز

نہین ہو سکتا مشفق من ہماری وکالت نے بقول شاعر ہ
بلک عدو مین دین کے ڈنکے بجا دیے ہ ہوش وحواس
ملحدین کے اوڑا دیے ہ آپنے سنا ہوگا کہ جناب عمدۃ العلما
زبدۃ الفضلا حاجی سید امداد العلی صاحب بہادر ڈپٹی کلکٹر کانپو
ادام اللہ برکاتہ نے قلم اوٹھایا ہے آپکے پیر ومرشد اوستاد
صاحب کے تقریر کو کیا خوب رد فرمایا ہے اور ہر جمعہ کو مسجد جامع کانپو
مین کس خوبی سے دہوم دہام سے وعظ فرماتے ہین کہ جب سے
صداے آفرین بلند ہوتی ہے منافقان کج فہم کی تقریر روتی ہے
بحر ندامت مین ڈوبتی ہے لبس مناسب کہ آپ بھی اپنے
سلسلۂ قدیم پر آجائیے قدم مارئیے گمرہان طریقہ ضلالت پر تبرا
پکاریے آیندہ آپکو اختیار ہے بندہ لاچار ہے مصرعہ
بر رسولان بلاغ باشد وبس فقط۔

الراقم نعمان خان وکیل سرکار ابد قرار پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم بقلم خود اللھم اغفر ذنوبہ یہ نامہ تاریخ ۲۴ - اگست ۱۸۷۳ع
کو انام سے رجسٹری ہو کر روانہ ہوا انگشت حیران ہ ہ

اسکے بعد یہ نامہ خاص لکھا گیا درج کتاب ہوا

ہو المستعان

نامۂ خاص

لطف زاد حب علیصا

مشفقی مکرمی مولوی سید مہدی

بعد واجب کے مدعا طراز ہوں بڑے تعجب کی بات ہے ہیہات ہے ہیہات ہے کہ آج پرچہ نور الآفاق لدفع ظلمت اہل نفاق جو کہ بجواب اخبار تہذیب الاخلاق باعانت اہل اسلام تاریخ ۳۰ ۔ اگست روز شنبہ بمقام کانپور میں جاری ہوا ہے ہرکارہ اسلام ذوی الاحترام نے

ہمارے پاس پہونچا بمقام آلہ آباد پہونچا یا اوسمین آپکی تحریر چہار تردید بجواب نامہ
مظہر الحق دیکہہ کے بڑا استعجاب آیا اول یہ کہ جس اعتراض کا جواب ہم بکرر دیچکے
ہین اوسیکا ماخذ آپنے پہر تحریر فرمایا مناسب تو یہ تہا کہ پہلے جواب ہمکو دیلیا تہا
تب ایسا کیا ہوتا ہاری بات کو پیش کرنا محض نادانی ہے مذہب ... نی سے
بقول شیخ سعدی ثنای خود بخود گفتن نہ زیبد مرد دانارا ؛ چوزن پستان خود
مالد حظوظ النفس کے یابد ؛ اب آپ جو آپنے جواب سراسر خراب مین تحریر
فرماتے ہین **قولہ** مانا مین نے کہ آپ مجہے فاسد الاعتقاد جانتے
ہین اور تسلیم کیا کہ اور لوگ بہی ایسا ہی سمجہتے ہین مگر مجہے تو یقین ہے کہ
مین سچا پکا مسلمان ہون علی بصیرۃ من ربہ جس دن دلون کے بہید کہلینگے
جو کچہ ہمارے تمہارے دل مین ہے سب کہل جائیگا الخ **اقول** اسکا جواب
یہ ہے کہ جب آپنے خود ہی فرمادیا کہ مانا مین نے اور دوسرا کلمہ تسلیم کیا
بہی موجود ہی تو پہر وہ کون لفظ باقی رہے کہ جس سے آپکو اتحاد کا انکار ہوگا
البتہ صاحب شرع ظاہر پرست ہی امور باطنی پر دلیل کا قائم ہونا دشوار رہی یہ بات
قولہ کہ مجہے تو یقین ہے کہ مین سچا اور پکا مسلمان ہون جسدن دلون کے بہید
کہلینگے اوسدن ہماری تمہارے دلون مین جو کچہ ہے کہل جائیگا الخ **اقول**
گستاخی معاف کاش آپنے اسی قول پر عمل کیا ہوتا تو دنیا کی بدنامی سے
تو بچتے جو کچہ فضیحتی ہوتی اوسیدن ہوتی تقدیر نہستی تقریر ردی بمقابلہ مجدد عالم

آپکو بحر ندامت مین ڈبوتے مگر آپکے دل کا بھید تو یہین کھلگیا
میزان خرد اہل خرد مین خوب تل گیا اولئک ما یاکلون فی بطونہم النار
کا مضمون آپ پر عائد ہوگیا مصرعہ نہان کے ماند آن رازی کزو
[illegible] ہوا اور یہ فرمانا آپکا کہ مین تو سچا پکا مسلمان ہون الخ اقول
یہ کلمہ ہر ایک ملحد بہی کہہ سکتا ہے کہ مین پکا مسلمان ہون کوئی فرقہ والا
اپنے تئین ملحد نہین جانتا ہے ایصاحب مسلمانی کچہ گائے کے
گوشت کہانے پر منحصر نہین ہے ورنہ لازم آتا ہے کہ سب سے بڑی
مسلمان چمار ہوتے جو کہ ہی گائے کہاتے ہین نہ جنتی جہوٹ مین نہ
مرحمت من وسوسۂ شیطانی اسیکا نام ہے اسکا بد انجام ہے یہ
اسکے بعد یہ تحریر ہے قولہ نہ آپکا اسلام آپکو حورون کے بوسہ و
کنار کا مزہ دیگا جسکی تمنا مین بدن توڑتے اور ہوکے رہتے ہو تو خیر
ہمکو بہی امید ہے کہ ہمارا الحاد ہمکو خدا تک پہونچا دیگا جسکے لیے ہم گالیان
کہاتے اور طعنے سہتے ہین اور کافر و ملحد بنتے ہین اور جسکے شوق
مین نہ موتیون کے مکان کی آرزو ہے نہ شہد اور دودہ کی نہرون کی
تمنا ہے نہ حوران بہشتی ماہوش کے وصال کا خیال ہے نہ
قدان پری پیکر کے آغوش مین لینے کی خواہش اسپر یہ شعر بہی آپنے موزون
کیا ہے شعر بسوز سینہ جنت را بسوزم + بآب دیدہ آتش را بمیرم + الخ

اقول مشفق من حوروں کی خواہش مردوں کو ہوتی ہے نامردوں
سے کیا کام بقول اہل فارس ریش را با کون چہ کار کسی کا قول ہی
اسکو یاد کرتے یعنے ذخیرۂ آخرت کو ہاتہ سے ندیجیے سے ناز پرورده
تنعم نبرد راه بدوست عاشقی شیوۂ مردان جفاکش باشد ورد ثم
آپکا **قول** کہ ہمارا الحاد ہمکو خدا تک پہونچا دیگا جسکے لیے ہم گالیاں کہاتی
ہین الخ **اقول** یہ محض بیحیائی ہے ایمان کی صفائی ہے اگر معاذ اللہ
الحاد خدا تک پہونچاتا تو آپکے اگلے کاہیکو ایمان لاتے نماز پڑہتے
روزہ رکہتے حج و زکوۃ ادا کرتے ہاں اگر یہ کہیے کہ ہمارے اگلے
غلطی پر تہے تو پہر آپکے برخورداری ہین بٹہ لگتا ہے جو سنیگا وہ
کہیگا کہ بیہودہ بکتا ہے جہنم جانیکی راہ تکتا ہے اب سنیے یہ فقرات
آپکے **قول** آپنے مدرسۃ العلوم کی نسبت جو لکہا اوس سے مجہے
بڑی خوشی ہوئی بلاشبہ لکہنو کے اخبار الاخبار نے ہماری فریب دہی
ثابت کردی اگرہ اخبار نے بہی ہمکو ملحد ٹہرا دیا اور مدرسۃ العلوم کا چندہ
بند ہوگیا لیکن مجہے اندیشہ یہ ہے کہ وہ لوگ یہ سنکر مر نہ جاوین کہ قریب
اسّی ہزار کے چندہ ہوچکا ہے اور ابتدائی مدرسوں کی تقرر کے لیے
درخواستین چلی آتی ہین اور اب چندہ روز مین شافعین اون مدارس
ابتدائی کی جو ہی مدرستہ العلوم کی ہین جا بجا قائم ہوا چاہتے ہین

ہان مگر ... ارت کا مجھے افسوس ہے کہ مدرسہ ایمانیہ ... ہی تعلیم ان بچاری
مدرسہ ... ہو گی وہ عاقلانہ خیالات جو اوس تعلیم سے پیدا ہوتے
ہین ... کی تعلیم یافتہ آدمیون کو نہ ہونگے مین نے ابھی
... دن ہوئے مدرسہ ایمانیہ کے اخبار الاخیار مین ایک بڑے
مفتی و مجتہد علامی فہامی کا محققانہ قول دیکھا تہا کہ اخبار صحیحہ سے
ثابت ہے کہ بوم یعنی الّو اول بستی مین رہتا تہا جب امام حسین علیہ السلام
شہید ہوئے اوسنے ویرانہ مین رہنا اختیار کیا ہے ونکو روزہ رکہتا
ہے شام کو قوت لا یموت پر افطار کرتا ہے رات بہر امام کے غم
مین مرثیہ پڑہتا ہے نعوذ باللہ من ہذا الهفوات ایسی عالی دماغون
کے دلونپر ہمارے مدرسۃ العلوم کی مقرر ہونیکا داغ کیون نہو اسلیے
کہ ایسے نازک خیال والے اوس تعلیم کی بعد کہان دکہائی دینگے
اور ایسے الو کی حقیقت بتانیوالی کہان باقی رہینگے الخ اقول شفقو
من اس آپکی بیان کی دو کہنڈ ہین مگر بالکل بیہودہ ہین ایک تو یہ کہ جوکہ
مدرسۃ العلوم کا اخبار الاخیار اور آگرہ اخبار کے اجرا سے بند ہوگیا
مگر قریب اسی ہزار کے جوکہ زبانی جمع ہے اوسکے سننے سے لوگ
مرنہ جاوین اسکا جواب یہ ہے کہ یہ آپکا خیال خام ہے اسواسطے کہ
اہل اسلام مین حسد حرام ہے متقدمین کا قول ہے ... از ...

اول تو دل را بائی سوار بہ خویشتن رالعداز ان موسن شملا البتہ آئے ہوئے
ہوئے ہونگے کہ اسقدر تو جمع ہو گیا باقی اپنی تنخواہ نکار مجتہد کرکے
مدرسہ جائینگے تبدیان ہند کو علوم جدیدہ پڑہائینگے ناز بر
نے عہار ربنائینگے انعام پائینگے سو یہ خبر ہے
ایک حکیم سے پوچہا تہا کہ قبلہ کیا وجہ ہے کہ گدہا جنگہہ مین موٹا ہوتا
ہے باوصف اسکے کہ اس ایام مین گیاہ کمیاب ہوتی ہے انہون
نے فرمایا کہ یہ نہایت بیوقوف ہے چرتے چرتے جب خاک
اوڑتے دیکہتا ہے تو یہ جانتا ہے کہ سب جنگل مین چر گیا ہون بس
اسی خوشی مین فربہ ہو جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ بیوقوف کہلاتا ہے
اور دوسری بات کا جواب یہ ہے کہ حقیقت مین مجتہد صاحب کا
بیان صحیح ہے کہ یوم نی جبسے امام حسین علیہ السلام شہید ہوئے
ہین ویرانہ اختیار کیا ہے اور دائم الصوم ہے سو ظاہر ہے
کہ انکو شکار کرتے اوسے کسی نے نہین دیکہا ہر اسپر آپ کیا فرماتے
ہین کہ نعوذ باللہ من ہذا الہفوات انجیل مین دیکہیے بی بی مریم علیہا السلام
کو معاذاللہ یوسف نجار کی زوجہ قرار دیا ہے الحاق کیا ہے اور بہ
حاملہ ہونا اونکا روح القدس سے بیان کیا ہے بقول مولوی حرمت اللہ
سلمہ اللہ خدا پر بہی زنا ثابت کیا ہے تو اب بہیا رہ البتہ آپکا قول صادق

آسکے ... ذ باللہ من ہذا الہفوات اور یہ ... ہے فرمایا
تھا کہ بعد اجرای مدرسۃ العلوم ایسے الو کی حقیقت بتانیوالی کہ کہان
... ول اسکا جواب یہ ہی کہ آپکے بعد یا آپکے اوستاد وغیرہ
... مثل ... بالا جبتہ مین مثل خر کے نہ فصل ہوئی
ہونیوالی کہان باقی رہین گی اور بلین گی بقول شہ ظہور حشم بزرگان
تہی ز حکمت نیست ؞ غبار چہرۂ گردون دلیل بارانست ؞ جناب مین
جواب باصواب سے ہمکو ضرور سرفراز کیجیے گا فقط سوال ہی
بیہودہ کردینا یہ کون الوپن سے زیادہ ہے بس —

الراقم نعمان خان ... [illegible]
صلی اللہ علیہ وآلہ ... [illegible]
بتاریخ ... [illegible]
... [illegible]

بعد ارسال اس خط کے ایک خط سید صاحب کا بہ جواب مین جو آیا اوسکا جواب لکھا گیا مع کتاب ہے ۔

ہو المستعان
مع جواب سوال

حضرت من مولوی سید مہدی علی صاحب زاد لطفہ

آج کہ تاریخ ۱۵ ماہ مبارک رمضان شریف سنہ ۱۲۹۰ ہجری قدسی ہے بندہ مورد عظیم آباد پٹنہ سے مکان آیا تو خط من جانب آپکے اس مضمون کا پایا قولہ آپکے کئی خط آئے جنکے لکھنے کی آپنے ناحق تکلیف کی امید ہے کہ آپ ایسے تحریرون ہی مجھے معاف فرمائینگا ورنہ میری طرف سے سوا

طرف سے ... اور کچہ جواب نہوگا الخ اقول مشفق ... نا ہین کل دیگر

نسنگفر ... بہ جیتا ہوں کہ ابہی خط سابق آپکا جو دوردہ مقام ... ملی

نام آیا اوسمین تو یہ عذر آپنے نہین کیا تو ہم آپکے

... معلوم جو جواب لکہا جاوے لہذا اسی وجہ

ہم امیدوار جواب تہے معلوم ہوا کہ آپ ہار جانیکو جواب فرماتے

ہین سبحان اللہ کیا خوب آپکو جواب آتا ہے کسی نے سچ کہا ہے

کہ حق تعالی اپنے گدہونکو خشکہ کہلاتا ہے اور یہ فرمانا آپکا قولہ

کہ جواب مین سکوت اختیار کرونگا الخ اقول محض بیکار ہے ہو اسلیکہ

اگر آپنے کبہو جواب دیا ہوتا تو البتہ قول آپکا بجا تہا ہمارے نزدیک

تحریرات اعتراضات روش اسلامیہ پر سکوت فرمائیے اور بات

سکتہ کہلیئے آپنے سنا نہین کسی شخص کے آتشک نکلی تہی منہ

آگیا تہا تہوکا نہ جاتا تہا باپ سے کہا کہ مجہے تہوکا نہین جاتا ہے

باپ نے جواب دیا کہ کیا ہوا تجہسی تہوکا نہین جاتا ایک عالم تجہپر تہوکتا ہے

زیادہ چہ والسلام فقط

الراقم نعمان خان وکیل سرکار ابد قرار پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بقلم خود اللہم اغفر ذنوبہ یہ نامہ مقام ... ناسم خاص محلہ ... سوار

مکان ... تاریخ ... رمضان المبارک ... ۱۲۹۸ھ ...

جا[illegible] زہق الباطل ان الباطل کان

تمین چمن گلدستۂ انشاط نیاز نثار سر بستان [illegible] بہار
گلشن آرا کی ہوا در گلشن گلشن یاحین تحفۂ گلزار اوس بہار
کی کہ غنچے گلستان آرزو کی تائید نسیم عنایت اور ربد ہوای عانت [illegible]
خندان و شگفتہ ہوئے اور اس زمانہ سرسبز و عہد تر و تازہ مین غنچہ بستہ تمنا کی
وشگوفہ از ہار نگارنگ آرزوی پنہان و پیدا کی گوناگون کہلے اور شگفتان
ہوے پس شائقون کو بشارت ہے تا جہ[illegible]ون کو تازہ اشارت ہے کہ گلشن
بیخار و گلزار ہمیشہ بہار کحل الجواہر عیون ادراک قرۃ العین افلاک سرسبزی
خاطر خار خار ترویج عطافرمای اہل داغدار شریعت راسیم طریقت راجان
حقیقت راقالب معرفت رار وان معدن جواہر زواہر پند موعظت قلزم
درر غرر اندرز نصیحت لائق حفظ مومنان ذلت دہ مشرکان ومنافقان
گلدستۂ فرحت بخش طبع پیر و جوان در رد دلائل و براہین نیچریان بدسگال
طبقۂ دوم تردید الابطال مصنفہ وجیدہ ہر فقیہ عصر موئید بتائید خلاق
دو جہان محمد نعمان خان وکیل سرکار ابد قرار پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ
[illegible] وسلم حسنے وکسنے کا سر ایک کو شوق [illegible] کا ذوق [illegible] القد[illegible] زلیخا کی مانند

... پاہین غرض کتاب تسلی حاسدین کے دلون مین ہزارہا طرح کے پیچ و تاب تھے بعد مدت کے اس نازنین مجلہ نشین کی صورت شگفتہ مین نظر آئی کہ بکوشش تام و سعی مالا کلام مطبع چراغ ہدایت مین جناب ... اہتمام سے طبع کرائی حاسد بدکیش کو تا دہ اندیش کی نظر مین تو ... لیکن حق بین و انصاف پسند کی چشم مین فی الواقع گلشن جاوید بہار ہے ... نے اسکے مطالعہ سے ہدایت پائی کتنون کو محبت حضرت سالت پناہی ... آئی مشتری کو چاہئین جلد تشریف لائین ہاتھون ہاتھ نقد جان دیکر خرید لیجائین جز جان و ضمیمہ بازو بنائین ورنہ پچتائینگے دکان دکان ٹھوکرین کھائینگے آخر تلاش کرکے خالی ہاتھ پھر جائینگے۔

قطعات تاریخ طبع کتاب تردید الابطال

نعمان خان کہ خیر کا بانی ہے	وہ خاتم ہی کا وکیل ایمانی ہے
تالیف کتاب کی کہ جسکی تاریخ	تردید الابطال لاثانی ہے ۱۲۹۸ھ

ولہ مدظلہ

ندا دی ہاتف غیبی نے محکمہ ملک سرمدی سے	مٹا ہی مذہب نیچر ظہور دین احمد سے ۱۲۹۸ھ

تاریخ طبع کتاب ہذا

دیکھو نام حق کو کیسا حق ہے نام
یعنی لقمان خان ہوا میر اوکیل
از پی تردید اعدا ے رسول
ہوگئے ہین گونگی بہری سب عدو
دشمن حق ہین یہ سارے نیچری
ایسی کی تحریر یہ نادر کتاب
یون لکھی تاریخ اسکے طبع کی

خوش ہین اس تالیف سے خاص
ہی یہ ارشاد رسول ذی
کیا ہی اس تحریر مین ہم اہتمام
ظاہر و باطن مین دیکھو با لتمام
لعنت او نیچری روز و شب او رصبح شام
لاجواب و بے نظیر و خوش نظام
۶۱۸ ۸۱
دیکھیے ایسی ہے نادر کلام
۱۲ ۹۸

قطعہ تاریخ طبع کتاب تردید الابطال

وکیل احمد مختار نے لکھی یہ کتاب
تھے جتنے پادری عیسائی نیچری ہود
چھپا جو طبقہ دوم ہوا یہ دلکو خیال
وہ نہین یہ ہاتف غیبی نے غیب سے دی صدا

دیے ہین خوب ہی احمد لاجواب جواب
ہی انکے مذہب ملت کی کردی مٹی خراب
کہ تو بھی مصرع تاریخ اسکا لکھدے شتاب
مناظرہ مین لکھی یہ کتاب ہے نایاب
۱۸ ۶ ۹۱

اشتہار عام

واضح ہو کہ مین مصنف کتاب ہذا اس بات کا اشتہار
دیتا ہون کہ جو ہندو یا مسلمان یا تاجر واسطے
تجارت یا حسن نفع دنیا یا آخرت کیواسطے اس
کتاب کو طبع کراوے اور فروخت کرے ہمکو اوس سے
کسی طرح کا دعویٰ حق تصنیف یا اور کسی طرح کا
ہرگز نہوگا بلکہ بشرط پسند جو کچھہ اوسوقت موجود
ہوگا انعام دیا جائیگا اور قیمت اس کتاب
کی دو روپیہ ہمنے مقرر کی ہے پس جن
صاحبون کو خریداری اسکی منظور ہو بذریعہ خط
وکتابت راقم سے طلب فرمائین قیمت نقد
بذریعہ خط روانہ کرین

الراقم نعمان خان وکیل سرکار اللہ قرار پیغمبر آخر الزمان
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لقبُہٗ اللہم اغفر ذنوبہ
العبد

۱۲۸۰ جلد